(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس سے شفا پانے کی تدبیر بھی نازل کی ہے

کلیدِ مطب

جسمیں ہر مرض کا نام، اسکی شناخت، اور اسکے بواعث، اور اس کا علاج

نہایت سلیس اور عام فہم طریق پر درج ہے۔

از حضرت مولانا مولوی حکیم مرزا محمد نذیر صاحب عرشی مرحوم مولوی فاضل منشی فاضل

مؤلف مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم وغیرہ

خاکسار مرزا خورشید عالم منشی فاضل منیجر کتب خانہ عرشی کشمیری بازار لاہور نے

سنہ ۱۳۴۲ھ میں

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام مولوی نور الحق صاحب طبع کرایا

بار اول

قیمت ایک روپیہ چار آنے

کتبخانہ عرشی کی دیگر کتابیں

بیاضِ کریمی

مؤلفہ حضرت مولانا مرزا محمد نذیر صاحب عرشی ۔ یہ کتاب ہر مرض کے لئے نہایت مجرب اور اسراری نسخوں کا مجموعہ ہے ۔ جس کا ایک ایک نسخہ ایسا ہے ۔ کہ اگر اسکے لئے برسوں خوشامدیں کی جائیں تو کوئی نہ بتائے ۔ کشتے پھونکنے ۔ جوہر اُڑانے ۔ روغن نکالنے کی نایاب ترکیبیں ۔ آتشک، سوزاک، نامردی کے مریض اشتہاری دواؤں پر صدہا روپیہ برباد کر کے بھی ناکام رہتے ہیں ۔ اس کتاب سے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ نسخے معلوم کر کے بفضل خدا خود بھی شفایاب ہو سکتے ہیں ۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچا کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں ۔ تعداد صفحات
لکھائی چھپائی اچھی کاغذ اعلیٰ قسم سفید قیمت فی جلد عہ

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

مؤلفہ حضرت مولانا حکیم مرزا محمد نذیر صاحب عرشی نقشبندی مجددی ۔ مثنوی مولانا روم کی صدہا شرحیں عربی ۔ فارسی ۔ اردو میں تالیف ہو چکی ہیں ۔ مگر یہ شرح سب میں بے نظیر ہے ۔ اور ملک کے نامی گرامی اخبارات اور اکثر اہل علم حضرات نے یہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ ایسی جامع واضح اور عام فہم شرح آج تک شائع نہیں ہوئی اس شرح کی ملک میں دھوم مچ رہی ہے جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ جلد اول کی پہلی اشاعت قلیل عرصے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گئی ۔ اب دوسری اشاعت زیر اہتمام ہے جلد اول صفحے ۳۲۰ قیمت عہ جلد دوم صفحات ۳۴۴ قیمت عہ ؛ (یہ کتابیں اور دیگر کتب ملنے کا پتہ

ملنے کا پتہ :- مرزا خورشید عالم منشی فاضل منیجر کتبخانہ عرشی کشمیری بازار لاہور

ا

مختصر فہرست مضامین کتاب کلید مطب بترتیب صفحات

انتباہ } مندرجہ بالا مختصر فہرست کتاب کلید مطب کی صرف ترتیب مضامین کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر اس کتاب میں کسی خاص مضمون یا احوال مرض کی تلاش مقصود ہو۔ تو اس کے لئے مفصل فہرست زیادہ مدد دے سکتی ہے۔ جو آخر کتاب میں درج ہے۔ جس بیماری کا عربی اردو یا انگریزی نام یاد ہو حروف تہجی کے لحاظ سے اس فہرست میں دیکھکر با سانی نکال سکتے ہیں ؁

اعلان عام

حامِداً وَّ مُصَلِّیاً

سب سے پہلے پڑھنے کی بات

جو صاحب طبابت کے فن سے بآسانی واقفیت حاصل کرنی چاہیں۔ ان کو سب سے پہلے **کلید مطب** کا مطالعہ کرنا چاہئے طبابت ایک مشکل فن ہے طبابت کے خزانے پر تشخیص مرض اور تجویز دوا کی مشکلات کا قفل لگا ہوا ہے **کلید مطب** اس قفل کی کنجی ہے۔ اس فن کے طالب کو سب سے پہلے یہ کنجی اپنے ہاتھ میں رکھنی چاہئے؛

طب کی ضرورت جس طرح انسان کو زندہ رہنے کے لئے ہوا پانی اور غذا کے بغیر چارہ نہیں۔ اسی طرح اس کی زندگی کو بیماریوں کے حملوں سے بچانے کے لئے ہر وقت طب کی بھی ضرورت ہے ایک بچے سے لیکر بوڑھے تک ایک غریب سے لے کر امیر تک ایک گنوار دیہاتی سے لیکر مہذب شہری تک ہر آدمی اس بات کا محتاج ہے۔ کہ اس کی حفظ صحت کیلئے ہمیشہ طبی تدبیریں عمل میں آئیں اس کے لئے مفید اشیاء کے استعمال کرنے اور مضر چیزوں سے بچنے میں ہر وقت طبی ہدایات پر عمل ہوتا رہے۔ اور اگر خدانخواستہ وہ بیمار ہو تو اس کو بیماری سے نجات دلانے کیلئے طبی علاج معالجہ کام میں لانے چاہئیں۔ غرض انسان کی زندگی اور اسکی زندگی کا لمحہ لمحہ طب کا محتاج ہے۔ مگر انسانوں کی ہر بستی میں قابل حکیموں کا ملنا مشکل ہے اور اپنی اپنی ضرورت کے لئے یہ مشکل علم پڑھ کر ہر شخص کا خود حکیم بن جانا بھی آسان نہیں۔

اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مدت سے میرا ارادہ تھا کہ طب کی ایک ایسی مختصر جامع اور عام فہم کتاب تالیف کی جائے جو اپنے اختصار و جامعیت کے لحاظ سے کوزے میں بند کئے ہوئے دریا کی مصداق ہو۔ اور عام فہم اسقدر ہو کہ ایک اردو خواں اس کو بآسانی سمجھکر اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس ارادے کے مطابق میں نے بڑی توجہ کے ساتھ یہ کتاب لکھکر **کلید مطب** کے نام سے موسوم کی۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ہر شخص صرف کلید مطب کو پڑھکر حکیم حاذق بن سکتا ہے۔ اور پھر اس کو بوقت ضرورت کسی دوسرے طبیب کی طرف رجوع کرنے یا کسی اور طبی کتاب کے پڑھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہاں

میں یہ دعوائے وثوق کے ساتھ کرسکتا ہوں کہ

کلید مطب کو ہر اردو خواں پڑھے اور سمجھ کر خاص حد تک طبی واقفیت پیدا کر سکتا

کلید مطب سے کام لینے والا عام حالتوں میں اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا خاصا حکیم بن سکتا ہے۔

کلید مطب میں بعض ایسے عجیب و غریب طریق علاج بھی درج ہیں جو دوسری کتابوں میں نایاب ہیں۔

کلید مطب میں اکثر ایسے تیر بہدف صدری نسخے لکھے ہیں جو دوسری جگہ سے کسی کو صدہا روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہو سکتے تھے۔

کلید مطب قصبات و دیہات کے اُن خاندانی مگر ناتجربہ کار حکیموں کیلئے بالخصوص مشیر و معاون کا کام دیگا۔ جن کو ابھی فن طب کے حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ابھی تشخیص مرض اور تجویز نسخہ کی لیاقت نہیں آئی۔ ابھی طب کی اصطلاحات اور رموز سے واقفیت حاصل نہیں ہوئی۔ کہ خاندانی شہرت نے ان کو حکیم جی حکیم جی مشہور کر دیا۔ ضرورت کا تقاضا اور معتقدین کا مطالبہ خواہ مخواہ ان کو طبیب بننے پر مجبور کر رہا ہے۔ مگر جب وہ طب کی کتاب کھول کر کسی مریض کے لئے علاج کا طریق معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ اور تشخیص مرض کی گہری منطق اور علامات و اسباب کی لمبی بحث میں مطلب کا

سر رشتہ گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ مگر جب وہ کلید مطب سے کام لیں گے تو کتاب کو کھولتے ہی مطلب حل ہو جائیگا۔ آسان اور مختصر تشخیص کے بعد نہایت سادہ اور عام فہم طریق علاج پڑھ کر وہ صحیح طریقے سے مجرب و مفید نسخوں کے ساتھ اپنے مریض کا علاج شروع کر سکیں گے۔

شائقین کے پاس کلید مطب کے ساتھ ہماری دوسری تالیف **بیاض کبری** بھی موجود رہنی چاہیئے۔ جس میں ہمارے خاندان کے تمام پشتہا پشت کے مجرب و آزمودہ نسخے اور کشتے بہ تعداد کثیر درج ہیں۔ جو بڑی عمریں صرف کر کے جمع کئے گئے ہیں جن میں سے ایک ایک نسخہ کیمیا و اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ سر سے پاؤں تک کے تمام امراض کے نسخے ترتیب وار اس کتاب میں لکھے گئے ہیں بعض امراض کے علاج کے لئے نہایت مجرب و خود آزمودہ عمل بھی درج کئے گئے ہیں۔ اور آخر کتاب میں مشکل دواؤں اور طبی و کیمیائی اصطلاحوں کے حل کرنے کے لئے ایک فرہنگ شامل کیا گیا ہے۔ عجیب کتاب ہے فقط

راقم خاکسار مرزا محمد نذیر عرشی
عفا اللہ عنہ مقام لاہور مورخہ ۲۹ ذیقعد ۱۳۴۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

صحت، مرض اور علم طب کی تعریف

اگر آدمی کی بھوک پیاس پورے انداز پر ہو۔ رفع حاجات میں کوئی خلل نہ ہو۔ ہوش حواس قائم، بول چال مناسب، سانس درست، بدن بے تکان، دیکھنا، سننا، سونگھنا، چکھنا، چھونا، چلنا پھرنا وغیرہ اس کے ہر جوڑ کا کام صحیح پیمانے پر ہو تو کہتے ہیں کہ وہ تندرست ہے۔ اور اس کی اس حالت کا نام تندرستی یا صحت ہے۔ پس :-

صحت انسان کے جسم کی وہ حالت ہے۔ جس میں اس کا ہر جوڑ (یعنے عضو) اپنا کام باقاعدہ اور مناسب انجام دے۔

بخلاف اس کے اگر بھوک یا پیاس کم و بیش ہو جائے۔ قبض کی شکایت ہو یا دست لگ جائیں۔ یا ہوش و حواس اور کلام میں کسی قسم کا خلل آجائے۔ یا سانس میں کوئی نقص واقع ہو۔ یا بدن میں عام حالتوں سے زیادہ گرمی یا سردی یا تکان محسوس ہونے لگے۔ یا بدن کے کسی حصے میں کوئی درد ٹیس، سوجن وغیرہ ہو یا نظر کم ہو جائے یا اونچا سنائی دینے لگے۔ غرض تمام اعضا یا کسی خاص عضو کے مقررہ کام میں کسی قسم کا فتور آجائے تو کہتے ہیں کہ وہ شخص بیمار یا مریض ہے اس کی اس حالت کا نام مرض ہے پس :-

مرض انسان کے بدن کی وہ حالت ہے جس میں کل اعضا یا کوئی خاص عضو اپنا قدرتی کام باقاعدہ انجام نہیں دیتا۔

ظاہر ہے کہ جو شخص بیمار ہو جائے اس کے مرض کو دور کرنے اور اس کی صحت کو دوبارہ قائم کرنے کی تدبیر ضروری ہے۔ تا کہ اس کی زندگی محفوظ رہے اور وہ بستر مرض پر پڑ کر فوائد زندگی سے محروم۔ دینی و دنیاوی

فرائض بجا لانے سے قاصر، اور گھر کے لوگوں کے لئے وبال جان نہ بنے مگر اس قسم کی تدبیر وہی شخص کر سکتا ہے جس کو یہ معلوم ہو۔ کہ انسان کے بدن میں کس کس قسم کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اور ان کے کیا کیا سبب ہوتے ہیں اور کیا کیا نشانیاں ہیں اور کون کونسی چیزیں دوبارہ تندرستی قائم کرنے کیلئے بدن پر تاثیر کر سکتی ہیں۔ اور ان میں کس قسم کی تاثیر ہے ان باتوں کا جاننا علم طب کہلاتا ہے۔ پس:-

علم طب وہ علم ہے جس سے انسان کے بدن کا حال اس کی تندرستی اور بیماری کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔

موضوع اس علم کا جسم انسان ہے۔ اس لحاظ سے کہ وہ تندرست یا بیمار ہوتا ہے۔

فائدہ علم طب کا یہ ہے کہ اگر اس کی ہدایات کے موافق مریض کا علاج کیا جائے۔ تو جسم انسان کی پیدا شدہ بیماری زائل اور زائل شدہ تندرستی بحال ہو سکتی ہے ٭

پہلا حصہ علم طب کی عام معلومات

(۱) ارکان - اخلاط - اور مزاج

۱- **عناصر یا ارکان** تم نے اکثر سنا ہوگا۔ کہ دنیا کی ہر چیز مٹی سے بنی ہے یہ تو ایک عام مقولہ ہے۔ دراصل مٹی سمیت چار چیزیں ہیں۔ جن سے انسان اور تمام دیگر اشیا بنی ہیں۔ ان کو عناصر یا ارکان کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ مٹی، پانی، ہوا، آگ، مگر یہ پرانی طبی تحقیق ہے۔ آجکل کی ڈاکٹری تحقیق کے مطابق بدن انسان کے سولہ (۱۶) عناصر ثابت ہوئے ہیں جنمیں لوہا تانبا گندھک۔ چونہ۔ وغیرہ بھی شامل ہیں +

۲- **اخلاط** ارکان کے آپس میں مل جانے سے چار ایسی مختلف صورت اور جداگانہ طبیعت کی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن سے بدن انسان کی تعمیری بنیاد قائم ہے۔ ان کو اخلاط کہتے ہیں۔ اور وہ چار چیزیں یہ ہیں۔ خون، صفرا، بلغم، سودا، بدن انسان کے قوام کے لئے ان میں سے ہر خلط کی ایک خاص مقدار اور کیفیت مقرر ہے اس مقررہ مقدار سے کم و بیش ہو جانا۔ یا اس کی اصلی کیفیت کا متغیر ہو جانا اس کو غیر طبعی یعنے خلاف طبیعت بنا دیتا ہے۔ جو کسی نہ کسی بیماری کا باعث ہوتا ہے۔

خون کی طبیعت گرم و تر ہے اور اچھا خون سُرخ رنگ بے بو ہوتا ہے جس کا قوام معتدل ہو اگر ان صفتوں میں فرق آجائے تو خون غیر طبعی بن جاتا ہے

صفرا کی طبیعت گرم و خشک ہوتی ہے۔ بہتر صفرا زرد ہوتا ہے اور غیر طبعی صفرا کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مرہ صفرا جس میں رطوبت رقیق مل جائے (۲) صفرائے محی جسمیں رطوبت غلیظ مل جائے (۳) صفرائے کراثی جس میں صفرا کے بعض اجزا جل کر باقی میں مل جائیں (۴) صفرائے زنگاری جو سب کا سب جل جائے۔

بلغم کی طبیعت سرد و تر اور رنگ سفید ہوتا ہے۔ بہترین بلغم وہ ہے جس

ہیں خون بن جانے کی صلاحیت ہو۔ غیر طبعی بلغم کی آٹھ قسمیں ہیں۔ (۱) بلغم حلو جو خون کی آمیزش سے شیریں ہو جائے۔ (۲) بلغم مالح جو صفرائے محترقہ (سوختہ) کے مل جانے سے نمکین ہو جائے۔ اس کی طبیعت صفرا کی طبیعت سے قریب ہوتی ہے (۳) بلغم حامض جو کسی قدر حرارت کے عمل سے ترش ہو جائے (۴) بلغم تفہ جو اجزائے آبی کے ملنے سے پھیکا ہو جائے (۵) بلغم عفص جو سودا کے مل جانے سے کسیلا ہو جائے (۶) بلغم مائی جو نہایت رقیق ہو جائے (۷) بلغم جصی جو نہایت غلیظ ہو جائے۔ (۸) بلغم مخالطی جس کے بعض اجزا رقیق اور بعض غلیظ ہوں۔

سودا کی طبیعت سرد و خشک اور رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ غیر طبعی سودا ہر خلط کے جل جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ مزاج مزاج کے معنے ہیں ملاوٹ۔ تم دیکھتے ہو کہ پان کا پتا سبز، چونا سفید۔ اور کتھا سرخی کی خفیف رنگت لئے ہوتا ہے۔ مگر جونہی یہ تینوں چیزیں اکٹھی کر کے منہ میں رکھ کر چبائی جاتی ہیں۔ تو ان سے ایک شوخ سرخ رنگ اور خاص خوشبو پیدا ہو جاتی ہے جس کا ان تینوں چیزوں میں سان گمان بھی نہ تھا۔ اسی طرح مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا کی اپنی اپنی جدا خاصیت اور مختلف کیفیت ہے۔ مگر جب بطور ارکان یا عناصر ان چاروں کے مل جانے سے انسان کا بدن بنتا ہے۔ تو پھر اس بدن کی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے۔ طب کی اصطلاح میں اس کو مزاج کہتے ہیں پس مزاج وہ کیفیت ہے جو عناصر جسم یا ارکان کے باہم مل جانے سے پیدا ہوتی ہے جس طرح ہر شخص کی صورت خاص، آواز نرالی اور عادت و خصلت مختلف ہوتی ہے۔ اسی طرح مزاج بھی ہر شخص کا جداگانہ ہوتا ہے۔ لہذا جتنے انسان اتنے ہی مزاج ہیں۔ مگر اس کی موٹی موٹی قسمیں چار ہیں۔

(۱) دموی مزاج اس مزاج والے کا جسم فربہ، خون زیادہ، عضلات مضبوط بدن سرخ جلد ملائم ہوتی ہے۔ نبض تیز اور زبر چلتی ہے۔ اس مزاج کا آدمی چست، چالاک، مضبوط، بہادر اور جوشیلا ہوتا ہے۔

(۲) **صفراوی مزاج** والے کے عضلات سخت اور تنے ہوئے۔ آنکھیں سیاہی مائل یا بھوری رنگین نمایاں، نبض پُر اور کسی قدر تیز ہوتی ہے۔ یہ شخص بڑا ذہین ذکی اور جفاکش ہوتا ہے۔

(۳) **سوداوی مزاج** والا متوہم، پریشان، مغموم، اور فاسد الخیال ہوتا ہے۔ اور عموماً یہ عوارض صفراوی مزاج والے کو لاحق ہوتے ہیں۔ اس حالت میں وہ سوداوی المزاج کہلاتا ہے۔

(۴) **بلغمی مزاج** والے کے جسم پر چربی کا غلبہ ہوتا ہے عضلات جسم ڈھیلے اور پتلے۔ جلد کی رنگت پھیکی بال بھورے۔ آنکھیں سیاہی مائل نیلی۔ ہونٹ موٹے دوران خون دھیما طبیعت سست اور کاہل ہوتی ہے +

(۲) بدنِ انسان کی تشریح

یہاں موقع کی ضرورت کے موافق سارے بدن انسان کی عام مختصر تشریح کی جاتی ہے۔ آگے بیماریوں کے بیان میں ہر جوڑ کی تشریح الگ الگ کسی قدر تفصیل کے ساتھ کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ

۱۔ **عظم یعنے ہڈی**۔ انسان کے بدن میں وہ کیا چیز ہے۔ جس کے سہارے پر اس کا جسم قائم ہے۔ جس سے اس کا قد بنتا ہے۔ جس سے وہ درخت کی طرح سیدھا کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور بوجھ اٹھا سکتا ہے؟ وہ چیز ہڈی ہے انسان کے بدن کا ڈھانچہ ہڈیوں سے بنا ہے۔ ہڈیاں نہ ہوتیں۔ تو انسان گوشت کا ایک ڈھیر تھا اور پھر چلنا پھرنا یا اور کوئی کام کرنا دشوار تھا۔ جسم کے اہم اور نازک حصّوں کو خارجی آفتوں سے یہی ہڈیاں بچاتی ہیں۔ جیسے کھوپری دماغ کو ریڑھ کی ہڈی حرام مغز کو اور سینے کی ہڈیاں دل پھیپھڑوں وغیرہ کو محفوظ رکھتی ہیں۔

انسان کے بدن میں کل ۲۰۶ ہڈیاں بتفصیل ذیل ہوتی ہیں

سر اور چہرے کی بیرونی ہڈیاں	۲۲	دونوں کانوں کی ہڈیاں	۶
زبان کی ہڈی	۱	ریڑھ کی ہڈیاں	۲۶
اوپر اور نیچے کے دانت	۳۲	ہنسلی کی ہڈیاں	۲

سینے کی ہڈی	۱	دونوں ہتھیلیوں کی ہڈیاں	۱۰	دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں	۴
دونوں طرف کی پسلیاں	۲۴	ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں کی ہڈیاں	۲۸	دونوں ٹخنوں کی ہڈیاں	۴
دونوں شانوں کی ہڈیاں	۲			دونوں تلووں کی ہڈیاں	۱۰
دونوں بازوؤں کی ہڈیاں	۲	دونوں کولھوں کی ہڈیاں	۲	دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کی ہڈیاں	۲۸
دونوں کلائیوں کی ہڈیاں	۴	دونوں رانوں کی ہڈیاں	۲		
دونوں پہنچوں کی ہڈیاں	۱۶	دونوں چپنیوں کی ہڈیاں	۲	کل کی سی چھوٹی چھوٹی ہڈیاں	۸
کل ہڈیاں					۲۴۶

شکل کے لحاظ سے ہڈیاں چار قسم کی ہوتی ہیں (۱) لمبی ہڈیاں جیسے ران اور بازو کی (۲) چپٹی ہڈیاں جیسے شانے اور سر بن کی (۳) چھوٹی ہڈیاں جیسے پہنچے اور ٹخنے کی (۴) ناہموار ہڈیاں جیسے ریڑھ کی ہڈی کے مہرے۔

۲- **غضروف** گوشت کھانے والے جانتے ہیں کہ ایک قسم کی ہڈی اسقدر نرم اور لچکدار ہوتی ہے کہ وہ دانتوں سے چبائی اور گوشت کے ساتھ کھائی جاسکتی ہے۔ اس کو غضروف یعنی کری کہتے ہیں۔ ماں کے پیٹ کے بچے کا سارا ڈھانچا کریوں کا بنا ہوتا ہے جو بعد میں رفتہ رفتہ ہڈیاں بن جاتی ہیں۔ کان کے بیرونی حصّوں ناک کے نتھنوں اور آنکھ کے پپوٹوں میں بھی کریاں ہوتی ہیں۔ ریڑھ کے ہر دو دو مہروں کے درمیان کری کی ایک گدّی سی ہوتی ہے۔ اور پسلیاں بھی کریوں کے ذریعے سے سینے کی ہڈی سے ملتی ہیں۔

۳- **رباط** ہر جوڑ دوسرے جوڑ کے ساتھ ملا ہوا ہے پہنچے کے ساتھ کلائی اور کلائی کے ساتھ بازو۔ پاؤں کے ساتھ پنڈلی اور پنڈلی کے ساتھ ران پیوست ہے۔ اور ہر جوڑ حرکت کرنے مڑنے گھومنے کی حالت میں بھی اپنے ساتھ والے جوڑ کے ساتھ اسی طرح جڑا رہتا ہے۔ جیسے صندوقچی کے ساتھ اس کا ڈھکنا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک خاص قسم کی فیتہ نما چیز جس کو رباط کہتے ہیں۔ ان کو آپس میں وصل کئے ہوئے ہے۔ رباط مضبوط سفید اور ریشہ دار ہوتے ہیں۔ وہ جوڑوں کو خارجی صدمات سے اکھڑنے نہیں دیتے اور کسی قدر لچکدار ہونے کی وجہ سے ہڈیوں کی ضروری حرکات میں مزاحم بھی نہیں ہوتے۔

۴- **عضلات** یعنے گوشت کے لوتھڑے۔ جن سے بدن کا سارا ڈھانچا ڈھکا ہوا ہے۔ اور اندرونی اعضا ان کی بدولت سردی گرمی سے محفوظ رہتے ہیں۔ جسم کا ½ حصّہ عضلات سے بنتا ہے۔ انہی کے سکڑنے اور پھیلنے سے تمام جسمانی حرکات واقع ہوتی ہیں۔ عضلات کی ساخت میں بہت باریک ریشے ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو ایک جھلّی کے ذریعے سے پہلو بہ پہلو مل کر عضلہ بناتے ہیں۔ جسامت اور شکل کے اعتبار سے عضلات مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً بازو اور ران پر لمبے۔ پیٹ پر چوڑے چپٹے۔ سر بن

پر موٹے اور چھوٹوں پر پتلے - حرکت کے لحاظ سے عضلات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو انسان کے ارادے اور مرضی کے تابع ہیں - کہ جب چاہیں - ان کو حرکت میں لائیں - جیسے ہاتھ پاؤں کے عضلات دوسرے وہ جو اس کی مرضی کے تابع نہیں - بلکہ خود حرکت کرتے ہیں - جیسے دل، خون کی رگوں، معدے اور آنتوں کے عضلے - چوپایوں کے کان، گردن، پیٹ وغیرہ کے عضلات ارادی ہوتے ہیں - اور انسان کے غیر ارادی -

۵ - شریان جب طبیب نبض دیکھتا ہے تو کس قسم کی رگ پر اپنی انگلی رکھتا ہے؟ سرخ خون کی رگ پر - جس میں حرکت اور تڑپ ہوتی ہے اور یہ تڑپ دل کی حرکت کو بتاتی ہے اور دل کی حرکت سے بیماری کا پتہ لگتا ہے اس قسم کی رگ کو شریان کہتے ہیں جس کی جمع شرائین ہے - یہ رگیں دل سے پاک وصاف خون کو تمام بدن کی پرورش کے لئے اس کے تمام حصوں میں لیجاتی ہیں - ان میں سے سب سے بڑی یعنے شاہ رگ دل کی ایک طرف سے نکلی ہے اور پھر اس کی شاخیں تمام جسم میں پھیل گئی ہیں - اور ہر ایک شاخ اپنے خاتمہ پر بال سے بھی بدرجہا زیادہ باریک رگوں میں جن کو عروق شعریہ کہتے ہیں - تقسیم ہو کر ختم ہوتی ہے - عروق کے معنے رگیں شعریہ کے معنے بال کی طرح باریک -

ان رگوں کا سلسلہ جسم کے تمام حصوں کو پاک وصاف اور سرخ خون کی غذا پہنچانے کے لئے ہے - اس کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے ایک بڑی نہر سے مختلف مقاموں پر کئی راجباہے نکلتے ہیں - ہر راجباہے سے بہت سی چھوٹی نہریں دور دور تک جاتی ہیں اور ہر چھوٹی نہر سے بے شمار بڑی چھوٹی نالیاں کھیتوں میں پہنچی ہیں - اور آبپاشی کے اس سلسلے سے سینکڑوں مربع میل کا علاقہ سرسبز وشاداب ہوتا ہے - اسی طرح عروق شعریہ کا جال جسم کے ہر حصے میں پھیلا ہوا ہے - اور وہ اسقدر باریک اور اس کثرت کے ساتھ ہیں - کہ اگر کسی حصہ جسم سے سوئی کی نوک کے چبھ جانے سے خون نکل آئے - تو وہ کئی عروق شعریہ کے کٹ جانے سے نکلتا ہے -

(۶) ورید جب جراح فصد کھولتا ہے - تو کس قسم کی رگ میں نشتر لگاتا ہے؟

سیاہ خون کی رگ میں جس کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔ ایسی رگ کو ورید کہتے ہیں۔ ورید کی جمع اوردہ۔ ان رگوں میں حرکت اور تڑپ نہیں ہوتی۔ شرائیں کے ذریعے سے تو سُرخ خون دل سے بدن کے تمام حصّوں کی طرف جاتا تھا۔ اب وریدوں کے ذریعے سے سیاہ خون بدن کی تمام اطراف سے سمٹ کر دل کی طرف آتا ہے شرائین کا خون جب لاکھوں عروق شعریہ میں تقسیم ہو کر بدن کے اطرف میں پہنچتا ہے۔ تو اس دوران میں اس کا اکثر لطیف حصّہ جسم کی غذا بنتا جاتا ہے۔ اور باقی ماندہ خون میں جسم کے کثیف مادے شامل ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے اس کا رنگ مکدّر اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ اب اس خون کو صاف ہونے کیلئے دوبارہ دل کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔ مگر جس راستے سے وہ آیا ہے اس راستے سے اس کا جانا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس راستے سے شریانی سُرخ خون کی آمد مسلسل جاری ہے لہذا یہی عروق شعریہ اس سیاہ خون کو لے کر اب ذرا چکر دے کر اوپر کی طرف مڑتی ہیں۔ اور کئی کئی عروق کا خون بڑی بڑی عروق میں پھر بڑی عروق کا خون کسی ورید میں۔ اور کئی کئی وریدوں کا خون سب سے بڑی ورید دل میں جمع ہو کر دل میں پہنچتا ہے۔ پھر صاف ہونے کے لئے پھیپھڑے میں چلا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل تم آگے پڑھو گے۔

جب کسی مرض کے علاج میں فاسد خون خارج کرنا ہوتا ہے۔ تو اس کیلئے خاص خاص وریدیں مقرر ہیں۔ جن کی فصد کھولی جاتی ہے۔ ان کا ذکر فصد کے بیان میں کیا جائیگا۔ کیونکہ فاسد خون وریدوں میں ہی ہو سکتا ہے نہ کہ شریانوں میں +

۷۔ **عروق جاذبہ**۔ مذکورہ عروق شعریہ کے دوش بدوش ایک اور قسم کے عروق کا جال تمام بدن میں پھیلا ہوا ہے۔ جن کو عروق جاذبہ کہتے ہیں۔ ان کا کام یہ ہے۔ کہ جسم سے زائد رطوبت اور مختلف قسم کے مواد کو جذب کر کے اپنی بڑی شاخوں کے ذریعے سے دل کے قریب والی بڑی ورید دل میں پہنچاتے ہیں۔ تم نے کبھی کوئی پھوڑا دیکھا ہو گا۔ کہ اس کے اچھا ہو جانے کے بعد کسی قدر ٹھوس ابھار باقی رہ جاتا ہے۔ مگر پھر چند روز میں وہ ابھار

خود بخود تحلیل ہو کر اس مقام کی جلد آس پاس کے حصّہ بدن کی طرح ہموار
اور نرم بن جاتی ہے۔ بتاؤ وہ ابھار کیونکر جاتا رہا؟ اور اس کا وہ مواد جس نے
اس کو اس قدر ٹھوس اور سخت بنا رکھا تھا۔ کہاں گیا؟ یہ خدمت عروق جاذبہ نے
انجام دی ہے۔

۸۔ اعصاب یعنی پٹھے جانتے ہو۔ انسان کا دیکھنا، سننا، سونگھنا،
چکھنا، چھونا، بیٹھنا، اُٹھنا، چلنا، پھرنا، وغیرہ تمام حسّ و حرکت کے کام کس چیز
پر موقوف ہیں؟ اعصاب پر۔ اعصاب ایک قسم کے سفید سخت اور باریک تار
ہوتے ہیں۔ جو دماغ سے اور اس مغز کے لمبے سلسلے سے جو ریڑھ کی ہڈی
میں چلا گیا ہے نکلے ہیں۔ اور رگوں کی طرح شاخ در شاخ ہو کر تمام بدن میں پھیل
گئے ہیں۔ اعصاب کے اس تمام سلسلے کو **نظام عصبی** کہتے ہیں۔

اگر تم کسی بڑے شہر میں رہتے ہو۔ یا تم کو وہاں کی سیر کا موقع ملا ہے
تو تم نے برقی تاروں کا سلسلہ دیکھا ہوگا۔ بالکل یہی مثال نظام عصبی کی ہے
جس طرح ایک مقام پر بجلی کی طاقت کا ذخیرہ (مخزن برق) ہوتا ہے۔ اور
اس مخزن سے بہت سے برقی تار نکل کر دُور دُور تک مختلف مقامات میں
برقی طاقت پہنچاتے ہیں۔ کہیں اس طاقت سے چکّی چل رہی ہے۔ کہیں
پریس جاری ہے۔ کہیں پنکھا چکر لگا رہا ہے۔ اور کہیں روشنی ہو رہی ہے۔
اسی طرح دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کا مغز جس کو حرام مغز کہتے ہیں۔ اعصاب
کے تاروں کا مبدء ہے یا یوں کہو کہ وہ اعصاب کی برقی طاقت کا مخزن ہے اور
ان تاروں کے ذریعے سے بدن کے تمام حصّوں میں عصبی طاقت اپنے کام
کے مختلف کرشمے دکھا رہی ہے۔ ہاتھوں کی گرفت، پاؤں کی رفتار، آنکھوں
کی بینائی، کانوں کی شنوائی، زبان کا ذائقہ، بدن کی حرارت، پسینے کا اخراج،
عضا کا احساس، عضو تناسل کا انتشار، یہ تمام نظام عصبی کے کاروبار ہیں
اسی طرح حلقوم کا غذا کو نگلنا، معدہ کا اس کو ہضم کرنا، اور آنتوں کے فضلہ کو باہر
نکالنا حتیٰ کہ دل، شُش، جگر، گردہ، مثانہ، وغیرہ تمام اندرونی اعضا کی ہر حرکت
اور فعل نظام عصبی کے ماتحت وقوع پاتا ہے۔

پیچھے تم پڑھ آئے ہو کہ عضلات کے سکڑنے اور پھیلنے سے تمام اعضاء کی حرکت واقع ہوتی ہے۔ اب یہ واضح رہے کہ عضلات میں سکڑنے اور پھیلنے کی طاقت بھی انہی اعصاب کی بدولت ہوتی ہے۔ جن کی نہایت باریک شاخیں عضلات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور عضلات کی حرکت دراصل انہی اعصابی شاخوں کی حرکت ہوتی ہے۔

ناک آنکھ کان زبان حلق وغیرہ اندرونی اجزائے سر ودہن کی حس و حرکت کے پٹھے اور دل جگر پھیپھڑا معدہ وغیرہ اندرونی اعضاء کے اعصاب دماغ سے نکلے ہیں۔ اور سر کی کھوپری گدی چہرے کے اجزائے بیرونی۔ ہر دو شانہ، سینہ، شکم کی جلد کے اعصاب اور ہاتھ پاؤں کے اعصاب کا تعلق حرام مغز سے ہے۔

جس طرح مخزن برق میں اگر کسی قسم کا نقص واقع ہو جائے۔ تو میلوں تک کے تار بیکار ہو جاتے ہیں۔ چکیاں پنکھے بند ہو جاتے ہیں اور روشنیاں گل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر مرکز اعصاب یعنے دماغ یا حرام مغز میں کوئی فتور آجائے تو جہاں جہاں اس مرکز کے متعلقہ اعصاب گئے ہیں وہاں درد شدید یا سن ہو جانا یا عدم حرکت و استرخا یا کوئی اور عارضہ نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر سر پر شدید چوٹ لگے۔ تو بعض اوقات آنکھ کی نظر جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ یہ بینائی کے پٹھے کے مقام پر چوٹ لگنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر دماغ کے پچھلے حصے میں چوٹ لگے تو قے آجاتی ہے۔ کیونکہ اس مقام سے وہ پٹھا نکلا ہے جس کا تعلق معدہ سے ہے۔ اس لئے سر کی چوٹ پٹھے کے برقی تار کے ذریعہ سے معدہ کو محسوس ہوتی ہے۔ تو وہ فوراً بیتاب ہو کر اپنا کھایا پیا اگل ڈالتا ہے اگر پشت پر چوٹ لگے۔ تو کبھی ٹانگیں بے حس و حرکت اور بیکار ہو جاتی ہیں۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ حرام مغز کے اس مقام پر چوٹ لگنے سے جو ٹانگوں کے پٹھوں کا مخرج ہے۔ وہ پٹھے بیکار ہو گئے اس کا ایک تجربہ تم خود کر کے دیکھ لو۔ کہنی میں تین ابھری ہوئی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ بغلی پہلو کی طرف جو ہڈی ہے اس کے عین اوپر ذرا سختی کے ساتھ انگلی سے ٹھوکے دو۔ دیکھو اس ہاتھ کی کلائی اور ہتھیلی میں حتے کہ پانچوں انگلیوں کے سروں تک ایک

تکلیف دینے والی جھنجھناہٹ محسوس ہوتی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہاں ایک پٹھا ہے جس کی شاخیں ہاتھ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ واضح رہے کہ ہر قسم کے درد اور ٹیسیں اعصاب ہی کے احساسات ہوتے ہیں ؛

(۳) نبض

بیماری کی تشخیص کے کئی طریقے ہیں۔ جن میں سے نبض کا طریقہ سب سے زیادہ مستعمل ہے۔ نبض کے ذریعے سے دل کی حرکت، خون کی حرارت اور بدن کی قوت کا پتہ لگتا ہے اور ان باتوں سے صحت یا بیماری کی اچھی یا بری حالت پر روشنی پڑتی ہے۔

نبض دیکھنے سے یہ مُراد ہے کہ طبیب بیمار کی کسی شریان پر انگلی رکھکر اس کی حرکت معلوم کرے۔ جس سے اس کو مذکورہ باتوں کا پتہ لگے گا۔ نبض دیکھنے کے لئے پہنچے کی شریان زیادہ موزون ہے۔ کیونکہ وہ سب شریانوں سے زیادہ نمایاں ہے۔ اور اسکا دیکھنا طبیب کیلئے اور دکھانا بیمار کیلئے آسان بھی ہے ؛

نبض دیکھنے کا طریقہ مریض ایسی حالت میں نبض نہ دکھائے جب کہ خون کے دورے اور دل کی حرکت پر کوئی عارضی اثر پڑا ہوا ہو۔ مثلاً فکر یا رنج یا غم و غصے کی حالت ہو۔ یا ابھی کھانا ہضم نہ ہوا ہو۔ یا وہ دوڑ کر آرہا ہو۔ یا کسی مشقت کے کام سے فارغ ہوا ہو۔ یہ بھی خیال رہے کہ نبض دکھاتے وقت مریض کا بازو یا کمر بندھی ہوئی نہ ہو۔ اور جس ہاتھ کی نبض دکھا رہا ہے۔ وہ گھٹنے پر رکھا ہوا نہ ہو۔ طبیب کو چاہئے کہ بسم اللہ پڑھ کر مریض کے پہنچے کی اس شریان پر جو اس کے انگوٹھے کے مقابل ہے۔ اپنے ہاتھ کی چاروں انگلیوں کے پورے رکھے۔ اور نبض کی حرکت کو بغور دیکھے۔ جس میں دو باتوں کا خاص خیال ہونا چاہئے۔ نبض کی حرکت کی تعداد اور اس کی کیفیت تعداد معلوم کرنے کیلئے گھڑی سامنے رکھے۔ تندرست آدمی کی حرکات نبض کی خاص تعداد ہوتی ہے۔ اس سے کم و بیش ہو تو اس کے بیمار ہونے یا بیماری کے شدید ہونے کی دلیل ہے۔ ایک منٹ میں نبض کی حرکات عمر

کے موافق حسب ذیل ہوتی ہیں +

۱- پہلے سال ۱۲۰ — ۵- چودھویں سال ۸۰ سے ۸۵
۲- دوسرے سال ۱۱۰ — ۶- جوانی میں ۷۰ سے ۸۰
۳- تیسرے سال ۹۵ — ۷- بڑھاپے میں ۶۰ سے ۷۰
۴- ساتویں سال ۸۷ — عورتوں کی نسبت مردوں کی نبض قوی ا

لڑکوں کی نبض نرم جوانوں کی طول وعرض میں زیادہ اور بڈھوں کی ضعیف ہوتی ہے

نبض کی کیفیت سے یہ باتیں معلوم ہونگی۔ نبض گرم اور تیز ہو۔ تو بخار کی علامت ہے۔ نہایت آہستہ ہو۔ تو شدت فکر اور بدہضمی اور مرض جریان کی دلیل ہے۔ کسی قدر گرم اور بھاری ہو۔ تو فساد خون کی نشانی ہے۔ اگر نبض مسلسل اور متواتر اور معتدل رفتار سے چلے تو اچھی علامت ہے۔ لیکن اگر غیر مسلسل یا کسی غیر معتدل رفتار سے چلے۔ تو یہ بری نشانی ہے۔ جس کی چند مشہور اقسام یہ ہیں۔ (۱) غزالی وہ نبض جس کی حرکت ہرن کی جست سے مشابہ ہو۔ (۲) موجی وہ نبض جو پانی کی موج سے ملتی جلتی ہو۔ (۳) نملی وہ نبض جس کی رفتار چیونٹی کی سی ہو۔ (۴) مرتعش وہ نبض جو لرزتی ہو۔ (۵) ملتوی وہ نبض جو دھاگے کی طرح بل کھائے (۶) منشاری وہ نبض جو آرے کی طرح چلے +

طب یونانی میں نبض کا فن بڑے عجائبات پر مشتمل ہے۔ مگر اس فن کے حاصل کرنے میں انتہائی مشق اور مہارت وتجربہ کی ضرورت ہے +

(۴) فصد

جب کسی گھر میں کوڑا کرکٹ پھیل جائے۔ اور اس کی نالی اور بدرو میں گارا کیچڑ جمع ہو جائے۔ تو اس وقت کیا کیا جاتا ہے؟ تمام کوڑا کرکٹ جھاڑو سے اکٹھا کرکے باہر ڈلوا دیا جاتا ہے اور نالی اور بدررو کو خوب صاف کرکے دھویا جاتا ہے تاکہ گھر میں کسی قسم کی بدبو پھیلنے نہ پائے۔ جس سے گھر والوں میں طرح طرح کے امراض پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح جب انسانی بدن میں بعض گندے اور زہریلے مادے پیدا ہو کر خون کو بگاڑ دیتے ہیں۔ جس سے

بدن کے مختلف حصوں میں درد، ورم، پھوڑا پھنسی وغیرہ مختلف تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں جسم کو اس قسم کے گندے مادوں سے پاک و صاف کرنے کیلئے فصد کا طریقہ مروج ہے۔ یعنے کسی خاص ورید میں نشتر کی نوک سے زخم کر کے کچھ خون نکال دیا جاتا ہے ؎

فصد کی خوبی یا خرابی ڈاکٹر لوگ عموماً فصد کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور بلا اضطرار شدید اس کو جائز نہیں سمجھتے بلکہ فصد کو قتلِ انسان سے تعبیر کرتے ہیں۔ لاہور کے مشہور ڈاکٹر رحیم خان مرحوم نے لکھا ہے کہ "ہم لوگ جب ضرورت دیکھتے ہیں تو بلا تامل مریض کا ہاتھ پاؤں کاٹ گراتے ہیں۔ پیٹ چاک کر دیتے ہیں۔ مگر فصد کے ساتھ خون کا ایک قطرہ گراتے بھی ہمارا دل لرزتا ہے"۔ ہمارے محترم استاد ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب مرحوم چیف میڈیکل آفیسر ریاست نابھہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ "فصد کرنا بڑی جرأت اور بے رحمی کا کام ہے"۔ بخلاف اس کے طب کی رو سے فصد حفظ صحت اور علاج مرض کی بہترین تدبیر ہے۔ بدن سے مُضر مادہ نکالنے کے لئے مسہل دینا، قے کرانا، پسینہ لانا وغیرہ کئی طریقے ہیں۔ مگر فصد ان سب سے افضل ہے۔ کیونکہ ایک تو فصد استفراغ کلی ہے۔ یعنے تمام جسم سے چاروں گندی خلطوں خون صفرا بلغم سودا کو خارج کرتا ہے بخلاف اس کے مسہل میں صرف پچھلی تین خلطوں میں سے کسی خاص خلط کا اخراج ہوگا کیونکہ مسہل سے خون کا اخراج طبعاً ناممکن ہے۔ دوسرے فصد اختیاری ہے کہ جب چاہیں۔ کھول دیں اور جب چاہیں فوراً بند کر دیں بخلاف اس کے اگر مسہل دے چکنے کے بعد اسہال کے جاری ہونے سے پہلے ان کو روکنے کی تدبیر کرنے لگیں تو یہ مریض کے قتل کا سامان ہوگا۔ تیسرے فصد میں منضج دینے کی ضرورت نہیں۔ جب مناسب دیکھو فوراً فصد کھول سکتے ہو۔ مگر مسہل دینے سے پہلے کئی کئی دن تک منضج کے جوشاندے پلانے ہونگے تب جا کر مسہل دینا مفید پڑیگا۔

فصد کی شرائط (۱) بارہ سال سے کم عمر کے مریض کی فصد کھولنا درست نہیں (۲) غلبہ خون کی حالت میں فصد کھول کر کافی خون فاسد کے نکلنے سے پہلے

بند نہ کریں ورنہ مادہ مرض کی تحریک ہونے سے مختلف امراض کے پیدا ہونے کا احتمال ہے (۳) جس نے زہر کھایا۔ یا جس کو زہریلے جانور نے کاٹا ہو۔ اس کی فصد کھولنی مضر ہے۔ کیونکہ خون کی حرکت سے تمام جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ (۴) وبائی امراض کے ایام میں کسی کی فصد نہ کھولی جائے۔

فصد کی رگیں جن وریدوں سے خون نکالنے کا زیادہ رواج ہے۔ وہ یہ ہیں (۱) قیفال (۲) اکحل (۳) باسلیق۔ (۴) صافن (۵) مابض (۶) عرق النسا (۷) چہار رگ۔

قیفال کا دوسرا نام سرارو ہے۔ کلائی اور بازو کے مقام اتصال پر سامنے کے پہلو میں انگوٹھے کے مقابل نمایاں ہوتی ہے۔ یہ ورید بازو کے باہر کی طرف کندھے کے عضلات میں سے گزر کر بغل کی ورید میں ختم ہو جاتی ہے سر اور چہرے کے امراض میں اس کی فصد مفید ہوتی ہے۔ اس لئے سرارو (سر و چہرہ) نام ہے۔

اکحل کو ہفت اندام بھی کہتے ہیں۔ اس کی فصد سے سارے بدن کا تنقیہ ہوتا ہے۔ کہنی کے جوڑ کے قریب اس کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں۔ جن میں سے بڑی شاخ ہے جو سامنے کے پہلو میں کھائی دیتی ہے فصد لیتے ہیں۔

باسلیق بھی مذکورہ بالا مقام میں دکھائی دیتی ہے اور یہی اس کی فصد کی جگہ ہے۔ گردن سے نیچے تمام بدن کے امراض کیلئے اس کی فصد لیتے ہیں۔ یہ ورید کلائی کی اندرونی وریدوں کے ملنے سے بنتی ہے اور بازو کے اوپر جا کر بغل کی ورید میں ختم ہوتی ہے۔

صافن پشت پا کے وریدی مجمع سے شروع ہوتی ہے۔ اور اس کی دو شاخیں اندرونی اور بیرونی ٹخنوں پر سے گزرتی ہیں اندرونی ٹخنے کی شاخ سے فصد لی جاتی ہے۔ کشائش حیض اور دران اور خصیہ و قضیب کی خارش و زخم کے لئے مفید ہے۔

مابض زانو کے نیچے واقع ہے اس کی فصد سے وہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جو صافن کی فصد سے ہوتے ہیں۔ بلکہ اس سے زیادہ۔ علاوہ اسکے

درد پشت، درد مقعد اور بواسیر کو بھی مفید ہے۔
عرق النسا ایک گرہ دار رگ پنڈلی پر واقع ہے۔ جو پاؤں کو باندھنے سے نمایاں ہوتی ہے۔ اس کی فصد عرق النسا کیلئے مفید ہے باقی فوائد صافن کے سے ہیں۔
چہار رگ لبوں کی چار رگیں ہیں۔ جن میں سے دو اوپر کے لب اور دو نیچے کے لب سے تعلق رکھتی ہیں۔ لبوں کے اندر سے گول سر نشتر کے ساتھ فصد لیجاتی ہے۔ منہ اور مسوڑوں کے امراض میں نافع ہے۔
ان کے علاوہ تین رگیں حبل الذراع، اسیلم، ابطی اور ہیں۔ جو فصد کے قابل ہیں۔ درد سر اور امراض چشم کے لئے ماتھے کی رگ سے ایک کلہاڑی کی ہم شکل نشتر سے فصد لیجاتی ہے اور زبان کے نیچے کی رگ سے خناق کیلئے فصد لیتے ہیں باسلیق کے فصد میں یہ خیال رہے کہ اس کے نیچے ایک شریان ہے کہیں نشتر کی نوک اس میں نہ پہنچ جائے۔ ورنہ شریان کے کھل جانے سے مریض کی ہلاکت کا خوف ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو جائے تو فوراً رگ کو بند کر کے پٹی باندھ دیں۔ اور دس روز تک نہ کھولیں۔
فصد ایک مشق طلب کام ہے۔ رگوں کی شناخت فصد کا طریقہ اور اس میں احتیاطیں عملی طور پر استاد کے سامنے کرنے سے آتی ہیں۔ صرف کتاب پڑھ کر یہ کام کرنے لگنا غلطی ہے۔

(۵) جونکیں لگوانا اور سینگیاں کھنچوانا۔

جونکیں لگوانے کو طب میں ارسال علق اور سینگیاں کھنچوانے کو حجامت کہتے ہیں۔ خون فاسد کے نکلوانے کیلئے یہ دو نہایت قدیم طریقے ہر زمانے میں مقبول اور مستعمل رہے ہیں۔ اور آج تک ڈاکٹری میں بھی ان پر عمل کیا جاتا ہے۔
جونکیں لگوانے میں ان احتیاطوں کا خیال ضروری ہے (۱) جونکیں کہاں اور کتنی لگائی جائیں؟ اس میں معالج کی رائے پر عمل ہونا لازم ہے۔ جونکیں لگانے والے کی رائے نہ سننی چاہئے (۲) جو جونک لگائی جائے وہ کسی ایسے مریض کو نہ لگ چکی ہو۔ جو کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو۔ ورنہ وہی

مرض اس کو بھی ہو جانے کا خوف ہے (۳) اگر جونک نہ لگے۔ تو وہاں قدرے بالائی یا شکر مل دیں۔ یا سوئی کی نوک سے ذرا سا خون نکال کر لگائیں فوراً لگ جائیگی۔ (۴) اگر خون پی چکنے کے بعد جونک خود بخود نہ اترے تو اُسے زور سے نہ کھینچیں بلکہ پیاز کا ٹکڑا کاٹ کر اس کے منہ کے قریب لے جائیں۔ یا ذرا سا پسا ہوا خشک نمک اس جگہ پر چھڑک دیں۔ فوراً الگ ہو جائیگی۔ (۵) اگر جونک کے اتر جانے کے بعد خون بند نہ ہو۔ تو پھٹکری کا باریک سفوف یا ریشم کی راکھ یا میدہ چھڑک دیں یا ٹنکچر سٹیل میں روئی تر کر کے لگا دیں (۶) سوائے شدید ضرورت کے رات کے وقت جونکیں نہ لگوائیں۔ کیونکہ خواب کی حالت میں جریان ہوتے رہنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سینگیاں دو سال سے کم اور ساٹھ سال سے زیادہ عمر میں کھنچوانی ممنوع ہیں۔ اور اطباء کے نزدیک سینگیاں کھنچوانے کیلئے چاند کی سولہویں اور سترھویں تاریخ اور نو دس بجے صبح کا وقت زیادہ موزوں ہے۔ خالی سینگیاں بھی جذب ابخرات اور دفع مادہ کیلئے مفید ہیں۔

(۶) منضج۔ ملیّن اور مسہل

بدن سے بیماری کے مادے کو نکالنے کے لئے اخراج خون کے علاوہ اور بھی کئی طریقے مستعمل ہیں۔ جن میں سے ایک مسہل ہے مسہل کے معنے ہیں دست لانے والی دوا جس سے وہ دوا مراد ہے جو دستوں کے ذریعے سے بیماری کے مادے کو نکال دے۔

مسہل کی ایک خاص نرم اور ہلکی قسم ملیّن کہلاتی ہے۔ ملین کے معنی ہیں نرم کرنے والا یعنے طبیعت کو ایسا نرم بنانیوالی دوا کہ وہ فضلہ اور مواد کو بدن میں روک رکھنے کے قابل نہ رہے۔ اور اس کو نکال ڈالے ملیّن تو صرف معدہ اور آنتوں سے فضلہ اور مادہ نکالتا ہے۔ مگر مسہل کا یہ کام ہے کہ وہ بدن کی تمام طرفوں کے ہر رگ ریشے سے مادے کو سمیٹ کر نکال دیتا ہے۔

شاید تم نے کبھی خیال کیا ہوگا۔ کہ جب کسی شخص کے بدن میں کوئی پھوڑا نکلتا ہے تو اس سے کہا کرتے ہیں کہ ابھی یہ پھوڑا کچا ہے۔ پہلے اس کو پکنے دو۔ پھر جراح سے اس میں شگاف دلانا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس قدر گندا خون پھوڑے کے مقام میں جمع ہو کر خراب ہونے لگتا ہے۔ اگر اس کو فوراً نشتر سے شگاف دے کر نکال ڈالیں۔ تو اس سے خون کا کچھ حصہ نکل جاتا ہے اور کچھ رہ جاتا ہے۔ جو اپنے زہریلے اثر سے کئی قسم کے ضرر پہنچاتا ہے۔ لیکن اگر اس خون آمیختہ مادے کو پک کر پیپ بن جانے دیں۔ تو شگاف دینے سے سارے کا سارا مواد بآسانی نکل پڑتا ہے۔ اسی لئے پھوڑے کو پکانے یعنے اس کے مواد کو اخراج کے قابل بنانے کیلئے اس پر پلٹس باندھتے ہیں۔ یا اور کوئی تدبیر کرتے ہیں۔ یہی حال مسہل کا ہے۔ کہ جب اس کے ذریعے سے مادہ مرض کو نکالنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے کوئی ایسی دوا کھلائی پلائی جاتی ہے جس سے وہ مادہ پک جائے ایسی دوا کو منضج کہتے ہیں۔ منضج کے معنے ہیں۔ پکانے والا۔ یعنے وہ دوا جو مرض کے مادے یا خلط فاسد کو پکا کر اخراج کے قابل بنا دے۔

منضجات صفراوی مادہ تین دن میں پک کر اخراج کے قابل ہو جاتا ہے اور جن دواؤں سے صفرا پکتا ہے ان میں سے یہ دوائیں زیادہ مستعمل ہیں۔ بہدانہ۔ عناب۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ شاہترہ۔ تخم کاسنی۔ بیخ کاسنی گلسرخ۔ خرفہ۔ تخم خیارین۔ کشنیز۔ صندل۔ تخم کاہو۔ کافور وغیرہ۔

بلغمی مادہ نو دن میں پکتا ہے۔ اور اس کے لئے خاص دوائیں ہیں:۔ مویز منقی۔ بادیان۔ اصل السوس۔ شکاعی۔ زیرہ۔ دارچینی۔ الائچی۔ انیسون۔ برنجاسف۔ پرسیاوشاں۔ گلسرخ۔ وغیرہ۔

سوداوی مادہ پندرہ دن میں قابل اخراج ہو جاتا ہے۔ جس کے لئے یہ دوائیں زیادہ مستعمل ہیں۔ سپستان۔ گاؤزبان۔ تخم خربزہ۔ اصل السوس تخم مرد۔ انجیر۔ مویز منقی۔ بادرنجبویہ۔ اسطوخودوس۔ بادیان۔ پرساؤشان۔ شاہترہ وغیرہ۔

ضرورت کے موافق منضج کا نسخہ مذکورہ قسم کی دواؤں سے مرتب کرنا اور
اس نسخے میں خاص دوائیں خاص مقدار کے ساتھ تجویز کرنا۔ طبیب کا کام
ہے جو مریض کی حالت کا لحاظ رکھ کر کر سکتا ہے۔ اور مشق و تجربہ سے یہ کام
آجاتا ہے واضح ہو کہ اکثر منضج پانی میں دواؤں کو جوشا کر تیار کئے جاتے ہیں
جس کو مطبوخ یا جوشاندہ کہتے ہیں۔ یعنے دواؤں کو اس قدر پانی کے ساتھ
جوش دیا جاتا ہے۔ کہ تین حصے پانی جل جانے کے بعد چوتھا حصہ رہ جائے
جو اس قدر ہو کہ پیا جا سکے۔ اگر دوا کی پوری قوت سے فائدہ اٹھانا مقصود
ہو تو پہلے ان کو دیر تک بھگو رکھیں۔ پھر جوشائیں۔ لیکن یہ خیال رہے
کہ جوشانے سے دوا کا مزاج گرم ہو جاتا ہے۔ لہذا جس شخص کے مزاج میں
گرمی زیادہ ہو۔ اس کے لئے جوشاندہ کی بجائے نقوع یا شیرہ زیادہ
مناسب ہے۔ یعنے دواؤں کو صرف بھگو کر پانی صاف کر لیں یا گھوٹ کر چھان لیں۔

ملیّنات یونانی اطبا کے نزدیک مغز فلوس یعنے املتاس سب سے اچھا
ملیّن ہے۔ جو جوان کے لئے بمقدار ساڑھے چار تولہ حسب موقع گلاب
یا آب کاسنی۔ یا آب مکو میں پکا کر پلاتے ہیں۔ مگر آج کل ڈاکٹری میں
بہت اچھی ملیّن دوائیں مروّج ہیں۔ جن میں سے پل کالوسنتھ (حب حنظل)
پل ریبھائی (حب ریوند) پل کیلومل (حب کیلومل) وغیرہ نہایت عجیب
و مؤثر چیزیں ہیں۔ جو بآسانی کھائی جا سکتی ہیں۔ دیسی طبیبوں کو اس قسم
کے ملینات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کیسٹر آئل (روغن بید انجیر) بھی
تھوڑی مقدار میں اچھا ملیّن ہے زیادہ مقدار میں ہو تو مسہل ہے۔

مسہلات جس طرح ہر خلط فاسد کے لئے منضج دوائیں خاص ہیں۔
اسی طرح مسہل دواؤں میں بھی بعض دوائیں خاص خلط کے خارج کرنے
کے لئے زیادہ مستعمل ہیں۔ چنانچہ۔ مُسہل صفرا۔ تمر ہندی۔ آلو بخارا۔
گل بنفشہ۔ گل سُرخ۔ شاہترہ۔ گلقند۔ ترنجبین۔ ہلیلہ زرد۔ افسنتین۔
سقمونیا۔ لبلاب۔ صبر۔ شیر خشت وغیرہ۔
مسہل بلغم۔ سنا مکی۔ تربد۔ غاریقون۔ حب النیل۔ املتاس۔

مع روغن بادام شحم حنظل - خسک دانہ - بسفائج - شونیز - شکاعی وغیرہ -
مسہل سودا - ہلیلہ کابلی - ہلیلہ سیاہ - افتیموں - بسفائج - گاؤزبان -
گل گاؤزبان - سنائکی - حب النیل - لاجورد - مغسول - بالنگو - اسطوخودوس -
حجرارمنی - آملہ وغیرہ -
جب مسہل دینے کی ضرورت ہو - تو مذکورہ دواؤں میں سے بعض دواؤں
کو حسب ضرورت و موقع بعض دیگر دواؤں کے ساتھ ترکیب دے کر گولی یا
سفوف یا جوشاندہ کی صورت میں دیتے ہیں - اس قسم کے نہایت کارگر اور
مجرب نسخے بیاض کریمی میں درج ہیں - مذکورہ دواؤں کے خاص خلط کو
خارج کرنے کا یہ مطلب نہیں - کہ وہ اس کے سوا کسی دوسری خلط کو بالکل خارج
نہیں کرتیں - بلکہ مطلب یہ ہے - کہ یہ خلط زیادہ مقدار میں نکلتی ہے
اور اس کے ساتھ ہی دوسری اخلاط بھی کچھ نہ کچھ خارج ہوتی ہیں - بعض دوائیں
ہر خلط کی مسہل ہیں - مثلاً حب الملوک ایلوا - ریوند - ان میں سے مقدم الذکر دوا
نہایت شدید مسہل ہے - ڈاکٹری میں اخراج صفرا کے لئے کیلومل اور میگنیشیا
سلفاس کے مسہل زیادہ مستعمل ہیں - جن میں سے دوسرا مسہل جس کو سالٹ
بھی کہتے ہیں - بہت ہی عجیب بے ضرر اور موثر ہے - اس سے نہ قے اور متلی
عارض ہوتی ہے - نہ وہ بیج جانے کی صورت میں کوئی ضرر پہنچاتا ہے -
مسہل کے متعلق چند باتیں اور بھی یادداشت کے قابل ہیں - (۱) یہ پہلے بھی
معلوم ہو چکا ہے - کہ مسہل کی خوبی تاثیر کے لئے چند روز پہلے منضج دیا جاتا ہے -
یہ بھی واضح رہے کہ مسہل دینے کے لئے صبح کا وقت مناسب ہے - رات کو دینا
نہیں چاہئے - اور نہ آندھی یا ابر کے دن میں دینا اچھا ہے - کہ ان اوقات میں
مسہل کارگر نہیں ہوتا لیکن اگر مسہل دینے کی نہایت فوری اور شدید ضرورت ہو - جیسے
کہ قولنج کے مرض میں - تو پھر اطبا رات آندھی اور ابر کو نہیں دیکھتے - نہ منضج
کی ضرورت سمجھتے ہیں -

(۲) جو مسہل مطبوخ (یعنے جوشاندہ) یا نقوع (یعنے خیساندہ) کی صورت
میں دیا جائے - اسپر گرم پانی نہ پلائیں - ورنہ اس کا عمل باطل ہو جاویگا - ہاں

اگر پیٹ میں مروڑ اُٹھے۔ تو مدد کے لئے تھوڑا سا گرم پانی دے سکتے ہیں۔ جب جلاب عمل کرنے لگے۔ تو ٹھنڈا پانی دینا منع ہے ہاں اگر پیاس سخت تکلیف دے۔ تو گھونٹ گھونٹ ٹھنڈا پانی پینے کی اجازت ہے۔ حب الملوک کے جلاب میں بہر صورت ٹھنڈا پانی بطور مدد پلانا بہتر ہے۔ گرم پانی سے اسکا عمل باطل ہو جاتا ہے

(۳) اگر مریض کو جلاب کے کھانے پینے سے نفرت ہو۔ اور اس کے الٹ دینے کا اندیشہ ہو۔ تو اس کے دونو بازو باندھ کر جلاب دیں۔ اگر دوا بودار ہو۔ تو ناک بند کر کے پئے۔ اور پھر فوراً پانی کی کلی سے مُنہ صاف کرے۔ اور پان یا پودینہ یا الائچی چبائے۔

(۴) اگر مسہل عمل نہ کرے تو اسی روز دوبارہ مسہل دینا منع ہے۔ کسی اور طریق سے مدد کرنی چاہئے۔ مثلاً صابون کو تراش کر بطور شافہ استعمال کرائیں۔ یا سولفت گلقند گھوٹ کر پلائیں۔ یا ابلی آلو بخارا کا پانی ترنجبین شامل کر کے دیں۔ املتاس دینے کی بھی اجازت ہے۔ مصطگی کا سفوف پانچ ماشہ بموزن قند ملا کر گرم پانی کے ساتھ کھلانا مسہل کا خوب معاون ہے (۵) جس طرح ناقص فصد مضر ہے۔ اسی طرح ناکافی مسہل بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ لہذا کافی مقدار میں مسہل کی دوا دینی چاہئے۔ اور پورا عمل کر چکنے سے پہلے دست بند نہ کریں۔ (۶) بخار کے شروع میں یعنے دو ہفتے گذرنے سے پہلے ہلیلہ کا جلاب یا اس کا کوئی مرکب مثلاً اطریفل زمانی وغیرہ دینا منع ہے۔ اس سے جگری اسہال ہونے کا خوف ہے۔ ہاں اگر اس کی ضرورت ہو۔ تو کسی مزلق اور لیسدار دوا کے لعاب کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ جو مقوی جگر بھی ہو۔

(۷) ستہ ضروریہ

یعنے وہ چھ چیزیں جو انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) ہوا (۲) پانی (۳) غذا (۴) احتباس و استفراغ یعنے مفید مادوں کا بدن میں محفوظ رہنا۔ اور مضر مادوں یعنے فضلات کا خارج ہونا (۵) حرکت و سکون یعنے ورزش اور آرام (۶) سونا جاگنا۔ قدرت نے ان چھ چیزوں کو ایک مناسب

حد میں خاص خاص شرطوں اور وقتوں کے ساتھ انسان کی تندرستی کے لئے لازم بتایا ہے۔ جس کی خلاف ورزی کرنا خودکشی کے برابر ہے۔ کیونکہ اس سے مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اکثر بیمار جو دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہ عموماً انہی چیزوں کے متعلق قانون قدرت کی خلاف ورزی کرنے سے بیمار ہوتے ہیں۔ مثلاً ایسی ہوا میں سانس لیتے رہے۔ جو صاف نہ ہو۔ یا ایسا پانی پی لیا جو گدلا ہو۔ یا کھانا اس قدر کھا لیا جو بھوک سے زائد ہو۔ یا کوئی ایسی غذا کھا لی جو اپنی طبیعت کے موافق نہ ہو۔ یا سستی کی وجہ سے تقاضائے حاجت کو دبائے بیٹھے رہے۔ یا دن بھر ایک جگہ جم کر بیٹھے رہنے کے عادی ہو گئے یا ضرورت سے زیادہ جاگتے یا سوتے رہے۔

مذکورہ چھ چیزیں صحت کے حق میں مفید ہونے کیلئے کیسی اور کتنی ہونی چاہئیں؟ ان کے مفید یا مضر ہونے کی کیا کیا صورتیں ہیں؟ اس قسم کی تمام باتیں حکماء نے تحقیق کر کے لکھ دی ہیں۔ جس کے مطابق عمل کرنے سے ہر شخص بحکم خدا اپنی زندگی کو بحال رکھ سکتا ہے۔ اور بیماری سے بچ سکتا ہے۔ پس جو شخص ایسی چیزوں کو اختیار کرتا ہے۔ جو صحت کے لئے مفید ہوں۔ اور ایسی چیزوں سے پرہیز کرتا ہے جو صحت کے لئے مضر ہوں وہ گویا ایک ذراسی احتیاط اور پرہیز کی بدولت ان تمام آفتوں سے بچ جاتا ہے جو بیماری کی وجہ سے پیش آیا کرتی ہیں۔ یعنے مرض کی تکلیف، کاروبار کی ابتری، آمدنی کی سرد بازاری، گھر والوں کی تشویش۔ دوا دارو کی زحمت، طبیبوں کی خوشامد اور علاج معالجہ کے اخراجات وغیرہ۔ اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ "سو علاج سے ایک پرہیز بہتر ہے"۔

علاج سے پرہیز کے بہتر ہونے کی مثال یہ ہے کہ بیماری گویا ایک سیلاب ہے کہ جب ناگہاں طور پر آتا ہے۔ تو انسان کے عیش و آرام اور امن و فراغت کی عمارت کو بہائے جاتا ہے۔ اور علاج معالجہ اس سیلاب کی روک تھام ہے مگر یہ تدبیر اس حالت میں کی جاتی ہے۔ جبکہ سیلاب مرض آفت برپا کر رہا ہو اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں اسکی روک تھام اوّل تو مشکل ہوتی ہے۔ دوسرے

اگر وہ رک بھی جائے۔ تو بڑی حد تک نقصان رسانی کا کام کر چکتا ہے۔ بخلاف اس کے پرہیز وہ مضبوط بند ہے جو سیلاب کی آمد سے پہلے عمارت کی حدود سے باہر لگا دیا جاتا ہے۔ سیلاب آتا ہے اور بند کے ساتھ ٹکرا کر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور عمارت کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے ؎

احتما کن قوتِ جاں را ببیں　　احتما اصلِ دوا آمد یقیں
ہضم دارو علت نو دیگر ست　　احتما ہا مرد دوا بار اسر ست

یعنے پرہیز علاج کی جڑ ہے۔ پرہیز سے جان قوت پاتی ہے۔ پرہیز معالجات سے عالی رتبہ ہے۔ دوا اگر مرض کا علاج ہے تو اس کا استعمال بھی مرض سے کم نہیں حضرت نظامی گنجوی رحمتہ اللہ علیہ بھی خوب فرما گئے ہیں ؎

در راحت و رنج سود مند ست　　پرہیز نہ دنع یک گزند ست
در رنج بدو نجات یابند　　در راحت ازو ثبات یابند

یعنے پرہیز صحت اور مرض دونوں حالتوں میں لازم ہے صحت میں تندرستی قائم رہتی ہے اور مرض میں تکلیف مرض سے نجات ملتی ہے ؏

ا۔ ہوا انسان کی صحت کے لئے ہوا سب سے زیادہ ضروری چیز ہے لہذا اس کی صفائی اور پاکیزگی کا خیال خاص طور پر ہونا چاہئے۔ ہوا تین اجزا سے مرکب ہے (۱) نیٹروجن جو مقدار میں سب سے زیادہ اور بے اثر و بیکیف جز ہے۔ اور باقی دونوں جزوں کا حامل ہے۔ (۲) آکسیجن یا نسیم جو انسان وحیوان کا مایہ حیات ہے۔ اور جس کو روح ریح یا جو ہر ہوا کہنا چاہئے ہوا کا تقریباً پانچواں حصہ ہوتا ہے (۳) کاربانک ایسڈ گیس یعنے دخانی جز جو بہت تھوڑی مقدار میں ہوتا ہے۔ اور انسان وحیوان کے لئے زہر ہے۔ اس کے علاوہ دھواں، گرد و غبار، معدنیات کے باریک ذرات، مردار جانوروں کی سڑاند اور سڑے بُسے نباتی اجزاء کا تعفن وغیرہ بھی ہوا میں مل کر اس کو خراب کرتے رہتے ہیں۔

جب انسان وحیوان سانس لیتے ہیں۔ اور باہر کی ہوا ان کے

پھیپھڑوں کے اندر جاتی ہے۔ تو اس ہوا کا جز آکسیجن جو جاندار کے لئے
موجب صحت ہے خون میں جذب ہو جاتا ہے۔ اور خون میں سے زہریلا جز
کاربانک ایسڈ گیس نکل کر سانس کی ہوا میں مل جاتا ہے اور سانس کی
ہر آمدورفت میں یہ دونوں جزوں کی ادل بدل کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔
اس سے ظاہر ہے کہ جاندار کا جو سانس باہر آتا ہے وہ زہریلا ہوتا ہے
اور اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ جن صورتوں میں تنفس کی استعمال
شدہ ہوا بار بار سانس لینے کے کام میں آئے۔ وہ صحت کے لئے مضر ہیں۔
مثلاً منہ ڈھک کر سونا۔ یا بند مکان میں سونا جس میں باہر کی ہوا کے داخل
ہونے کے لئے کوئی دریچہ یا روزن نہ ہو۔ یا ایک مکان میں بہت سے
اشخاص کا جمع ہونا یا سونا یا مال مویشی کے مکان میں ٹھہرنا وغیرہ۔

حفظ صحت کے لئے ہوا کے متعلق ان احتیاطوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔
(۱) گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہ ہونے پائے۔ سبزی ترکاری کے چھلکے کترن کا
پڑے رہنا گھر کی ہوا کو خراب کر دیتا ہے۔ (۲) قصاب۔ موچی۔ رنگریز۔ چمڑے
رنگنے والے گتے بنانے والے کے پڑوس میں رہنا مضر صحت ہے۔ کیونکہ ان
پیشوں کے کاروبار سے ہوا متعفن ہوتی رہتی ہے (۳) مکان کے اندر یا باہر
اس کی حدود میں پانی جمع نہ ہو۔ زمین کی متواتر نمی بھی ہوا کو خراب کر دیتی
ہے (۴) مکان میں رہنے سونے کے کمرے تاریک اور بند نہ ہونے چاہئیں
روشنی اور ہوا کی آمدورفت کے لئے اس میں روشندان ہونے ضروری ہیں
(۵) گنجائش سے زیادہ آدمیوں کو ایک کمرے میں رہنا اور سونا نہیں چاہئے
(۶) چولھے اور انگیٹھی کا دھواں باہر نکل جانے کا انتظام ہونا ضروری ہے
ایک چراغ کا دھواں بھی کمرے بھر کی ہوا کو مضر صحت بنا دیتا ہے۔ (۷)
بول و براز اور مویشی کا پیشاب گوبر دیر تک نہ پڑا رہے (۸) جو مکان یا کمرہ
کچھ عرصہ تک بند رہا ہو۔ اس کو کھولتے ہی فوراً داخل نہ ہونا چاہئے کچھ دیر تک پہلے کھلا رہنے دیں تاکہ غلیظ
ہوا کی بجائے لطیف ہوا داخل ہو جائے (۹) رات کے وقت باغ میں جانا یا درخت کے نیچے سونا بھی مضر
ہے۔ کیونکہ اس وقت نباتات ہوا میں سے آکسیجن کو جذب کرتے ہیں۔ اور

کاربانک ایسڈ گیس خارج کرتے ہیں۔ بخلاف اس کے دن کے وقت آکسیجن خارج اور کاربانک ایسڈ گیس جذب کرتے ہیں۔ اس لئے دن میں باغ کی سیر مفید ہے۔

گھر کی غلیظ و کثیف ہوا کی صفائی کے لئے اس قسم کی تدابیر سے کام لینا چاہیئے۔ (۱) گھر میں دھوپ یا کم از کم روشنی اور تازہ ہوا کے داخل ہونے کا سامان کیا جائے (۲) مقدور ہو تو گھر کے تمام کمروں میں سفیدی کرائی جائے۔ چونہ قلعی ہوا کو صاف کرنے اور جراثیم کو ہلاک کرنے کیلئے بڑی اچھی چیز ہے (۳) کوئلہ نہایت عمدہ دافع عفونت ہے۔ یہ ہوا کے تعفن کو اپنے مسامات میں جذب کرکے اس کو صاف کر دیتا ہے۔ کوئلوں کی ایک ٹوکری بھر کر عفونت دار مکان میں لٹکا دی جائے۔ پھر ایک دو ماہ بعد اس کو بدل دیا جائے یا انہی کوئلوں کو بجھا کر دوبارہ استعمال کیا جائے (۴) خشک مٹی بھی ہوا کی کثافت کو جذب کر لیتی ہے۔ اس لئے اگر پاخانوں میں ہر بار خشک مٹی ڈال دی جایا کرے تو بدبو پیدا نہ ہو۔ (۵) فینائل تقریباً ڈیڑھ تولہ ایک سیر پانی میں ملالیں۔ اور اس پانی کو گھر کے تمام حصوں میں فرش پر غسل خانہ، نالی، اور بدررو میں چھڑک دیا جائے (۶) کسی قدر گندھک آگ پر رکھ کر مکان کو بند کر دیا جائے۔ تاکہ اس کا دھواں ہر جگہ پہنچکر تعفن کو زائل کر دے۔

آفتاب کی سالانہ گردش سے مختلف موسم پیدا ہوتے ہیں۔ اور موسم کی تبدیلی سے ہوا پر خاص اثر پڑتا ہے۔ اسلئے حفظ صحت کے لئے موسموں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

پھاگن، چیت دو مہینے فصل ربیع کے ہیں۔ جس کو موسم بہار بھی کہتے ہیں اس کا مزاج گرم تر ہوتا ہے۔ ہوا خوشگوار ہوتی ہے۔ درختوں میں شگوفہ نکلتا ہے۔ جسم انسان میں خون جوش کرتا ہے۔ اس لئے پھوڑے پھنسیاں۔ بخار، چیچک خسرہ ظاہر ہوتا ہے اس فصل میں قدرے گرم لباس پہننا اور مسہل وغیرہ سے جسم کا تنقیہ کرانا مفید ہے۔ مصفیٔ خون دواؤں کا استعمال اور گرم غذاؤں سے پرہیز مناسب ہے

بساکھ، جیٹھ اور اساڑھ تین مہینے فصل صیف یعنے موسم گرما کے ہیں۔ اس

موسم کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے ۔ شدت کی گرمی پڑتی ہے ۔ اور لو چلتی ہے ۔ گرمی کے سبب سے دل کی حرکات اور تنفس سُست پڑ جاتے ہیں ۔ پسینہ کثرت سے آتا ہے ۔ اور عضلات جسم ڈھیلے ہو جاتے ہیں ۔ صفراوی بخار، قے، دست، تپ محرقہ، اور سرسام وغیرہ امراض زیادہ ہوتے ہیں ۔ اس موسم میں آفتاب کی تپش اور لو سے اپنے جسم کو بچانا چاہئے باہر گرمی سے آتے ہی فوراً پانی پینا مضر ہے کھانا خواہش سے کم کھانا مناسب ہے ۔ گرم غذا خصوصاً گوشت سے پرہیز بہتر ہے سبز ترکاریاں مثلاً کدو، توری، ٹینڈو، پالک خرفہ مفید ہیں شربت صندل شربت نیلوفر سکنجبین وغیرہ سرد مشروبات اور تبرید کا استعمال مفید ہے جس کا نسخہ مشہور ہے ۔

ساون، بھادوں، اسوج فصل خریف یا موسم برسات کے ایام ہیں ۔ اس موسم کا مزاج سرد تر ہے ۔ اور سب موسموں سے خراب ہے ۔ کیونکہ گرمی اور رطوبت کے باعث نباتات کے گلنے سڑنے سے ہوا مضر ہو جاتی ہے ۔ اور دھوپ کی گرمی اور بارش کی سردی کے مختلف اثرات سے ہوا کی کیفیت کا بدلتے رہنا عام صحت کو نقصان پہنچاتا ہے ۔ ہوا اور پانی میں کثافت آ جاتی ہے ۔ ملیریا بخار، پیچش اسہال، بدہضمی اور ہیضے کا زور ہوتا ہے ۔ کچے دیر ہضم اور گلے ہوئے میووں سے پرہیز لازم ہے ۔ ثقیل ترکاریاں بھی قابل ترک ہیں ۔ پانی بھی زیادہ نہ پینا چاہئے ۔ کھانے کے ساتھ سرکہ اچار چٹنی کا استعمال مفید ہے ۔

کاتک، مگھر، پوس، ماگھ، چار مہینے فصل شتا یا موسم سرما کے ہیں ۔ اس موسم کا مزاج سرد خشک ہے ۔ ان ایام میں سردی کے سبب سے گرم لباس اور زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے ۔ نزلہ زکام درد پہلو، نیومونیا اور وجع مفاصل وغیرہ امراض کا خوف رہتا ہے ۔ سارے جسم کو عموماً اور چھاتی پیٹ اور گلے کو خصوصاً سردی سے بچانا چاہئے ۔ غسل کے لئے پانی زیادہ سرد نہ ہونا چاہئے ۔ پاؤں کو ہمیشہ گرم رکھنا مناسب ہے ۔

۲۔ **پانی** انسان و حیوان کی ضروریات صحت میں سے ہوا کے بعد دوسرے درجے پر پانی ہے ۔ غذا کے بغیر تو انسان دس بارہ روز سے بھی زیادہ زندہ رہ سکتا ہے ۔ مگر پانی نہ پینے سے تھوڑے عرصہ میں مر جاتا ہے اور صحت بدن کے لئے ہوا کی طرح پانی کا پاک و صاف ہونا بھی ضروری ہے ۔

صاف پانی کی شناخت یہ ہے کہ بے رنگ، شفاف، بے بو، بے ذائقہ ہو
جس کی دو فٹ گہرائی میں بہت باریک حروف اچھی طرح پڑھے جا سکیں۔
کوئی چیز اس کی سطح پر یا اس کے درمیان تیرتی ہوئی معلوم نہ ہو۔ اگر کسی
صاف برتن میں ڈال کر اس کو جوش دیں۔ تو سارا پانی اڑ جائے اور برتن
کی سطح رنگدار نہ ہو۔

پانی میں دو قسم کی کثافتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو پانی میں حل ہو جائیں۔
دوسری وہ جو پانی پر تیرتی ہوئی دکھائی دیں۔ مؤخر الذکر یا حیوانی ہوتی
ہیں۔ یا نباتی قسم کی۔

معدنی کثافتیں مٹی وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہیں۔ جو جھیلوں دریاؤں
اور تالابوں کے پانی میں پائی جاتی ہیں۔ اور اسہال و پیچش پیدا کیا کرتی ہیں۔
حیوانی و نباتی کثافتیں معدنی کثافتوں کی نسبت زیادہ مضر ہوتی ہیں
جن سے ہیضہ وبائی بخار کرم شکم اور عرق مدنی وغیرہ امراض کا اندیشہ
ہوتا ہے۔ بعض جگہ پانی میں ایمونیا سلفوریٹڈ ہائیڈروجن گیس ملی ہوتی
ہے جس سے پانی نہایت بودار ہوتا ہے۔

سب سے اچھا پانی کھلے میدانوں کی بارش کا ہے۔ جو زیادہ پاک
صاف اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں زمین کی کسی قسم کی کثافت
مخلوط نہ ہونے پائے۔ پہاڑی علاقوں میں چشمے کا پانی استعمال ہوتا ہے۔
دوسرے درجے پر یہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں کوئی معدنی آمیزش
نہ ہو۔ اس کے بعد کوئیں کے پانی کا درجہ ہے۔ لیکن کوئیں کے پانی
کی خوبی اس کے عمق اور کوئیں کی زمین پر منحصر ہے۔ لہذا دلدل یا
کھنڈرات یا نشیب زمین یا قبرستان کے قریب کے کوئیں کا پانی مشتبہ
ہوتا ہے۔ اور تیس فٹ سے کم گہرائی کے کوئیں کا پانی بھی قابل اطمینان
نہیں ہوتا۔ دریا کا پانی حوض تالاب جوہڑ کے پانی سے تو اچھا ہوتا ہے۔
مگر زمین کی بالائی اور اندرونی کثافتیں دریا کے پانی کے ساتھ مل کر اس کو
کثیف کر دیتی ہیں۔ علاوہ ازیں کنارہ دریا کی بستیوں کے لوگ اس میں

نہاتے دہوتے ہیں۔ کنارے پر بول و براز کرتے ہیں۔ یا کوڑا کرکٹ اور مردے دریا میں بہا دیتے ہیں۔ نہر کا پانی بھی جب آبادی کے قریب سے گذرتا ہے۔ تو دریا کے پانی کی طرح مذکورہ وجوہ سے کثیف ہو جاتا ہے۔ تالاب کا پانی دریا کی نسبت زیادہ کثیف ہوتا ہے کیونکہ وہ کھڑا رہتا ہے۔

کوئیں کا پانی پاک و صاف رکھنے کے لئے یہ احتیاطیں ضروری ہیں (۱) کوئیں کی منڈیر سطح زمین سے کافی بلند ہو۔ (۲) منڈیر پر کھڑے ہو کر نہانا دہونا نہیں چاہئے۔ (۳) کوئیں کے پاس پانی جمع نہ رہے۔ اس لئے پانچ چھ فٹ اردگرد ڈھلوان ہونی چاہئے (۴) کوئیں کے پاس کھاد یا کسی قسم کی غلاظت نہ رہے (۵) کوئیں کا دہانہ ڈھکا رہے۔ صرف ایک کھڑکی ہوا کی آمد و رفت اور پانی نکالنے کے لئے رکھی جائے (۶) پانی نکالنے کا ڈول اور رسی صاف رہنی چاہئے (۷) یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ درختوں کے پتے کوئیں میں نہ گرنے پائیں۔ (۸) سال بھر میں دو بار کوئیں کی تہ کی مٹی نکلوا کر اس کو صاف کیا جائے (۹) وبائے ہیضہ کے ایام میں کوئیں کے پانی کی اصلاح ضروری ہے۔ کیونکہ وبا زیادہ تر کوؤں کا پانی خراب ہو جانے سے پھیلتی ہے۔ ایسی حالت میں کوئیں میں ایک من چونہ قلعی ڈلوا دینا چاہئے۔ یا ڈیڑھ دو چھٹانک پوٹاسی پرمینگناس پانی میں خوب حل کر کے کوئیں میں ڈالدیں۔ جس سے سارا پانی ہلکا رنگین ہو جاتا ہے۔ اس سے زہریلی کثافت زائل ہو جاتی ہے اور چوبیس گھنٹے کے بعد پانی کا رنگ درست اور وہ قابل استعمال ہو جاتا ہے۔

پانی کو صاف کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ (۱) گلاب وغیرہ عرق کی طرح کشید کرنا (۲) آگ پر جوش دینا۔ جس سے پانی کی نباتی و حیوانی کثافتیں زائل یا تہ نشین ہو جاتی ہیں۔ وبائی امراض کے دنوں میں پانی کو اس طرح صاف کر کے استعمال کرنا ضروری ہے۔ اور ترکیب بھی سہل ہے۔ جوش دینے کے بعد سرد کر کے استعمال میں لا سکتے ہیں (۳) پھٹکڑی وغیرہ کے ذریعے سے صاف کرنا۔ یعنی دس سیر پانی میں

ایک دو ماشہ پھٹکری یا سفیدی چونہ ملاکر بارہ گھنٹے تک پانی کو پڑا رہنے دیں پھر جوش دے کر ٹھنڈا کر کے پئیں (۴) سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ پانی کو فلٹر کیا جائے جس کا بنا بنایا سامان بازار میں بکتا ہے اگر وہ میسر نہ ہو تو پھر اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ تین منزلی گھڑونچی بنائیں۔ اور تین کورے مٹکے لے کر ان میں سے دو میں برمے سے سوراخ کرائیں جن میں صاف کپڑے یا سوت کی بتیاں دیں ایک مٹکا نصف کوئلوں کے موٹے سفوف سے بھر کر گھڑونچی کے اوپر رکھ دیں۔ دوسرے مٹکے میں چار انگشت سنگریزوں یا ٹھیکریوں کی تہ دیکر اور اس پر چار انگشت بریاں ریت کی تہ جما دیں اور اسے گھڑونچی کے درمیان رکھ دیں تیسرے مٹکے کو گرم پانی سے دھو کر اور صاف کر کے گھڑونچی کے نیچے رکھ دیں اب سب سے اوپر والے مٹکے کو پانی سے بھر دیں اس میں سے پانی آہستہ آہستہ دوسرے مٹکے میں ٹپکے گا اور دوسرے میں سے تیسرے میں۔ یاد رہے کہ فلٹر کی چیزوں کو ہر ہفتہ بدلنا چاہیئے ورنہ پانی صاف نہیں ہوگا۔

۳۔ غذا قیام صحت اور بقائے حیات کے لئے ہوا اور پانی کے بعد غذا کی ضرورت ہے۔ جس پر جسم کی پرورش کا مدار ہے۔ جو جسمانی ساخت کا خاص سامان ہے اور جس سے بدن گرم اور توانا رہتا ہے۔ مختلف حرکات و افعال کے سبب سے جسم کا جو حصہ فنا و تحلیل ہوتا رہتا ہے۔ اس کی کمی غذا ہی سے پوری ہوتی ہے۔ جس کو بدل ما یتحلل کہتے ہیں۔

عموماً عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ غذا اور بڑوں کی نسبت بچوں کو بار بار غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور سرد ممالک کے باشندے سردی میں حرارت جسم قائم رکھنے کے لئے گرم ممالک کے باشندوں سے زیادہ غذا کے محتاج ہوتے ہیں۔

انسان کا جسم اگر قریباً ۷۷ سیر کا فرض کیا جائے۔ تو اس میں ۴۴ سیر یعنے نصف سے زیادہ پانی ہوتا ہے۔ اور ۳۳ سیر دیگر اجزا۔ جن میں سے فضلات جسم یعنے بول براز پسینہ وغیرہ جو شبانہ روز میں خارج ہوتے ہیں۔

بقدر چار سیر ہوتے ہیں۔ اور ان فضلات میں تقریباً پونے تین سیر پانی اور سوا سیر دیگر منجمد اجزا خارج ہوتے ہیں۔ پس اگر خارج شدہ فضلات کے برابر غذا جسم میں صرف ہو تو جسم کمزور نہیں ہوتا۔ اگر غذا ضرورت سے کم کھائی جائے۔ تو جسم لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ اور مرض سل بوت تخش استسقا اور امراض ظاہر بدن کے عارض ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور اگر ضرورت سے زیادہ غذا کھائی جائے تو بدہضمی نفخ دردِ شکم۔ اسہال۔ بواسیر اور نقرس کا خوف ہے۔

قدرت نے عام غذاؤں میں کم و بیش پانچ قسم کے اجزا رکھے ہیں اور جسم انسانی کی نشوونما اور بقائے صحت کے لئے پانچوں قسم کے اجزا کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ ہیں (۱) نشاستہ و شکر جن سے حرارت جسم قائم رہتی ہے۔ اور طاقت آتی ہے (۲) اجزائے ملحمہ جن سے جسم کی مختلف بافتیں بنتی ہیں (۳) روغنی اجزا جن سے حرارتِ جسم پیدا ہوتی ہے اور اجزائے جسم کی پرورش ہوتی ہے۔ اور طاقت قائم رہتی ہے۔ (۴) نمکی اجزا جن سے خون اور استخوان کی ساخت میں مدد ملتی ہے۔ (۵) پانی اجزائے غذا کے نفوذ و سرایت کی خدمت بجالاتا ہے۔

ہر قسم کے اناج گیہوں، جو، جوار، باجرا، چینا، مکئی، چاول، ماش، مونگ، چنے، مسور، مٹر، سیم، ساگو دانہ، اراروٹ میں زیادہ تر نشاستہ و شکر کے اجزا ہوتے ہیں۔ کسی قدر اجزائے ملحمہ اور قلیل مقدار میں پانی اور اس سے بھی کم نمکی اجزا اور برائے نام روغنی اجزا ہوتے ہیں ۔

ہر قسم کے گوشت۔ مچھلی اور بیضۂ مرغ کا جزو اعظم اجزائے ملحمہ ہیں۔ مگر ساتھ پانی کی ایک مقدار کثیر بھی پائی جاتی ہے۔ کسی قدر روغنی اجزا اور ان سے کم نمکی اجزا بھی ہوتے ہیں اور نشاستہ اور شکر بالکل نہیں ۔

ہر قسم کی سبزیوں اور ترکاریوں اور چقندر۔ کرم کلہ۔ گوبھی۔ مٹر سبز۔ آلو۔ شلغم۔ گاجر میں پانی کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ دوسرے درجے پر نشاستہ و شکر اور نہایت قلیل مقدار میں روغنی نمکی اور ملحمہ اجزا بھی ہوتے ہیں ۔

دودھ میں زیادہ تر پانی پھر روغنی اجزا۔ نشاستہ و شکر اور اجزائے ملحمہ تقریباً مساوی اور کسی قدر نمکی اجزا ہوتے ہیں۔ مکھن اور پنیر میں نشاستہ اور شکر کے اجزا نہیں ہوتے ۔

غذا کے متعلق مندرجہ ذیل احتیاطات پر عمل ضروری ہے (۱) ہمیشہ ایک ہی قسم کی غذا کھاتے رہنا نہیں چاہیے۔ بلکہ مختلف غذائیں بدل بدل کر کھائیں۔ تاکہ ہر قسم کے اجزا غذائیہ سے جسم کے تحلیل شدہ اجزا کا بدل ما یتحلل ہوتا رہے۔ (۲) غذا خوشنما لذیذ خوب پکی ہوئی

ہونی چاہیئے۔ (۳) کھانے کے برتن صاف ستھرے اور کھانا کھانے کی جگہ موزوں اور صاف ہو۔ (۴) ہر لقمہ خوب چبا چبا کر نگلنا چاہیئے۔ ورنہ بدہضمی کا احتمال ہے۔ (۵) کھانا کھاتے ہی فوراً غسل کرنا مضر ہے۔ (۶) کھانا زیادہ گرم نہ ہو۔ نہ بالکل سرد ہو۔ (۷) کھانے میں زیادہ تکلفات۔ قسم قسم کی غذاؤں کا استعمال اور زیادہ مصالحدار چیزیں اور اچار چٹنی کا بکثرت استعمال صحت کے لئے مضر ہے (۸) کھانا کھا کر فوراً ہی جسمانی اور دماغی محنت میں مشغول نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ کم از کم آدھ گھنٹہ تک آرام کرنا چاہیئے +

غذاؤں کے متعلق یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کونسی غذا گرم ہے۔ کونسی سرد ہے کیا فائدہ دیتی ہے۔ یا کس قسم کا ضرر پہنچاتی ہے۔ اسکے ضرر کو رفع کرنیکی کیا تدبیر ہے۔ اس قسم کی تمام باتوں کے معلوم کرنیکے لیئے ہماری دوسری کتاب بنام مفردات عربی دیکھنی چاہیئے جس میں تمام اناجوں میووں، پھلوں، سبزیوں، ترکاریوں، گوشتوں کے متعلق مفید معلومات درج ہیں +

(۴) احتباس و استفراغ ایک گھر کی حالت پر غور کرو۔ تو معلوم ہوگا کہ وہ دراصل گھر والوں کے آرام و آسائش کے علاوہ انکے نقد وجنس اور دیگر سامان ضرورت کی حفاظت کے لیئے بنا ہے۔ اور ہر ایک گھر میں دو باتیں ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ گھر والوں کی ضروریات کیلئے پانی، اناج، ترکاری، کپڑا وغیرہ جو چیزیں گھر میں آئیں۔ ان کا کارآمد حصہ گھر کے استعمال میں آجائے یا استعمال ہونے کے لیئے محفوظ رہے۔ اور اسکے تلف اور ضائع ہونیکا خطرہ نہ ہو۔ دوسری یہ بات ہے۔ کہ ان ضرورت کی اشیاء کا زائد و فضول حصہ روز کا روز گھر سے علیحدہ ہوتا رہے۔ ورنہ اگر گھر کی اشیاء ضروریہ محفوظ نہ رہیں۔ تو گھر کا آباد رہنا ناممکن ہے۔ یا اگر کپڑوں کی دھجیاں سبزی ترکاری کے چھلکے میووں کے بیج اور گٹھلیاں گھر میں جمع ہوتی رہیں۔ اور گھر میں کوڑے کرکٹ کا انبار لگ جائے۔ اور نہانے دھونے کا مستعمل پانی نالی کے ذریعے سے باہر نہ جائے۔ بلکہ گھر میں پڑا سڑتا رہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ ان چیزوں کی بدبو اور سڑاند گھر والوں کے لیئے ایک آفت برپا کردے +

یہی حال بدن انسانی کا ہے۔ یہ بھی ایک معنی میں گھر ہے۔ جو غذا اسکے اندر جاتی ہے اس کا کارآمد حصہ خون بنکر بدن میں محفوظ رہنا لازم ہے۔ جس کو احتباس کہتے ہیں اور غیر کارآمد حصے کا پیشاب پاخانے، پسینے اور دوسری رطوبتوں کی صورت میں

فضلہ بن کر بدن سے خارج ہوتے رہنا ضروری ہے۔ جس کا نام استفراغ ہے۔ جسم کے اِن دونوں فعلوں کے بغیر انسان کا زندہ رہنا محال ہے +

غذا جب معدہ میں جاتی ہے۔ تو ہضم کے بعد اس کا مفید حصہ جگر میں پہنچکر خون بنجاتا ہے۔ اور غذا کا تلچھٹ یعنی وہ حصہ جو خون بننے کے قابل نہیں۔ بطور فضلہ آنتوں کے ذریعہ سے باہر نکل جاتا ہے۔ جس کو اجابت کہتے ہیں۔ دنمیں دو مرتبہ اجابت ہونا صحت بدن اور نشاطِ طبع کے لئے بہت مفید ہے۔ اور آٹھ پہر میں ایک مرتبہ اجابت بھی کسی حد تک تسلی بخش ہے۔ مگر اس سے زیادہ دیر میں اجابت ہونا قبض کی صورت ہے۔ جس سے دردِ شکم۔ قولنج۔ نفخ۔ دردِ سر۔ بخار اور بہت سے امراض پیدا ہونیکا احتمال ہے اور احساس حاجت کے وقت فوراً رفع حاجت کے لئے نہ جانا قبض پیدا کر کے کئی قسم کی بیماریوں کا موجب بنتا ہے۔ یا کم از کم بعض اضطراری حرکات کے وقوع سے انسان کو نامہذب و قابل حقارت ضرور بناتا ہے +

خون میں بھی بعض زائد اور کسی قدر زہریلے مادے اخراج کے قابل ہوتے ہیں جن کے خارج نہ ہونیسے استسقاء بیہوشی تشنج وغیرہ کئی قسم کی سخت مہلک بیماریاں اور پھوڑا پھنسی وغیرہ اکثر جلدی امراض پیدا ہونیکا خوف ہے۔ خون کا زائد اور زہریلا مواد خارج کرنیکی خدمت تین اعضا کے سپرد ہے۔ پھیپھڑے سانس کے ذریعہ سے خون کا دخانی مادہ یعنی کاربانک ایسڈ گیس زائل کرتے ہیں۔ گردے بول کی صورت میں خون کے ترش زہریلے اجزا کو خارج کرتے ہیں۔ اور جلد پسینے کے ذریعے سے بعض دیگر زہریلی کثافتیں دور کرتی ہے +

جلد بدن میں لاکھوں کی تعداد میں نہایت باریک سوراخ موجود ہیں۔ جو گویا خانۂ بدن کی نالیاں اور بدررو ہیں۔ جن سے پسینے کا گندا پانی باہر نکلتا رہتا ہے۔ ان کو مسام کہتے ہیں۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ جلد کے ہر ایک مربع انچ میں تین ہزار کے قریب مسام ہوتے ہیں۔ اور سارے بدن کے مسامات سے دن رات میں سوا سیر سے ڈھائی سیر تک پسینہ خارج ہوتا ہے۔ جس میں پانی کے ساتھ ایک قسم کی چکنائی اور چھ ماشہ کے قریب تک زہریلا مادہ شامل ہوتا ہے۔ پس اگر جلد کو ہر روز صاف نہ کیا جائے۔ تو میل وغیرہ سے اسکے مسامات بند ہو کر پسینے کا رکجانا اور خون کے کثیف ہو جانیسے مختلف امراض کا اندیشہ

رہتا ہے +

جلد کو پاک و صاف کرنیکے لیئے روزانہ غسل کرنا چاہیئے۔ اور ہفتے میں دوسرے تیسرے روز غسل میں صابون بھی استعمال کرنا چاہیئے۔ نہانے کے بعد جسم کو صاف و پاکیزہ رومال سے ملکر خشک کر لیا جائے۔ غسل کا بہترین وقت صبح کا ہے۔ ورنہ شام کے بعد رات کا کھانا کھانے سے پہلے نہائیں۔ کھانا کھانیکے بعد نہانا مضر ہے۔ کم از کم دو گھنٹے توقف کرنا چاہیئے۔ دماغی وجسمانی محنت وریاضت کے بعد بھی غسل ممنوع ہے۔

تندرست وجوان آدمی کو ہر موسم میں سرد پانی سے غسل کرنا مفید ہے۔ خصوصاً گرمی کے موسم میں اس سے عارضی گرمی دور ہوتی ہے۔ دل کو فرحت اور دماغ واعصاب کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ زکام کھانسی وغیرہ سردی کے امراض سے امن رہتا ہے۔ مگر کمزور و ضعیف العمر اشخاص اور نازک بچوں اور حاملہ عورتوں کو اسہال وپیچش و درد مفاصل کے مریضوں کو ٹھنڈے پانی سے نہانا مضر ہے۔ کمزور اشخاص کو اور ان لوگوں کو جن کو سرد پانی سے غسل موافق نہو۔ ایسے پانی سے غسل کرنا موزوں ہے۔ جس میں گرمی سردی کی کیفیت برابر ہو۔ اگر ایسے پانی سے نہانا شروع کر کے پھر رفتہ رفتہ اس میں ٹھنڈا پانی ملا ملا کر غسل کریں۔ تو تمام وہی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو ٹھنڈے پانی کے ساتھ نہانے سے حاصل ہوتے ہیں +

کمزور اور بوڑھے لوگوں کو شیر گرم پانی سے غسل کرنا خصوصیت کے ساتھ مفید پڑتا ہے گرمی اور نمی کے اثر سے جلد کے عروق شعریہ ملائم ہو کر ان پر مسکن اثر پڑتا ہے۔ اور عصبی مرکزوں پر مسکن اثر پڑنے سے نیند آ جاتی ہے۔ اسلیئے سفر کی زحمت اور تکان دور کرنیکے لیئے شیر گرم پانی کا غسل زیادہ مفید ہوتا ہے +

گرم پانی کے ساتھ غسل کرنیسے دوران خون اور نظام عصبی کو تحریک ہو کر حرکاتِ تنفس اور نبض تیز ہو جاتی ہے۔ دل پر گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ غسل کے بعد پسینہ آتا ہے۔ اور پھر طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ دموی مزاج اور کمزور دل والوں کو اور ان لوگوں کو جو بواسیر نکسیر نفث الدم وغیرہ کسی خونی مرض میں مبتلا ہوں گرم پانی سے غسل نہ کرنا چاہیئے +

سرد پانی سے غسل کرنیکے لیئے ۵ سات سے دس منٹ اور شیر گرم پانی کے

غسل کے لئے دس سے پندرہ منٹ کافی ہیں۔ مگر گرم پانی کے غسل میں پانچ سات منٹ سے زیادہ نہ لگانے چاہئیں +

حرکت و سکون ایک لوہے کی کل اگر مدت تک بے کار اور بند پڑی رہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس کے پرزے زنگ لگ کے خراب و ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ یا اگر اس سے معمول سے زیادہ کام لیا جائے۔ تو اسکے پرزے جلدی گھس کر نکمے اور ضائع ہو جاتے ہیں۔ بالکل یہی حال انسانی جسم کی مشین کا ہے۔ جس طرح جسم کا ہمیشہ بے حس و حرکت پڑے رہنا مختلف بیماریوں کا باعث ہے۔ اسی طرح اس کا حد سے زیادہ کام کرنا۔ اور آرام نہ لینا بھی کئی آفتوں کا موجب ہے۔ لہذا جسم کے لئے حرکت اور سکون دونوں بقدر مناسب ضروری ہیں۔ حرکت سے مراد یہ ہے۔ کہ چلنے پھرنے یا کسی اور محنت و مشقت میں اعضائے بدن سے کام لیتے رہیں۔ اور سکون سے اعضاء کو آرام دینا مراد ہے۔ قدرت نے صحت کے قیام کے لئے دونوں حالتوں کو لازم ٹھیرایا ہے۔ چنانچہ ؎

خدا نے بنایا ہے دن کام کو ٭ ٹھیرائی رات اس نے آرام کو

جسم کی معتدل حرکت اسکو گرم کرنے کا فائدہ دیتی ہے۔ زیادہ حرکت سے حرارت غریزی تحلیل ہو کر بدن ٹھنڈا ہوتا ہے۔ ریاضتِ عام یعنے جسم کی وہ حرکت جس میں تمام اعضائے بدن متحرک ہوں۔ کیمیائے بدن کہلاتی ہے۔ یہ مزاج و درست اور صحت کو قائم رکھتی ہے۔ اور فضلات کو تحلیل اور امراض کو زائل اور اعضا کو فربہ اور سڈول کرتی ہے +

جماع بھی ایک قسم کی ریاضت بدنی ہے۔ اگر جماع باعتدال طبی قواعد کے موافق اور طبیعت کے اقتضائے صحیح کے ساتھ ہو۔ تو قوت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ اور بہت سے امراض سے بچاتا ہے۔ لیکن اگر اعتدال سے زیادہ ہو۔ طبی آداب و قواعد کے خلاف ہو۔ اور ہوس پرستی و تخیلات شہوانی کی پیروی سے کیا جائے۔ تو سخت مضر ہے۔ دنیا کے مختلف کاروبار میں جو محنت و مشقت ہر شخص کو کرنی پڑتی ہے اس سے روزی کمانے اور دیگر فوائد حاصل کرنیکے علاوہ بدن کی حرکت کا وہ فرض بھی ادا ہو جاتا ہے۔ جس پر صحت کا دارومدار ہے۔ لیکن حکماء نے ایسی مصنوعی حرکتوں

کے کرنے کی بھی تاکید کی ہے۔ جن کا مقصد صرف تحریک اعضاء اور حفظ صحت ہوتا ہے۔ ایسی حرکتوں کو ورزش کہتے ہیں۔

کچھ نہ کچھ ورزش ہر عمر میں ہر شخص کو کرنی چاہیئے۔ اس سے اعضاء و اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ بدن میں قوت اور پھرتی آتی ہے۔ دوران خون کے تیز ہوجانے سے تمام اعضاء کافی غذا پاکر طاقتور اور گداز ہو جاتے ہیں۔ تنفس کی حرکات کے تیز ہونے سے آکسیجن زیادہ مقدار میں خون میں جذب ہوکر "ممد حیات" ہوتی ہے اور کاربانک ایسڈ گیس کا زیادہ خارج ہونا "تفریح ذات" کا فائدہ بخشتا ہے۔ دیگر فضلات جسم پسینہ بول براز وغیرہ بھی ٹھیک طور پر خارج ہوتے ہیں۔ بھوک خوب لگتی ہے غذا بخوبی ہضم ہوتی ہے۔ نیند اچھی طرح آتی ہے۔ بخلاف ان کے عدم ورزش اور ترک حرکت سے ضعف ہضم، کثافت خون، قلت اشتہا اور قبض گیس، بیخوابی عارض ہو جاتی ہے۔ اور اس سے طرح طرح کے امراض لاحق ہونیکا اندیشہ ہے

ورزش کی بہت سی صورتیں ہیں۔ مثلاً مگدر ہلانا۔ ڈنڑ پیلنا، بیٹھکیں نکالنا۔ کشتی لڑنا گیند بلا کھیلنا، پیرنا، کشتی چلانا، اچھلنا، کودنا، دوڑنا۔ پھاندنا، کبڈی وغیرہ کھیلنا، پیدل چلنا، جھولا جھولنا، مٹھی چاپی کرانا۔ مالش کرانا، گھوڑے کی سواری کرنا وغیرہ

ہر قسم کی ورزش میں اعتدال باقاعدگی اور مداومت ضروری ہے۔ قوت برداشت سے زیادہ ورزش کرنا۔ جس سے بدن نہایت تھک جائے۔ یا کبھی ورزش کرنے لگنا اور کبھی چھوڑ دینا۔ یا وقت کی پابندی نہ رکھنا بجائے فائدے کے نقصان دیتا ہے۔ سخت گرمی میں ورزش کرنا بھی مضر ہے۔ کیونکہ زیادہ پسینہ بہ جانے سے بدن کو ضعف پہنچتا ہے۔ جسمانی ورزش کرنیوالے دماغی ورزش بھی کچھ نہ کچھ جاری رکھیں۔ جس سے مطالعہ کتب اور مشاغل قلم مراد ہے۔ اور دماغی محنت کرنیوالے بھی جسمانی ورزش سے غافل نہ ہوں۔

سونا جاگنا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کہ قیام صحت کے لئے جسم کی حرکت کے ساتھ سکون بھی ضروری ہے۔ سکون کی کامل صورت نیند ہے۔ زندگی کی سلامتی کیلئے نیند ایک ضروری امر ہے۔ انسان کی طرح دیگر حیوانات بلکہ نباتات بھی عموماً رات کے وقت سوتے ہیں +

سونا اور جاگنا دونوں میں اعتدال ضروری ہے۔ مناسب حد سے زیادہ سونا سردی اور رطوبت کی علامت ہے۔ اور اس سے سستی و کاہلی اور کندی حواس کے عوارض کا احتمال ہے۔ اور اعتدال سے زیادہ جاگنا گرمی اور خشکی کی نشانی ہے۔ جس سے کمزوری، ماندگی، دردِ سر، ضعفِ دماغ اور ضعفِ بصارت عارض ہونے کا خوف ہے۔ اور متواتر بے خوابی سے دیوانگی کا کھٹکا ہوتا ہے۔ آٹھ پہر میں شیر خوار بچے کو سولہ گھنٹے تک چار سالہ بچے کو بارہ گھنٹے تک بارہ سال کی عمر والے کو دس گھنٹے۔ سولہ برس کی عمر والے کو نو گھنٹے جوانوں کو سات آٹھ گھنٹے اور بوڑھوں کو چھ گھنٹے سونا کافی ہے۔

بچوں کو جسمی نشو و نما کیلئے نیند کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح عورت مرد کی نسبت مریض تندرست کی نسبت، اور محنتی آدمی بیکار کی نسبت زیادہ نیند کا محتاج ہے۔ دوپہر کا کھانا کھانیکے بعد خصوصاً گرمی کے موسم میں ایک آدھ گھنٹہ آرام کرنیکے لئے لیٹنا صحت کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً ضعیف العمر اشخاص اور عورتوں کو +

سونے کا سب سے اچھا وقت شب ہے۔ اور سب سے اچھی جگہ بالا خانہ ہے۔ جس میں صاف ہوا کا گزر ہو۔ مگر مرطوب ہوا نہ ہو۔ شبنم سے بھی بچنا چاہیئے۔ سونے کی سب سے اچھی وضع یہ ہے۔ کہ دائیں کروٹ پر اسطرح لیٹ جائیں۔ کہ سرہانا قطب شمالی کی جانب اور منہ قبلہ شریف کی طرف ہو۔ یہ وضع دینی و مذہبی اعتبار سے مسنون اور طبی لحاظ سے مفیدِ صحت ہے۔ پھر اثنائے خواب میں دوسری کروٹ حسب ضرورت بدلتی رہیگی +

تیمارداری

عام لوگ خصوصاً دیہات کے لوگ جب اپنے بیمار کے علاج کے لئے کسی معالج کو نذر دے کر بلا لاتے ہیں۔ اور اسکی ہدایت کے موافق بازار سے دوا لاکر بیمار کو کھلا پلا دیتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں۔ کہ بس ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے۔ اب بیمار کو صحتیاب کر دینا اور اسکی صحتیابی تک اسکی نگرانی کرنا حکیم صاحب

کا فرض ہے۔ ان لوگوں کو بخوبی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ بیمار کی صحت یابی کیلئے علاج معالجے کے مقابلے میں تیمارداری زیادہ ضروری ہے۔ جو خاص بیمار کے گھر والوں کا فرض ہے۔ اور یہ بات خوب یاد ہے۔ کہ تیمارداروں کا فرض اسقدر اہم اسقدر نازک اور اسقدر پر مشقت ہے۔ کہ بیماری کی مصیبت بھی اسکے آگے ہیچ ہے۔ یعنی بیمار سے زیادہ تیماردار تکلیف میں ہوتا ہے۔ ؎

بود بیمارے گر جان سپاری زبیماری بتر بیمار داری

یہ بات بھی پایۂ تحقیق کو پہنچ چکی ہے۔ کہ اگر مرنے والے سو مریضوں میں سے پانچ مریض حکیم و معالج کی غفلت سے مرتے ہیں۔ تو پچانویں مریض گھر والوں کی بدتدبیری اور لاپرواہی سے ہلاک ہوتے ہیں۔ ؎

مرتے ہیں اکثر یونہی بیمار لوگ ان کا کچھ کرتے نہیں تیمار لوگ

عام حالت یہ ہے۔ کہ گھر والے مریض کو بستر پر لٹا کر اسکی قسمت کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اب خود بیمار کی طبیعت اور اسکے مرض میں جنگ ہوتی ہے۔ اور اکثر مریض جو تندرست ہو جاتے ہیں۔ تو وہ خود انہی کی طبیعت کے فاتحانہ عمل کا نتیجہ ہوتا ہے دوا و غذا اور دیگر تدابیر کا مفت میں نام ہوتا ہے۔

ہر جاندار چیز حتےٰ کہ نباتات میں ایک طبعی روح موجود ہے۔ جو ہمیشہ اندر ہی اندر اسکی بہتری کے سامان کرتی رہتی ہے۔ اس کو مدبر بدن کہتے ہیں۔ وہ ہر وقت اندرونی و بیرونی اعضاء سے کام لینے فضلات کو خارج کرنے۔ صحت جسم کے منافی امور کا مقابلہ کرنے وظائف جسم کی روکاوٹوں کو دور کرنے اور جسم میں تحلیل یا ضرب یا قطع سے واقع ہونیوالی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ پس گویا طبیعت بدن کی محافظ اور مربی ہے۔ اور وہ خداوند تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے قدرتی سامان ہوا پانی غذا وغیرہ سے مدد لیکر اپنا کام کرتی رہتی ہے۔

جب کسی مرض کا غنیم انسانی وجود کے قلعہ پر حملہ کرتا ہے۔ تو طبیعت اسکے مقابلے کے لئے صف آرا ہوتی ہے۔ اس وقت گھر والوں کا فرض ہے۔ کہ ہر ممکن ذریعہ سے بیمار کی طبیعت کو مدد دیں۔ تاکہ وہ اپنے دشمن یعنی مرض پر فتحیاب ہو سکے اگر گھر والوں نے مریض کے لئے تازہ ہوا۔ خوشگوار اور صاف پانی لطیف و پرہیزی

غذا، صاف و شستہ بستر، صحت افزا مکان، مفید اور با قاعدہ بنی ہوئی دوا کا معقول انتظام نہ کیا اور مریض کے سونے جاگنے، پیشاب، پاخانے نشست برخاست کے خاص اہتمام پر توجہ نہ کی۔ تو گویا وہ بیمار کی طبیعت کو شکست دلانے اور اس پر مرض کو مسلط کردینے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اور ابھی سے مریض کیلئے قبر کھود رہے ہیں۔

ستہ ضروریہ کے بیان میں جو ہدایات درج ہو چکی ہیں۔ ان پر عمل کرنا عموماً ہر شخص کی حفظِ صحت کیلئے لازمی ہے۔ مگر بیمار کی صحت یابی کیلئے ان ہدایات کا لحاظ اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ بلکہ گھر والوں کے خاص فرائض تیمارداری میں داخل ہے۔ انکے علاوہ بعض اور باتیں بھی خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔

(۱) مریض کا کمرہ ہوادار اور کسی قدر فراخ ہو جس میں روشنی کافی پڑتی ہو۔ مگر مرطوب ہوا کا گزر نہ ہو۔ موسم اور مرض کے لحاظ سے کمرے کا گرم یا سرد رکھنا بھی ضروری ہے موسم سرما یا نمونیا وغیرہ سرد امراض میں انگیٹھی روشن کرکے کمرہ گرم رکھنا چاہئے۔ مگر دھواں اندر جمع نہ ہو۔

(۲) بستر صاف اجلا اور ہلکا ہونا چاہیئے۔ میل اور بو کا نام نہ ہو۔ (۳) اکثر گھر والوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ بیمار کو بار بار بلاتے اور اس کا حال پوچھتے رہتے ہیں۔ یہ فضول بلکہ مضر کام ہے۔ خصوصاً ایسے امراض میں جن میں مریض کو بیخوابی یا بے چینی کی شکایت ہو۔ حتے الوسع بیمار کو آرام کرنے دیں۔ اسکے پاس شور و غل مطلق نہ ہو۔ اور نہ ایک دو تیمارداروں کے سوا اور زیادہ لوگوں کا ہجوم ہو۔

(۴) جب ایک تجربہ کار ہوشیار معالج کا علاج شروع ہو جائے۔ دو چار روز میں مفید نتیجہ نہ نکلنے کی صورت میں جلدی علاج کو بدلنے کا ارادہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بعض رتوں میں علاج کا فائدہ لازمی طور پر ذرا دیر میں ظاہر ہوتا ہے۔ ورنہ تیماردار کے عدم استقلال اور مختلف معالجات کی تبدیلی سے بیماری کے زیادہ بگڑ جانیکا احتمال ہوتا ہے۔ (۴) بیمار کو سردی اور سرد ہوا سے بچانے کی ضرورت تندرست سے زیادہ ہوتی ہے۔ (۵) بیمار کے کپڑوں کی تبدیلی اور بدن کی صفائی حالت صحت سے بھی زیادہ ضروری ہے (۶) غسل کو ہر مرض میں مضر سمجھنا غلطی ہے۔ اکثر امراض میں غسل جائز بلکہ مفید ہے۔ جو معالج کی اجازت سے کیا جائے۔ ہاں اسوقت سردی اور سرد ہوا سے بیمار کو بچانا نہایت ضروری ہے

(۷) بیمار کی غذا کا اہتمام ضروری ہے۔ بعض اوقات غذا کا اہتمام دوا سے بھی زیادہ نافع ثابت ہوتا ہے۔ لہذا طبیب کی تجویز کے موافق مفید اور پرہیزی غذا کا بندوبست پوری ہوشیاری اور خاص توجہ سے کرنا چاہیئے۔ مرنیوالے مریضوں میں سے کئی مریض مناسب غذا نہ ملنے بلکہ بھوکا رہنے کی وجہ سے مرتے ہیں۔ (۸) ہر مریض کیلیئے اور ہر حالت میں کھچڑی یا دال چپاتی بطور غذا تجویز کرنیکی جو عام عادت ہے۔ یہ ایک غلط اصول ہے۔ اور نقاہت و کمزوری کی حالت میں ایسی پابندی سخت مضر ہوتی ہے۔ غذا کی ضرورت موقع اور حالت کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ ضعف و نقاہت کی حالت میں تھوڑی مقوی اور لطیف غذا شوربا یخنی نیم برشت انڈا دودھ وغیرہ دینی چاہیئے۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ غذا کا ہضم ہونا اس بات پر موقوف ہے۔ کہ پہلے منہ میں لقمہ کیساتھ لعاب شامل ہو۔ پھر معدہ میں جاکر اسکے ساتھ معدی عرق مخلوط ہو۔ اور چونکہ لحمیہ اجزا کی غذائیں زیادہ تر معدی عرق سے اور نشاستہ دار چیزیں لعاب دہن سے ہضم ہوتی ہیں۔ لہذا منہ خشک ہونیکی حالت میں شوربا یخنی دودھ انڈا دال وغیرہ دیں۔ اور منہ میں کافی لعاب پیدا ہونیکی حالت میں چاول کھچڑی ساگودانہ اراروٹ وغیرہ کھلائیں۔ شروع مرض میں چونکہ معدے کا عرق کم پیدا ہوتا ہے۔ اسلیئے شوربا وغیرہ نہ دینا چاہیئے۔ ورنہ جی متلاتا ہے اور قے یا دست آنے لگتے ہیں۔ مرض سے افاقہ ہونے پر جب بھوک زیادہ لگتی ہے۔ اور قوت ہاضمہ ابھی کمزور ہوتی ہے۔ تو غذا بڑی احتیاط کے ساتھ اور تھوڑی مقدار میں کھلانی چاہیئے۔

(۹) بیمار کو پیشاب پاخانے کی حاجت ہو۔ یا اسے دوا و غذا پلانے کھلانے کی ضرورت ہو تو اسکے لیئے اٹھانے بٹھانے میں بڑی احتیاط چاہیئے۔ خصوصاً جب کہ وہ بہت کمزور ہو یا ہلنے جلنے سے اس کو درد کی تکلیف ہو۔ جب بٹھانے کی ضرورت ہو۔ تو پہلے سر کے نیچے پھر کمر کے نیچے تکیوں کے سہارے دے دے کر کسی قدر وقفے سے آہستہ آہستہ بٹھائیں اور جب لٹانا ہو تو اسی طرح آہستگی نرمی اور وقفے سے لٹائیں۔ ایسے مریضوں کو دفعۃً اٹھاکر بیٹھا دینا۔ یا جب بیٹھے ہوں۔ تو فوراً لٹا دینا سخت ضرر کا موجب ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس طرح کی بے احتیاطی سے مریض کے دل کی حرکت بند ہونیسے وہ ہلاک ہوگیا۔ اگر اٹھانے بٹھانے میں بہت تکلیف ہو۔ تو پھر مناسب یہی ہے کہ جس طرح بن پڑے اس کو لیٹے لیٹے رفع حاجت کرائی جائے۔ اور اسی حالت میں

دوا و غذا پلائی کھلائی جائے۔ اور ان ضرورتوں کے لئے خاص وضع اور شکل کے ظروف بنے بنائے فروخت ہوتے ہیں۔

(۱۰) تیمار دار کو لازم ہے کہ معالج کو بیمار کے حالات سے برابر اطلاع دیتا رہے۔ یعنی اسکی نیند کا کیا حال ہے؟ درد اور کسی دوسری تکلیف کی کیا کیفیت ہے؟ پاخانہ اور پیشاب با فراغت آتا ہے۔ یا نہیں۔ اور پیشاب پاخانے کی رنگت اور دوسری کیفیتو میں کچھ فرق ہوا۔ یا نہیں؟ بھوک پیاس کی کیا حالت ہے؟ مقررہ غذا کے سوا کچھ اور کھایا؟ اور کیا کھایا؟ یا کیا کھانیکی خواہش ظاہر کی؟

(۱۱) مریض کو دوا ہمیشہ مقررہ وقت پر اور بلا ناغہ پلانی چاہیئے۔ اگر ایک وقت کسی وجہ سے دوا نہ پلائی جائے۔ تو پھر دوسرے وقت کسر پوری کرنیکے لئے دوگنی دوا پلانا اچھا نہیں خصوصاً انگریزی دوا میں ایسا ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ ان میں بعض دوائیں تیز اثر بلکہ زہریلی ہوتی ہیں۔ جنکی دوگنی مقدار سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

(۱۲) تیمار دار کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ حتے الوسع بیمار کی دلجوئی و حوصلہ افزائی کی کوشش کرے۔ اسکے سامنے اپنی مایوسی اور رقت ظاہر نہ ہونے دے۔ اگر بیمار کی ہمت و حوصلہ قائم رہے۔ تو اس سے طبیعت تقویت پاتی ہے۔ اور مرض کا مقابلہ کرنے میں اسکو مدد ملتی ہے مگر ساتھ ہی اشارۃً بیمار کو ایسے خیالات کی طرف متوجہ رکھنا ہی مناسب ہے کہ وہ اپنی بیماری کو ایک غیبی امتحان اور اپنے عملوں کی سزا سمجھکر توبہ و استغفار کی طرف مائل ہو۔ وہ حکم حق پر صابر و شاکر رہے۔ اور امر شرع کے مطابق بحالت بیماری جس طرح بن پڑے بیٹھ کر یا لیٹے لیٹے یا اشارے سے ہر نماز بلا توقف ادا کرتا رہے۔ ایک تو ان باتوں سے خداوند تعالےٰ خوش ہوتا ہے۔ اور اس کی خوشنودی سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کی طرف جی لگانے سے تکالیف مرض کا احساس بڑی حد تک کم ہو جاتا ہے اور نتائج مرض کا تصور مریض کے دل پر قابو نہیں پاتا۔ جس کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ طبیعت قائم اور مضبوط رہتی ہے۔ اور بیماری اسکو مغلوب نہیں کر سکتی۔ اور اس سے بیمار کے شفایاب ہونیکی توقع ہو جاتی ہے۔ ان ساری باتوں کے ساتھ تیمار دار کو خود بھی اپنے بیمار کی شفایابی کے لئے درگاہ خدا میں دست بدعا رہنا چاہیے ؎

اے فضل تو دردرا دوا مے بخشد ہر بے سر و پا را سر و پا مے بخشد

درد دل بیمار ز حد مے گذرد امید کہ لطف تو شفا مے بخشد

اور ہمارے عقیدے میں دعا کا قبول ہونا ممکن ہے۔ پھر مرض تو مرض رہا موت بھی ٹل سکتی +

آداب طبابت

طبابت کو حکمت بھی کہتے ہیں۔ اور حکمت کو اللہ تعالٰے نے خیر کثیر یعنی بہت سی بھلائی کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ وَمَن یُّؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا ۔ اور جسکو حکمت دی گئی۔ اس کو بہت سی بھلائی دی گئی۔ اس لئے طبیب کا درجہ اہل علم میں ایک خاص امتیاز اور اختصاص رکھتا ہے۔ اور علمائے دین کے بعد طبیب کا درجہ ہے جو ہر ذی علم اور اہل فن مثلاً معلم، مہندس، مورخ، نساب، شاعر، صرفی، نحوی، عروضی، ادیب، خطیب، مناظر، منشی، کاتب، منطقی، فلسفی، منجم، رمال، جفار وغیرہ سے افضل و برتر ہے۔ مگر یہ بات یاد رہے۔ کہ طبیب کا ان سب سے برتر ہونا صرف اسی پر موقوف نہیں۔ کہ وہ طب کی چار پانچ کتابیں پڑھکر چند دوائیں بنانا اور اُن کو مختلف مریضوں پر استعمال کرنا سیکھ لے۔ اور بس۔ بلکہ صحیح معنی میں طبیب ہونیکے لئے طب میں کمال علم و عقل رکھنے کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اعلےٰ درجے کا متدین۔ حق شناس۔ پرہیز گار اور بہترین اخلاق کا نمونہ ہو۔ ساتھ ہی دوراندیش زود فہم اور غور و خوض کا عادی ہو۔

قابل فخر اور ممتاز طبابت کیلئے پانچ باتیں نہایت ضروری ہیں۔ یعنی حلم۔ ہمدردی تواضع۔ توجہ۔ مطالعہ ان پانچوں باتوں کے متعلق ہم تفصیلاً کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

(۱) حلم طبابت کا پیشہ ایک عاقل کا چند دیوانوں کیساتھ واسطہ پڑنیکا ہم معنی ہے۔ دیوانوں سے ہماری مراد بیمار اور تیمار دار ہیں۔ بیمار بیچارہ تو شدت مرض سے چڑچڑا اور مختل الحواس ہوتا ہے۔ اور تیمار دار کاروبار کی برہمی اور انجام مریض کے فکر اور دن بھر کی تگ و دو اور رات بھر کی بیداری سے نیم دیوانہ ہوتا ہے۔ اسلئے ممکن ہے۔ کہ ان مصیبت زدہ لوگوں سے طبیب کے معاملے میں موقع شناسی اور رعایت ادب کے متعلق قصور سرزد ہوں۔ لہذا طبیب کا نہایت حلیم و بردبار ہونا لازم ہے۔ اسکو تیمار دار کے بار بار سوال کرنیسے بگڑنا نہیں چاہئے۔ نہ اسکی کسی غلطی سے ناراض ہو۔ اور نہ کسی دوا

کے متعلق اسکے اظہار رائے کرنے یا کسی خاص طرز علاج کے غیر مفید ہونیکی شکایت کرنے پر برہم ہونا چاہئے۔ طبیب کی جلالتِ علم وعمل متقاضی ہے۔ کہ وہ وسعت اخلاق کا اعلٰے نمونہ ہو۔ ایسے بیمار و تیماردار کی قابلِ رحم حالت کو دیکھنا چاہئے۔ جو عجز و بیچارگی سے سفارش کرتی ہو کہ ان بیچاروں کے قصوروں سے در گذر کی جائے۔ ؎

اگر من ناجوانمردم بکردار — تو برمن چوں جوانمرداں گذر کن

اغماض و چشم پوشی سے کام لینے والا طبیب یقیناً اپنے پیشے میں کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن جو طبیب بیمار و بیماردار سے ایک مہذب ندیم مجلس کے سے حفظ مراتب کی توقع رکھے۔ تو وہ سو بسوے اپنے پیشہ میں ناکام ورنہ کم ازکم اسکے فیض طبابت کا دروازہ غربا پر مسدود ضرور رہے گا۔

(۴) **ہمدردی** فن طبابت بنی نوع کی سب سے بڑی ہمدردی ہے۔ حاتم کی ہمدردی ایک مفلس کو مالدار بنا دیتی ہے۔ مگر طبیب کی ہمدردی سے ایک بیمار کی تندرستی اور زندگی متوقع ہے۔ اگر تندرستی اور زندگی نہ ہو۔ تو مال و دولت کس کام کی؟ اسلئے بنی نوع کی ہمدردی طبیب کا ایک اہم فرض ہے۔ مریض کا دل طبیب کے اعجاز نما نسخوں اور زود اثر دواؤں سے اسقدر مطمئن نہیں ہوتا جسقدر اسکی ہمدردانہ گفتگو اسکی تسلی بخش باتوں اور اس کے شفقت آمیز سلوک سے ہوتا ہے۔ طبیب کی ذات مریض کے لئے ابر رحمت ہے۔ اس لئے طبیب کے منہ سے نکلی ہوئی ہر تشفی آمیز بات مریض کے لئے آبحیات ثابت ہوتی ہے۔ بے شک طبابت طبیب کیلئے ذریعہ معاش ہے۔ مگر حرص زر اس کے دل پر اسقدر قابض نہ ہونی چاہئے۔ کہ وہ جذبہ ہمدردی کی مانع ہو جائے۔ طبیب کے اوقات عزیز کی کوئی نہ کوئی ساعت اور اسکے طبی فیوض کا کچھ نہ کچھ حصہ ایسے غریب و نادار لوگوں کے لئے بھی وقف ہونا چاہئے۔ جنکی مالی حالت مصیبت مرض کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے اگر طبیب نے اپنے اشغال کو ہر حالت میں فیس معالجہ اور قیمت دوا کی ادائیگی کے بغیر مشروط کر دیا۔ تو اس کا طبی فیضان صرف مالداروں کے لئے مخصوص ہو جائیگا۔ اور وہ غریب و مفلس لوگ اس فیض سے محروم رہ جائینگے۔ جن کی جیب خالی ہے۔ اور جن پر بنی نوع کا بڑا حصہ اور اہم طبقہ مشتمل ہے۔ اور یہ وہی مثال ہوگی۔ جیسے رحمت کا بادل اپنا مینہ برسانے

کے لیئے صرف باغ و بستان کو انتخاب کرے اور ان خشک مینوں کی کچھ پرواہ نہ کرے جو نزول باراں کی سب سے زیادہ محتاج ہیں۔ اور جن کی سرسبزی ملک کے لئے باغات سے زیادہ مفید ہے ؛

(۳) **تواضع** - فن طبابت کوئی باغ کی گلچینی نہیں۔ کہ اس میں کوئی جسی تفریح اور لطف و لذت ہو۔ بلکہ یہ ایک بیمار کے مضمحل اور درماندہ جسم کی اصلاح کا کام ہے جو اخلاط کے تعفن سے مچھاندا ہو رہا ہے۔ پانی نہ استعمال کرنیسے میلا اور بودار ہے اور مرض کے اثر سے اسکی صورت قابل نفرت بن رہی ہے۔ فن طبابت کا تقاضا ہے کہ طبیب اس بیمار کے پاس کچھ دیر بیٹھے اس کو غور سے دیکھے ہاتھ سے چھوئے اسکے بول و براز پر نظر ڈالے۔ اس کے متعفن زخموں اور پھوڑوں کی جراحی کرنے اور جو پیپ میں ہاتھ آلودہ ہو جانیسے نفرت نہ کرے۔ جس شخص کی طبیعت میں ان باتوں کی برداشت نہ ہو۔ اسکو طبیب بننے کا نام بھی نہ لینا چاہیئے۔ علاوہ ازیں مختلف امراض میں زیادہ تر وہی لوگ مبتلا ہوا کرتے ہیں جو مفلوک الحال اور مفلس ہوتے ہیں۔ اور طبیب کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ اس کا دروازہ طبابت امیر و غریب سب کے لئے کشادہ ہو۔ اور جب ضرورت پڑے تو وہ غریب بیمار کو دیکھنے کیلئے اس کے گھر پر بھی جائے۔ لیکن یہ وہ طبقہ ہے۔ جن کے مکان تنگ و تاریک جنکے کپڑے میلے اور پھٹے پرانے اور جنکی اشیاء خانہ شکستہ و خراب اور بدنما ہوتی ہیں۔ اگر طبیب ایسے غریب اشخاص سے متنفر ہو کر انکی طرف توجہ نہ کرے۔ اور انکے گھر پر جانا اپنے لئے کسر شان سمجھ کر اس سے انکار کر دے تو گویا وہ بنی نوع کا ہمدرد بننے کے بجائے اپنے آپکو صرف امراء کا معالج سمجھتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ نہ صرف اس فن شریف کی توہین اور کفران کر رہا ہے۔ بلکہ تکبر و غرور ایسے رذائل اخلاق کا بھی مرتکب ہو رہا ہے۔ لہذا طبیب کا فرض ہے۔ کہ بیماروں کے معاینہ و معالجہ میں تنفر اور نازک مزاجی سے کام نہ لے۔ بلکہ مصیبت مرض میں مبتلا ہونیوالے کی اعانت میں تواضع۔ رواداری اور سادہ مزاجی اپنا مسلک بنائے۔

(۴) **توجہ** طبیب کو یہ بات ہر وقت پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ اس کے پیشے کی غرض و غایت زندہ جانوں کو موت کے پنجے سے چھڑانیکی کوشش کرنا ہے۔ اور ان کو موت کے پنجے سے چھڑانے کیلئے زور بازو، شجاعت و جانبازی اور فنون حرب

سے واقفیت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ غور و فکر اور توجہ و تدبر کی ضرورت ہے۔ طبیب اپنے بیمار کے حال پر جسقدر اپنی توجہ مبذول کریگا۔ اور اس کو دشمن مرض کی آفت سے نکالنے کی تدبیر سوچنے میں جسقدر وسیع تخیل و تفکر سے کام لیگا۔ وہ اُسی قدر زیادہ نیک نام و مشہور اور اپنے پیشے میں کامیاب ہوگا۔ اور اس فضیلت کا مستحق بنے گا۔ وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا (اور جس نے اس جیسی جان کو موت سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا)

جب ایک بیمار کسی طبیب کے زیر علاج آتا ہے۔ تو گویا اسکی زندگی اور موت کا مقابلہ اس کے سپرد کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا جینا یا مرنا زیادہ تر طبیب کی توجہ یا بے توجہی کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے۔ اگر طبیب نے اس کے حال پر پوری توجہ کی مرض کے نشیب و فراز کو سمجھنے میں پورے غور سے کام لیا۔ دوران مرض میں مریض کے انقلاب احوال کے مطابق سلسلہ علاج میں تبدیلیاں کیں۔ اور بیمار کی بد پرہیزی اور تیمار دار کی سوء تدبیر سے پیدا ہونیوالی خرابیوں کا ہوشیاری سے تدارک کیا۔ تو اسکی حسن تدبیر سے بیمار کی جان بچ سکتی ہے۔ اور اگر طبیب نے اپنی فیس معالجہ وصول کرنے اور سرسری طور پر کوئی دوا تجویز کرنیکے بعد بیمار کے حق میں وہی بے اعتنائی اور غفلت اختیار کی جیسی بعض ناانصاف وکیل اپنے فریق مقدمہ سے نصف فیس وصول کرنیکے بعد مقدمے کی پیروی کرنے میں سستی اور بے توجہی کیا کرتے ہیں۔ پھر خواہ موکل بیچارا جنت میں جائے یا جہنم میں ان کی بلا سے۔ تو اس نے بدترین غداری و سنگدلی کا ارتکاب کیا۔ غداری اسلئے کہ اس نے بیمار کو مرض سے نجات دلانے کیلئے پوری کوشش کرنیکا عہد کیا تھا۔ مگر اس خدمت کا پیشگی معاوضہ وصول کرنے کے بعد ادائے خدمت میں کوتاہی اختیار کی۔ اور سنگدلی اس لئے کہ بیمار نے طبیب کو اپنا مشکل کشا سمجھا تھا۔ اور اپنی مصیبت کی فریاد اس کے پاس لایا تھا۔ مگر طبیب نے غریب بیمار کی اس مصیبت پر ترس کھانے اور اس کو مرض سے نجات دلانے کی بجائے الٹا اسے اس دشمن خونخوار کے منہ میں ڈال دیا۔ اگر کوئی دشمن کسی کو بھوکا رکھ کر ہلاک کر دے۔ تو وہ اس کا قاتل سمجھا جاتا ہے یا خنجر و شمشیر سے اس کا خون بہا دے تو اس پر خونریزی کا الزام عائد ہوتا ہے۔ یا اسکے کھانے پینے میں زہر ملا کر اسے ہلاک کر دے۔ تو زہر خورانی کا مجرم قرار پاتا ہے۔ اور ان

سب صورتوں میں اس کو موت کی سزا ملتی ہے۔ طبیب کی غفلت و بے توجہی کے سبب علاج میں بد تدبیری ہونے لگے۔ تو اس سے بھی ایسے افسوسناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ جو قتل وسفاکی کے ہم وزن ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر بیمار کو دودھ شوربا وغیرہ کسی ایسی غذا سے باز رکھا جائے۔ جس سے اس کی جان بچ سکتی تھی۔ اور وہ اس ترک غذا سے مر جائے تو کیا یہ کسی کو بھوکا رکھ مار ڈالنے سے کم ہے؟ یا اگر بے موقع فصد سے اس کا خون نکال ڈالا جائے۔ یا غیر محتاط جراحی سے اس کے کسی عضو نازک کو صدمہ پہنچا دیا جائے۔ جس سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ تو کیا یہ کسی کو تیغ و خنجر سے ہلاک کر دینے کے برابر نہیں؟ یا اگر بے احتیاطی سے کوئی زہریلی یا مقدار مناسب سے زیادہ دوا کھلا پلا دی جائے۔ جو اس کی ہلاکت کی موجب ہو جائے۔ تو کیا یہ زہر خورانی سے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دینے کے مساوی نہیں؟ ہاں فرق صرف اتنا ہے کہ مذکورہ بالا مجرموں کے افعال دنیوی قانون میں جرم ہیں اور ان کو ان افعال کی سزا دنیا میں مل جاتی ہے۔ اور طبیب کے مذکورہ قاتلانہ افعال اکثر صورتوں میں دنیوی قانون میں جرم نہیں سمجھے جاتے۔ البتہ قانون الٰہی میں وہ جرم ہیں۔ اور آخرت میں ان کی سزا ملے گی۔ بلکہ ایک اعتبار سے دوا و نشتر کا قتل تلوار اور زہر خورانی کے قتل سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔ کیونکہ مجرم قاتل تو پھانسی پا کر اپنے سلسلہ جرائم کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر جاتا ہے۔ مگر ایک غفلت شعار و بد تدبیر معالج کا سلسلہ قتل و ہلاک اس کی مدت العمر تک جاری رہتا ہے۔ مجرم صرف ایک مرتبہ دار پر چڑھتا ہے۔ اور انسانی جانوں کو کھلونا بنانے والا تغافل شعار معالج اپنے اعمالنامے میں خدا جانے کتنی مرتبہ ہر روز پھانسی پاتا ہوگا۔

الغرض طبیب کو یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے۔ کہ اس کا فرض بڑا نازک، نہایت پُر خطر اور سخت ذمہ دارانہ ہے۔ اور اس کی بجا آوری کمال توجہ چاہتی ہے

(۵) **مطالعہ** طب ایک ظنی اور تخمینی علم ہے۔ مرض کو سمجھنے۔ اسکے بواعث و اسباب کو گرفت میں لانے اور پھر اس مرض کے مناسب دوا تجویز کرنے کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی گھپ اندھیرے میں فرضی نشست باندھکر بندوق کا فیر کرے۔ اور عین نشانے پر گولی لگانا اس کا مقصود ہو۔ جس کے لئے کمال مہارت کی ضرورت ہے۔ اس قسم کے علوم ظنیہ کے مقابلے میں علوم یقینیہ ہیں۔ جن کی ایک مثال علم

ریاضی ہے۔ طب اور ریاضی کے مذکورہ فرق کی توضیح اس مثال سے ہوگی۔ کہ ریاضی کا کوئی مشکل سے مشکل سوال دس پندرہ قابل ریاضی دانوں کے سامنے پیش کیا جائے تو سب کا جواب ایک ہوگا۔ لیکن اگر ایک خاص مریض کی تشخیص مرض اور تجویز دوا کا سوال یورپ و امریکہ کے ماہر ترین ڈاکٹروں اور دہلی اور لکھنؤ کے مایۂ ناز طبیبوں کی ایک جماعت کے سامنے بھی پیش کرو۔ تو ایک ایک کی رائے مختلف ہوگی۔ اس سے ظاہر ہے کہ طبابت کے فن میں صحت قیاس اور اصابت رائے کس قدر اہم ہے۔ اور یہ اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کہ طبیب کے صحیح یا غلط قیاس پر ایک انسان کی زندگی یا موت کا سوال موقوف ہے۔

تشخیص و تجویز میں اصابت رائے حاصل کرنے کی بہترین تدبیر یہ ہے۔ کہ طبیب کتب طب کا مطالعہ ہمیشہ جاری رکھے۔ طب کی اعلےٰ سند حاصل کرنے اور برسوں طبابت کے تجربات کرنے کے باوجود اسکو طب کی بڑی بڑی کتابوں کے روزانہ مطالعہ کے لئے ایک ساعت اس طرح معین کرلینی چاہئے۔ جیسے ایک طالب علم اپنے درسی کورس کی تکمیل کے لئے خاص وقت مقرر کرلیتا ہے۔ روزانہ مطالعہ جاری رکھنے سے طبی واقفیت وسیع سے وسیع تر اور ذہن اور دماغ روشن سے روشن تر ہوتا رہتا ہے۔ اور طبیب کا تیر قیاس فوراً نشانۂ مرض پر جالگتا ہے۔

ہم اوپر بتا چکے ہیں۔ کہ علم دین کے بعد علم طب کا درجہ ہے۔ جس طرح علم دین کی بالاترین کتاب یعنی قرآن مجید کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ لاتنقضی عجائبہ یعنی اس کے عجائبات کبھی ختم نہ ہونگے۔ اور اس کی روزانہ تلاوت سے اور اس کے معانی پر ہر روز از سر نو غور و تدبر کرنے سے غیر متناہی فیوض حاصل ہوتے اور نئے سے نئے نکات دل پر القا ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح طب کی کتابوں کا بار بار مطالعہ جس قدر غور و تدبر سے کیا جائے اسی قدر اس فن کے عجائبات دل پر زیادہ منکشف ہوتے جائینگے۔

کم از کم اتنا تو ضرور چاہئے کہ جس طرح کتب منقول و معقول کے ایک پرانے معلم کیلئے ضروری ہے کہ ایک کتاب کو برسوں بار بار پڑھا چکنے اور اس کے مضامین کے مستحضر رہنے کے باوجود جب نئی جماعت کو اس کا سبق پڑھائے تو ہر مرتبہ تازہ مطالعہ کے ساتھ سبق کو تیار کر کے پڑھائے۔ اسی طرح طبیب معالج بھی باوجودیکہ ہر مرض کے اسباب و علامات

کو جانتا ہے۔ اور اس کے علاج و معالجہ کی مخصوص دوائیں اس کو یاد ہیں۔ مگر جب کوئی بیمار زیر علاج آئے۔ تو ہمیشہ از سر نو کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کا علاج شروع کرے۔ بعض لوگ کتاب کی مدد سے علاج کرنا نقص مہارت اور قلت تجربہ کی دلیل سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ ہمارے سامنے ایسے ماہر فن اور معمر و کہنہ مشق اطباء کی مثالیں موجود ہیں۔ کہ ایک دنیا انکی مسیحائی کی معترف ہے۔ اور قبول عام انکے پاؤں پوج رہا ہے۔ مگر ان کا طریق علاج یہ ہے کہ کرسی پر بیٹھے ہیں۔ سامنے میز پر کتاب اکسیر اعظم کھلی پڑی ہے۔ ادھر ہاتھ میں مریض کی نبض ہے۔ اور ادھر کتاب پر نظر ہے۔

تشخیص مرض اور تجویز دوا

طبیب کی کامیابی اور مریض کی شفایابی کا تمام تر مدار مرض کی تشخیص یعنی شناخت پر ہے۔ اگر مرض کی اصلیت طبیب کی سمجھ میں آگئی تو اس کا شافی علاج ہو جانے کی بھی توقع ہو سکتی ہے۔ ورنہ وہ علاج محض دفع الوقتی ہوگی۔ جیسے کہ اکثر نیم حکیم معالجوں کا حال ہے۔ اور ایسے معالجات میں اول تو نقصان کا خطرہ ہے۔ لیکن اگر اتفاق سے مریض شفایاب ہو جاتے ہیں۔ تو وہ محض بیمار کی طبیعت کا فعل ہے۔ جو خود مرض پر غالب آنے کیلئے جد و جہد کرتی ہے۔ حکیم صاحب کا مفت میں نام ہوتا ہے۔

اسباب و علامات مرض کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے مرض کی علامتوں کو دیکھنا چاہئے۔ مثلاً بدن کا گرم یا سرد ہونا۔ نبض کا تیز یا سست چلنا۔ زبان اور ہونٹوں کی رنگت جسم کے کسی مقام پر سوزش، تپش، درد یا سرخی کا نمودار ہونا۔ بھوک پیاس خواب و بیداری کا حال۔ بیمار کے ہوش و حواس کی کیفیت، مرض کی حالت میں مریض کا بیہوش پڑے رہنا یا ضرورت سے زیادہ بولنا۔ اور بولنے کی صورت میں اسکی باتوں کا معقول یا غیر معقول ہونا وغیرہ اسی طرح مختلف بیماریوں کی صدہا علامتیں ہیں۔ جن پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کونسا مرض ہے۔

مرض ایک چور ہے۔ جو انسان کے وجود میں گھس کر اس کی تندرستی کی دولت اڑا لیجاتا ہے۔ مذکورہ قسم کی علامتیں اس چور کے نشان پا ہیں۔ جن سے اس کا سراغ ملتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ نشان پا کی شناخت میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اور چور

کی بجائے کوئی دوسرا بیگناہ شخص پکڑا جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی ملتی جلتی علامات کی بنا
پر اصلی مرض کی بجائے۔ کوئی اور مرض سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاج میں فضول
وقت اور روپیہ ضائع ہوتا رہتا ہے۔ اور مریض کو خاک بھی فائدہ نہیں ہوتا لہٰذا علامتوں
کی پرکھ اور مرض کی پہچان میں کمال غور و توجہ سے کام لینا چاہیئے۔ جب چور کا پتہ لگ جاتا
جاتا ہے۔ تو پھر یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ چوری کیونکر ہوئی۔ کیا چور دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہوا
یا اسنے قفل توڑا؟ یا نقب لگائی یا سیڑھی کے ذریعے سے چڑھا؟ یا کمند ڈالی؟ یا سر شام
سے دہلیز میں چھپا رہا تھا؟ یا رات کو باہر کے کواڑ کھلے رہ گئے تھے؟ کیا گھر کی دولت کا
چرچا چور کی حرص کا باعث ہوا؟ یا گھر والوں کی غفلت نے چور کو جرأت دلائی؟ کیا
کسی دشمن نے چور کو چوری پر آمادہ کیا؟ یہ سب چوری کے اسباب ہیں۔ جن کا تدارک
کرنے میں آئندہ کے لئے چوری کا سدباب ہو سکتا ہے۔

اسی طرح جب علامات سے بیماری سمجھ میں آجائے۔ اور صاف ظاہر ہو جائے۔
کہ یہ فلاں مرض ہے۔ تو پھر اس کے اسباب پر غور کرنا چاہئے۔ ہر مرض کسی نہ کسی سبب سے
لاحق ہوتا ہے۔ سبب کے بغیر کوئی عارضہ نہیں ہو سکتا۔ اور سبب معلوم کرکے اس کا تدارک
کرنے سے خود مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک عورت اختناق الرحم کے مرض
میں مبتلا ہے۔ جس کے بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے ایک خواہشات نفسانی
کا غلبہ بھی ہے۔ جب طبیب کو اس کے مرض کی تشخیص کے لئے حالات دریافت کرتے
کرتے اس کے جسم کی قوت و بالیدگی اور عام خوشحالی کے علاوہ یہ بھی معلوم ہو جائے
کہ اسکی شادی اب تک نہیں ہوئی۔ تو سمجھ جائیگا کہ مرض کا اصلی سبب یہی ہے۔ کہ شہوانی
قوت کا غلبہ ہے۔ اور کنوارپن کی وجہ سے اس قوت کی تسکین ناممکن ہے۔ لہٰذا وہ اصل مرض
کا علاج کرنے سے پہلے اس کا سبب رفع کرنا ضروری سمجھیگا۔ یعنی یا تو اسکی شادی کر دینے
کا حکم دیگا۔ یا اس کی قوائے شہویہ کو ضعیف کر دینے کی تدابیر عمل میں لائیگا۔ اسی طرح مثلاً
کوئی شخص کثرت مے خواری سے ورم جگر میں مبتلا ہے تو طبیب اس کا اصلی سبب
رفع کر دینا۔ یعنی شرابخواری کی عادت کا ترک کرا دینا۔ خاص مرض کے علاج پر مقدم سمجھیگا
یا مثلاً ایک شخص کو تیز مصالح دار غذاؤں کے کثرت استعمال سے بدہضمی عارض ہے۔ اسکے
علاج کی پہلی تدبیر یہ ہوگی۔ کہ اس کو سادہ غذا کا عادی بنائے گا۔ غرض تاوقتیکہ اصل سبب

مرض کو رفع نہ کیا جائے۔ سب علاج معالجہ دوا دارو فضول ہے۔ اس سے کچھ فائدہ متوقع نہیں۔ مرض کا سبب دریافت کرنے میں بڑی دور اندیشی اور بڑی باریک بینی سے کام لینا چاہیئے۔ اور بخوبی معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ بیمار نے کیا کھایا تھا؟ اور کس قسم کی اشیاء کے کھانے کا عادی ہے؟ کیا عمر ہے۔ اس کے مکان کی وضع و ساخت کیسی ہے؟ کن لوگوں کا پڑوس ہے؟ کیسی صحبت ہے؟ مالی حالت کیسی ہے؟ گزران کا پیمانہ کتنا ہے؟ کوئی خاص فکر یا غم عارض ہے یا نہیں؟ کسی خاص نشیلی چیز کی عادت ہے یا نہیں؟ پہلے بھی یہ مرض عارض ہوا یا نہیں؟ اس کے بزرگوں میں سے کوئی اس عارضے میں مبتلا ہوا تھا یا نہیں؟ خصوصاً جب کوئی شخص آناً فاناً بیمار ہو کر ابھی اپنی تکلیف کا باعث بیان کرنے بھی نہ پائے اور بیہوش ہو جائے۔ تو طبیب کو اس کے گھر والوں کی مدد سے بڑی قرائن شناسی اور سراغ رسانی عمل میں لانی چاہیئے۔ اس کے جیب و کیسہ کی تلاشی لے کر شاید کوئی زہریلی چیز اس کے پاس برآمد ہو۔ جس کا استعمال اس حالت کے طاری ہونے کا موجب ہوا ہو۔ اس کے بدن کو اچھی طرح دیکھے۔ کہ شاید کسی سے لاٹھی وغیرہ کی ضرب کھانے یا بلندی سے گر جانے یا کسی زہریلے جانور کے کاٹے کھانے کا نشان ہو گھر والوں سے پوچھے۔ کہ کیا آج تک وہ پیشاب پاخانے کی حاجات پوری طرح رفع کرتا رہا ہے؟ آج سے پہلے کبھی اسنے دماغ و دل کی کسی تکلیف کی شکایت کی یا نہیں؟ کیونکہ اس قسم کے واقعات ناگہاں طور پر بیہوش ہو جانے کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ اور پھر اس سبب اور موجب کے مناسب اس تکلیف کا علاج ہو سکتا ہے۔ ورنہ علاج معالجہ بے سود ثابت ہوگا۔ مثلاً ایک شخص شدت کی دھوپ میں چل کر آیا۔ اور دماغ پر گرمی کے اثر پڑ جانے سے بیہوش ہوگیا۔ مگر طبیب سمجھے کہ شاید کوئی زہریلی چیز کھا گیا۔ اور اس کے مطابق علاج کرے۔ تو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

دوا جب مرض تشخیص ہو جائے۔ اور اس کے اسباب بھی سمجھ میں آجائیں۔ تو اب دوا تجویز کرنے کی باری آتی ہے۔ اس کے لئے مفرد دواؤں کا علم ہونا لازمی امر ہے۔ کیونکہ دوا تجویز کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو طبیب خود اپنے قیاس اور رائے سے نسخہ مرتب کرے۔ جیسے کہ بخار کھانسی وغیرہ عام امراض میں طبیب مریض کے حسب حال خود چند دواؤں کا مرکب نسخہ سوچ کر لکھ دیتا ہے۔ یا کوئی کتابی نسخہ کتاب سے نقل

یا اپنے حافظے سے تجویز کردے۔ ان دونوں صورتوں میں اس کو ہر دوائی طبیعت خواص اور طاقت اور نفع و نقصان کا علم ہونا چاہئے۔ یعنی یہ دوا گرم ہے یا سرد ہے یا خشک ہے۔ کس قسم کا فائدہ دیتی ہے۔ اور اس سے نقصان کس قسم کا ہوتا ہے۔ یہ باتیں مفردات کی کتابوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ جس کے لئے ہماری کتاب مفردات عزیزی نہایت مفید موزوں ہے۔ ہر طبیب اور عطار کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔

جس طرح ہر شخص کا مزاج الگ الگ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر شخص کی بیماری بھی سبب و موجب کی رو سے اور شدید یا خفیف ہونے کے لحاظ سے اور دیگر کئی اعتبارات سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً اگر بخار کے چند مریضوں کو دیکھا جائے۔ تو ہر ایک کا بخار الگ قسم کا ہوگا کسی کا بخار غلبہ صفرا سے کسی کا جوشش خون سے۔ کسی کا تکان سے۔ کسی کا مقامی زخم سے کسی کا بخار پرانا ہوگا۔ کسی کا عارضی ہوگا۔ کسی کا شدید ہوگا۔ کسی کا خفیف۔ کسی کا ترقی پر ہوگا، کسی کی حالت انحطاط میں۔ کسی کے ساتھ کھانسی کی شکایت ہوگی۔ کسی کے ساتھ ضعف دل کی۔ لہذا سب مریضوں کے لئے ایک ہی دوا مفید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ سبب اور حالت اور ساتھ کی دوسری بیماری کے لحاظ سے الگ الگ دوائیں مناسب ہوں گی اس سے ظاہر ہے کہ مفرد دواؤں کے خواص اور فوائد کا جاننا از بس ضروری ہے۔ تا کہ طبیب اپنے تجویز کردہ نسخے میں مناسب اجزا شامل کر سکے۔ اور کتابوں کے نسخوں میں سے وہی نسخہ انتخاب کرے۔ جو مریض کے لئے مناسب حال ہو۔

ہر نسخے میں عموماً چار قسم کے اجزا شامل ہوتے ہیں (۱) جزو اعظم جو مرض کی خاص دوا ہوتی ہے۔ (۲) معاون۔ جو جزو اعظم کو قابل عمل بناتا ہے (۳) مصلح جو نسخے کے مضر اثر کو دور کرتا ہے۔ (۴) بدرقہ جو دوا کو خوشگوار بناتا ہے۔ ان چار قسم کی دواؤں کے بغیر نسخہ مکمل نہیں ہوتا۔ جو طبیب مفرد دواؤں کے خواص جانتا ہے۔ وہی نسخہ تجویز کرتے وقت ان چاروں قسم کی دواؤں کا لحاظ رکھ سکتا ہے۔ اور کتابی نسخہ مہیا کرتے وقت سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس میں کس دوا کی کمی بیشی سے کیا فرق واقع ہوا۔

نسخہ نویسی کے متعلق بہت سی مفید اور ضروری باتیں بیاض کریمی کے مقدمے میں لکھی گئی ہیں۔ شائقین طب کو ان کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ یہاں صرف اتنا بتانا کافی ہے۔ کہ نسخہ بسم اللہ پڑھ کر لکھنا شروع کریں۔ اکثر اطباء جو نسخہ کی پیشانی

پر حوالے شافی لکھ دیتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں کیونکہ نسخہ آخر عطار و بیمار دار کے ہاتھ سے کوڑے کرکٹ میں جا ملتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نام کی بے ادبی ہوتی ہے۔ حصول برکت کے لئے صرف زبان سے اللہ کا نام لینا کافی ہے۔ لکھنا ضروری نہیں دواؤں کے نام صاف خط میں لکھے جائیں۔ جو بخوبی پڑھے جا سکیں۔ اور مختصر طور پر طریق استعمال بھی لکھا جائے۔ آخر میں اپنے دستخط اور تاریخ لکھی جائے۔

نسخہ تجویز کرنے میں بیمار کی عمر کا لحاظ رکھنا لازم ہے۔ کیونکہ بڑی عمر والے کے لئے زیادہ دوا اور کم عمر کے لئے تھوڑی دوا درکار ہوتی ہے۔ عام کتابوں میں جو نسخے درج ہوتے ہیں۔ ان کی دواؤں کے وزن پختہ عمر کے لئے ہوتے ہیں۔ چھوٹی عمر کے بچے یا نوجوانوں کے لئے نسخہ تجویز کرتے وقت انکی عمر کی مناسبت سے دوا کا وزن کم رکھا جائے۔ جسکا قاعدہ نیچے درج کیا جاتا ہے۔

اگر کسی دوا کی خوراک پختہ عمر کے آدمی کے لئے پانچ ماشہ ہو تو:-

چھ ماہ سے کم عمر کے بچے کیلئے ۲ رتی	اور چھ ماہ سے ایک سال کی عمر تک ۳ رتی
ایک سال سے دو سال کی عمر تک ۴ ”	۲ سال سے ۳ سال کی عمر تک ۵ رتی
تین ” چار ” ” ” ” ۶ رتی	چار ” ” چھ ” ” ” ” سوا ماشہ
چھ سال سے دس سال کی عمر تک پونے دو ماشہ	دس سال سے تیرہ سال کی عمر تک دو ماشہ
تیرہ ” سولہ ” ” ڈھائی ”	سولہ ” ” اٹھارہ ” ” ساڑھے تین ماشہ
اٹھارہ ” بیس ” ” سوا چار ”	اکیس ” ” ساٹھ ” ” پانچ ”

ملین یا مسہل دوا کی مقدار خوراک بچے کے لئے مذکورہ اندازے سے کسی قدر زیادہ ہو۔ تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر نشیلی دوا بچوں کے لئے ہمیشہ تخمینہ مذکورہ سے کسی قدر کم چاہئے۔ خصوصاً افیون بہت تھوڑی مقدار میں بھی ان کے لئے خطرہ سے خالی نہیں۔ ساٹھ برس سے زیادہ عمر والوں کے لئے دوا کی مقدار مقررہ اندازے سے کسی قدر کم مناسب ہے۔ کیونکہ بڑھاپے میں طبیعت ذرا کمزور ہوتی ہے۔

اوزان اور پیمانے آجکل طبی دواؤں کا وزن عموماً رتی ماشہ اور تولہ وغیرہ دیسی حساب سے کیا جاتا ہے۔ مگر طب کی قدیمی کتابوں میں درم مثقال رطل وغیرہ پرانے اوزان درج ہیں۔ جو آجکل متروک ہیں۔ اور ڈاکٹری نسخوں کا اوزان

جداگانہ ہیں۔ چونکہ ہر طبیب کو اکثر طب کی قدیمی کتابوں سے استفادہ کرنا پڑتا ہے۔ اور اسے کبھی انگریزی نسخوں سے بھی کام لینا ہوتا ہے۔ اس لئے دیسی اوزان کے علاوہ مذکورہ دونوں قسموں کے اوزان بھی یاد رکھنے چاہئیں

دیسی اوزان

۲	دانہ رائی	کا	ایک چاول
۲	چاول	کا	ایک جو
۴	جو	کی	ایک رتی یا سرخ
۸	رتی	کا	ایک ماشہ
۱۲	ماشہ	کا	ایک تولہ
۵	تولہ	کی	ایک چھٹانک
۱۶	چھٹانک	کا	ایک سیر

دیسی اور طبی اوزان کا مقابلہ

دانگ	=	پونے چار رتی
درم	=	ساڑھے تین ماشہ
مثقال	=	تین ماشہ چھ رتی
دام	=	ایک تولہ آٹھ ماشہ
استار	=	۴ مثقال یعنی ایک تولہ پانچ ماشہ ۲ رتی
اوقیہ	=	۷ مثقال یعنی ۲ تولہ ۴ ماشہ ۲ رتی
رطل	=	۱۲ اوقیہ یعنی ۲۸ تولہ ۴ ماشہ

ڈاکٹری اوزان اور پیمانے

۶۰	گرین یا ۶۰ منم	کا	ایک ڈرام
۸	ڈرام	″	۱۔ اونس
۱۶	اونس	″	۱۔ پونڈ
۲۰	″	″	۱۔ پائنٹ
۸	پائنٹ	″	۱۔ گیلن

نوٹ: خشک دوائیں۔ کانٹے سے وزن کی جاتی ہیں اور سیال دوائیں پیمانے سے ناپی جاتی ہیں۔

ڈاکٹری اوزان اور پیمانوں کی تشریح

ایک گرین	=	½ رتی	وزن ہے
″ منم	=	ایک قطرہ	پیمانہ
″ ڈرام	=	۴ ماشہ	وزن و پیمانہ
″ اونس	=	۲ تولہ ۸ ماشہ	″
″ پونڈ	=	½ سیر	وزن
″ پائنٹ	=	قریباً دس چھٹانک	پیمانہ
″ گیلن	=	قریباً پانچ سیر	″

دوسرا حصہ معالجات امراض

حُمّیات

بخار کی ماہیت اس کتاب کے پہلے حصے میں تم پڑھ آئے ہو۔ کہ دل سے ایک بڑی شریان (متحرک رگ) نکلتی ہے۔ جس کو شاہ رگ بھی کہتے ہیں۔ اور اسکی شاخیں بدن کو سرخ و خالص خون جسم کی پرورش کے لئے پہنچاتی ہیں۔ جب کسی وجہ سے دل میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو لازمی طور پر ان شرائین کے ذریعے سے وہ حرارت سارے بدن میں پہنچ جاتی ہے۔ اس حالت کو بخار کہتے ہیں۔ عربی میں اس کا نام حُمّےٰ ہے اور حُمّیات اس کی جمع ہے۔

بخار کی اقسام دل کی حرارت کی مختلف صورتوں سے بخار متعدد قسموں کا ہوتا ہے اگر کسی مقامی درد۔ بدہضمی۔ بے خوابی۔ غم و غصہ۔ مشقت۔ تکان وغیرہ کسی عارضی سبب سے صرف روح کی حرارت دل میں گرمی پیدا ہو جانے کی موجب ہو۔ تو حمّیٰ یوم کہلاتا ہے جو عموماً ایک دن رات تک اور شاذ و نادر تین دن رات تک رہ کر رفع ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی خلط اعتدال سے بڑھ جانے یا اس کا قوام بگڑ جانے سے متعفن ہو جائے تو بھی بخار عارض ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا بخار عام ہوتا ہے۔ کبھی مذکورہ قسم کے بخاروں میں سے کوئی بخار باقاعدہ علاج نہ ہونے سے طول پکڑ جاتا ہے اور اسکی حرارت خون اور دیگر اخلاط سے گزر کر ہر عضو کی ہڈی اور گوشت تک سرایت کر جاتی ہے۔ اس کو حمّیٰ دق کہتے ہیں۔

بدن کی حرارت بخار میں بدن کی حرارت بدن کو چھونے سے محسوس ہو سکتی ہے۔ لیکن حرارت کا صحیح اندازہ لگانے کیلئے آلہ مقیاس الحرارۃ (تھرمامیٹر) کا استعمال بہت موزوں ہے۔ جو کانچ کی ایک نلکی ہوتی ہے۔ نچلے حصے میں پارہ بھرا ہوتا ہے اور اوپر کے خالی حصے میں ۹۵ سے ۱۱۰ تک نمبر لگے ہوتے ہیں۔ پارہ والا حصہ بدن کے کسی حصے میں لگایا جاتا ہے۔ تو پارہ اوپر کے حصے میں چڑھنا شروع ہوتا ہے

اور جس نمبر تک چڑھ کر ٹھہر جاتا ہے۔ وہ بخار کا نمبر ہوتا ہے۔ تھرمامیٹر عام طور پر بغل یا منہ میں لگایا کرتے ہیں مگر کبھی کنج ران اور بعض خاص حالتوں میں مقعد یا اندام نہانی میں بھی لگایا جاتا ہے۔ تھرمامیٹر کے حساب سے ایک جوان تندرست آدمی کی حرارت بدن ۹۷½ سے ۹۸½ تک ہوتی ہے۔ اگر ۹۹ سے زیادہ یا ۹۷ سے کم ہو تو سمجھو صحت میں خلل ہے۔ بچوں کی حرارت بدن کبھی صرف معدے کی خرابی سے بڑھ جاتی ہے اور پھر فوراً کم ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر برابر بارہ گھنٹے تک حرارت قائم رہے تو یہ کسی سخت مرض کے عارض ہونے کی علامت ہے۔

جوان آدمی کی حرارت بدن ۱۰۱ درجہ پر خفیف بخار کا پتہ دیتی ہے اور ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجہ تک معمولی بخار ہوتا ہے۔ ۱۰۴ اور ۱۰۵ درجہ پر شدید بخار جس میں مریض کو اکثر ہذیان ہو جاتا ہے۔ ۱۰۶ درجہ کی حرارت خطرناک حالت ظاہر کرتی ہے اور اگر ۱۱۰ درجہ تک حرارت پہنچ جائے تو مریض کم جانبر ہوتا ہے۔ حمی دق کے مریضوں کی حرارت کبھی اتنی خفیف اور برائے نام ہوتی ہے کہ ان کے صحت یاب ہونے کا شبہ ہوتا ہے اگرچہ ان کا قدم موت کی طرف جا رہا ہو۔

اگر حرارت بدن ۹۷ درجہ سے کم ہو تو یہ ضعف کی دلیل ہے۔ اگر یہ کمی ۹۵ درجے تک پہنچ جائے تو ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اگر حرارت اس سے بھی کم ہو جائے تو زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔

انتباہ واضح رہے کہ چونکہ یہ کتاب یونانی اسلامی طب کے فن پر مشتمل ہے۔ اور اس فن کی اصطلاحات زیادہ تر عربی زبان میں ہیں۔ اس لئے ہر مرض کے بیان میں اس کا عربی نام لکھنا زیادہ موزوں سمجھا گیا۔ مگر چونکہ اس کتاب کو عام فہم اور عام اردو خوانوں کے لئے مفید بنانا بھی مقصود ہے اس لئے ہر مرض کے عربی نام کی تفسیر اس کے مشہور نام کے ساتھ کر دی جائیگی ساتھ ہی دیکھا جاتا ہے کہ آج کل کی نو تعلیم یافتہ جماعت میں اکثر امراض کے انگریزی نام زیادہ مشہور ہیں اور یہ لوگ عربی و دیسی ناموں کی بجائے زیادہ تر انگریزی ناموں سے امراض کو سمجھتے ہیں لہذا ان اصحاب کی آسانی کے لئے ہر مرض کا انگریزی نام بھی درج کیا جائیگا۔

عربی نام — مشہور نام — انگریزی نام

حمّیٰ یوم (یعنے) تپ یکروزہ (یا) فیبری کیولا

ایک قسم کا خفیف بخار ہے جو عموماً ایک دن رات اور کبھی تین دن رات تک رہ کر رفع ہوجاتا ہے۔ اس صورت میں اس کو حمّیٰ یوم کہتے ہیں بعض اوقات یہ بخار سات اور دس روز تک بھی چلا جاتا ہے اور پھر بتدریج یا دفعتہً بکثرت پسینہ یا پیشاب آکر زائل ہو جاتا ہے ایسی حالت میں اس کا نام حمّیٰ مُتحرہ یعنے سادہ مسلسل بخار یا سمپل کانٹی نیوڈ فیور ہے

علامات عام بخاروں کی طرح حرارت بدن۔ تیزی نبض۔ سرعت تنفس۔ پیاس قبض۔ بے چینی۔ بے خوابی۔ درد سر۔ کبھی خفیف ہذیان اور بعض اوقات نزلہ و زکام بھی ساتھ ہوتا ہے۔

اسباب۔ شدید گرمی کا اثر تکان۔ غم و الم۔ زیادہ خوری وغیرہ۔

علاج۔ مریض کو دو تین دن تک بالکل آرام سے لیٹے رہنے دیں غذا لطیف اور مقوی مثلاً شوربا، دودھ چاول، آش جو، ساگودانہ دیں اور صبح شام برادہ صندل سفید ایک ماشہ بادام شیریں۔ عناب کا شیرہ مصری ڈال کر پلائیں اگر اس کے ساتھ دو دو سرمچ کونین اور سوڈا سلی سلاس ۳ ۳ دانہ منہ میں ۲ ۲ دانہ ڈال کر یا حب جدوار چھ عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے شیرہ پیا جائے تو زیادہ مفید ہے۔ انشاء اللہ جلدی طبیعت کو سکون حاصل ہوگا اور بخار رفع ہوجائیگا۔

اگر خدانخواستہ بخار طول پکڑ جائے یعنے حمّیٰ لبیط لازم کی ضرورت ہو تو دو تین روز تک یہ نسخہ پلائیں۔ گل بنفشہ۔ گاؤزبان چھ چھ ماشہ گل نیلوفر بیخ کاسنی سات سات ماشہ عناب سات دانہ سب کو رات کے وقت نصف سیر پانی میں بھگو کر صبح آب زلال لے کر اس میں تین تولہ شربت نیلوفر یا شربت انار (بشرطیکہ نزلہ نہ ہو) ملا کر پلائیں دوا کے پھوک میں اور پانی ملا کر رکھدیں اور دن کے پچھلے پہر مل چھان کر شربت ملا کر پھر پلائیں۔ چوتھے روز صبح کو اس نسخہ میں ترنجبین اور شیرخشت چار چار تولہ ملا کر پلائیں تا کہ دو چار اسہال ہو کر تنقیہ شکم ہوجائے۔ پھر بھی اگر بخار رہے تو دو چار روز تک سفوف طباشیر نو نو ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق گاؤزبان و عرق کاسنی پانچ پانچ تولہ و شربت انار تین تولہ دیں۔

سفوف طباشیر طباشیر اصیل بیس ماشہ۔ گل سرخ دس ماشہ تخم خشخاش و سفید تخم کاہو۔ تخم خرفہ۔ زرشک منقی۔ ہر ایک پانچ ماشہ برادہ صندل سفید تین ماشہ کافور قیصوری ۱ ماشہ

خوب باریک پیس کر سفوف بنالیں۔

حُمّےٰ لثقہ توری-پانی جھرا۔موتی جھرا

ٹائیفائیڈ فیور

یہ ایک ہر وقت رہنے والا میعادی بخار ہے جو خون میں عفونت پیدا ہونے سے عارض ہوتا ہے۔ پہلے زمانے میں یہ بخار نہیں تھا۔ اس لئے پرانی طبی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ درہی وجہ ہے کہ موجودہ اطبا میں اس کا اصطلاحی نام قائم کرنے کے متعلق بڑا اختلاف ہے ہر چیز کا ٹھیک نام وہی ہوتا ہے جو اس چیز کے وجود میں آنے کے زمانے میں زبان خلق تجویز کر دے آج سے تقریباً تیس چالیس سال پیشتر پنجاب میں صرف ضلع حصار سے آنے جانے والے لوگوں کی زبانی پتہ لگتا تھا کہ وہاں اس قسم کا بخار لوگوں کو عارض ہوتا ہے جس کو وہ موتی جھارا کہتے تھے۔ اس کے بعد اب تمام اطراف ملک میں پایا جاتا ہے۔ اور ہمارے علاقہ (مالوہ) میں اس کو پانی جھرا اور توری بھی کہنے لگے ہیں اس لئے اس مخصوص بخار کا اصلی اور صحیح نام یہی دیسی اسماء ہیں اور ان ناموں کو کسی مسلمہ قدیم مرض کے لئے تجویز کرنا بے معنے اور اس بخار کے لئے کسی مصطلحہ قدیم نام کا اطلاق کرنا محض تکلف ہے جیسے اس زمانے کے کئی جدید طبی مولفوں نے کیا ہے اور اسی لئے ان میں نہایت اختلاف ہے چنانچہ بعض مولفین نے جدری کاذب کو موتی جھرا قرار دیا ہے۔ حالانکہ جدری کاذب جس کو انگریزی میں چکن پاکس اور ہمارے علاقہ میں لوندھڑے کہتے ہیں ایک الگ اور قدیمی مرض ہے۔ اور اس کے عوارض و علامات کو پانی جھرا سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ لہذا اس جدید الوجود مرض پر جس کا نام موتی جھرا یا پانی جھرا ہے۔ کسی طبی یا ڈاکٹری نام کا صحیح اطلاق مشکل ہے تاہم ماہرین فن نے ان دونوں علموں کی اصطلاح میں اسکے نام تجویز کئے ہیں۔ چنانچہ استادنا المحترم جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل آفیسر ریاست نابھہ اس کو ٹائیفائیڈ فیور کی ذیل میں شامل کرتے تھے اور استادنا المرحوم جناب حکیم شیخ عبدالحکیم صاحب رئیس نامہ طب میں اس کا نام حمےٰ لثقہ تجویز فرماتے تھے لہذا ان دونوں بزرگوں کے اتباع میں ہم موتی جھرا کے لئے یہی ڈاکٹری اور طبی نام موزوں سمجھتے ہیں۔

علامات۔ پہلے کسل واعضا شکنی ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے بھوک بند پیاس کی شدت ہوتی ہے منہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے مریض پر غنودگی اور غفلت طاری رہتی ہے سر درد

بے حد ہوتی ہے۔ اٹھنا بیٹھنا دشوار ہوجاتا ہے۔ بعض مریض بے ہوشی میں بڑبڑاتے رہتے ہیں۔ بخار عموماً صبح کے وقت کم ہوتا ہے دوپہر کے بعد زیادہ ہوجاتا ہے چار پانچ دن کے بعد گردن اور سینے پر موتیوں کی طرح یا شبنم کے نہایت باریک قطروں کی طرح بکثرت دانے نکل آتے ہیں بعض مریضوں کو قبض کی شکایت رہتی ہے۔ مگر طبیعت اسہال کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اس لئے کسی تحریک سے اگر مریض کو دست لگ جائیں۔ تو پانی کی طرح بکثرت دست آتے ہیں اور بعض کو خون آمیختہ اسہال جاری ہوجاتے ہیں چونکہ اس مرض کا پھیپھڑوں پر خاص اثر ہوتا ہے۔ اس لئے اکثر کھانسی بھی اٹھتی ہے مذکورہ دانے نیچے بڑھتے بڑھتے ساتویں دن اور بعض کے چودھویں دن یا اکیسویں دن ناف تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اس وقت سے علامات مرض میں تخفیف شروع ہوجاتی ہے اگر دانوں کا آغاز نیچے سے اوپر کی طرف ہو۔ یا دانے نہ نکلیں یا نکل کر جلدی غائب ہوجائیں۔ یا خون آمیختہ اسہال کی شدت ہوجائے تو حالت خطرناک ہوجاتی ہے۔ یاد رہے کہ موتی جھرا کی خاص علامتیں چار ہیں ۱۔ بخار کا کم و بیش ہر وقت رہنا ۲۔ غفلت و مدہوشی ۳۔ کھانسی ۴۔ اکثر دست۔ بعض مریضوں کی زبان شدت صفرا سے ہلدی کی طرح زرد ہوجاتی ہے اور اس میں گہرے شگاف پڑ جاتے ہیں۔ بعض کے لب اور مسوڑے شدت مرض میں سیاہ پڑ جاتے ہیں بخار عموماً چودھویں روز اتر جاتا ہے ورنہ اکیسویں دن زائل ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات اس کی میعاد اس سے بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ اگر علاج کی بدتدبیری سے بخار عرصے تک رہے۔ تو تپ دق بن جانے کا احتمال ہوتا ہے کونین اس بخار میں مطلق فائدہ نہیں کرتی ۔

اسباب۔ زیادتی صفرا، یا بلغم و صفرا دونوں کا غلبہ، گرم چیزوں کا بکثرت استعمال دھوپ میں دیر تک چلنا پھرنا۔ عام جسمانی کمزوری۔ خاص موسم جیٹھ سے لے کر اساڑھ تک۔

علاج۔ اکثر بوڑھی عورتیں جن کا طبی اعتبار محلے کی عورتوں کے نزدیک حاذق حکیموں سے بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس بخار میں ٹھنڈی دواؤں کے استعمال سے منع کیا کرتی ہیں۔ بلکہ بعض تو اس میں مطلقاً علاج کرنا ہی فضول سمجھتی ہیں۔ اور غذا کے متعلق کہا کرتی ہیں کہ اس میں توے کی پکی ہوئی چیز کی بجائے کڑھائی کی پکی ہوئی مٹھائی لڈو، جلیبی وغیرہ کھلانی چاہیے

یہ ساری باتیں جاہلانہ توہمات ہیں۔ اتنی بات تو درست ہے کہ یہ بخار کسی تدبیر یا علاج کے ذریعے سے اپنی میعاد سے پہلے بند نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ ملیریا بخار کونین کے ساتھ یک دم بند ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ بخار بہر حال اپنا کورس پورا کر کے زائل ہوتا ہے۔ مگر اس سے یہ فیصلہ کرنا سراسر جہالت ہے کہ پھر علاج ہی نہ کیا جائے۔ کیونکہ علاج کرنا اگر بخار کو بند کرنے کے لئے نہیں تو اس کے بڑھتے ہوئے ضرروں کو روکنے کے لئے واجب ہے تاکہ بخار کی کم سے کم میعاد بخیر و عافیت گزر کر بیمار تندرست ہو جائے۔ اور دل و دماغ وغیرہ اعضائے رئیسہ کو کوئی دائمی نقصان نہ پہنچے۔ یا علاج کی طرف سے غفلت اختیار کرنے کی وجہ سے یہ بخار دق وغیرہ کسی اور مہلک مرض میں مبدل نہ ہو جائے یا کم از کم میعادی بجائے اپنی لمبی میعاد اختیار نہ کرے لڈو جلیبی وغیرہ بیمار کو کھلانا پرلے درجے کی حماقت ہے یہ چیزیں ثقیل دیر ہضم اور مضر ہوتی ہیں ان سے بیمار کا ہاضمہ بگڑ کر مرض اور بھی شدت اختیار کر جاتا ہے۔ ٹھنڈی دواؤں کا عذر بھی کلی طور پر صحیح نہیں کیونکہ اس بخار میں صفرا کی تسکین کے لئے بنفشہ۔ نیلوفر وغیرہ استعمال کرنے ضروری ہیں۔ اور خون کی عفونت رفع کرنے کے لئے بھی اس میں بعض سرد دوائیں مفید ہیں مضر نہیں ہاں ساتھ ہی خاکشی وغیرہ ایسی گرم چیزوں کا استعمال بھی نافع ہے جن سے بخارانی دانے کھل کر نکل آئیں۔ اور خاکشی بالخاصیت بخار کو نافع ہے۔

دانے نمودار ہونے سے پہلے گل بنفشہ۔ نیلوفر ہر ایک سات ماشہ مویز منقی نو دانہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ بادیان پانچ ماشہ۔ آلو بخارا پانچ دانہ۔ خاکشی سات ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر روزانہ پلاتے رہیں اور مریض کے پانی کی صراحی میں ایک تولہ خاکشی کی پوٹلی باندھ کر ڈال دیں۔ اس سے امید ہے کہ دانے بخوبی نکل آئیں گے۔

اس بخار میں خون کے اندر عفونت شدید پیدا ہو جاتی ہے اور دانوں کے نکل آنے سے وہ دموی تعفن رفع ہو جاتا ہے۔ پھر بیمار کو افاقہ ہونے لگتا ہے۔ بعض اوقات دانے متواتر کئی بار نکلتے ہیں۔ جو مادہ کی کثرت کی علامت ہے۔ ذیل کی دوا دانوں کے نکلنے میں اور زیادہ موثر ہے یعنے خمیرہ مروارید پانچ ماشہ کھلا کر شیرہ عناب پانچ دانہ شیرہ مویز منقے نو دانہ شیرہ انجیر زرد تین دانہ عرق گاؤزبان میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ

ملا کر اور خاکشی تین ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اس بخار میں قبض نہ ہونے دیں تاکہ تعفن اخلاط ترقی نہ کرے بلکہ کچھ نہ کچھ خروج فضلات ہوتے رہنا ضروری ہے۔ مگر ملین دینے میں بھی بڑی احتیاط لازم ہے اور مسہل کا تو نام بھی نہ لینا چاہئے کیونکہ اس مرض میں طبیعت خود اسہال کی طرف مائل ہوتی ہے اگر اسہال شروع ہوجائیں تو پھر بند کرنے مشکل ہوجاتے ہیں لہذا شربت دینار عمدہ بنا ہوا دو تین تولہ پانی میں ملا کر دو وقت پلانا تلیین کے لئے کافی ہے یا برادہ اسپغول بقدر تین چار ماشہ پھانک کر اوپر سے مصری کا شربت پی لیا جائے اس سے بھی ایک اجابت ہوجاتی ہے اگر دست کثرت سے جاری ہوجائیں تو کسی معتدل طریق سے بند کرنے ضروری ہیں۔ اس کے لئے سلفورک ایسڈ آب آمیختہ کے دس قطرے ڈھائی تولہ سرد پانی میں ملا کر ایسی خوراک ہر تین گھنٹے بعد دینی بہت مفید ہے۔ باقی درد سر۔ بے خوابی۔ ہذیان وغیرہ عوارض کی تدابیر معمولی طریق پر کریں جن کا ذکر آگے موسمی بخار کے بیان میں آئیگا انشاء اللہ۔ انحطاط مرض میں کمزوری کا تدارک مربائے سیب ورق نقرہ یا دوا ء المسک وغیرہ سے کریں۔

غذا۔ ارہر کی دال کے پانی میں چپاتی بھگو کر۔ یا مسور کی دال کم مرچ ڈال کر کھلا سکتے ہیں۔ حریرہ آرد گندم۔ یا آش جو یا ساگودانہ بھی اچھا ہے۔ انجیر زرد کے دانے یا مویز منقی بھی کبھی کبھی کھلا دیا کریں۔

پرہیز۔ زیادہ تیز اور گرم چیزیں۔ گوشت۔ انڈے۔ مچھلی۔ لال مرچ گرم مصالحہ وغیرہ مضر ہیں۔

حمّیٰ دموی
فساد خون کا بخار۔ سونوخس
ٹائیفس فیور

جب کسی خلط کی خرابی سے خون بگڑ جائے اور وہ بخار کا باعث ہو تو وہ بخار حمّیٰ دموی کہلاتا ہے۔ اور اس کا خاص طبی نام سونوخس ہے۔ ڈاکٹری میں جو دو قسم کے شدید و متعدی بخار ٹائیفائڈ فیور اور ٹائیفس فیور کے نام سے مشہور ہیں وہ بھی دراصل اسی بخار کی اقسام میں سے ہیں۔

علامات۔ خون کا غلبہ۔ منہ کا ذائقہ شیریں۔ اعضا میں گرانی۔ چہرے کی رگیں پُر۔ آنکھیں سرخ۔ بھوک بند۔ انگڑائیاں اور جمائیاں بکثرت۔ پیشاب غلیظ

اور بخار مسلسل۔

اسباب بڑا سبب تو یہی ہوتا ہے کہ چاروں خلطوں میں سے کوئی خلط فساد خون کا باعث ہو جاتی ہے مگر کبھی گوشت انڈے وغیرہ مقوی غذاؤں کی کثرت استعمال سے خون کی زیادتی اور کبھی دیر تک دھوپ میں یا آگ کے سامنے بیٹھے رہنے سے خون میں حرارت پیدا ہو جانا بھی اس بخار کا محرک بن جاتا ہے۔

علاج۔ اس بخار کا بہترین علاج یہ ہے کہ شروع مرض میں پہلے ہفت اندام یا باسلیق کی فصد کھولیں۔ بشرطیکہ ضعف وغیرہ کوئی امر فصد کا مانع نہ ہو۔ لیکن بخار کو تین دن گزر جانے کے بعد کسی حالت میں فصد نہ کھلوائی جائے۔ بلکہ ایسی صورت میں بوقت ضرورت فصد کی بجائے شانوں کے درمیان پچھنے لگوانے مناسب ہیں۔ اس کے بعد عناب سات دانہ۔ تمر ہندی تین تولہ عرق شاہترہ دس تولہ میں مل چھان کر خاکشی چھ تولہ اس پر چھڑک کر پلائیں یا شاہترہ چھ ماشہ عناب سات دانہ بنفشہ چھ ماشہ تمر ہندی دو تولہ بھگو کر صاف کر کے مصری اور خاکشی ڈال کر پلائیں اگر مزاج میں گرمی نہ ہو۔ تو اسکو جوشاندہ کر پلانا زیادہ مناسب ہوگا۔ اتنی بات یاد رہے کہ جوشش خون کے تپ میں عناب اور شاہترہ خاص مفید دوائیں ہیں۔ یا کوئی تبرید کا نسخہ جو آئندہ صفراوی بخار کے علاج میں درج ہوگا استعمال کریں۔ یا عرق گاؤزبان۔ عرق مکو ہر ایک چھ تولہ میں تین ماشہ بہدانہ کا لعاب نکال کر اس میں شیرہ عناب پانچ دانہ اور شربت بنفشہ دو تولہ شامل کر کے سات ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں۔ اور شام کو عناب پانچ دانہ مغز تخم کدو تین ماشہ آلو بخارا پانچ دانہ کا شیرہ عرق شاہترہ۔ عرق نیلوفر ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت عناب چار تولہ شامل کر کے پلائیں۔

اس بخار میں عموماً پسینہ نہیں آتا۔ اس لئے مریض کو پسینہ لانا بہت مفید ہوتا ہے جس کی ایک تدبیر یہ ہے کہ نے تازہ و سبز کوٹ کر پانی نچوڑ لیں اور مریض کے سر اور کف پا پر طلا کریں۔ اور بدن کو گرم پانی میں تر کئے ہوئے کپڑے میں لپیٹ دیں۔ خوب کھل کر پسینہ آئے گا۔ پشت کے نیچے گرم پانی رکھنا بھی پسینہ لاتا ہے یا شویہ سے پسینہ آتا ہے مگر مریض کے بدن سے پسینہ پونچھتے رہیں۔ اور اپنے آپ کو یا شویہ کی بھاپ سے بچائیں۔

غذا۔ زیادہ سبز ترکاریاں مثلاً ساگ پالک۔ کدو۔ ترئی۔ خرفہ۔ کاسنی۔ کاہو۔ شلجم ککڑی کھیرہ۔ لیموں کا اچار جس میں مرچ کم ہو۔ مفید ہیں۔ آش جو مونگ کی کھچڑی اور دیگر ہلکی

زود ہضم غذائیں بھی مناسب ہیں۔

پرہیز: ہر قسم کی گرم اور ثقیل غذاؤں مثلاً گوشت۔ سرخ مرچ۔ انڈا۔ آلو۔ اروی۔ بینگن۔ ماش اور مسور کی دال سے پرہیز لازم ہے۔ زیادہ مقوی غذائیں مثلاً مکھن دودھ۔ گھی۔ بالائی بھی قابل پرہیز ہیں۔ ہاں اگر مریض زیادہ کمزور ہو گیا ہو تو کسی قدر بکری کا گوشت ترکاری میں ڈالتے ہیں

جب بخار سے افاقہ ہونے لگے تو طبیعت کی تقویت کیلئے صبح کو دوا المسک معتدل تین ماشہ یا کم و بیش عرق کاسنی دس تولہ اور شربت نیلوفر دو تولہ کے ساتھ اور شام کو مربہ سیب ایک تولہ ورق نقرہ میں لپیٹ کر بارہ تولہ عرق گاؤزبان کے ساتھ کھلائیں۔

اس بخار میں بحران عموماً ساتویں دن بڑھتا ہے اگر اس کے بعد بھی شکایت رہے تو سبز کاسنی کا پانی پھاڑ کر اس میں سے چار تولہ سکنجبین سادہ دو تولہ ملا کر چند روز تک پلاتے رہیں۔

حمّیٰ صفراوی

ایک قسم نائبہ حمے غب تجاری بخار — انگریزی میں انٹرمٹنٹ فیور
دوسری قسم تپ محرقہ — ییلو فیور

جب صفرا زیادہ مقدار میں پیدا ہو کر متعفن ہو جائے اور بخار کا باعث ہو تو اس بخار کو صفراوی بخار کہتے ہیں۔ عام گرم مزاج اشخاص کو گرما کے موسم میں لرزہ اور باری کا بخار اسی قسم کا ہوتا ہے۔ جس کو حمے غب کہتے ہیں۔ اور وہ ملیریا کے باعث بھی ہوتا ہے اس لئے موسمی بخار کہلاتا ہے۔ صفراوی بخار کی ایک اور شدید قسم حمے اصفر یا زرد بخار کے نام سے موسوم ہے۔ جس کو انگریزی میں ییلو فیور کہتے ہیں۔ جو خطرناک اور متعدی بخار ہے۔ اس کے ساتھ یرقان بھی ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں صفرا سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اور اس کا مخزن یعنے پتا بالکل خالی رہ جاتا ہے۔ کبھی یہ مرض بطور وبا بھی پھیل جاتا ہے۔

علامات۔ منہ کا ذائقہ نہایت تلخ۔ زبان خشک۔ پیاس کی شدت۔ قبض کی شکایت زرد بخار میں ان علامات کے ساتھ ساتھ معدہ میں درد۔ بار بار قے۔ جس کا رنگ عموماً زرد اور کبھی سیاہ ہوتا ہے۔ چند روز کے بعد کسی قدر پسینہ آنے یا پاخانہ میں صفرا کے خارج ہونے سے ان علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے اور بیمار شفایاب ہو جاتا ہے ورنہ اگر ان عوارض میں شدت ہوتی جائے۔ نکسیر پھوٹے یا مقعد سے جریان خون ہو۔ ہچکی آنے لگے۔ بیہوشی۔ تشنج ضعف وغیرہ ردی علامات پیدا ہوں تو انجام بخیر نہیں ہوتا۔

اسباب۔ زہر ملیریا کی شدت۔ یا گرم غذاؤں کی کثرت استعمال یا گرمی اور دھوپ میں زیادہ دیر تک رہنا وغیرہ جس سے بدن میں زیادہ صفرا پیدا ہو کر متعفن ہو جاتا ہے حمے غب جس میں تیسرے روز بخار کی باری ہوتی ہے خالص صفرا موجب بخار ہوتا ہے ورنہ کسی اور خلط کے ساتھ شامل ہو کر

علاج۔ تخم کاہو مقشر مغز تخم کدوے شیریں ہر ایک تین ماشہ بارہ تولہ عرق شاہترہ میں شیرہ نکال کر دو تولہ شربت نیلوفر شامل کرکے صبح وشام پلائیں۔ اگر چند نوبتیں گزر جائیں تو اس نسخہ میں چھ ماشہ خاکشی بھی چھڑک دیا کریں اور اگر قوت ضعیف ہو۔ یا تپ کے ساتھ خفقان بھی ہو۔ تو عرق کیوڑہ اور عرق بیدمشک عرق گاؤزبان اور گلاب تین تین تولہ بھی اضافہ کریں اور صندل سفید گلاب میں گھس کر ایک پارچہ اس میں تر کریں اور دل وجگر کے مقام پر رکھیں۔ جو قلق واضطراب کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر سر کی طرف ابخرات کے بڑھنے سے بیخوابی اور درد سر کی شکایت ہو اس کے لئے دیکھو علاج درد سر اور علاج بیخوابی۔ اگر کھانسی شامل ہو۔ تو اسی دوا میں لعاب بہدانہ اضافہ کریں اور درد گلو ہو۔ تو شیرہ عناب داخل کریں۔ اور اس سے غرغرہ کرائیں۔ اگر زبان کی خشکی بشدت ہو تو لعاب اسپغول سے کلی کرائیں۔ یا اس کی پوٹلی پانی میں تر کرکے چُساتے رہیں بشرطیکہ کھانسی یا نزلہ کی شکایت نہ ہو اگر پسینہ آئے تو کپڑے سے پونچھتے رہیں تاکہ مادہ پسینے کی راہ سے زائل ہوتا رہے۔

اگر مذکورہ بالا نسخہ صبح کو استعمال کریں۔ اور شام کو آلو بخارا پانچ دانہ اور زرشک دو ماشہ کا شیرہ عرق گلاب وبیدمشک میں نکال کر شربت نیلوفر یا سکنجبین ۲ تولہ شامل کرکے پلائیں۔ تو زیادہ مناسب ہے۔

یا دونوں وقت یہ نسخہ استعمال کریں۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ۔ گل نیلوفر۔ گل خطمی تخم خیارین نیمکوفتہ ہر ایک سات ماشہ آلو بخارا پانچ دانہ رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو مل چھان کر شربت نیلوفر چار تولہ ڈال کر پلائیں۔ پھوک میں اور پانی ڈال کر رکھ دیں شام کو مل چھان کر شربت ڈال کر نوش کرائیں

چھٹے روز شیرخشت ترنجبین ہر ایک چار تولہ سنا رکی سات ماشہ جوشاندہ کر شکر سرخ چار تولہ شامل کرکے مسہل دیں۔ اگلے روز پھر بدستور کوئی بترید کا نسخہ استعمال کریں۔ اسی طرح وقفے سے حسب ضرورت تین مسہل دیں۔ مسہل کے روز اگر دس بجے تک

دست آئیں۔ تو مدد کے لئے تمر ہندی چار تولہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں مل چھان کر شربت دینار چار تولہ ملا کر پلائیں۔

مسہلوں کے بعد بھی اگر کسی قدر بخار باقی رہے۔ تو صبح کو قرص طباشیر پانچ ماشہ ہمراہ آب کاسنی سبز پانچ تولہ پھاڑ کر شربت بزوری چار تولہ شامل کر کے کھلائیں۔

غذا۔ کدو۔ پالک۔ ترئی عرفہ مونگ کی دال چپاتی مغز خیارین کی کھیر۔ ساگودانہ۔ انگور سیب۔ ناشپاتی۔ نارنگی خشک بسکٹ۔ ہرے دھنئے کی چٹنی غرض تمام تر اور ٹھنڈی چیزیں دے سکتے ہیں۔

پرہیز۔ گوشت، لال مرچ۔ گڑ۔ تیل۔ انڈے۔ کھجور۔ آم۔ آلو۔ اروی۔ ماش کی دال۔ چنے کی دال وغیرہ گرم اور ثقیل اشیاء سے یونانی اطبا دودھ سے پرہیز رکھنا بھی لازم سمجھتے ہیں۔ مگر ڈاکٹری میں دودھ ہر مرض میں ضروری غذا تسلیم کی گئی ہے۔ کیونکہ انگریزی دواؤں کی خشکی اس سے دفع ہوتی ہے اور خود دودھ دوائیں دودھ کی مصلح بن جاتی ہیں۔

انتباہ۔ صفراوی بخار میں دودھ شربت۔ قند۔ نبات وغیرہ ہر قسم کی شیریں چیزیں جن میں ترشی شامل نہ ہو معدہ میں پہنچکر صفرا بن جاتی ہیں جن سے اور بھی صفرا کو ترقی ہو کر مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مگر شربت نیلوفر بالخاصیت صفرا میں متحیل نہیں ہوتا۔

حمی بلغمی
جسے دائمی۔ تپ لازم
رمیٹنٹ فیور

بلغمی بخار جو بلغم کی زیادتی اور خرابی سے ہوتا ہے اس میں زیادہ تر بچے اور بوڑھے مبتلا ہوتے ہیں۔ کیونکہ عمر کے ان حصوں میں بلغم زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

علامات۔ بدن میں تھکان اور سستی زیادہ، انگڑائیاں اور جمائیاں بکثرت۔ منہ کا ذائقہ پھیکا۔ بھوک پیاس بند۔ منہ سے پانی بکثرت جاری۔ پیشاب غلیظ۔ حرارت کی کمی بیشی۔ یہ بخار ملیریا کے باعث بھی ہو جاتا ہے اس لئے موسمی بخار کی اقسام میں شامل ہے

اسباب۔ ثقیل اور سرد غذاؤں کی کثرت استعمال۔ سرد مقامات میں قیام ورزش نہ کرنا۔ پانی میں زیادہ دیر تک رہنا وغیرہ۔

علاج۔ شربت بنفشہ دو تولہ۔ عرق بادیان۔ عرق عنب الثعلب ہر یک چھ تولہ

شامل کرکے صبح و شام پلائیں۔ یا شربت کی بجائے بنفشہ بادیان ہر ایک چھ ماشہ شیرہ نکال کر دو تولہ شکر سفید شامل کرکے پلائیں۔ اگر تین دن تک بخار زائل نہ ہو تو اسی نسخے میں سات ماشہ خاکشی چھڑک کر پلاتے رہیں۔

اگر اسی طرح پانچ چھ روز گزر جائیں اور افاقہ نہ ہو۔ تو سمجھنا چاہیے کہ مادہ شدید ہے۔ لہذا اس کے اخراج کے لئے منضج کا استعمال ضروری ہے پس مذکورہ بالا نسخہ صرف شام کو پلانا اور صبح کے وقت یہ نسخہ استعمال کرنا شروع کریں۔ گل بنفشہ۔ بادیان۔ بیخ کاسنی۔ پرساوشان ہر ایک سات ماشہ مویز منقی نو دانہ۔ گاؤزبان۔ عنب الثعلب۔ بیخ بادیان۔ اصل السوس۔ تخم کشوث ہر ایک پانچ ماشہ تخم کشوث کو کپڑے کی پوٹلی میں باندھ لیں۔ سب دواؤں کو شب کے وقت گرم پانی میں بھگو دیا کریں صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں۔ یا یہ مختصر نسخہ استعمال کریں۔ کہ بادیان انیسوں اصل السوس بقدر مناسب جوشا کر گلقند آفتابی شامل کرکے ملیں اور صاف کرکے پلائیں۔ اگر شربت بزوری بھی شامل کریں تو بہتر ہے۔

ہفتہ کے بعد جب مادہ کے پک جانے کے آثار غالب ہوں تو یہ مسہل دیں۔ بادیان سات ماشہ انیسوں چار ماشہ پرساوشان پنج ماشہ تربد سفید چھ ماشہ مویز منقی دو تولہ انجیر زرد چار عدد برگ سنا ایک تولہ سب کو جوشا کر صاف کرکے مغز خیار شنبر پانچ تولہ گلقند چار تولہ شامل کرکے خوب مل لیں اور دوبارہ صاف کرکے روغن بادام چار ماشہ یا شیرہ مغز بادام پنج عدد ملا کر پلائیں اگر بلغم غلیظ اخراج کے لئے مقوی مسہل دینا منظور ہو۔ تو چار گھڑی رات باقی رہے جب ایارج سات ماشہ گرم پانی کے ساتھ کھلا کر مریض کو سلا دیں پھر صبح کو مسہل دیں۔ مگر تاوقتیکہ جب ایارج کے اثر سے ایک دو دست نہ آجائیں مسہل نہ دیں ورنہ نفخ ہو کر موجب تکلیف ہوگا اور بہتر یہ ہے کہ مسہل مذکور سے ایک روز پہلے ذیل کے نسخہ کا استعمال کرائیں۔ بادیان بنفشہ ہر ایک چھ ماشہ۔ سنائے مکی ایک تولہ گل سرخ پنج ماشہ مویز منقی دو تولہ تخم کاسنی پنج ماشہ۔ سپستان نو دانہ۔ گلقند دو تولہ جوشا کر مل چھان کر پلائیں اس سے امید ہے کہ سدہ خارج ہوگا۔ پھر مذکورہ مسہل قوی دیں ورنہ سدہ پڑ جانے اور قبض عارض ہونے کا احتمال ہے۔ پھر ایک روز کا وقفہ دے کر تیسرا مسہل اور دیں۔ اگر ان تمام تدابیر کے بعد کچھ حرارت دائمی باقی رہے تو مندرجہ ذیل دواؤں میں سے

مناسب دوا استعمال کریں۔

اٹھ پہری۔ بہت مشہور دیسی نسخہ ہے۔ جو اکثر مفید پڑتا ہے یعنے اجوائن دیسی ایک تولہ مٹی کے کورے آبخورے میں پانی ڈالکر صبح کو بھگو دیا کریں اور ایک دن رات بھر یعنے آٹھ پہر تک پڑا رہنے دیں۔ دوسرے دن صبح کو اس کا زلال نتھار کر شیریں کر کے پلائیں اگر شربت بنفشہ دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔ تو زیادہ مناسب ہے۔ یا ذیل کے نسخوں میں سے کوئی نسخہ حسب ضرورت استعمال کریں

قرص انیسون۔ نئے اور پرانے حمی بلغمی کے لئے نہایت مجرب ہے۔ انیسون افسنتین مغز بادام تلخ سنبل الطیب صبر زرد ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث سازج ہندی اسارون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ مصطگی تخم کرفس ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر گلاب میں قرص بنالیں اور بقدر ایک درم جوشاندہ افسنتین کے ساتھ استعمال کریں۔

مطبوخ خاکشی۔ خاکشی ایک تولہ دو تولہ شربت بنفشہ ملاکر پانی میں پہلے ایک جوش دیکر پلائیں اسی طرح سات دن تک ایک ایک جوش بڑھاتے جائیں آٹھویں دن سے ایک ایک جوش کم کرتے جائیں جب مقدار اول پر آجائے تو استعمال ترک کرادیں۔

نقوع گلو۔ گلو سبز ایک تولہ باریک پرت کر کے رات کو گرم پانی میں بھگو دیا کریں صبح کو زلال نتھار کر شربت بنفشہ دو تولہ ملاکر چند روز پلائیں۔

سفوف طباشیر۔ بلغمی بخار کے لئے مفید تر ہے۔ زہر مہرہ طباشیر سمندر پھل تخم الائچی خرد ست گلو ہر ایک تین ماشہ نبات سفید ہموزن ملاکر تین ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

شفایاب ہونے کے بعد تقویت کے لئے خمیرہ گاؤزبان تین سے پانچ ماشہ تک علی الصباح عرق گاؤزبان وعرق عنب الثعلب کے ساتھ دیتے رہیں۔ اور شام کو دواءالمسک معتدل ساڑھے چار ماشہ کھلایا کریں۔ یا لال گھاسا ایک، دو سرخ شہد میں ملاکر چٹائیں۔ ان تمام دواؤں کے بنانے کی ترکیبیں بیاض کریمی میں درج ہیں۔ اس بخار کے دوران میں ہاضمہ کا خاص خیال رہے ورنہ معدہ یا تلی ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لہذا کھانا کھانے کے بعد جوارش کمونی پانچ سے سات ماشہ کھلا دیا کریں۔ اس کا نسخہ بھی بیاض کریمی میں دیکھیں

غذا۔ لطیف اور زود ہضم دی جائے۔ بکری اور مرغ۔ تیتر۔ بٹیر وغیرہ پرندں کا گوشت۔ مونگ یا ارہر کی دال اور چپاتی۔ ادرک و پودینہ کی چٹنی بھی دیسکتے ہیں۔

پرہیز۔ دیر ہضم غذا اور سرد تر اشیار مثلاً آلو۔ اروی۔ ٹنڈو۔ پالک۔ کدو۔ ترفہ بریان۔ چنے اور ارُد کی دال۔ چاول مچھلی۔ دودھ۔ مکھن۔ بالائی۔ انگور۔ سیب۔ رنگترہ وغیرہ نہ کھائیں۔ اس قسم کی چیزیں بلغم پیدا کرتی ہیں۔

حمّٰی سوداوی
حمّٰی ربع۔ چوتھیا بخار
کوارٹن فیور

جب کسی خلط کے لطیف اجزا فنا ہو کر کثیف اجزا رہ جائیں تو اس بقیہ خلط کو سودائے غیر طبعی کہتے ہیں۔ بعض اوقات سودائے غیر طبعی میں عفونت پیدا ہو کر بخار آنے لگتا ہے جو چوتھے روز کی باری سے آتا ہے اس لئے اس کا نام چوتھیا بخار ہے۔ طب میں اسکو ربع (رے کی زیر سے) کہتے ہیں۔

علامات۔ نبض سست۔ پیشاب کم۔ آنکھوں میں گدلاہٹ۔ بدن کا رنگ سیاہی مائل۔ کبھی تلی بھی بڑھ جاتی ہے۔

اسباب۔ گرم اشیار اور ترشیوں کے کثرت استعمال اور ثقیل و دیر ہضم غذاؤں کے کھانے سے سودا زیادہ پیدا ہو کر فاسد ہو جاتا ہے اور اس بخار کا باعث ہوتا ہے

علاج۔ یہ بخار بعض اوقات عرصہ تک پریشان کرتا ہے۔ لہٰذا سودا کے نضج کی تدبیر کرکے اس کو بذریعۂ مسہل خارج کرنا چاہیئے اور اس میں منضج و مسہل کے وہی نسخے استعمال کرنے چاہئیں جو مالیخولیا میں کیئے جاتے ہیں (یا) بادیان بادرنجبویہ گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ جوش کر گلقند آفتابی داخل کرکے صاف کرکے پلائیں۔ اور دو ڈھائی ہفتے تک اس کا استعمال جاری رکھیں۔ اگر مناسب سمجھیں تو تین ماشہ افتیمون تھیلی میں باندھ کر جوشاندہ میں شامل کریں۔ پھر تھیلی نکال دی جائے۔ جب خلط فاسد کے پک جانے کے آثار دیکھیں۔ تو اسی نسخے میں مغز فلوس پانچ تولہ شیر خشت ترنجبین ہر ایک چار تولہ شیرۂ مغز بادام پانچ دانہ شامل کرکے بطور مسہل دیں۔ (یا) اصل السوس گاؤزبان اسطوخودوس تخم کاسنی عنب الثعلب مویز منقی۔ بادیان۔ بیخ بادیان۔ بیخ کاسنی تخم خیارین ہر ایک سات ماشہ بھگو کر دو تولہ گلقند شامل کرکے صاف کرکے روزانہ پلائیں مسہل کے روز اس میں افتیمون بسفائج

اور سنا بمقدار مناسب ضرور شامل کریں۔

(ب) اصل السوس مقشر تخم کاسنی تخم کرفس ہر ایک پانچ ماشہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے سکنجبین دو تولہ ملا کر پلاتے رہیں۔

اگر تلی کے بڑھ جانے سے یہ بخار آنے لگے تو گل بنفشہ سات ماشہ مویز منقی نو دانہ۔ بیخ کاسنی بادیان ہر ایک سات ماشہ گاؤزبان ملیٹھی ہر ایک پانچ ماشہ۔ انجیر زرد تین دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ شامل کر کے چند روز تک پلائیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد سفوف طحال تین تین ماشہ کھلا دیا کریں۔ اور تلی کا حسب معمول علاج کریں۔ سفوف طحال۔ کباب چینی۔ پھکر مول۔ جوکھار۔ ہلیلہ زرد۔ ہینگ نمک سنگ نمک سونچر و رنگ کابلی شیطرج۔ کف دریا۔ زبد سفید۔ نانخواہ مساوی کوٹ چھان کر رکھیں۔

دوا۔ چوتھیا بخار کے لئے مفید ہے۔ برگ پان۔ مغز بادام۔ ہر ایک تین عدد بھنگ ڈیڑھ ماشہ نبات سفید چھ ماشہ شیرہ نکال کر باری سے چھ گھڑی پہلے پلا دیں۔ کئی اور مفید و مجرب دوائیں بیاض کریمی میں درج ہیں۔ اگر ضعف یا بدہضمی کی شکایت ہو تو اس کی تدبیر کریں۔

غذا۔ تندرستوں کی سی دینی چاہیئے۔ تاکہ قوت قائم رہے۔ بکری کے گوشت کا شوربا۔ چپاتی۔ چاول خشکہ۔ پلاؤ۔ دودھ مکھن۔ بالائی نان بہار بسکٹ وغیرہ حسب ضرورت دیں۔

ج **پرہیز۔** اس بخار میں پرہیز کی زیادہ پابندی لازم نہیں تاہم۔ بینگن۔ لہسن۔ پچھنے۔ مسور کی دال۔ ماش کی دال۔ آلو کچالو اروی بھنڈی۔ گوبھی وغیرہ۔ بادی یا خشکی پیدا کرنے والی اشیا اور ثقیل و دیر ہضم اور ابخرات پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز رہے تو بہتر ہے۔

موسمی بخار۔ ملیریل فیور

اس بخار کا تعلق خاص موسم سے ہے جو ساون کے مہینے سے لے کر آخر کاتک تک رہتا ہے۔ ان مہینوں میں یہ عام طور پر پھیل جاتا ہے۔ اس لئے موسمی بخار کہلاتا ہے۔ اس کا

باعث ایک خاص زہریلا مادہ ہوتا ہے۔ جس کو ملیریا کہتے ہیں۔ اور وہ اس موسم میں ہوا میں پھیل کر اس بخار کا باعث ہوتا ہے یہ بخار اس قدر ہلاکت خیز ہے کہ دنیا میں جس قدر موتیں ہوتی ہیں۔ ان میں دو تہائی اموات صرف اس بخار سے واقع ہوتی ہیں۔

ملیریا کا زہر انسان کے جسم میں داخل ہو کر مختلف قسم کے بخار اور کوئی دیگر امراض پیدا کرتا ہے۔ بخاروں میں سے بعض مرتبہ بلغمی بخار اور اکثر صفراوی بخار تیجاری اور چوتھیہ وغیرہ اسی کے اثر سے ہوتے ہیں۔ پس ملیریل فیور یعنی موسمی بخار کوئی خاص ایک قسم کا بخار نہیں۔ بلکہ بخار کی بہت سی اقسام پر مشتمل ہے۔ اس لئے طب میں ملیریل فیور کے لئے کوئی خاص نام نہیں۔ بلکہ اسکی جملہ اقسام کے لئے حمٰے غب حمٰے ربع۔ حمٰے لازمہ تپ لرزہ وغیرہ الگ الگ نام ہیں۔ جب دیکھو کہ موسم مذکور میں بخار عام طور پر پھیل رہا ہے۔ تو ہر مریض کا بخار خواہ بظاہر کسی قسم کا ہو۔ اس کو علامات کے ذریعہ سے دوسرے بخاروں سے ممیز کر کے علاج کیا جائے۔

علامات - ملیریا بخاروں میں بخار کے آغاز سے پہلے مریض کو سستی اور اعضا شکنی کی شکایت ہوتی ہے۔ انگڑائیاں اور جمائیاں آتی ہیں۔ سانس جلدی چلتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ کبھی قے بھی آتی ہے۔ سردی محسوس ہوتی ہے۔ دھوپ اچھی لگتی ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے اور اس کی رنگت ہلکی زرد یا سفید ہوتی ہے۔ جب بخار چڑھنے لگتا ہے۔ تو بدن دکھتا ہے اور سر میں درد ہوتا ہے۔ زبان خشک اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے مریض بات چیت طوالت سے کھینچ تان کر کرتا ہے۔ بخار زیادہ ہو جاتا ہے تو غذا سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اور کرب و بے چینی بڑھ جاتی ہے کبھی ہذیان تک نوبت پہنچ جاتی ہے جب باری ختم ہونے لگتی ہے تو پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے۔ جس کے بعد مریض بیحد کمزور ہو جاتا ہے۔ چپ چاپ آنکھیں بند کئے لیٹا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کوئی نہ بلائے اگر ملیریا کی کمیت زیادہ ہو تو صبح سے بخار چڑھ جاتا ہے اور آٹھ دس گھنٹے تک شدت کے ساتھ رہ کر اتر جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے۔ اس بخار کی نوبت روزانہ کسی قدر وقفے کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر کمیت کم ہو۔ تو دوپہر کو شدت کے ساتھ لرزے سے بخار ہوتا ہے۔ اور چھ سے آٹھ گھنٹے تک رہ کر اتر جاتا ہے۔ اس کی نوبت ایک دن چھوڑ کر آتی ہے۔ اس لئے اسکو تیجاری کہتے ہیں۔ یا دو دن کے وقفے سے بخار ہوتا ہے۔ اسکو چوتھیا کہتے ہیں۔

اسباب۔ مذکورہ اقسام کے تمام بخاروں کا اصلی سبب ملیریا زہر ہے۔ جو ایک قسم کے زہریلے ابخرات ہیں۔ یہ ابخرات شدید گرمی کے بعد برسات آنے اور بارش میں بھیگے ہوئے گلے سڑے پتوں۔ پودوں۔ بیلوں اور دیگر نباتی اجزا پر دھوپ پڑنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ مگر جدید تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ زہر ایک قسم کے مچھر میں ہوتا ہے جس سے انسان کے جسم میں وہ زہر داخل ہو جاتا ہے اور یہ مچھر انہی ایام میں بکثرت ہوتے ہیں

حفظ ماتقدم۔ ملیریا کے موسم میں مچھروں کے حملے سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اور اس کے لئے رات کو بلند و ہوادار چھت پر سونا زیادہ موزون ہے اگر مچھر دانی میں سوئیں تو اور بھی بہتر ہے۔ مچھروں کو گندھک یا عود قرحا کی دھونی سے دفع کرنا اور ان کے انڈے بچوں کو فنا کرنا چاہئے۔ جو گھر کے تاریک کونوں کھدروں میں پرورش پاتے ہیں۔ اگر کوئی خوشبودار یا سادہ تیل بدن پر مل لیا جائے تو مچھر بدن کے روغن آلودہ حصے پر نہیں بیٹھتا۔ آزمودہ ہے۔ ان ایام میں بطور حفظ ماتقدم ہر روز علی الصباح ایک دو یا تین رتی کونین کھالینی چاہیے۔ اس لئے ملیریائی زہر جو خون میں جذب ہو چکا ہو۔ فنا ہوتا رہتا ہے۔

کونین ملیریا کے زہر کا بہترین علاج ہے۔ اس مہلک مادہ کے فنا کرنے کے لئے آج تک اس سے زیادہ اور کوئی مفید دوا ثابت نہیں ہوئی۔ جب مذکورہ موسم میں یہ بخار پھیل رہا ہو۔ تو ہر تندرست شخص کو بطور حفظ ماتقدم کونین کی گولیاں دو تین سرخ روزانہ پانی یا دودھ یا شربت بنفشہ کے ساتھ کھانی چاہئیں۔ کونین کی بنی بنائی گولیاں جن پر مصری چڑھی ہوتی ہے بازاروں میں بکتی ہیں لیکن ان سے بہتر وہ گولیاں ہیں جو خود بنائی ہوں۔ وہ معدہ میں جلدی حل ہو کر اپنا اثر کرتی ہیں تولہ دو تولہ کونین میں گوند کا پانی چند قطرے باحتیاط ڈال کر آدھی آدھی رتی بھر گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کریں۔ گولیوں سے زیادہ زود اثر اور مفید صورت یہ ہے کہ کونین کو مکسچر کی صورت میں استعمال کیا جائے۔ جس کا طریقہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

کونین مکسچر۔ سیلفورک ایسڈ۔ (تیزاب گوگرد) ایک حصہ اور پانی گیارہ حصہ ملا کر ایک شیشی میں محفوظ رکھیں جب مکسچر بنانا ہو تو ایک اور شیشی میں ساڑھے سات سرخ کونین اور پانچ تولہ پانی ڈال کر ملائیں اس کے بعد آب آمیختہ تیزاب کے

تیس قطرے احتیاط کے ساتھ شامل کر دیں۔ جس سے فوراً کونین پانی میں حل ہو جائیگی۔ اس پانی سے ڈھائی تولہ پھر ایک جوان کی خوراک ہے بچے کے لئے حسب عمر کم دیں۔ اور اگر کسی سے کونین کی خشکی برداشت نہ ہو سکے اس کے لئے پھر میں کونین کی مقدار کم دی جا سکتی ہے۔ کونین نہار منہ یا کھانے کے بعد ہر صورت میں دے سکتے ہیں۔ نہار منہ دینی ہو۔ تو اس کے ساتھ دودھ یا شربت بنفشہ یا شربت نیلوفر وغیرہ پلا دیں۔ پھر طبیعت بیکل نہیں ہوتی۔ اگر کسی کو اس کے کھانے سے خشکی اور بے چینی محسوس ہو۔ تو اسکے تلوؤں اور ہاتھ پاؤں میں روغن چنبیلی یا گھی کی مالش کرنی چاہئے۔ فوراً تسکین ہو جائیگی۔

علاج حمّے دائمی یعنی ہر وقت۔ رہنے والے بخار ربغب یعنے تیجاری بخار اور ربع یعنے چوتھیا بخار جن کا بیان مع علاج پیچھے گذر چکا خلطی بخار تھے۔ یعنے کسی خاص خلط کا غلبہ ان کا سبب ہوتا ہے۔ میریا کے سبب سے بھی دائمی بخار اور تیجاری اور چوتھیہ ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی الگ الگ خلط کا غلبہ ہوتا ہے۔ مگر اس غلبہ خلط کا اصلی سبب صرف ایک یعنے ملیریا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ان سب بخاروں کے لئے ایک ہی طرح کا علاج کیا جاتا ہے جسکو ہم یہاں درج کرتے ہیں۔

شروع بخار میں مریض کو کچھ کھانے کو نہ دیں۔ بلکہ اگر معدہ پہلے سے پُر ہو تو قے کرا دینی چاہئے تاکہ طبیعت سبک ہو جائے اور اس کے لئے آدھی چھٹانک نمک آدھ سیر گرم پانی میں حل کر کے پلا دیں۔ یا سکنجبین اور گرم پانی سے قے کرائیں۔ سب سے آسان یہ ہے کہ زنک سلفاس جو ایک انگریزی دوا ہے۔ سات رتی کی مقدار میں پاؤ بھر گرم پانی میں حل کر کے پلا دیں فوراً قے ہوگی۔ پھر تین چار روز تک ان نسخوں میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں (۱) گل بنفشہ بادیان ہر ایک سات ماشہ گاؤزبان۔ گل نیلوفر ہر ایک پانچ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ اگر پیاس کی شدت اور کھانسی یا نزلہ کی شکایت نہ ہو تو تخم کاسنی پانچ ماشہ۔ املی دو تولہ۔ آلو بخارا پانچ دانہ بھی شامل کر دیں اور صبح کو چار تولہ گلقند کیساتھ مل چھان کر پلا دیں۔ اگر اس کے ساتھ دو رتی کونین کی گولیاں بھی کھلا دیں۔ تو زیادہ مفید ہے۔ شام کو عناب پانچ دانہ مغز کدو تین ماشہ۔ صندل سفید تین ماشہ۔ مغز بادام شیریں تین دانہ شیرہ نکال کر شربت نیلوفر یا نبات سفید دو تولہ شامل کر کے پلاویں۔ یا ان دونوں میں سے ایک نسخہ دونوں وقت پلائیں۔

(۲) یا گل نیلوفر سات ماشہ گل بنفشہ گل سرخ ہر ایک چھ ماشہ آلو پانچ دانہ الی دو تولہ سبکو بھگو کر چھان کر تخم کاسنی اور تخم کاہو ہر ایک چھ ماشہ کا شیرہ نکال کر شامل کریں اور شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلادیں۔ چاہیں تو کونین کی گولیاں بھی ساتھ دے سکتے ہیں۔ پھر انہی دواؤں کے پھوک میں پانی ڈال کر رکھیں اور شام کو مل چھان کر تازہ دواؤں کا شیرہ شامل کر کے پلائیں۔ پانچویں روز مسہل دیں۔ جس کی آسان ترکیب یہ ہے۔ کہ میگنیشیا جو ایک انگریزی دوا ہے اور اسکو سالٹ بھی کہتے ہیں۔ بمقدار تین تولہ آدھ پاؤ گرم پانی یا عرق گلاب میں حل کر کے کپڑے سے چھان کر نہار منہ پلادیں۔ یا کوئی دیسی مسہل گولیوں کی صورت میں کھلائیں۔ جس کی بہت سی ترکیبیں بیاض کبیر میں درج ہیں ان میں سے ایک نسخہ حب سرخ عجیب الاثر اور بے نظیر مسہل ہے۔ اطباء کا پرانا طریق مسہل یہ ہے کہ املتاس کا گودا پانچ تولہ ترنجبین چار تولہ گلقند تین تولہ آلو بخارا دس دانہ سب کو عرق سونف عرق گاؤزبان عرق شاہترہ ہر ایک دس تولہ میں بھگو کر اور صاف کر کے چھ ماشہ روغن بادام ڈال کر پلادیں۔ ملیریا کے ہر قسم کے بخار کو روکنے کے لئے کونین سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ بلکہ ملیریا بخار کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ وہ عموماً کونین کے کھانے سے رک جاتا ہے۔ لہٰذا سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ دیسی دواؤں کو چھوڑ کر کونین کا مکسچر جس کی ترکیب پہلے درج ہو چکی ہے ڈھائی تولہ بخار چڑھنے سے چار گھنٹہ پہلے اور ڈھائی تولہ بخار اترنے کے بعد پلادیں۔ یا ایک ماشہ کونین کی گولیاں سارے دن میں چار چار گھنٹے کے وقفہ سے دودھ کے ساتھ کھلادیں۔ اور آرام کے دن اس سے نصف خوراک دیں انشاءاللہ تعالیٰ دو تین نوبتوں تک بخار رک جائیگا۔ جلاب کے بعد بھی اگر بخار جاری رہے تو کونین کا استعمال مفید ہے۔ اگر کسی مریض کو کونین موافق نہ پڑے۔ تو حب کرنجوہ یا حب سم الفار استعمال کرائیں۔ جو بہت مفید و مجرب ہیں اور بیاض کبیر کے باب حمیات میں ان کے نسخے درج ہیں۔ باقی عوارض کا تدارک بطریق مندرجہ ذیل کریں:

لرزہ۔ مریض کو لحاف اوڑھائیں۔ گرم اینٹ سے جسم کو سینکیں۔ گرم گرم چائے یا گرم دودھ پلائیں یا ایک ماشہ شورہ قلمی ذرا سے گرم پانی میں گھول کر پلائیں۔

پیاس کی شدت ہو تو تھوڑا تھوڑا سرد پانی پلائیں۔

یا سوڈا یا لیمونیڈ برف ڈال کر پلائیں۔ یا سکنجبین لیمو یا املی آلو بخارا کا زلال نبات ڈالکر برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں۔ منہ کی خشکی میں بہدانہ یا اسپغول کی پوٹلی پانی میں تر کر کے چبانے دیں۔ یا سویز منقی دھو کر تخم نکال کر ذرا سا نمک لگا کر توے پر کسی قدر گرم کر لیں اور منہ میں رکھنے کو دیں۔ آلو بخارا کا دانہ چوسنا بھی مفید ہے۔

متلی اور قے۔ اگر معدہ پُر ہو تو بطریق مذکور قے کرا دیں۔ ورنہ نم معدہ کے مقام پر جس کو عوام کوڑی کہتے ہیں۔ رائی کا پلستر لگا دیں۔ اور بیس منٹ کے بعد اتار ڈالیں۔ برف چبائیں۔ لیموں کا عرق۔ پانی اور مصری ڈال کر گھونٹ گھونٹ دیں یا شربت انار پلائیں۔

درد سر کی شدت ہو۔ تو سرکہ ایک حصہ پانی آٹھ حصہ ملا کر اس میں رومال تر کر کے سر پر رکھیں۔ یا صرف ٹھنڈے پانی میں رومال تر کر کے رکھیں اور خشک نہ ہونے دیں

بیخوابی کے لئے سر پر روغن خشخاش لگائیں اور قدرے روغن خشخاش اور روغن کاہو و روغن نیلوفر ناک میں ٹپکائیں۔ اور ذرا سی افیون گھس کر کنپٹی پر لگا دیں۔ یا کوئی اور دوا مندرجہ مدسہ استعمال کریں؛

ہذیان۔ اگر مریض بہکی باتیں کرنے لگے تو اس کا تدارک ضروری ہے۔ کیونکہ بعض اوقات یہ علامت سرسام کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ پس اسکے سر کے بال کتروا کر سر پر متواتر برف رکھیں یا بکری کے دودھ میں پانی ملا کر اس میں رومال تر کر کے سر پر رکھیں اور خشک نہ ہونے دیں۔ یا دودھ کی بجائے خالص ٹھنڈا پانی استعمال کریں۔ سرکہ اور گل روغن میں رومال تر کر کے سر پر رکھنا بھی مفید ہے۔ رانوں اور بازوؤں کو کس کر باندھ دینے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے سر کا جوش خون نیچے کی طرف رجوع کرنے لگتا ہے؛

غذا۔ بلکی زود ہضم غذا مثلاً کھچڑی، پالک کا ساگ۔ کدو۔ توری۔ ٹنڈے کی ترکاری مونگ کی دال چپاتی۔ ہلکا شوربہ۔ جس میں دھنیا اور آلو بخارا ڈالا ہو دیں۔ بیدانہ۔ انار۔ سیب انگور۔ نارنگی وغیرہ بھی حسب ضرورت دیں؛

پرہیز۔ مریض کو ثقیل اور دیر ہضم غذا نہ کھانے دیں۔ زیادہ دھوپ میں چلنے پھرنے بارش میں بھیگنے اور گیلا کپڑا بدن پر رکھنے سے بھی پرہیز لازم ہے کونین وغیرہ انگریزی دواؤں کے استعمال کی صورت میں دودھ کا استعمال جائز بلکہ ضروری ہے۔ تاکہ ان دواؤں کی گرمی خشکی رفع ہو۔ مگر طبی علاج میں عموماً دودھ سے منع کیا جاتا ہے۔ کیونکہ دودھ

اندر جاکر جلدی صفرا یا بلغم بن جاتا ہے ؎

حمیٰ دق

تپ دق / ہکٹک فیور

دق کے معنے ہیں باریک ہوجانا۔ چونکہ اس بخار میں مریض اس قدر دبلا پتلا ہوجاتا ہے۔ کہ صرف ہڈیاں اور کھال باقی رہ جاتی ہے۔ اس لئے یہ نام مقرر ہوگیا۔ اس انتہا کی لاغری کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عام بخاروں میں تو حرارت صرف خون میں ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے عضلات و عظام وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں۔ مگر حمیٰ دق میں حرارت گوشت ہڈی وغیرہ اصلی اعضا میں ٹھہر جاتی ہے۔ اور روز بروز بدن جسم کی رطوبت (یعنی تری وشادابی) کو سکھاتی رہتی ہے۔ اطبا دق کے مریض کی مثال ایک روشن چراغ سے دیا کرتے ہیں۔ جس میں پہلے تیل جل جل کر روشنی دیتا رہتا ہے اور بتی سلامت رہتی ہے۔ لیکن جب تیل ختم ہوجاتا ہے تو پھر بتی میں آگ لگ جاتی ہے۔ وہ جل جل کر فنا ہوجاتی ہے ؎

علامات یہ بخار اکثر نوجوانوں کو سترہ سال سے تیس سال کی عمر تک ہوتا ہے شاذونادر بچے اور بوڑھے بھی اس میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور کبھی کبھی یہ بخار ایسے غیر محسوس طریق سے شروع ہوتا ہے۔ کہ اس کی چنداں پروا نہیں کیجاتی صرف ذرا سی تیزی نبض میں محسوس ہوتی ہے اور جسم دبلا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ مگر تھوڑے دنوں بعد یہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہ ہر روز صبح کو طبیعت بحال اور تیسرے پہر کو سست ہوجاتی ہے اور اس کے بعد بخار تیز ہونے لگتا ہے اگر کسی اندرونی عضو میں پیپ پڑنے سے یہ بخار ہو۔ تو کسی قدر لرزے کیساتھ چڑھتا ہے۔ پھر کچھ دیر بعد پسینہ آکر بخار میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ کبھی اس بخار کی دو نوبتیں ہونے لگتی ہیں۔ پہلی نوبت دوپہر کو ہوکر چار پانچ گھنٹے رہتی ہے۔ اس کے کچھ دیر بعد دوسری نوبت کا بخار رات کے دو بجے تک رہتا ہے۔ پھر پسینہ آکر اتر جاتا ہے۔ رخساروں پر سرخ رنگ کا حلقہ پڑجاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں جلتے ہیں۔ گرمی محسوس ہوتی ہے۔ لاغری بڑھ جاتی ہے۔ بھوک پہلے پہلے معمولی انداز پر ہوتی ہے۔ مگر پھر کم ہونے لگتی ہے۔ مریض بہت کمزور ہوجاتا ہے آواز ضعیف اور باریک ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کو جب دست آنے لگ جائیں۔ اور ہاتھ پاؤں متورم ہوجائیں۔ تو شفا کی امید کم ہوتی ہے ؎

اسباب۔ زیادہ تر یہ بخار سِل (یعنے پھیپھڑے میں زخم پڑ جانے) کے سبب سے عارض ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کے ساتھ کھانسی اور اس میں بلغم خون پیپ کا نکلنا لازمی امر ہے۔ جگر گردہ۔ تلی وغیرہ کسی اندرونی عضو میں پیپ پڑ جانے سے بھی یہ بخار ہوتا ہے کبھی خلطی بخار (یعنے دموی۔ صفراوی۔ بلغمی سوداوی بخار) یا عفنی بخار (موتی جھارا) زیادہ عرصہ تک رہنے اور معالج اور تیمار دار کی بدتدبیری سے تپ دق کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے ساتھ کھانسی کا ہونا لازمی نہیں۔

علاج۔ یہ مرض ناقابل علاج اور یاس انگیز سمجھا گیا ہے اور بہت کم لوگ اس کی گرفت میں آکر سلامت نکلے ہیں۔ تاہم ہمت نہ ہارنی چاہیے۔ درستی وتدبیر۔ دوا دارو علاج معالجہ پوری مستعدی اور توجہ سے کرنا چاہیے۔ خصوصاً اس مرض کے پہلے درجہ میں بہت کچھ فائدے کی امید ہے اور کامل امید تو کسی درجے میں بھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ ہمارے مشاہدے میں دق کے بعض ایسے مریض بھی آچکے ہیں۔ جن کے وجود میں صرف ہڈیاں اور ان پر چمڑا منڈھی ہوئی رہ گئی تھی۔ آثار حیات میں سے صرف ایک سانس باقی تھا اور ان کے صبح وشام راہی عدم ہونے کی رائے قائم ہو چکی تھی۔ دفعتہً کوئی ایسی دوا ان کے منہ میں پہنچ گئی۔ جس نے ان کی زندگی کے بجھتے ہوئے چراغ میں تیل ڈال دیا۔ اور وہ ہفتے عشرے میں اٹھ بیٹھے۔

چونکہ یہ بخار بعض دیگر امراض کے تابع ہوتا ہے اس لئے اصل مرض کا علاج کرنا ضروری ہے۔ اگر سل کے ساتھ عارض ہو تو سل کا علاج کریں۔ سل کو افاقہ ہو جانے سے یہ تپ خود زائل ہو جائیگا۔ کسی اندرونی عضو میں پیپ پڑ جانے کے آثار پائے جائیں۔ تو کسی ماہر سرجن (جراح) کی طرف رجوع کیا جائے۔

عام حالتوں میں قرص طباشیر ملین اور قرص کافور بکری یا گدھی کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ بشرطیکہ مریض کا معدہ کمزور نہ ہو اور تپ عفنی ساتھ شامل نہ ہو۔ اگر تپ عفنی بھی ساتھ ہو تو دست آور دوا بہت احتیاط سے دیں کیونکہ اس بخار میں طبیعت خود اسہال کی طرف مائل ہوتی ہے۔ بعض اوقات اسہال جاری ہو کر بند نہیں ہوتے۔ اگر ساتھ کھانسی ہو۔ تو مذکورہ قرصوں کے ساتھ بقدر مناسب خمیرہ خشخاش بھی شامل کر دیں۔ اس بخار میں بدن کو ٹھنڈک اور رطوبت کی بڑی حاجت ہوتی ہے۔ لہذا روغن کدو کی جسم پر مالش کیا کریں۔

اور کان اور ناک میں بھی ٹپکاتے ہیں۔ مریض کو شاداب اور پر فضا مقامات میں رکھیں۔ جہاں
سبزہ زار اور باغات ہوں۔ اور پانی جاری ہو۔ مریض کے قیام کے لئے مکان ایسا ہو جہاں
شمالی ہوا آتی جاتی ہو۔ قرص کافور اور حب کافور کے لئے عمدہ نسخے بیان کر چکے ہیں دیکھو
تپ دق کے لئے یہ علاج بھی کارگر ثابت ہوا ہے۔ کشتہ طلق اسود ایک رتی ہمراہ
شیر بادہ گاؤ پاؤ پختہ بوقت صبح مریض کو کھلائیں اور سات ماشہ مفرح ہمراہ عرق شیر دس تولہ
شام کے وقت کھلائیں۔ ایک ہفتہ تک یہی خوراک رہے۔ دوسرے ہفتہ کشتہ دو رتی
اور تیسرے ہفتہ چار رتی کر دیں۔ اگر اس اثناء میں کھانسی پیدا ہو۔ تو لعوق سپستان مانے کو
اور رات میں دو مرتبہ چھ چھ ماشہ کھلائیں۔ مذکورہ دواؤں کی ترکیبیں آگے درج ہوں گی

غذا - ہلکی زود ہضم ہونی چاہئے۔ تعد خرفہ پالک ٹنڈے وغیرہ سرد ترکاریاں دیں
گوشت چوزہ و گوشت بز بھی دینا چاہئے۔ نیم برشت انڈے بھی مفید ہیں۔ کھانے میں
نمک مرچ کم ہونی چاہئے۔ اگر چپاتی ہضم نہ ہو تو چاول مونگ کی نرم کھچڑی یا خشکہ دودھ
یا ساگودانہ وغیرہ کھلائیں۔

پرہیز - ترش۔ گرم۔ خشک اور تیز مصالحہ دار اشیاء سے قطعی پرہیز رہے۔ گرم
مقامات کا قیام بھی مضر ہے۔ بھوک پیاس کی برداشت اور غم و فکر کے خیالات سے
بھی بچنا چاہئے۔ کہ زیادتی مرض کا موجب ہوتے ہیں۔

کشتہ طلق سیاہ جو دق کا خاص نسخہ ہے۔ چھٹانک بھر ابرک سیاہ کوٹ کر باریک
کر لیا جائے اور آب بھنگرہ سفید میں جو پندرہ تولے سے کم نہ ہو خوب کھرل کریں۔ پھر خشک
کرنے کے بعد مٹی کے کونڈے میں گل حکمت کر کے چار سیر جنگلی اوپلے کی آگ دیں۔ صبح کو نکال کر
آب سرپالہ دس تولہ میں کھرل کر کے بدستور آگ دیں۔ پھر آب بانسہ دس تولہ میں جسے
اڑوسہ بھی کہتے ہیں کھرل کریں اور آگ دیں۔ پھر اسی طرح آب ارنڈ دس تولہ میں۔ پھر آب
بیخ بڑھ پندرہ تولہ میں۔ پھر آب سنبھالو دس تولہ میں۔ پھر آب ناگرموتھا دس تولہ میں جس کی یہ
صورت ہے کہ پاؤ بھر پانی میں چار تولہ ناگرموتھا کو جوش دیا جائے حتے کہ نصف پانی رہ جائے
جب اس طرح سات پانیوں میں کشتہ ہو چکے۔ تو اس کشتے کو دو سیر پختہ خالص پانی میں
حل کریں۔ یہاں تک کہ ابرک تہ نشین ہو جائے تو خاکستر وغیرہ پانی کے ساتھ نتھار ڈالیں
اس کے بعد آب گلو تازہ پندرہ تولہ میں کھرل کریں اور خشک کر کے آگ دیں پھر پوست

بید زرد پوست بید پوست آملہ ہر یک دو تولہ کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے۔ تو اس پانی میں کھرل کریں۔ اور خشک کر کے آگ دیں۔ پھر آب ترب دس تولہ میں ایک مرتبہ اور آب گلرونده پندرہ تولہ میں تین مرتبہ کھرل کریں۔ اور ہر مرتبہ خشک کر کے آگ دیں۔ اب اگر ابرک میں چمک رہے۔ تو پھر ایک دفعہ آب جھنگرہ سفید میں کھرل کر کے آگ دیں۔ اب اس کا رنگ گلابی ہو جائیگا۔

مفرح بارد تپ دق میں طبیعت کی بحالی اور تقویت کے لئے کار آمد ہے

طباشیر۔ مغز تخم کدو۔ مغز تخم خیارین ہر ایک چھ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد۔ ابریشم محرق۔ کہربا ہر ایک تین ماشہ زہر مہرہ سبز کافور ہر ایک دو ماشہ۔ تخم کاسنی ایک تولہ مروارید ناسفتہ چار ماشہ۔ مشک تبتی ایک ماشہ ورق طلا پچیس عدد۔ ورق نقرہ پچاس عدد آب سیب ولایتی نو تولہ نبات سفید سہ چند۔

پہلے نبات اور آب سیب کا قوام حسب ضرورت پانی ڈال کر تیار کریں۔ اور اوپر کی نو دوائیوں کو باریک کر کے شامل کریں۔ اس کے بعد مروارید اور مشک کو صلایہ کر کے داخل کریں۔ پھر ایک ایک ورق ڈال کر ان کو بھی ملا دیں۔

عرق شیر جو حمیٰ مزمنہ ودق کے لئے مفید ہے۔

گل گاؤزبان کشنیز خشک دس دس تولہ۔ صندل سفید بادرنجبویہ گل سرخ گل نسترن ہر ایک تین تولہ گل نیلوفر تخم کاسنی۔ خس ہندی تخم کیوڑہ تخم خیارین ہر ایک پاؤ پختہ تخم خرفہ پندرہ تولہ کدوے تازہ آب بالک برگ بید سادہ برگ بہی برگ سیب گلوے تازہ ہر یک ایک سیر پختہ عرق گاؤزبان عرق بید مشک دو دو بوتل بھر شیر بز اور پانی چار چار سیر سب کو ملا کر حسب دستور چار بوتل عرق کشید کریں۔

لعوق سعال جو سل ودق کی کھانسی اور دیگر ہر قسم کی کھانسی کے لئے نافع ہے:-

سپستان ولایتی پچاس عدد عناب پچیس دانہ اصل السوس مقشر۔ بہدانہ ہر ایک چھ ماشہ۔ تخم خطمی تخم خبازی ایک ایک تولہ پرسیاوشاں پوست خشخاش ہر ایک دو تولہ سب کو دو سیر پانی میں جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے۔ تو اتار کر چھان

لیں۔ اور ڈیڑھ پاؤ مصری ڈال کر پکائیں۔ جب قوام ہو جائے تو مغز کدو۔ مغز خیارین ایک ایک تولہ تخم خشخاش سفید چھ ماشہ کتیرا رب السوس تین تین ماشہ سب کو باریک کر کے اس میں ملائیں۔ اور ایک تولہ روغن بادام خالص بھی شامل کر دیں۔

مطبوخ ثمر درخت گوندنی خشک باریان نیلوفر ہر ایک سات ماشہ بہدانہ ملٹھی مقشر ہر ایک پانچ ماشہ ایک سیر پانی میں جوش کر جب ثلث رہے۔ تو نبات ڈالکر پلائیں۔ چالیس روز تک اور کوئی دوا نہ دیں یہی نسخہ جاری رہے۔ دق کے لئے عجائبات سے ہے

مفرح ہر قسم کے بخاروں اور تپ دق کے لئے مفید ہے۔ ست گلو۔ طباشیر گل بنفشہ ہر ایک پندرہ ماشہ اصل السوس۔ ہلیلہ سیاہ۔ ہلیلہ زرد۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک ایک تولہ تخم خشخاش سفید مغز بادام شیریں۔ مغز تخم کدوے شیریں ہر ایک دو تولہ عاقر قرحا دو ماشہ انیسون زعفران ہر ایک ایک ماشہ سب خشک دواؤں کو کوٹ چھان کر مغزیات کو علیحدہ باریک کر کے شہد بارہ تولہ نبات سفید بیس تولہ ملا کر قوام کریں خوراک چار ماشہ سے ساڑھے چھ ماشہ تک +

حمیٰ وبائیہ (طاعون / پلیگ)

ایک شدید متعدی اور مہلک بخار ہے جو وبائی طور پر پھیل جاتا ہے۔ اور اس میں ہنگاسہ یا بغل یا بن گوش کا غدود متورم ہو کر بڑا پھوڑا بن جاتا ہے۔ یہ بخار تھوڑے عرصے میں بستیوں کی بستیوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک پھیل کر موت و فنا کا دائرہ وسیع کرتا جاتا ہے شروع شروع میں اسکی اوسط اموات سو فیصدی ہوتی ہے۔ جب وبا خاتمہ پر آتی ہے۔ تو کچھ کچھ مریض جانبر ہونے لگتے ہیں :

علامات طاعون کی مختلف اقسام کی الگ الگ علامتیں ہیں۔ عموماً شروع میں سر اور دیگر اعضا میں کسی قدر درد محسوس ہوتا ہے۔ طبیعت اداس اور پریشان رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ دماغ میں ماندگی اور تھکان کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ نیند اچھی طرح نہیں آتی۔ پھر یکایک شدید بخار چڑھ جاتا ہے۔

بعض مریض بخار کے ساتھ ہی بیہوش ہوجاتے ہیں۔ یا ہذیان کرنے لگتے ہیں۔ جو ایک
بڑی علامت ہے۔ دو تین دن کے بعد کنج ران یا بغل یا گردن میں یا کان کی لو کے
پیچھے گلٹی نکل آتی ہے۔ اور یہ گلٹی دراصل ان غدودوں میں سے کوئی غدود ہوتا ہے
جو ان مقامات میں موجود ہیں۔ وہ مادہ مرض سے پھول جاتا ہے۔ جس میں شدت کا
درد اور جلن ہوتی ہے۔ ایک دو روز بعد اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ کبھی یہ گلٹی ٹھنڈے
ٹھنڈے بحالت صحت یکایک نکل آتی ہے۔ پھر مذکورہ علامات نمودار ہوتی ہیں۔ مریض
بے انتہا ضعیف ہوجاتا ہے۔ چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے۔ کبھی پیشاب بھی بند ہو
جاتا ہے۔ کبھی ناک یا منہ یا مقعد سے خون جاری ہوجاتا ہے۔

طاعون کی ایک شدید قسم میں گلٹی نہیں نکلتی بلکہ بخار کے ساتھ دم کشی کھانسی
پسلی کا درد اور تھوک میں خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ یہ قسم پہلی سے زیادہ متعدی
اور خطرناک ہے۔ پس اگر وبائے طاعون کے دنوں میں کسی مریض کی علامات ذات الجنب
یا نمونیہ سے مشابہ ہوں۔ تو بظن غالب اسکو طاعون کا عارضہ سمجھنا چاہئے۔ ایک
خاص قسم کی شدید ترین قسم میں بیمار اچانک بیہوش ہوجاتا ہے۔ اور دو تین گھنٹے
میں تشنج اور بیہوشی کی حالت میں جان بحق تسلیم ہوجاتا ہے۔ اور کوئی خاص علامت
ظاہر نہیں ہونے پاتی۔ عموماً اس مرض کا مادہ تندرست اشخاص کے بدن میں نفوذ
کرنے کے بعد کم از کم دو روز یا زیادہ سے زیادہ ہفتہ عشرہ کے بعد مرض کی خاص
علامات نمودار ہوجاتی ہیں۔ مادہ مرض کے نفوذ کرنے کی نشانی یہ ہے کہ وہ شخص
اداس متفکر۔ پریشان اور مذبذب ہوجاتا ہے۔ وبا کے واقعات سے بہت ڈرتا
ہے۔ اور کسی دوسرے شہر میں بھاگ جانے کے لئے بیقرار ہوتا ہے۔ پس وبا کے
ایام میں جب کسی تندرست شخص کی طبیعت اس طرح مضطرب اور ڈانواڈول
ہوجائے۔ تو اس کے مبتلائے مرض ہوجانے کا سخت اندیشہ ہے

اسباب اصلی سبب اس مرض کی چھوت ہے۔ جو مریض طاعون سے یا ان
چیزوں سے جن کو طاعونی مادہ لگا ہو۔ دوسرے تندرست اشخاص کو لگ جاتی
ہے۔ اور مرطوب مقامات کی سکونت۔ کثیف اور مرطوب ہوا۔ گنجان آبادی۔
تاریک اور تنگ گھروں کا قیام۔ مفلسی۔ خراب غذا۔ میلا لباس۔ شدت کی دماغی

وجسمانی محنت اس مرض کے لگ جانے کے مویدات ہیں۔

گلٹی دار طاعون کی چھوت بھی سخت متعدی ہے۔ مگر اس سے زیادہ متعدی اس مریض کے سانس کی ہوا ہے۔ جس کی طاعون نیومونیا سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور اس گھر کی ہوا بھی جو وبائے طاعون کے ایام میں کچھ دنوں سے بند پڑا ہوا۔ مبتلائے مرض کرنے کے لئے نہایت سریع التاثیر اور ہلاک ہے ۱۹۲۶ء میں ہمارے قصبے میں شدت سے یہ وبا پھیلی۔ تو دیکھا گیا۔ کہ طاعون کے مریضوں کے ساتھ مل جل کر رہنے والے اکثر لوگ مبتلائے مرض ہوئے۔ تو کچھ محفوظ بھی رہے۔ مگر کسی بند مکان میں جو شخص بھی کسی ضرورت سے بے احتیاطی کے ساتھ داخل ہوا۔ وہ ضرور چند ساعت کے اندر اس وبا سے متاثر ہوا۔ اور ان میں سے کوئی جانبر نہ ہوا۔

حفظ ماتقدم ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب آندھی اٹھتی ہے۔ اور ہوا میں گرد و غبار پھیل جاتا ہے۔ تو ہر شخص پر اس کا اثر پہنچتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص کے حلق اور کان اور ناک اور آنکھ میں تو غبار پہنچے دوسرا بالکل محفوظ رہے۔ ہاں بعض اشخاص اس سے متاثر ہو کر سخت تکلیف محسوس کرتے اور بعض کو اس کی مطلق پروا نہیں ہوتی اسی طرح جب ایک وبائی مرض پھیلتا ہے۔ تو ہوا کے ذریعے سے ہر شخص پر ضرور اس کا اثر پہنچتا ہے۔ پھر بعض اشخاص اس اثر سے مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کے جسم پر یہ اثر غالب نہیں آتا وہ بچ جاتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ ایک وبازدہ بستی کا ہر باشندہ وبائی مرض میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہاں بعض اشخاص میں وہ مرض نمایاں ہو جاتا ہے۔ اور بعض میں نہیں۔ عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ وبائے طاعون کے ایام میں ہر تندرست شخص کے بن ران یا بغل یا بن گوش کے غدودوں میں ہلکی ہلکی چسک اٹھتی رہتی ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کے غدود کسی قدر پھول بھی جاتے ہیں۔ اور اس کے باوجود وہ تندرست رہتے ہیں۔ یہ ہوائی سمیت کی تاثیر کی علامت ہے۔ اور اس سے مبتلائے مرض ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پس ہر تندرست شخص کو بطور حفظ ماتقدم کچھ نہ کچھ تدبیر صحت کرتے رہنا چاہئے۔ اس کے لئے طاعون کا ٹیکا جو ڈاکٹروں کی ایجاد ہے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ جو بجائے تندرستی لگوا لینا چاہئے جس سے انشاءاللہ چھ ماہ تک اس مرض سے امن رہیگا۔ اور اتنے میں وبا کے ایام گزر جائینگے۔ بیمہ زندگی اجب

کافور انگریزی، یا حب جدوار کا روزانہ استعمال جاری رہے۔ کیمفر پل کی یہ خوبی ثابت ہے۔ ۱۹۰۲ء میں جب بمبئی میں پہلی مرتبہ یہ مرض نمودار ہوا۔ تو پاس کی ایک ریاست میں ان گولیوں کا عام استعمال کرایا گیا۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ قرب وجوار میں ہر جگہ اس وبا کا زور ہوا۔ مگر اس ریاست میں امن رہا۔ یہ دو ڈ نسخے بیاض کریمی سے نقل کئے۔ بیٹنیا بھی بہت اچھی چیز ہے ان ایام میں بقدر چار رتی پانی میں گھس کر پی لیا کریں اور اس دوا کو بازو پر باندھنا یا گلے میں ڈالے رکھنا بھی وبا کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے۔ یا تین عدد حب طاعون علی الصباح کھا لیا کریں جس کی ترکیب یہ ہے کہ کافور درونج عقربی ایک ایک تولہ جدوار خطائی چھ ماشہ بقدر حاجت گلاب میں گھوٹ کر بقدر نخود گولیاں بنا لیں۔

گھر کو کوڑے کرکٹ اور نباتی وحیوانی فضلات سے پاک وصاف رکھنا لازم ہے یہ مرض سب سے پہلے چوہوں میں پھیلتا ہے۔ جب چوہے اس میں مبتلا ہو کر مرنے یا چھتوں سے گرنے اور دیوانہ وار پھرنے لگتے ہیں۔ تو وہ اس گھر کے رہنے والے انسانوں میں یہ مرض پھیلاتے ہیں۔ لہذا ان ایام کے آنے سے پہلے چوہوں کا خاتمہ کرنا چاہئے۔ جس کے لئے موش گیر پنجرے کا استعمال بہتر ہے۔ سم الفار کو آٹے اور گڑ میں ملا کر رکھا جائے۔ تو اس کو کھانے والے چوہے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مگر اس میں نقص ہے کہ وہ اپنے بلوں اور چھتوں میں جا کر مر جاتے ہیں، تو گھر کی ہوا متعفن اور مضر صحت ہو جاتی ہے۔ نمناک مکان، تنگ وتاریک کوٹھڑیاں، گلی کوچوں کی سطح سے پست صحن ودالان۔ اور وہ گھر جہاں دھوپ اور تازہ ہوا کی آمد ورفت نہ ہو۔ مادہ مرض کے پرورش پانے کی زیادہ قابلیت رکھتے ہیں۔ لہذا قیام کے لئے پاک وصاف ہوادار، روشن اور بلند مکان یا چوبارہ بہتر ہے۔ اور گھر کو ہفتہ میں دو ایک مرتبہ دافع السرایت دواؤں سے بھی صاف کرنا چاہئے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ دالان یا کوٹھڑی وغیرہ جس کی صفائی منظور ہو اس میں دو تین تولہ گندھک یا دو تین چھٹانک نیم کے خشک پتے آگ پر رکھ کر دروازے بند کر دیں۔ تاکہ تمام کونوں کھدروں میں اس کا دھواں پہنچ جائے۔ گھر کی اندرونی تعفن ہوا اور وبائی تاثیر اگر ہوگی تو اس سے زائل ہو جائیگی۔

مکان کی صفائی کے لئے فینائل کا استعمال بھی موزون ہے۔ یعنے سیر پانی میں تولہ فینائل ملا کر اس میں سے حسب ضرورت گھر میں ہر جگہ چھڑک دیا کریں۔ خصوصاً پانخانوں اور نالیوں کو بخوبی دھلا کر ان میں ضرور چھڑکیں۔ ایک اور دافع مضرت مرکب بہت مفید و موثر ہے ان ایام میں اس سے ضرور کام لینا چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ رسکپور پندرہ ماشہ خوب صلایہ کرکے پانچ سیر پختہ پانی میں ملا دیں۔ اور اس میں آدھی چھٹانک دیسی نمک حل کر لیں۔ یہ مرکب طاعونی جراثیم کو ہلاک اور متعدی مادے کو فنا کرنے کے لئے خوب ہے۔ چونکہ یہ مرکب شدید زہر ہے اس لئے اس میں ذرا سا کسی قسم کا رنگ ملا دینا چاہیئے۔ تاکہ کبھی غلطی سے پانی سمجھ کر کسی کو پی نہ جائے۔ اس مرکب سے ان تمام چیزوں کو بخوبی دھونا چاہیئے۔ جن میں بیمار کے قرب کے باعث وہ مرض کی چھوت موجود ہونے کا احتمال ہو۔ اور معالج و بیماردار وغیرہ جو لوگ بیمار کو چھوئیں وہ اس کے ساتھ اپنے ہاتھ دھو لیا کریں۔ گھر کے اندر بھی اس کو چھڑکنا چاہیئے۔

اگر اندرون کوئی چوہا گھر میں نکل آئے۔ اور لے باکانہ سامنے چلنے پھرنے لگے۔ تو سمجھو وہ مرض میں مبتلا ہے۔ ایسے زندہ یا مردہ چوہے کو ہرگز ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے بلکہ کسی لمبے چمٹے وغیرہ کے ذریعے سے اٹھا کر گھر کے باہر ایک طرف ڈلوا دیں اور اس پر مٹی کا تیل چھڑکوا کر آگ لگوا دیں۔

طاعون سے محفوظ رہنے کی سب سے بہتر تدبیر تو یہی ہے کہ جب بستی میں اس وبا کا آغاز دیکھیں۔ تو فوراً تمام ضرورت کی چیزیں اٹھا کر باہر کسی کھلے میدان میں قیام جا کریں۔ لیکن جب گھر کے اندر چوہوں میں مرض پھیلنے کے آثار ظاہر ہوں تو پھر اس گھر میں قیام رکھنا تو عمداً خودکشی پر آمادہ ہونے کے برابر ہے۔ پس ایسی حالت میں ضرور گھر کو چھوڑ کر باہر کسی کھلے میدان میں جا ڈیرا کرنا چاہیئے۔

ہمارے بعض تنگ خیال و محدود نظر علماء جو لوگوں کو بتاکید طاعون زدہ گھروں میں فروکش رہنے پر مجبور کیا کرتے ہیں۔ وہ احکام دین کی مصلحت شناسی اور اسرار فہمی سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور اپنی کوتہ نظری سے مسلمانوں کو تباہی کے غار میں گراتے ہیں۔ شرع شریف میں صرف یہ حکم ہے کہ طاعون زدہ بستی سے نکل کر دوسری بستی میں نہ جائیں۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اپنی بستی کے

متصلہ کھیتوں باغوں اور کھلے میدانوں میں جانا بھی ممنوع ہے۔ اور کیوں ممنوع ہو جب کہ ان مقامات میں جانے والا اپنی ہی بستی کی حدود میں رہتا ہے جیسے کہ جمعہ کی نماز کے لئے مصر شرط ہے مگر شہر کے باہر متصلہ میدان میں نماز جمعہ جائز ہے۔ کیونکہ وہ بھی شہر کے ملحقات سے ہے۔

باہر کے قیام کے اثنا میں کسی غرض سے بستی میں آنا ہو۔ یا بستی میں کسی جنازے کی تجہیز و تکفین میں شامل ہونا ہو۔ تو نہایت احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیے۔ پہلے سارے جسم پر یا کم از کم پیروں پر گھٹنوں تک تیل مل لینا چاہیئے۔ کسی قدر کافور یا فینائل کی گولی بھی اپنے پاس رکھیں۔ اور جنازے کو کندھا دینے کے بعد اپنے ہاتھ پاؤں رسکپور کے مذکورہ مرکب سے دھولیں بستی کے جو مکان ایام وبا میں بند کر دیئے گئے ہیں ان کو کھولتے ہی اندر چلے جانا ایک اژدہائے خون آشام کے منہ میں جانے کے برابر ہے۔ بلکہ اگر ان ایام میں گھر کی بالائی منزل میں قیام ہو۔ تو بھی نیچے کی منزل کے دالان کوٹھڑی وغیرہ میں داخل ہونے سے پرہیز لازم سمجھیں۔ جگہ تبدیل کرتے وقت پہلے ہی دور اندیشی کے ساتھ وہ چیزیں نکال لیں۔ جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ تاکہ پھر ان کے لئے ان خطرناک جگہوں میں داخل نہ ہونا پڑے۔ وبائے طاعون کے ایام میں خالی پیٹ رہنا نہیں چاہیے۔ علی الصباح قدرے ناشتہ ضرور کریں۔ اور جوشش خون پیدا کرنے والی غذاؤں اور دیگر امور مثلاً گرم پانی کے ساتھ غسل، زیادہ محنت و مشقت، سخت ورزش، جماع اور دیر تک دھوپ میں پھرنے سے پرہیز رکھیں۔ اس سے بدن قبول مرض کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔ کچے اور ثقیل پھلوں سے پرہیز لازم سمجھیں اور جو لطیف میوجات انار، سیب، لکاٹ، انگور وغیرہ کھائیں۔ تو ان کو بھی دھو کر کھائیں۔ روزانہ ٹھنڈے یا شیر گرم پانی میں چند قطرے فینائل ڈال کر غسل کریں۔ اور سارے بدن پر یا کم از کم ٹانگوں باہوں اور منہ پر تیل کی مالش کر لیا کریں۔ اور جرابیں پہنے رہیں۔ زیادہ گرم پانی سے غسل نہ کریں۔ اس سے مسامات جسم کے کھل جانے سے ہوائی سمیت کے سرایت کر جانے کا اندیشہ ہے ان ایام میں اپنے دل کو مضبوط و مستقل اور بے پروا رکھیں۔ دنیا کو ناپایدار اور ہیچ سمجھ کر موت و مرض کے خوف سے دل کو آزاد رکھیں۔ تبدیل مکان اور نقل

قیام محض طبی احتیاط کے خیال سے کریں۔ موت کا خوف۔ یا اجل مقدر سے فرار کرنے کا خیال ہرگز ہرگز اس کا باعث نہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ خوب یاد رکھیں کہ اس صورت میں ان کی دولت ایمان عرضہ خطر ہونے کے علاوہ پنجہ اجل سے ان کی رہائی بھی مشکل ہو جائیگی ہمنے بیسیوں اشخاص دیکھے ہیں۔ کہ طاعون زدہ مقام سے خائف ہوکر بھاگے ہیں اور دوسرے شہر میں جاتے ہی راہی عدم ہوگئے۔ مریض کی عیادت کے لئے جانا۔ تقاضائے مروت اور حق اخوت ہے۔ مگر اس کے پاس گھنٹوں بیٹھے رہنا ہرگز مناسب نہیں خصوصاً طاعون وغیرہ متعدی امراض کے مریضوں کے پاس صرف ان کے ایک دو تیمار داروں کی حاضری ضروری ہے باقی دوسرے محلے اور برادری کے لوگوں کا جمگھٹا رکھنا کوئی مفید کام نہیں بلکہ خود اپنے لئے مضر اور مریض کے لئے مہلک ہے۔ اس سے خود تو مادہ مرض سے متاثر ہو جانے کا اندیشہ ہے اور مریض کے راحت و سکون میں خلل آجانے سے اس کے مرض کے ترقی کرنے کا احتمال ہے۔ جب کبھی اس سے لوگوں کو منع کیا گیا۔ تو کہتے ہیں۔ کیا ہم ان بیماروں کا دکھ درد بٹانے اور ان کی ہمدردی کا فرض بجالانے کے لئے نہ جائیں؟ ورنہ پھر ہمارے ہاں کون آئیگا۔ اور ہمیں کسی مصیبت میں کون مدد دیگا؟ ان بھلے مانسوں سے کوئی اتنا پوچھے کہ یہ بھی کوئی ہمدردی ہے؟ کہ دس دس پندرہ پندرہ آدمی بیمار کے گرد ہجوم کر لیتے ہیں۔ فضول باتوں سے اس کا دماغ پریشان کرتے ہیں۔ بیمار داروں کے کام میں حرج ڈالتے ہیں اور وہاں گھنٹوں بیٹھے حقے پیتے ہیں۔ خود وبائی تاثر کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ اور بیچارے مریض کے گھر کو سیر آدھ سیر تمباکو کے فضول خرچ کا نقصان پہنچاتے ہیں۔ اگر فی الواقع ہمدردی کا کوئی جذبہ جوش زن ہے۔ تو اس کی مناسب صورت تو یہ تھی۔ کہ مریض کو اور مریض کے گھر والوں کو کوئی مفید مدد پہنچاتے حکیم و ڈاکٹر تک جانے اور بازار سے دارو دوا لا دینے کا کام اپنے ذمہ لیتے گھر کے عام ضروری کار و بار جو مصیبت مرض کے باعث درہم برہم ہو رہے ہیں ان میں ان کی دستگیری کرتے چکی سے آٹا پسوا کر لا دیتے بازار سے سودا لا دیا کرتے ان کے مال مویشی کی خبرگیری کرتے وغیرہ وغیرہ مگر ان سچی ہمدردی کی باتوں کا ذکر نہیں۔ اور بیمار کے ارد گرد ایک فضول وبے معنے بلکہ تکلیف دہ دربار لگا دینا ہمدردی ہے۔ سبحان اللہ!

علاج مریض کو ایک جدا اور ہوا دار صاف ستھرے کمرے میں رکھیں۔ کمرے میں خوشبو دار پھول کلیاں اور پودینہ کشنیز سبز وغیرہ رکھیں تاکہ کمرے کی ہوا مفرح ہو۔ علاج میں مریض کے دل کی تقویت کا خیال رکھنا لازم ہے۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے دواءالمسک بارد (مندرجہ بیاض کبیر) اور مفرح بارد (مندرجہ ادویہ تپ دق) وغیرہ کا استعمال مناسب ہے۔ یہ دوائیں بازار میں بنی بنائی بھی مل جاتی ہیں۔ اور ذیل کے نسخوں میں کوئی نسخہ استعمال کریں۔

(۱)۔ زہر مہرہ طباشیر مروارید۔ یشب سبز۔ انار دانہ ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک پیسکر مفرح بارد (مندرجہ ادویہ تپ دق) پانچ ماشہ ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے زرشک تخم کاسنی صندل سفید ہر ایک تین ماشہ آلو بخارا پانچ دانہ شیرہ نکالکر عرق بیدمشک پانچ تولہ۔ گلاب سات تولہ اور شربت غورہ دو تولہ شامل کر کے تخم ریحان سات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

(۲)۔ جدوار چھ رتی مروارید چار رتی کافور زہر مہرہ خطائی تین رتی کافور قیصوری دو رتی سب کو عرق کیوڑہ و گلاب پانچ پانچ تولہ ڈالکر گھوٹ لیں یہ ایک خوراک ہے۔ اور ایسی خوراکیں تین چار مرتبہ دن میں پلائیں۔

(۳)۔ صبح و شام دونوں وقت عناب پانچ دانہ آلو بخارا پانچ دانہ صندل سفید تخم خرفہ سیاہ تخم کاہو مقشر سب کا شیرہ نکال لیں اور بہدانہ اور برگ گاؤزبان ہر ایک تین ماشہ کا لعاب اور عرق بیدمشک پانچ تولہ گلاب سات تولہ شربت صندل دو تولہ ملاکر پلائیں۔

(۴)۔ بہت مفید اور آسان نسخہ ہے زہر مہرہ جدوار خطائی طباشیر دو دو ماشہ کافور ایک ماشہ عرق بیدمشک بمقدار مناسب کے ساتھ گھس کر گھنٹہ گھنٹہ بعد پلائیں۔

(۵)۔ حب طاعون (مندرجہ ادویہ حفظ ماتقدم) ایک عدد دو دو گھنٹہ بعد کھلائیں۔ اور اوپر سے عناب آلو بخارا پانچ پانچ دانہ مغز تخم کدوے شیریں تین ماشہ عرق بیدمشک۔ عرق کیوڑہ تین تین تولہ شیرہ نکال کر شربت بیدمشک دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔

تدبیر عوارض پیاس کی شدت اور بخار کی تیزی ہو تو عرق کاسنی عرق گاؤزبان عرق صندل اور عرق گلاب ہموزن ملاکر سرد کرکے پلائیں۔ اور سرد کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ شورہ اور نمک پانی میں حل کرکے مذکورہ عرقیات کا گلاس یا بوتل اس میں رکھ دیں۔ یا برف میں رکھیں۔ دفع تشنگی کے لئے شربت صندل یا کیوڑہ یا نارنج یا لیموں یا سیب یا انار ترش میں سے جو مل جائے وہ بھی مفید ہے۔

ہذیان کی حالت ہو۔ تو سرکہ خالص دو تولہ روغن گل ایک تولہ اور گلاب پانچ تولہ ملاکر اس میں کپڑا تر کرکے سر پر رکھیں۔ دل کی تپش کے لئے صندل و کافور گلاب میں گھس کر دل کے مقام پر طلا کریں۔

گلٹی پر نیم کے پتوں کی پلٹس باندھیں۔ یا آکھ کے پتے گرم کرکے باندھیں۔ یہ ضماد بھی مفید ہے۔ بابونہ خطمی خاکشی پرسیاوشاں عنب الثعلب ہموزن کوٹ کر پانی میں پکاکر ضماد کریں۔ جب گلٹیوں میں پیپ پڑجائے تو کسی جراح سے شگاف دلاکر زخم کا حسب معمول علاج کریں۔

غذا نہایت لطیف اور زود ہضم ہونی چاہئے شدت مرض میں آش جو کے سوا اور کچھ نہ دیں ہاں ضعف کی حالت میں قدرے شوربا یخنی وغیرہ دے سکتے ہیں جب مرض رفع ہونے لگے تو دودھ چاول ساگودانہ خیارین کی کھیر اور میوجات میں سے انگور سیب ناشپاتی وغیرہ کے پانی دینے چاہئیں۔ افاقہ کے بعد خرفہ کدو۔ ٹنڈے وغیرہ ساگ ترکاریاں کھلائیں۔

پرہیز۔ ثقیل گرم اور تبخیر پیدا کرنے والی اشیاء۔ آلو۔ اروی۔ گڑ۔ تیل۔ ترشی۔ لال مرچ۔ گرم مصالحہ۔ انڈا۔ چنے کی دال۔ گوبھی۔ چقندر۔ مچھلی۔ مولی۔ اور خمیری روٹی سے پرہیز لازم ہے۔ گرم ہوا۔ دھوپ۔ اور تیز آنچ کا سینک بھی مضر ہے۔

سر کے امراض

اب سر سے لیکر نیچے تک تمام اندرونی و بیرونی جوڑوں کے مخصوص امراض کے حالات اور ان کے معالجات الگ الگ لکھے جاتے ہیں۔ لیکن ہر جوڑ کی کسی بیماری کو بخوبی سمجھنے اور اس کا صحیح علاج و معالجہ تجویز کرنے کے لئے پہلے اس جوڑ کی اندرونی تشریح معلوم ہونی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر صحیح علاج نہیں ہو سکتا۔ دیکھو جب ایک گھڑی بگڑ جاتی ہے۔ تو اس کو وہی شخص درست کر سکتا ہے۔ جو اس کے پرزے پرزے سے واقف ہو۔ اس کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ گھڑی میں کون کونسے اور کس کس قسم کے پرزے ہوتے ہیں۔ اور کس پرزے کا کیا کام ہے۔ وہ گھڑی کی اندرونی حالت پر ایک نظر ڈال کر معلوم کر لیتا ہے۔ کہ فلاں پرزے میں فلاں نقص ہے۔ اس لئے گھڑی بگڑ گئی۔ پھر با آسانی اس نقص کو دور کر کے گھڑی کو درست کر دیتا ہے۔ لیکن جس شخص کو گھڑی کے پرزوں کا علم نہیں۔ وہ اس کو درست کرنے کے لئے ہزار جتن بھی کرے۔ تو درست نہیں ہوگی۔ بلکہ اور بھی خراب ہو جائیگی۔ اسی طرح جو طبیب جوڑ جوڑ کی بناوٹ، ترکیب اجزا، افعال سے بے خبر ہے اس کو کیا معلوم کہ یہ مرض کس جوڑ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کیوں اور اس جوڑ کے کس جزو میں کس قسم کی خرابی واقع ہونے سے یہ مرض پیدا ہوا۔ ایسے طبیب کا کسی مرض کے علاج پر آمادہ ہو جانا اندھیرے میں نشانہ باندھنے سے مشابہ ہے۔ جس میں خطا کا وقوع یقینی ہے۔ لہٰذا ہر طبیب کے لئے لازم ہے۔ کہ علاج معالجہ سے پہلے ہر جوڑ کی تشریح اس کے ذہن نشین ہو۔ اور وہ ہر مرض کی تشخیص میں جوڑ جوڑ کی اندرونی حالت پر غور کرے۔ اس کتاب کے شروع میں جسمانی جوڑوں کے اجزا یعنے عظام (ہڈیوں) اعصاب (پٹھوں) عضلات (گوشت) شرائین (سرخ خون کی رگوں) اور وریدوں (سیاہ خون کی رگوں) کا ذکر گزر چکا ہے۔ اب موقع بموقع ہر عضو کی تشریح الگ الگ کی جائیگی۔

سر اور دماغ کی تشریح

سر کی بناوٹ میں یہ اجزا شامل ہیں (۱) جلد یعنے کھال (۲) عظام (۳) عضلات (۴) اغشیہ یعنے جھلیاں (۵) شرائین (۶) آوردہ (۷) اعصاب (۸) مخ یعنے بھیجا۔

عظام کھوپری میں آٹھ ہڈیاں بتفصیل ذیل ہوتی ہیں۔ ایک سامنے پیشانی میں۔ ایک پیچھے گدی میں۔ دو اوپر کی چندیا میں چھت کی طرح۔ دو دونوں طرف کی کنپٹیوں میں ایک کھوپری کے نیچے بطور سطح زیرین۔ جس کو قاعدہ دماغ کہتے ہیں۔ آٹھویں ہڈی پیشانی کی ہڈی کے سامنے ناک کی چھت میں جو بہت ہلکی اور سوراخدار ہوتی ہے۔ گدی کی ہڈی میں ایک بڑا سوراخ ہوتا ہے۔ جس کے رستے حرام مغز باہر آکر ریڑھ کی نالی میں جاتا ہے۔

چہرہ میں چودہ ہڈیاں حسب ذیل ہیں۔ دو ناک کے بانسے کی ہڈیاں۔ دو ہڈیاں ناک کے غار کے دونوں پہلوؤں میں سیپی کی طرح۔ ایک پتلی ہڈی ناک کے دونوں سوراخوں کے بین بطور دیوار۔ دو اوپر کے جبڑے کی ہڈیاں۔ دو آنسوؤں کی ہڈیاں چشمخانوں کے اندر کونوں میں۔ دو رخساروں کی ابھری ہوئی ہڈیاں ایک نیچے کے جبڑے کی ہڈی۔ یہ آخری ہڈی پیوستہ نہیں ہوتی۔ بلکہ ہلتی جلتی رہتی ہے۔ اور لقمہ چبانے میں یہی حرکت کرتی ہے۔

اغشیہ۔ سر کی پانچ جھلیاں ہیں۔ ایک کھوپری کے باہر جلد کے نیچے کھوپری پر منڈھی ہوئی۔ اور چار کھوپری کے اندر۔ جن میں سے دو دماغ کے نیچے بچھی ہوئی ہیں۔ اور ایک کھوپری کی اندرونی سطح کو استر کرتی ہے۔ اور ایک جال کی طرح جوہر دماغ کے اوپر لپٹی ہوئی ہے۔ یہ دماغ کے نشیب و فراز کو استر کرتی ہے۔ اور اس میں خون کی ان رگوں کا جال ہوتا ہے جن سے دماغ کی پرورش ہوتی ہے۔

مغز یعنے بھیجا جس کو دماغ بھی کہتے ہیں ایک نرم متخلخل سفید رنگ کی چیز ہے جو اغشیہ کے غلافوں میں ڈھکی رہتی ہے۔ پیشانی سے لیکر گدی تک چوڑائی میں اس کے تین حصے ہیں۔ ہر حصہ ایک بطن دماغ کہلاتا ہے۔ پیشانی کی طرف کا حصہ بطن مقدم ہے جو تمام بطنون سے وسیع ہے۔ اور نرم بھی ہے اس لئے کہ اس سے حس کے اعصاب نکلتے ہیں۔ درمیانی حصہ بطن اوسط ہے۔ اور گدی کی طرف کا آخری حصہ بطن موخر ہے۔ یہ حصہ باقی حصوں سے سخت ہے۔ کیونکہ اس سے حرکت کے اعصاب نکلے ہیں۔ بطن مقدم میں نیچے کی طرف ایک تجویف (گڑھا) ہوتا ہے۔ جس کو معصرہ۔ (ریزش گاہ) کہتے ہیں۔ اس میں سے دماغ کے فضلات جمع ہو کر تالو پر آتے ہیں ؎

قوائے عقلیہ اور روح نفسانی کا محل دماغ کا بطن مقدم ہے۔ جب یہ حصہ کسی مرض میں مبتلا ہو جائے یا اس پر کوئی صدمہ پہنچے تو عقلی قوتوں میں خلل آجاتا ہے۔ بطن موخر پر صدمہ وغیرہ پہنچنے سے عقل میں فتور نہیں آتا۔ البتہ قوت حافظہ باطل ہو سکتی ہے ؎

اعصاب۔ دماغ بہت سے حسی اور حرکتی اعصاب کا مرکز ہے۔ سر کی نچلی ہڈی یعنی قاعدہ دماغ میں چند سوراخ ہوتے ہیں۔ جن کی راہ سے کچھ دماغی اعصاب چہرہ اور گردن کی طرف گئے ہیں۔ دماغی اعصاب دو قسم کے ہیں۔ حسی اور حرکتی اکثر حسی اور بعض حرکتی اعصاب دماغ کے اگلے حصے سے اُگتے ہیں۔ جن کے سات جوڑے ہیں۔ ظاہری حواس یعنے باصرہ (دیکھنے کی طاقت) سامعہ (سننے کی طاقت) شامہ (سونگھنے کی طاقت) ذائقہ (چکھنے کی طاقت) لامسہ (چھونے کی طاقت) انہی اعصاب سے متعلق ہیں۔ اور سر

وگردن کی حرکت کے بعض اعصاب بھی ان میں شامل ہیں۔ باقی حرکی اعصاب دماغ کے پچھلے حصے سے اگتے ہیں۔ ان کے اکتیس ۳۱ جوڑے اور ایک فرد ہے۔ ان اعصاب سے باقی جسم کی بعض حرکات وقوع پاتی ہیں۔

نخاع - یعنی حرام مغز جو ہر دماغ سے مشابہ ہے۔ اور اعصابی قوت کا سرچشمہ ہونے میں گویا اس کا نائب ہے۔ نخاع گدی کی ہڈی کے سوراخ سے گزر کر پرطھ کی متصل ہڈیوں میں مسلسل نشتگاہ کی ہڈی تک اس طرح گیا ہے۔ جس طرح تسبیح کے دانوں میں ڈورا۔ اس کا اوپر کا سرا جو گدی سے گزر کر دماغ سے جاملا ہے۔ رأس النخاع کہلاتا ہے۔ جہاں سے چند دماغی اعصاب کی جڑیں نکلی ہیں۔ یہ حصہ زندگی کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے اگر اس پر کوئی صدمہ پہنچے۔ تو زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

دماغ کا کام دماغ ایک عضو رئیس ہے۔ جس کے ساتھ روح نفسانی کا تعلق ہے۔ دماغ ہی دیکھنے سننے۔ سونگھنے۔ چکھنے۔ چھونے کی ظاہری قوتوں اور سمجھنے۔ خیال میں لانے سوچنے فرض کر لینے اور یاد رکھنے کی باطنی طاقتوں کا منبع ہے۔ اسی میں عقل کا خزانہ ہے۔ جو انسان کو اشرف المخلوقات بناتی ہے۔ جب تک انسان کا دماغ صحیح و سالم ہے۔ اس کی عقل و تمیز۔ اور ہوش و حواس بھی قائم رہتے ہیں۔ جب ذرا دماغ میں خلل واقع ہوا تو اس کی عقل میں فتور آجاتا ہے۔ پھر اس کی حرکتیں بے محل اور اس کی باتیں بے معنی ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دیوانہ و مجنون ہو کر وحشی جانوروں سے مشابہ ہو جاتا ہے۔ انسان کا دماغ اپنے تمام ہم وزن و ہم قد حیوانات سے بڑا ہے۔ اسلئے عقل میں وہ سب پر فائق اور غالب ہے مردوں کے دماغ کا اوسط وزن ایک سو چوبیس تولہ اور عورتوں کا ایک سو دس تولہ ہوتا ہے۔ چالیس برس کی عمر تک دماغ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ پھر ہر دس سال میں تقریباً نصف چھٹانک تک اس کا وزن کم ہونے لگتا ہے۔ بڑے سر اور وزنی دماغ والے اشخاص زیادہ عقیل و فہیم ہوتے ہیں۔ اور چھوٹے سر اور ہلکے دماغ کے لوگ کم عقل۔

صداع

درد سر
ہیڈ ایک

درد سر کو سب جانتے ہیں یہ کوئی مستقل مرض نہیں۔ بلکہ دوسرے امراض کی ایک علامت ہوتی ہے۔

علامات اور اسباب۔ درد سر کی مختلف صورتیں ہیں۔ اور ان کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ علامات کے ذریعے سے اسباب کا کھوج لگانا چاہیئے۔ اور ان کے مطابق علاج کیا جائے۔

۱۔ اگر سرد یا گرم چیز کے استعمال سے یا دیر تک جاگنے سے دھوپ میں چلنے یا آگ تاپنے سے یا معمولی شور وغل سے سر دکھنے لگتا ہے۔ تو یہ **صداع عصبی** یا صداع ساذج کہلاتا ہے۔ جس کا باعث دماغی کمزوری ہے۔ جو شدید بخاروں کے بعد یا کثرت رنج وغم یا غیظ وغضب یا کثرت مے نوشی نکسیر یا زخم کے باعث سر سے خون بکثرت نکلنے یا کثرت جماع سے عارض ہوتی ہے۔

۲۔ کبھی کسی دوسرے عضو کی خرابی سے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ مثلاً آنکھوں یا دانتوں کے کسی نقص سے۔ یا معدہ یا جگر یا عورتوں میں رحم کی شرکت سے کبھی آتشک یا گٹھیا بھی اس درد کا باعث ہوتا ہے۔ یہ **صداع شرکی** ہے۔

۳۔ کبھی اس درد کا باعث کوئی خلط ہوتی ہے۔ ایسے بعض دموی مزاج انسان کے سر کی عروق شریہ خون سے پُر ہو کر درد کا باعث ہوتی ہے۔ یہ **صداع دموی** ہے۔ جس میں سر بھاری معلوم ہوتا ہے۔ آنکھیں سرخ نبض تیز۔ یا جگر کی خرابی سے صفرائے غیر طبعی کا معدے پر گرنا درد سر کا باعث ہوتا ہے۔ تو وہ **صداع صفراوی** ہے۔ جس میں صفرا کا غلبہ منہ تلخ ہوتا ہے۔ متلی۔ ابکائیاں اور قے عارض ہوتی ہے اور قے کے ذریعہ سے صفرا خارج ہو کر تسکین ہو جاتی ہے۔ جس کو پنجابی اصطلاح میں گھاراٹھن کہتے ہیں۔ یا معدہ میں بلغمی رطوبات کے جمع ہونے سے ہضم ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور اس سبب سے ریاح اٹھ کر دماغ کو چڑھتی اور درد سر پیدا کرتی ہیں۔ یہ **صداع بلغمی** ہے۔ منہ میں پانی بھر بھر آنا۔ کھٹی ڈکاریں اور کھانا کھانے کے بعد درد ہونے لگنا اس کی علامت ہے۔

علاج صداع ضعفِ دماغ۔ اکثر لوگوں کو اسی قسم کا درد سر عارض ہوتا ہے۔ دماغ کمزور ہوتا ہے۔ زیادہ گرمی یا زیادہ سردی یا اونچی آواز برداشت نہیں کر سکتا۔ جب کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ تو فوراً اعصاب میں احساس کی رو دوڑ کر درد پیدا کر دیتی ہے۔ اس صورت میں اگر گرمی سے درد ہو۔ تو اس کے رفع کرنے کے لئے وہ تدبیریں کرنی چاہئیں جو صداع دموی و صفراوی میں بیان ہوں گی۔ اور اگر سردی سے درد ہو۔

تو وہ علاج مناسب ہے۔ جو صداع بلغمی میں مذکور ہوگا۔ پھر مستقل طور پر تقویت دماغ کی تدبیر کریں۔ جس کے لئے نہایت عمدہ اور سادہ دوا اطریفل کشنیزی ہے۔ سات ماشہ روزانہ رات کو سوتے وقت کھا لیا جائے۔ بیاض کبیر میں اس اطریفل کے کئی نسخے درج ہیں۔ یہ نسخہ بھی تقویت دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔ مغز بادام پانچ دانہ مغز کدوے شیریں مغز تربوز نشاستہ صمغ عربی تخم خشخاش سفید ہر ایک تین ماشہ شیرہ نکال کر دو تولہ مصری ملا کر آگ پر رکھیں۔ جب ایک دو جوش آکر گاڑھا ہو جائے۔ تو دو تولہ گھی سے بگھار کر پلا دیں اگر قبض کی شکایت ہو تو اس میں مویز منقی نو دانہ اضافہ کر دیں۔

علاج صداع دموی وصفراوی

ہر قسم کے گرم درد سر یعنے صداع سازج، صداع دموی، صداع صفراوی کا جامع علاج یہ ہے کہ ٹھنڈی دواؤں کا مختلف طریقوں سے استعمال کیا جائے یعنی لعاب بہدانہ تین ماشہ شیرہ تخم کاہو مقشر شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک سات ماشہ شربت نیلوفر یا نبات دو تولہ شامل کرکے پلائیں۔ اور شیر دختر یا بکری کا دودھ یا مغز تخم تربوز پانی میں گھس کر کان اور ناک میں ٹپکائیں۔ اور ہرا دھنیا یا عطر خس لو بھیہ سنگھائیں۔ اور صندل سفید اور کشنیز سبز گھس کر پیشانی پر ضماد کریں۔ اور دو تولہ گلاب اور ایک تولہ سرکہ اور دو تولہ روغن گل میں ایک سفید کپڑا رومال تر کرکے تالو پر رکھیں۔ پنڈلیوں اور تلووں میں خالی سنگیاں کھچوائیں۔ پھر پاشویہ کریں۔ خون کا غلبہ ہو تو سر اروکی فصد کھلوائیں۔

۲۔ اگر صداع صفراوی میں درد کی شدت ہو۔ اور ابکائیاں ستاتی ہوں۔ تو پہلے گرم پانی اور سکنجبین ملا کر پلائیں۔ جس سے قے ہو کر طبیعت ہلکی ہو جائے۔ پھر آلو بخارا پانچ دانہ تمر ہندی چار تولہ عرق بادیاں سات تولہ۔ گلاب پانچ تولہ جوش دیکر شربت ورد چار تولہ شامل کرکے پلائیں

۳۔ اگر مادہ صفراوی کی کثرت ہو۔ تو چند روز تک منضج دیکر مسہل کریں یعنے گل بنفشہ سات ماشہ۔ عناب پانچ دانہ۔ آلو بخارا پانچ دانہ گل نیلوفر پانچ ماشہ گاؤزبان پانچ ماشہ تخم خیارین بادیان ہر ایک سات ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھانکر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلا دیا کریں۔ ہفتہ کے بعد اسی نسخے میں برگ سنا کی سات ماشہ اضافہ کرکے رات کو بھگو دیں۔ اور صبح کو بوقت مسہل مغز فلوس پانچ تولہ گلقند چار تولہ شکر سرخ چار تولہ شیرہ مغز بادام پانچ دانہ ترنجبین چار تولہ شامل کرکے پلا دیں۔ اور ہر اجابت کے بعد مرد کے لئے

عرق بادیان اور عرق گاؤزبان ہموزن تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ اگر زیادہ مدد کی ضرورت ہو تو اسی عرق میں چار تولہ شربت دینار شامل کر کے دیں۔ یا حب سرخ کا مسہل دیں۔ شربت دینار اور حب سرخ تیار کرنے کی ترکیبیں بیاض کبیر میں درج ہیں۔ مسہل سے اگلے روز تخفیف حرارت کے لئے خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ایک عدد ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اور اوپر سے بارہ تولہ عرق گاؤزبان میں پانچ دانہ عناب کا شیرہ اور دو تولہ شربت بنفشہ شامل کر کے پلائیں۔ اگر ضرورت سمجھیں۔ تو ایک ایک دن کے وقفے سے اسی طرح دو تین مسہل کرائیں۔ پھر مقویات دماغ استعمال میں لائیں۔

غذا ٹھنڈی ساگ ترکاریاں پالک خرفہ توری۔ کدو ہمراہ چاول کھچڑی اور دال مونگ ہمراہ خشکہ اور آش جو۔ سیب انار سنگترہ وامثالہا۔ **پرہیز** گرم اور شیریں اشیاء سے پرہیز لازم ہے مرچ سرخ اور گوشت کم دیں۔ چاول لہسن پیاز بیضہ اور تیل کی چیزوں سے پرہیز رہے۔

علاج صداع بلغمی مریض کو ایک گرم کمرے میں بآرام رکھیں۔ سبوس گندم اور دیسی نمک کی پوٹلی سے ٹکور کریں۔ گرم گرم چائے پلائیں۔ جس میں تین ماشہ چائے کے ساتھ ایک ایک ماشہ دارچینی اور جوزبوا شامل ہو۔ اگر قبض ہو تو شب کو عرق بادیان تین تولہ کے ساتھ اطریفل زمانی سات ماشہ کھلائیں۔ اور صبح کو گل بنفشہ سات ماشہ اسطوخودوس برگ گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ نبات سفید دو تولہ پانی میں جوش دیکر مل چھان کر پلائیں تسکین درد کے لئے دارچینی دو ماشہ افیون زعفران کافور ہر ایک دو سرخ ملاکر کنپٹوں پر نیم گرم ضماد کرنا مجرب ہے۔

اگر تنقیہ کی ضرورت ہو۔ تو ہفتہ عشرہ تک منضج بطریق مذکورہ بالا دیں۔ گل بنفشہ بیخ کاسنی بادیان تخم خطمی ہر ایک سات ماشہ گاؤزبان اسطوخودوس بادرنجبویہ ہر ایک پانچ ماشہ مویز منقی نو دانہ۔ پھر حسب قاعدہ مذکورہ علاج صداع صفراوی مسہل دیں۔ اور پھر اسی طرح تبرید کا نسخہ استعمال کریں۔

غذا۔ شوربا۔ مونگ کی دال اور چپاتی۔

پرہیز۔ آلو۔ اروی۔ ماش کی دال۔ دودھ دہی۔ مکھن۔ چھاچھ وغیرہ بلغم پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز لازم پانی بھی حتے الوسع کم پئیں۔ برف بالکل ترک کر دیں۔ کھانا بھی بھوک سے کم کھائیں۔ اور کھانے کے بعد فوراً سو جانا نہیں چاہئے۔ چونکہ اس درد

کے ساتھ عموماً زکام و نزلہ بھی عارض ہوتا ہے۔ اس لئے سر پر لگانے کی دواؤں میں احتیاط رہے۔ کہ کوئی دوا زیادہ ٹھنڈی اور خوشبودار نہ ہو۔

شقیقہ

ادھ سرا درد
مائیگرین

یہ درد سر باری کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اکثر سر کے نصف حصے میں دائیں یا بائیں یا اگلی یا پچھلی طرف ہوتا ہے۔ اور باقی آدھے میں نہیں ہوتا۔ مگر بعض اوقات سر کے آدھے حصے میں سخت اور آدھے حصے میں خفیف ہوتا ہے۔ اور اس کی باری عموماً روزانہ طلوع آفتاب سے شروع ہو کر چند ساعت تک اور کبھی ایک دو روز کے بعد آتی ہے۔

علامات۔ درد کے عارض ہونے سے پہلے آنکھوں کے سامنے یا گوشہ چشم کی طرف انگاریاں اڑتی یا سفیدی چمک متواتر نظر آتی ہے۔ ابرو اور کنپٹی میں دھیما سا درد شروع ہوتا ہے۔ جو بڑھتا بڑھتا شدت کو پہنچ جاتا ہے۔ آواز اور روشنی کی برداشت نہیں ہوتی۔ جی متلاتا ہے۔ کان بجتے ہیں سر چکراتا ہے وغیرہ۔

اسباب زیادہ تر اس کا سبب زہر ملیریا ہوتا ہے۔ عورتوں میں اس کا سبب اکثر فتور حیض پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں فساد خون تکان، گرمی، بدہضمی، تیز بو۔ تیز روشنی، بے خوابی۔ کثرت جماع اور بعض امراض چشم بھی اس کے اسباب ہیں۔ نزلہ و زکام کے بگڑ جانے سے بھی یہ درد ہو جاتا ہے۔

علاج مریض کو ایک تاریک کمرے میں لٹائیں۔ جس میں شور نہ ہو۔ پھر اصل سبب کے موافق علاج کریں۔ چنانچہ اگر ملیریا کے سبب سے یہ درد ہو۔ تو کونین استعمال کریں۔ یعنے کونین چار یا پانچ سرخ کی مقدار میں صبح کاذب کے وقت دورہ سے پہلے کھلائیں۔ پھر دن ڈھلے تک کھانا نہ دیں۔ اس سے انشاء اللہ درد کی نوبت ٹل جائیگی۔ زہر ملیریا کا پتہ یوں لگ سکتا ہے۔ کہ موسمی بخار کے ایام ہوں۔ یا ان دنوں موسمی بخار عارض ہو چکا ہو۔ اگر یہ درد عورت کو حیض کے فتور سے عارض ہو۔ تو اس کا علاج کریں۔ بدہضمی کی شکایت ہو۔ اور معدہ پر ہو۔ تو پہلے سکنجبین سرکہ چار تولہ اور نمک دیسی ایک تولہ آدھ سیر گرم پانی ملا کر پلائیں۔ تاکہ قے ہو کر معدہ صاف ہو جائے۔ اگر قبض ہو۔ تو اطریفل زمانی سات ماشہ یا میٹھی پوڑیہ (مندرجہ بیاض کرمی) یا کوئی اور مناسب دوا دیں۔ اگر کھانے کی دوا سے

اجابت نہ ہو۔ تو حقنہ کریں یعنے نمک طعام پانچ تولہ صابون دیسی ایک تولہ ایک شیر گرم پانی میں حل کر کے مریض کو پہلو پر لٹا کر حقنہ کی پچکاری سے اس کی مقعد کی راہ امعا میں داخل کریں۔ کچھ دیر بعد اجابت ہو کر آنتیں صاف ہو جائینگی۔

درد کی تسکین کے لئے دار فلفل ایک عدد اور اس کا چہارم حصہ نمک طبرزد پانی میں گھوٹ کر روئی کا پھویا اس سے تر کر لیں۔ اور جانب درد کے سوراخ بینی میں سعوط کریں۔ اس سے ناک میں ذرا جلن ہو کر درد شقیقہ فوراً ساکن ہو جائیگا۔ یا گل یاسمین روغن گل میں گھوٹ کر ناک میں ٹپکائیں۔ ساتھ ہی کوئی ضماد بھی استعمال کریں۔ جس کے لئے افیون و اجوائن خراسانی وغیرہ کا ضماد (حسب نسخہ بیاض کرمی) نہایت مجرب و تیر بہدف دوا ہے۔ یا دو چاول بھر افیون عورت کے دودھ میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ برگ نیم اور کاٹھل ہموزن کی نسوار بھی مفید ہے۔ کچھ عرصہ تک رات کو بوقت خواب اطریفل زمانی سات ماشہ کھلانے سے اس درد کے دورے بند ہو جاتے ہیں۔

قطور۔ تسکین درد شقیقہ کیلئے مفید ہے۔ افیون۔ کافور بزرالبنج ہم وزن پانی میں پیس کر مسور کے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور بوقت ضرورت ایک گولی روغن کاہو میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

قطور۔ گیندے کا تازہ پھول ایک عدد نچوڑ کر اس کے پانی میں مرچ سیاہ ایک ماشہ گھس کر جس طرف درد ہو۔ اُدھر ناک میں ٹپکائیں دفع درد کے بعد مقویات دماغ اسی طریق پر استعمال کریں۔ جو صداع کے بیان میں مذکور ہے۔

غذا۔ بحالت درد کچھ نہ کھانا چاہیے۔ دفع درد کے بعد کھچڑی۔ شوربا یخنی۔ پلاؤ مونگ کی دال چپاتی دیں۔ بکری کا بھنا ہوا بھیجا بھی نافع ہے۔ تازہ جلیبی بھی اس مرض میں مفید ہے۔

پرہیز۔ ثقیل و نفاخ چیزیں مثلاً آلو۔ اروی۔ بینگن۔ گوبھی ماش کی دال۔ لہسن۔ پیاز مضر ہیں۔ زیادہ شیرینی اور تیل کی پکی ہوئی چیز اور مچھلی سے بھی پرہیز لازم ہے شب کو زیادہ جاگنا بھی مناسب نہیں۔

سرسام

دماغ کا ورم
مننجائٹیس

یہ لفظ سر اور سام سے مرکب ہے۔ سام کے معنے ورم۔ یعنے دماغ کا ورم۔ اس مرض کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت اصلی سرسام کی ہے۔ یعنے دماغ میں یا صرف اس کے پردوں میں (جن کا ذکر پیچھے تم پڑھ چکے ہو) یا دونوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ اس کو سرسام حقیقی کہتے ہیں۔ دوسری صورت سرسام سے ملتی جلتی ہے۔ جس میں ورم نہیں ہوتا۔ شدید انجرات یا سمیت دماغ میں چڑھ کر سرسامی حالت پیدا کر دیتی ہے۔ اس کو سرسام غیر حقیقی کہتے ہیں۔ سرسام حقیقی ایک مستقل خطرناک مرض ہے۔ جس میں مریض کی جان سخت خطرے میں ہوتی ہے۔ مریض کے گھر والے سخت اضطراب و پریشانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور معالج بھی گھبرا جاتا ہے۔

سرسام غیر حقیقی تیز بخاروں، وبائی بیماریوں طاعون ذات الجنب نمونیا وغیرہ میں ہو جاتا ہے۔ اور ان امراض سے شفا ہونے پر وہ بھی زائل ہو جاتا ہے۔

علامات۔ سرسام کے مریض کی طبیعت مرض میں مبتلا ہونے سے پہلے سست ہوتی ہے۔ اور وہ بدمزاج ہو جاتا ہے۔ اس کا سر درد کرتا ہے اور دوران سر بھی محسوس کرتا ہے۔ اس کے چہرے پر تفکر و بے چینی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ ہوش و حواس میں فتور آ جاتا ہے۔ وہ بے معنی بولتا بکتا اور ہذیان کرتا ہے۔ کبھی زمین پر سے کچھ ڈھونڈنے لگتا ہے کبھی روتا ہے۔ کبھی ہنستا ہے اور خوف اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے۔ اٹھ کر بھاگنا چاہتا ہے۔ آنکھیں سرخ اور اشک آلود ہوتی ہیں۔ اور اپنے تیمار دار اور دیگر اشخاص کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے۔ بخار زیادہ تیز نہیں ہوتا۔ تشنج سے اس کے عضلات اینٹھنے لگتے ہیں۔ اور وہ چلاتا چیختا ہے۔ پیشاب پاخانہ خطا ہونے لگتے ہیں۔ آخر شدت ضعف سے نڈھال ہو کر چارپائی پر پڑا رہتا ہے۔ اور اس پر موت کی علامات نمودار ہونے لگتی ہیں۔

انجام مرض۔ افاقہ کے بعد چھینکوں کا آنا یا کان کے پیچھے ورم کا ہو جانا شفائے کلی کی علامت ہے۔ بخلاف اس کے جسم کا جگہ جگہ سے پھڑکنا۔ پیشاب پاخانہ کا بلا ارادہ خطا ہو جانا۔ منہ کی باچھوں کا ٹیڑھا ہو جانا۔ سانس کی رکاوٹ۔ آنکھوں کا دھنس جانا۔ اور ایک آنکھ سے پانی جاری رہنا مایوسی کی علامات ہیں۔ سرسام غیر حقیقی میں اصل

مرض کا مستقل علاج ضروری ہے۔ باقی سرسامی علامات کا معمولی تدارک کرتے رہنا کافی ہے۔

اسباب سرسام حقیقی کا باعث عموماً تیز دھوپ۔ سخت گرمی۔ سر کی چوٹ۔ دماغ کا صدمہ۔ شراب نوشی کی کثرت۔ گوشت اور شیریں اشیاء کا بکثرت استعمال۔ ہمیشہ دردِ سر رہنا۔ دائمی قبض۔ کسی خاص خلط کا غلبہ ہوتا ہے۔ سرسام غیر حقیقی کا سبب شدت بخار اور طاعون ذات الجنب وغیرہ خاص امراض ہوتے ہیں۔

علاج۔ مریض کو ایک صاف ستھرے اور تاریک مگر ہوادار کمرے میں رکھیں۔ اسکے پاس کسی قسم کے شور و غل اور لوگوں کا ہجوم نہ ہو۔ اور مریض کے سر کو کسی قدر اونچا رکھیں۔ تا کہ سر سے نیچے کی جانب خون کا رجوع ہو۔ جس کے غلبہ سے دماغ میں ورم ہے۔ عام گرم سرسام میں جو خواہ دموی ہو۔ یا صفراوی یہ تدبیر مجرب و مفید ہے۔ کہ مونگی کا پاؤ بھر آٹا شیر گاؤ دوھ میں ڈال کر گوندھ لیں۔ پھر توے پر ایک طرف سے پکا لیں۔ اور سر کو روغن گل سے چرب کر کے روٹی کو کچی طرف سے سر پر رکھکر باندھ دیں۔ اور ایک پہر کے بعد کھول کر دوسری تازہ روٹی باندھیں۔

اگر خاص خون کا غلبہ شدید ہو۔ تو شروع مرض سے تین دن کے اندر اندر کسیوقت سرارو کی رگ سے فصد کھولیں۔ اگر سرارو کی رگ نہ ملے تو ھفت اندام کی رگ سے فصد لیں۔ بشرطیکہ مریض کے زیادہ کمزور ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ ورنہ کمزوری مرض کو زیادہ خطرناک بنا دیگی۔ غلبہ خون کی علامات یہ ہیں۔ کہ بخار کبھی تیز اور کبھی کم ہوتا رہتا ہے۔ سر میں بوجھ اور درد ہوتا ہے۔ مریض ہذیان کے ساتھ ہنستا بھی ہے۔ بعض اوقات ناک سے خون کا ایک آدھ قطرہ بھی ٹپکتا ہے۔

فصد کے بعد خمیرہ گاؤزبان ایک آدھ تولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے عناب پانچ دانہ کا شیرہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔

اگر غلبہ صفرا کی علامتیں پائی جائیں۔ تو اگر ممکن ہو۔ تو مریض کے سر کے بال کتروا ڈالیں۔ اور آب سرد میں ایک صاف سفید رومال تر کر کے سر پر رکھیں۔ اس سے زیادہ بہتر یہ ہے۔ کہ روغن گل دو تولہ سرکہ دو تولہ گلاب پانچ تولہ ملا کر اس میں رومال تر کر کے رکھیں۔ بکری کا تازہ دودھ بھی اس غرض کے لئے استعمال کرنا مفید و مجرب ہے۔ لیکن

مریض کے تالو پر بکری کے تھنوں سے دودھ کی دھاریں مسلسل مارنا اس سے بھی زیادہ موثر تدبیر ثابت ہو چکی ہے۔ غلبہ صفرا کی علامات یہ ہیں۔ بخار کی تیزی۔ منہ اور زبان کی خشکی۔ چہرہ اور آنکھوں کی زردی۔ بیخوابی۔ بے چینی۔

صفراوی سرسام میں پنڈلیوں اور تلووں پر خالی سینگیاں بھی لگانی چاہئیں۔ اور حقنہ اور پاشویہ بھی مفید ہے **نسخہ حقنہ**۔ گل خطمی۔ گل نیلوفر۔ گل سرخ۔ بادیان۔ تخم خطمی۔ ہر ایک سات ماشہ کوخشک گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ۔ عناب پانچ دانہ۔ جو مقشر دو تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تہائی رہ جائے تو صاف کر کے مغز فلوس پانچ تولہ۔ شیر خشت۔ ترنجبین ہر ایک چار تولہ نمک دیسی تین ماشہ حل کر کے روغن بید انجیر دو تولہ شامل کریں۔ اور حقنہ (بطریق مندرجہ علاج شقیقہ) کریں **نسخہ پاشویہ** گل بنفشہ۔ گل نیلوفر تخم خطمی سبوس گندم نمک دیسی ہر ایک ایک تولہ جنگلی بیری کے پتے ایک پاؤ بھر۔ سب کو پانچ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تہائی رہ جائے تو صاف کر کے نیم گرم پاشویہ کریں۔ اور یہ نسخہ پلائیں۔

دوا۔ بہدانہ۔ تخم کاہو مقشر۔ مغز تخم کدوے شیریں۔ تخم خرفہ سیاہ۔ مغز تخم خیارین مغز تخم تربوز ہر ایک تین ماشہ۔ بہدانہ کا لعاب اور باقی دواؤں کا شیرہ عرق گاؤزبان نو تولہ عرق کیوڑہ تین تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ داخل کریں۔ اور پلائیں۔ پیاس کی تکلیف اور صفرا کے تدارک کے لئے آلو بخارا پانچ دانہ بھی شامل کر سکتے ہیں۔ شیر دختر اور روغن کدو ملا کر ناک اور کان میں ٹپکانا بھی مفید ہے۔ اگر اس قسم کی دواؤں سے فائدہ نہ ہو۔ تو ایک ہفتہ بھر منضج پلا کر جلاب کریں۔ جس کا نسخہ منضجات و مسہلات کے گذشتہ بیان کی مدد سے تجویز کریں۔

اگر سرسام غلبہ بلغم سے ہو۔ جس کی علامت یہ ہے کہ بخار نسبتاً کم۔ حواس کند۔ زبان سفید۔ لعاب دہن کی زیادتی۔ جمائیاں متواتر۔ غنودگی مسلسل ہو۔ تو اس کے لئے یہ تدبیر مجرب ہے۔ کہ ایک زندہ مرغ کو مریض کے سر کے پاس لے جا کر اس کا پیٹ چاک کریں۔ جسے کہ اس کا خون مریض کے سر پر گرے۔ اور گرم گرم اس کے سر پر باندھ دیں۔ اور اس وقت تک بندھا رہنے دیں۔ کہ سرد ہو جائے۔ مرغ کی بجائے کبوتر کا بچہ بھی یہ کام دے سکتا ہے۔ نیز چند روز تک گرم پانی دو سیر صابون دیسی تین تولہ نمک طعام ایک تولہ سے حقنہ کریں۔ اور سفتہ

عشرۃ تک مادہ بلغمی کا منضج کر کے مسہل دیں۔ اصل مرض کے رفع ہونے کے بعد تقویت دماغ کے لئے کوئی دوا مقوی دماغ استعمال کرائیں۔ جس کے نسخے ضعف دماغ کے علاج میں ملیں گے۔

غذا۔ افاقہ ہونے سے پہلے غذا نہ دینا چاہئے۔ اس کے بعد نرم۔ زود ہضم اور معتدل غذا دیں۔ آش جو۔ مونگ موٹھ کا پانی۔ ساگودانہ۔ مونگ چاول کی نرم کھچڑی۔ جو کے ستو شکر تری ڈالکر۔ یا پالک۔ توری۔ کدو خرفہ کا شوربا پتلی چپاتی کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

پرہیز۔ شیرینی۔ تیل کی چیزیں۔ گرم اشیا و لہسن۔ پیاز۔ ثقیل اور بادی چیزیں۔ آلو اروی۔ کچالو۔ ماش کی دال سے قطعی پرہیز لازم ہے۔ لال مرچ اور گرم مصالحہ بھی مضر ہے۔ مریض کو غم و غصہ اور فکر اور دماغی محنت اور گرم جگہ کی بود و باش اور دھوپ اور تیز روشنی سے بچائیں۔

صرع

مرگی

ایپی لیپسی

ایک سخت خوفناک مرض ہے۔ جو دورہ کے ساتھ عارض ہوتا ہے۔ اس میں حس و حرکت کے آلات بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور عضلات اینٹھنے لگتے ہیں۔ مریض بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے۔

علامات۔ دورہ مرض سے پہلے مریض کو اپنے کسی خاص حصہ جسم اور اکثر پیٹ سے سرسراہٹ اٹھ کر سر کی طرف چڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور سر تک پہنچتے ہی مرض کا دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ کبھی دورہ سے پہلے درد سر یا دوران سر کی شکایت ہوتی ہے۔ یا آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی دکھائی دیتی ہیں۔ کبھی ڈراؤنی شکلیں نظر آتی ہیں۔ کانوں میں باجوں کی سی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ خاص دورہ مرض کی علامات یہ ہیں۔ کہ مریض چیخ مار کر بیہوش ہو جاتا ہے۔ اور زمین پر گر پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اینٹھ کر ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ چہرہ خوفناک اور نیلگوں ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اوپر کو چڑھ جاتی ہیں۔ سانس میں خراٹے کی آواز آتی ہے۔ منہ سے جھاگ نکلتے ہیں۔ کبھی زبان بھی دانتوں میں آکر کٹ جاتی ہے۔ کبھی بول و براز خطا ہو جاتے ہیں۔ اور زمین سے دس منٹ یا کبھی اس سے زیادہ دیر تک یہ حالت رہ کر ایک طرف کے ہاتھ یا

پاؤں کو جھٹکا سا لگ کر تشنج رفع ہو جاتا ہے۔ اور مریض ایک آہ بھر کر بیہوش پڑا رہتا ہے۔ پھر ہوش میں آنے کے بعد بھی اس کے حواس دیر تک بجا نہیں ہوتے۔ اگر مریض کے چہرہ پیشانی گردن پر سفید داغ نمودار ہو جائیں۔ تو یہ مبارک علامت ہے۔ ضعیف و کمزور لوگ اس سے مرض سے اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اسباب کثرت جماع، جلق، کثرت شراب نوشی۔ صدمہ دماغ۔ رنج و غم محنت دماغی کی زیادتی۔ نقرس۔ وجع مفاصل۔ عورتوں میں فتور حیض۔ بچوں میں دانت نکالنا۔ پیٹ کے کیڑے۔

علاج بحالت دورہ۔ مریض کا سر اونچا رکھیں۔ گلو و سینہ کی بندش ڈھیلی کر دیں۔ دانتوں میں بوتل کا کارک یا کپڑا رکھ دیں۔ تاکہ زبان نہ کٹ جائے۔ سر پر برف لگائیں۔ چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں۔ ہینگ سکنجبین میں گھس کر حلق میں ٹپکائیں یا عود صلیب اور جدوار ایک ایک ماشہ عرق بادیان میں گھس کر ٹپکائیں۔ سنگ عقیق گھس کر بار بار ٹپکانا بھی مفید ہے۔ حیوانات خصوصاً خرگوش کا پیر یا بہ سر کہ کیساتھ دینا بھی مجرب ہے۔ جند بید ستر عود صلیب ایک ایک ماشہ برگ سداب تین ماشہ عرق پیاز دو تولہ میں گھس کر ناک میں ٹپکائیں۔ یا تخم پلاس یا تخم تربی تلخ یا تخم کدوے تلخ یا سیاہ مرچ۔ یا کلونجی یا سونٹھ یا مرکی میں سے جو دوا ملے پانی میں گھس کر ناک میں ٹپکائیں یا کشمیری پتھا اور کائپھل باریک کر کے ناک میں ڈالیں اور بند رکھیں۔ عود صلیب کو جلا کر اس کا دھواں ناک میں پہنچانا بھی مفید ہے۔ تین ماشہ نوشادر اور ایک تولہ چونہ شیشی میں ڈالکر اس میں پانی ملائیں۔ اور شیشی کو ہلا کر مریض کی ناک سے لگا دیں فوراً ہوش آجائیگی۔ تشنج کو رفع کرنے کے لئے روغن قسط روغن بابونہ روغن گل میں سے جو ملے گرم کر کے ہاتھ پاؤں پر مل کر ان کو سیدھا کریں۔

علاج بحالت وقفہ۔ اصل سبب مرض دریافت کر کے اسکے ازالہ کی تدبیر کریں۔ عود صلیب کا دانہ نیلے ڈورے میں باندھ کر گلے میں ڈالیں۔ بسد یاقوت اور زمرد کا مریض کے گلے میں لٹکانا بھی مفید ہے۔

اگر مرض کا باعث رنج و غم ہو۔ تو مریض کو خوش و خرم رکھیں۔ مفرحات کا استعمال کرائیں۔ جس کے لئے دواء المسک معتدل وغیرہ مناسب ہیں۔ اگر مریض دموی مزاج ہو یا مریضہ کو حیض نہ آنے کی شکایت ہو۔ تو صافن کی فصد کھولیں۔ یا پنڈلیوں میں بھری

سنگھیاں لگائیں۔ اگر معدہ کی خرابی مرض کی باعث ہو۔ تو اس کی اصلاح کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ قوت ہاضمہ کو اعتدال پر لائیں۔

پہلے چند یوم تک صبح و شام یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ جدوار عود صلیب ایک ایک ماشہ خمیرہ گاؤزبان سات ماشہ ملا کر کھلائیں اور اوپر سے بارہ تولہ عرق بادیان میں تخم کشوث تین ماشہ مویز منقی نو دانہ بادیان پانچ ماشہ کا شیرہ نکال کر اور چار تولہ شربت دینار ملا کر پلائیں۔ چند یوم تک اگر افاقہ نہ ہو۔ تو بلغم کا تنقیہ ضروری ہے۔ جس کے لئے آٹھ دن منضج بلغم پلا کر نویں روز مسہل کریں (دیکھو بیان منضجات و مسہلات) اور اگر ضرورت ہو تو ایک ایک دن کے وقفہ سے متواتر تین مسہل دیں۔ صرع کے لئے معجون اسطوخودوس بہت مفید ہے۔ جس کا نسخہ بیاض کریمی میں مذکور ہے۔ چند مفید و مجرب نسوارین بھی اس میں مدرج ہیں۔ دورہ مرض کیلئے ذیل کی دوا بھی قابل تعریف ہے۔

دوا۔ قرنفل جوزبوا عود قماری۔ عود صلیب۔ وج ترکی۔ زرنباد جند بیدستر۔ قسط تلخ۔ ہر ایک ساڑھے سات ماشہ خوب باریک کر کے سکنجبین عنصلی اور روغن ناردین میں ملا کر ذرا سا ناک میں اور کسی قدر حلق میں ٹپکائیں۔ باقی کو پیشانی اور بنا گوش پر ضماد کریں۔ انشاءاللہ فوراً ہوش لائیگی۔

غذا۔ شوربا چپاتی۔ مرغ۔ تیتر۔ بٹیر کا گوشت۔ ارہر۔ مونگ کی دال۔ قورمہ قیمہ پودینہ کی چٹنی۔

پرہیز۔ زیادہ سرد اور زیادہ گرم اشیاء مضر ہیں۔ بادی ثقیل نفاخ اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ دودھ اور بلغم پیدا کرنے والی اشیا مثلاً اڑد کی دال کچالو۔ گوبھی نیز بینگن کدو چاول۔ شلغم۔ مولی لہسن پیاز۔ مٹر۔ مسور کی دال مچھلی بھی مضر ہے۔ تیز ہوا میں بیٹھنا۔ بلند جگہ پر اور چاند کی روشنی میں دیر تک ٹھہرنا۔ ہنڈولہ یا جھولے میں جھولنا۔ گھومتی ہوئی چیز پر نگاہ جمانا۔ آب رواں پر نظر قائم کرنا دورہ مرض کے باعث ہو جاتے ہیں۔

سکتہ
مردہ نما بیہوشی
اپوپلکسی

یہ مرض دماغ میں پورا سدہ پڑ جانے سے عارض ہوتا ہے۔ جس سے روح کے تمام مجاری دماغ بند ہو جاتے ہیں۔ اور مریض مردہ وار بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔

حتے کہ بعض اوقات لوگ غلطی سے ایسے مریضوں کو مردہ سمجھ کر ان کے کفن و دفن کی تیاری کرنے لگتے ہیں۔

علامات۔ چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے۔ آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ مریض بلانے جگانے سے مطلق نہیں بولتا۔ نگلنے کی قوت کم یا زائل ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات سانس کی رفتار اور نبض کی حرکت محسوس تک نہیں ہوتی۔

طریق شناخت۔ سکتہ کے مریض اور مردے میں فرق یہ ہے کہ مردے کی آنکھوں کی پتلیاں بے نور ہوتی ہیں۔ مگر سکتہ والے کی پتلیوں میں دوسرے کی صورت کا عکس نظر آتا ہے۔ یا یوں کرو۔ کہ ایک آئینہ اسکی ناک سامنے لاؤ۔ یا روئی کا ہلکا سا پھویا رکھو۔ اگر سکتہ ہوگا۔ تو مریض کے سانس سے آئینہ مکدر ہو جائیگا۔ یا روئی کا پھویا حرکت کریگا۔ سکتہ کا کبھی غشی یا باؤ گولہ یا مرگی کی بیہوشی یا شراب و افیون وغیرہ مسکرات کی بیہوشی سے بھی اشتباہ پڑ جاتا ہے۔ اس لئے یاد رہے کہ مرگی میں ہمیشہ منہ سے جھاگ نکلتے ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں۔ غشی نازک مزاج نوجوانوں کو یا کسی شدید مرض کی کمزوری میں لاحق ہوتی ہے۔ باد گولہ کا مرض عورتوں سے مخصوص ہے۔ شراب کی بیہوشی میں منہ سے شراب کی بو آتی ہے۔ افیون کی بیہوشی میں مریض خراٹے سے سانس لیتا ہے۔ اور جگانے سے جاگ پڑتا ہے۔ اور سکتے میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔

علاج۔ مریض کو سرد جگہ نرم بستر پر لٹائیں۔ گلو و سینہ کی بندش کھلی۔ اور سر اونچا رہے۔ کمرے میں شور و غل نہ ہو۔ اور فوراً قدرے نچھنا کے بول آدمی میں گھوٹ لیں۔ اور مریض کے سر کے اوپر چند خفیف چرکے استرے سے لگا کر اس پر ملیں۔ مجرب ہے اور کندش خربق سیاہ جند بید ستر باریک کرکے ناک میں پھونکیں۔ تاکہ چھینک آجائے سر کے بال کتروا کر جند بید ستر خردل ہر ایک چھ ماشہ دو تولہ سرکہ میں گھوٹ کر نیم گرم سر پر لیپ کریں۔ یا لمدہ کی ٹوپی پہنا کر توا گرم کرکے سر سے لگائیں۔ مگر ڈاکٹری میں سر کو سردی پہنچانا مفید سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ صندل و کافور سرکہ میں گھس کر اس میں ایک رومال تر کرکے متواتر سر پر رکھیں۔ بہرحال دماغ کے سدہ تامہ کو کھولنا مقصود ہے۔ جس طرح بھی ممکن ہو۔

اگر ان تدابیر سے ہوش نہ آئے۔ تو یہ حقنہ استعمال کریں۔ گل بنفشہ۔ نیلوفر۔ تخم خطمی۔

ہر ایک ایک تولہ عناب پنج دانہ سپستان انیس دانہ کشنگ جو دو تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب سیر بھر رہ جائے۔ تو مل چھان کر اس میں تین تولہ روغن بید انجیر ڈالکر حقنہ کریں۔ سکتہ دموی میں سرارو کی فصد کھولیں۔ اور ساقین پر سینگیاں کھچوائیں۔ اور مریض کی دونوں پنڈلیاں اور بازو خوب کس کر باندھ دیں۔ تاکہ خون دماغ کی طرف کم جائے۔ افاقہ کے بعد مناسب منضج اور مسہل سے مادہ مرض سے دماغ کا تنقیہ کریں۔ اور پھر تقویت کے لئے مقویات کھلائیں۔

غذا۔ مریض کو چار پانچ روز تک غذا نہ دیں۔ صرف شہد و عرق بادیان جوش کر پلانے پر اکتفا کریں۔ اگر ضعف زیادہ ہو۔ تو چوتھے یا پانچویں روز کبوتر کے بچے یا بکری کے گوشت کا شوربہ دیں۔ یا مونگ یا موٹھ کی دال پکا کر صرف اس کا پانی پلائیں۔

پرہیز۔ افاقہ کے کچھ دنوں بعد عام غذا سے حتے الوسع پرہیز واجب ہے۔ صرف ماءالعسل پر قناعت کرنی چاہئے۔ اور مسہل کے بعد ٹھنڈی اشیاء کدو۔ کھیرہ ککڑی۔ توری چاول سے اجتناب مناسب ہے۔ جب اس مرض کا احتمال ہو۔ تو دماغی و جسمانی محنت میں اعتدال واجب ہے۔ مباشرت سے پرہیز ضروری ہے۔ شراب خوری سے قطعاً توبہ۔ قبض نہ ہونے دیں۔ رفع حاجت کے وقت زور نہ لگانا پڑے۔ خواب و بیداری اور خورد و نوش کے اوقات کی باقاعدگی اور لطیف و زود ہضم غذا کا التزام اور ہوادار مکان کی بود و باش اس مرض کے حملے سے محفوظ رکھتی ہے۔

نسیان
ضعف حافظ — ڈی مینشیا

اس مرض میں آدمی فراموش کار بن جاتا ہے۔ دیکھی ہوئی چیز یا سنی ہوئی بات کو جلدی بھول جاتا ہے۔

علامات۔ مریض کسی گذشتہ بات کو سوچتا ہے۔ تو بھی یاد نہیں آتی۔ جو خواب دیکھتا ہے۔ بیان نہیں کر سکتا۔ اگر یہ مرض ضعف دماغ سے ہو۔ تو ذرا سی محنت سے سر میں درد، دوران اور آنکھوں میں تاریکی آنے لگتی ہے۔ اگر نزلہ و زکام اور بلغمی رطوبات سے ہو۔ تو کثرت خواب۔ زیادتی لعاب و آب بینی۔ چہرہ پر بھر بھراہٹ۔ اور ذائقہ پھیکا اسکی علامات ہیں۔ اگر گرم اشیاء کی کثرت استعمال اس کی باعث ہو۔ تو اس کی علامت ناک کی

خشکی۔ قلت خواب۔ اور قبض کی شکایت ہے۔

اسباب۔ کثرت جماع۔ مے نوشی۔ غم وغصہ رنج وفکر دن میں سونا لہسن۔ پیاز مسور باقلا۔ گوبھی وغیرہ مبخر اشیاء کی کثرت استعمال۔ دائمی نزلہ وزکام۔ ضعف دماغ۔ گرم چیزوں کی کثرت استعمال گرم دھوپ میں یا تیز آنچ کے سامنے دیر تک رہنے کی عادت۔

علاج اصل سبب کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ضعف دماغ اس کا باعث ہو۔ تو غذا ودوا مقوی دینی چاہیئے۔ جس میں بطور دواکشتہ فولاد۔ خمیرہ گاؤزبان مفرح یا قوتی مفید ہیں۔ بیاض کریمی میں اس کے لئے ایک نسخہ حبوب کا بہت مفید و آسان مندرج ہے۔ دیگر مقوی دماغ دوائیں بھی ضعف دماغ کے بیان میں بہت سی مجرب مندرج ہیں۔ اگر نزلہ دائمی اس کا باعث ہو۔ تو بلغم کے نضج و تعدیل سے اس کا تدارک کریں۔ اور اس کے لئے نزلہ و زکام کے بیان کا مطالعہ کریں۔ اگر گرمی اس کا باعث ہو۔ تو بہدانہ تین ماشہ کا لعاب مغز کدو مغز تربوز ہر ایک تین ماشہ مغز بادام شیریں پانچ دانہ کا شیرہ شامل کرکے دو تولہ مصری ڈال کر صبح کے وقت پلائیں۔ اور صندل گلاب میں گھس کر سنگھائیں۔ رفع قبض کے لئے رات کو ایک عدد ہلیلہ مربی کھلانی چاہیئے۔ اس مرض میں صبح کی ہوا خوری اور دو وقت چہل قدمی سبزہ زار و باغات کی سیر عطریات کا استعمال اور خوشبودار پھولوں کا سونگھنا مفید ہے معدے کی اصلاح اور حفظ صحت لازمی ہے۔

غذا۔ شوربا چپاتی۔ دودھ چاول۔ دال چاول کی کھچڑی۔ بکری کا بھیجا۔ اور خرفہ پالک کدو وغیرہ۔

پرہیز۔ اگر ضعف دماغ مرض کا سبب ہو۔ تو کثرت جماع۔ کثرت مطالعہ اور ہر قسم کی دماغی محنت سے پرہیز رکھیں۔ گرمی کی وجہ سے ہو۔ تو گرم اشیاء کے استعمال اور لہسن پیاز ماش وغیرہ تبخیر پیدا کرنے والی چیزوں سے احتراز رکھیں۔ اگر زکام و نزلہ اس کا موجب ہو۔ تو ٹھنڈا پانی پینے۔ اور اس کے ساتھ نہانے سے پرہیز رکھیں۔ سرد ہوا سے بچیں۔ ترش اشیاء اچار۔ چٹنی انگور اور ترش میوجات نارنگی وغیرہ نہ کھائیں۔

(۱) سدر (۲) دُوار

(۱) آنکھوں تلے اندھیرا آنا (۲) سر چکرانا

ورٹی گو

سدر وہ عارضہ ہے۔ جس میں کھڑے ہونے یا وقتے حرکت کرنے سے آنکھوں تلے

اندھیرا سا چھا جاتا ہے۔ دُوار سے سر چکرانا مراد ہے۔ جس میں اپنا وجود اور ارد گرد کی چیزیں گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اور مریض کھڑا ہونا چاہتا ہے۔ تو چکرا کر گرنے کو ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا۔

علامات یہ عارضے زیادہ تر بیٹھتے اٹھتے یا چلتے پھرتے ہوا کرتے ہیں۔ جب مرض خفیف ہو۔ تو ذرا سا اندھیرا یا خفیف سا چکر اور قدرے جسمی لغزش ہوتی ہے۔ لیکن شدت مرض میں مریض کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اگر کھڑا ہونا چاہے تو گرنے لگتا ہے۔ جی متلاتا ہے اور قے ہوتی ہے۔ جس سے دوران سر میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ یہ عارضے عموماً درد شقیقہ یا صرع یا سکتہ کے پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

اسباب دیر ہضم و ثقیل و بادی چیزوں کی کثرت استعمال۔ شراب نوشی اور دیگر نشے دار چیزوں کی عادت۔ غیر معتدل تمباکو نوشی۔ کثرت جماع۔ عام جسمانی کمزوری ضعف دماغ۔ خون کی خرابی۔ دماغ پر چوٹ لگنا۔ قبض دائمی عورتوں میں خون ماہواری کا کثرت سے آنا۔ یا عرصے تک بچے کو دودھ پلانا وغیرہ۔

علاج۔ اگر کسی خلط کے غلبے سے یہ عارضہ ہو۔ تو منضج و مسہل سے اس کا تنقیہ کریں جس کے لئے منضجات و مسہلات کی فصل سے مناسب حال نسخہ تجویز کر لیں۔ اگر شراب نوشی تمباکو نوشی، کثرت جماع یا کسی خاص غذا کی کثرت استعمال اس کا باعث ہو۔ تو اس کو ترک کرائیں۔ ضعف دماغ ہو۔ تو دماغ کی تقویت کی تدابیر کریں۔ قبض یا ضعف ہاضمہ یا معدہ کی اور کوئی خرابی اس کی موجب ہو۔ تو معدہ کی اصلاح کریں۔ ایسی حالت میں گلقند دو تولہ دانہ الائچی کلاں چھ ماشہ باریک کر کے باہم ملا کر کھلانا اکسیر ہے۔ اگر گرمی خون و حرارت دماغ اس کی باعث ہو۔ تو خون کے جوش کو دھیما کرنے کی تدبیر کریں۔ ایسی صورت میں یہ نقوع خصوصاً سدر کے لئے تیر بے خطا ہے۔ بارہا آزمایا گیا۔ سونف۔ کشنیز۔ آملہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ نیم کوفتہ رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل کر نبات ڈال نہار پی لیں۔ یا گل نیلوفر کشنیز خشک تخم کاسنی مندی ہر ایک سات ماشہ عناب پانچ دانہ گل سرخ پانچ ماشہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب چار تولہ شامل کر کے پلائیں۔ دوسرے وقت مغز کدو۔ مغز تربوزہ۔ کشنیز۔ ہر ایک تین ماشہ عناب پانچ دانہ عرق گاؤ زبان بارہ تولہ میں شیرہ نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔ رات کو سوتے وقت اطریفل کشنیزی

مرغنہ ایک تولہ کھلائیں۔ جس کے بنانے کا طریقہ بیاض کریمی میں لکھا ہے۔

غذا۔ گوشت شلغم چپاتی کے ساتھ شوربا مونگ کی دال۔ دودھ۔ ساگودانہ۔ نان پاؤ میں سے جو چیز مرغوب ہو۔

پرہیز۔ نشے دار اشیاء کثرت جماع سے اجتناب رکھیں۔ چائے نوشی۔ تمباکو کھانے پینے کی عادت کم کریں۔ بادی ثقیل چیزوں کا کھانا چھوڑ دیں۔ مثلاً مسور کی دال۔ لسن پیاز اروی شکرقند۔ انڈا۔ مچھلی بھی مضر ہے۔ دماغی محنت سے بچنا چاہئے۔

سُبات
گہری نیند۔ نیند کا غلبہ
سانولینس

اس مرض میں نیند ضرورت سے زیادہ غالب رہتی ہے۔ اور کسی وقت ایسی صاف بیداری نہیں ہوتی۔ جس میں طبیعت نیند سے سیر ہو۔ اور حواس تازہ ہوں۔ بعض مریض ان سبات سوتے سوتے اٹھ بیٹھتے ہیں۔ چلنے پھرنے لگتے ہیں۔ اور بعض کام بھی کرنے لگتے ہیں۔ یہ سب کچھ نیند ہی میں بےخبری کے ساتھ ہوتا ہے۔

علامات۔ جو خاص مرض اس عارضہ کا باعث ہو۔ اس کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اگر زیادتی خون کے سبب سے ہو۔ تو سر میں گرانی۔ آنکھوں میں خمار اور نبض تیز ہوتی ہے۔ کبھی سبات سکتہ کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

اسباب۔ بدن میں خون کی کمی یا زیادتی۔ کثرت جماع۔ زیادہ دماغی محنت۔ دماغ میں اجتماع بلغم جس کا باعث دائمی نزلہ و زکام یا ٹھنڈی اشیاء کثرت استعمال ہوتی ہے۔ بعض امراض بخار، یرقان۔ گردے کی بیماریاں منشیات کا استعمال عورتوں میں بادگولہ۔

علاج۔ جیسا سبب ہو۔ ویسا علاج کریں۔ نزلہ و زکام ہو۔ تو اس کا مناسب تدارک کریں۔ اجتماع بلغم کی صورت میں دو ہفتہ بلغم کا منضج پلا کر مسہل دیں۔ پھر ایک ایک دن کے وقفہ سے دو اور مسہل دیں۔ وقفہ کے روز مسہل کی گرمی رفع کرنے کے لئے خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ چاندی کے ایک ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اور اوپر سے پانچ دانہ عناب کا شیرہ بارہ تولہ عرق گاؤزبان میں نکال کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر اور اس میں پانچ ماشہ تخم ریحان چھڑک کر پلا دیں۔ تنقیہ بلغم کے بعد تقویت کے لئے دواء المسک معتدل صبح کے وقت دیدیا کریں۔

اگر خون کا غلبہ ہو۔ تو سرارو کی فصد کھلوائیں۔ یا کنپٹیوں پر چند جونکیں لگوائیں۔ اگر ضعف دماغ عارض ہو۔ تو مقویات دماغ استعمال کریں۔ جس کے لئے بہت سے مجرب نسخے بیاض کو بمی میں درج ہیں۔

عام حالتوں یہ دوائیں اس عارضے میں مفید ہیں (۱) گیہوں کی بھوسی اور نمک پوٹلی باندھ کر گرم کر کے سر پر ٹکور کریں (۲) جند بیدستر عاقرقرحا مویزج کوہی ہر ایک تین ماشہ پیاز سفید ایک تولہ سرکہ میں پیس کر تالو پر ضماد کریں (۳) جند بیدستر فلفل سیاہ شونیز ہر ایک ایک ماشہ باریک کر کے نسوار دیں۔ فوراً مریض کو بیدار کرےگی (۴) برگ تبت اور کائپھل کی نسوار بھی اس غرض کے لئے مفید ہے۔

غذا۔ نرم ہلکی غذا۔ بکری یا چوزہ مرغ کا شوربا۔ مونگ کی دال مصالح ڈالکر کھچڑی چائے اور گاجر چقندر وغیرہ ترکاریاں اور بادام اخروٹ چلغوزہ وغیرہ میوجات:۔

پرہیز۔ ٹھنڈی چیزیں کدو۔ ککڑی پالک خرفہ۔ تربوز۔ برف وغیرہ مضر ہیں۔ منشیات سے پرہیز لازم ہے۔ دیر ہضم و ثقیل غذا مٹر چنے اور مسور بھی اچھے نہیں قبض نہ ہونے دیں۔ کاہلی۔ کثرت محنت دماغی سے بھی اجتناب کریں:۔

سہر

بے خوابی

ان سامنیا

اس مرض میں نیند نہیں آتی۔ یا کم آتی ہے۔ بقائے صحت کے لئے چھ سے آٹھ گھنٹے تک سونا ضروری ہے۔ اگر اتنی دیر نیند نہ آئے۔ تو سمجھو کم و بیش سہر کا عارضہ ہے۔

علامات۔ سوتے وقت ادھر ادھر کے خیالات سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ یا قدرے غنودگی ہو کر نیند اڑ جاتی ہے۔ ناک خشک ہوتی ہے۔ پیاس کا غلبہ سر میں گرمی محسوس ہوتی ہے۔ طبیعت بے چین اور مضطرب ہوتی ہے۔

اسباب۔ صفرا کی زیادتی۔ رنج و غم فکر و تردد۔ سوء ہضم۔ چائے پینے میں بے اعتدالی دھوپ میں یا تیز آنچ کے سامنے دیر تک بیٹھنا۔ بدن سے بہت سا خون نکل جانا۔ کثرت مے نوشی۔ سگرٹ تمباکو پینے کی زیادہ عادت۔ کثرت جماع۔

علاج۔ اصل سبب کو رفع کریں۔ اگر قبض یا سوء ہضم کی شکایت ہو۔ تو اس کا تدارک کیا جائے۔ چائے۔ حقہ۔ شراب۔ بھنگ وغیرہ جو چیز اس کی باعث ہو۔ اس کو بند کریں

یا کم کردیں۔ سونے سے پہلے چار یا پانچ گھنٹے پہلے کھانا کھا لیا کریں۔ شام کے وقت چائے قہوہ نہ پئیں۔ اگر خشک انجرات کے سر کی طرف چڑھنے سے بےخوابی ہو۔ تو ان تدابیر میں سے کوئی عمل میں لائیں (۱) شیر دختر ناک میں ٹپکائیں۔ اور سر پر ملیں (۲) تخم کاہو مغز تخم خربزہ۔ مغز بادام خشخاش سفید مغز تخم کدوے شیریں ہر ایک تین تولہ باریک کرکے ٹکیا بنا کر سر پر باندھ دیں (۳) تخم کاہو ساڑھے تین ماشہ تخم خشخاش سات ماشہ شیرہ نکال کر نبات ڈال کر نوش کریں۔ (۴) صندل سفید تخم خرفہ تخم کاہو۔ ہر ایک دو ماشہ کافور افیون زعفران ہر ایک چھ رتی سب کو گلاب میں گھس کر سر پر لیپ کریں۔

اگر غلبہ سودا سے یہ عارضہ ہو۔ تو بکری کا دودھ سات تولہ شربت عناب دو تولہ ملا کر صبح کو پلا دیا کریں۔ تین روز یہی مقدار پی کر دودھ کی مقدار ایک ایک تولہ اور شربت میں ایک ایک ماشہ بڑھاتے جائیں۔ یہاں تک کہ دودھ اکتالیس تولہ تک اور شربت چار تولہ تک پہنچ جائے۔ پھر اسی مقدار میں روزانہ کم کرتے جائیں۔ حتے کہ سابقہ مقدار پر آ جائے پھر تین روز تک استعمال کرکے بند کر دیں۔

عام حالات میں بکری کا دودھ یا روغن بادام پنڈلیوں اور پاؤں کے تلووں پر مالش کرنا نیند لاتا ہے۔ یا تخم خشخاش اور تخم بنگ ایک ایک تولہ پاؤ بھر شیر گاؤ میں گھوٹ کر تلووں پر مالش کریں۔ یا برگ بنگ دو تولہ بکری کے دودھ میں پیس کر مہندی کی طرح کف پا پر ضماد کریں۔

غذا ہلکی اور زود ہضم ہو۔ مثلاً آش جو۔ حریرہ۔ ساگودانہ۔ کھچڑی۔ شوربا اور سبز ترکاریاں کدو خرفہ پالک توری وغیرہ انار انگور سیب امرود۔ بھی دے سکتے ہیں۔

پرہیز گرم اشیاء و لال مرچ۔ بینگن۔ سرکہ۔ مچھلی۔ آلو۔ گوبھی نہ کھانے دیں زیادہ غور و فکر، کثرت مطالعہ، دھوپ میں زیادہ چلنے پھرنے سے بھی پرہیز لازم ہے۔ چائے یا تمباکو کی کثرت استعمال سے بھی باز رہیں۔

فالج

ادھر نگ آدھے بدن کا شل ہو جانا

ہیمی پلیجیا

ایک خطرناک مرض ہے جس میں سر سے پاؤں تک آدھا بدن لمبائی میں بے حس یا بےحرکت ہو جاتا ہے۔ یا یہ دونوں طاقتیں زائل ہو جاتی ہیں۔

علامات۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ مریض صبح کو جاگتا ہے۔ تو سر میں درد محسوس کرتا ہے۔ پھر ایک دو قیئیں آنے کے بعد فوراً فالج ہو جاتا ہے۔ اور کبھی یہ مرض دفعۃً سکتہ کے ساتھ عارض ہو جاتا ہے۔ فالج میں چہرہ کسی قدر ٹیڑھا ہو کر گوشہ دہن ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اچھی طرح بولا نہیں جاتا مرض کی جانب کے ہاتھ پاؤں بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ مریض کے ہوش و حواس میں فرق پڑ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب اور قبض کی شکایت رہتی ہے۔ بلا سہارے اٹھنا بیٹھنا یا چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ مرض کے شدید حملے میں بیمار پر سخت کرب و بے چینی طاری ہوتی ہے۔

اسباب۔ یہ بیماری اکثر سرد موسم میں سرد مزاج اشخاص کو ہوتی ہے۔ جن میں بلغم کی زیادتی ہو۔ ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈی ہوا اس کی محرک ہو جاتی ہے اور زیادہ تر سکتہ کے سبب سے عارض ہوتی ہے۔ مگر کبھی مرگی، باد گولہ، رعشہ، آتشک، دماغ کی رسولی بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ دماغ کے علاوہ صرف نخاع کی خرابی سے بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں پورا فالج نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف بعض حصص جسم کی حس یا حرکت زائل ہوتی ہے۔ نیز سر چہرہ اور زبان سلامت رہتے ہیں۔ اور اس کو استرخا کہتے ہیں۔ اس کا ذکر علیحدہ کیا جاویگا۔

علاج۔ مریض کو نرم بستر پر آرام سے ایک کروٹ پر لٹائے رکھیں۔ سر کو اونچا رکھیں کمرہ گرم اور انگیٹھی سلگتی رہے۔ شدید حالت ہو۔ تو حقنہ کریں۔ ورنہ ہفتہ تک روزانہ شہد دو تولہ اور عرق بادیان بارہ تولہ جوش دیکر پلاتے رہیں۔ باقی کھانا پانی بند رکھیں آٹھویں دن۔ بادیان۔ بیخ بادیان۔ بیخ کرفس پرساوشان۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی ہر ایک سات ماشہ اصل السوس اسطوخودوس گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ۔ انجیر زرد پانچ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں۔ اور ہفتہ عشرہ تک یہ منضج برابر پلاتے رہیں۔ دسویں روز اسی نسخے میں رات کے وقت سنا مکی تربد سفید ہر ایک سات ماشہ بھگو دیں۔ اور صبح کو مل چھان کر املتاس پانچ تولہ شیر خشت ترنجبین شکر سرخ گلقند ہر ایک چار تولہ شیرہ مغز بادام پانچ دانہ شامل کر کے بطور مسہل پلا دیں۔ ایک دن کے وقفہ سے پھر پانچ روز تک وہی منضج پلا کر حب ایارج سے تنقیہ کریں۔ اس کے بعد چند روز تک اطریفل زمانی کا استعمال کریں۔ اور پھر مسلسل حب میٹھا تیلیہ کھلائیں۔ جو اس باب میں مجرب

ہے۔ مزمن مرض کی صورت میں حب کچلہ بھی بہت مفید ہے۔ یہ سب نسخے بیاض کریمی سے نقل کرو۔

ذیل کے نسخے بھی فالج کے لئے بہت مفید ہیں (۱) صبر زرد بوره ارمنی شونیز ہر ایک ایک ماشہ کوٹ چھان کر چقندر کے پانی میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں (۲) بیر بہوٹی ایک عدد سر اور پاؤں دور کر کے پان کی گلوری میں رکھ کر چند روز تک کھلاتے رہیں (۳) بھنگ ایک ماشہ ماء العسل پانچ تولہ کے ساتھ کھلائیں (۴) جند بید ستر ایارج فیقرا ایک دو تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ساڑھے تین ماشہ رات کو سوتے وقت تازہ پانی کے ساتھ کھلایا کریں ×

کشتہ ہڑتال ورقی (از مجربات حکیم نورالدین قادیانی) ہڑتال ورقی دو تولہ۔ شیر گاومیش تین پاؤ خام میں کھرل کریں۔ اور پتلی پتلی ٹکیاں بنا کر سات روز سایہ میں رکھیں۔ پھر چار تولہ نمک سفید پیسکر کوزہ گلی میں دو تولہ نمک نیچے بچھا کر ٹکیاں رکھدیں۔ اور دو تولہ نمک اوپر بچھا دیں۔ پھر کوزہ کا منہ بند کر کے دو تولہ نمک قدرے پانی میں حل کر کے پارچہ گاڑھا اس میں تر کر کے کوزے پر لپیٹ دیں۔ اور کپڑ مٹی کر کے دس سیر خام پاتھیوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں۔ رنگ سفید ہوگا۔ خوراک ایک سرخ ہمراہ برگ سلارہ گٹھیہ اور ادھرنگ کے لئے مفید ہے۔ ترشی و شیرین اور تیل کی چیز سے پرہیز ہے

غذا۔ اس مرض میں فاقہ بہت مفید ہے لہذا پہلے سات روز تک ماء العسل کے سوا اور کچھ کھانے پینے کو نہ دیں۔ ہاں بھوک زیادہ ستائے۔ تو شوربائے کبوتر۔ یا مونگ کی دال کا پانی گرم مصالحہ ڈال کر پلائیں۔ مسہل کے بعد بکری یا مرغ کا گوشت۔ ارہر یا مونگ کی دال۔ میتھی کا ساگ یا کریلا۔ انڈے۔ اچار و قہوہ وغیرہ دے سکتے ہیں۔ میوجات میں سے کھجور۔ خوبانی۔ انجیر۔ بادام وغیرہ مفید ہیں۔

پرہیز۔ ثقیل اور نفخ پیدا کرنے والی اشیاء مثلاً گوبھی ارد کی دال۔ اروی۔ کچالو اور ٹھنڈی چیزیں مثلاً کدو۔ تربوز گنے کا رس ہرگز نہ دیں۔ ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی ہوا بھی مضر ہے۔ خوشبوؤں کا استعمال بھی نقصان دیتا ہے ×

لقوہ
منہ کا ٹیڑھا ہو جانا
فے شیئل پیریلے سس

اس مرض میں چہرے کے بعض عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں۔

علامات۔ منہ ٹیڑھا ہو کر دائیں یا بائیں طرف کو کھچ جاتا ہے۔ جس طرف کو منہ کھچا ہوا نظر آتا ہے دراصل وہ طرف تندرست ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف مرض عارض ہوتا ہے۔ اس لئے اس طرف کا گوشہ دہن نیچے ڈھلک جاتا ہے۔ اور اگر مریض ہونٹوں کو ضبط کر کے پھونک مارنا چاہے۔ تو لبوں کی اس طرف سے ہوا نکل جاتی ہے۔ اور اس طرف کی آنکھ بھی بند نہیں ہوتی۔ اور اس سے آنسو بہتے ہیں

اسباب۔ عموماً وہی ہیں جو فالج کے ہیں۔

علاج۔ مریض کو تاریک کمرے میں رکھیں۔ اور انہی ہدایات پر عمل کریں۔ جو فالج کے علاج میں مذکور ہوئیں۔ اگر محض سردی لگ جانے سے یہ مرض عارض ہو۔ تو مناسب علاج کرنے سے دو ڈھائی ماہ میں صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر کوئی دماغی مرض اس کا باعث ہو۔ تو شفا مشکل ہے۔ تاہم علاج میں تساہل نہ کریں۔ شروع میں شنا ر کا مسہل دیں۔ اور مرض کی طرف کے کان پر اور اس کے پیچھے گرم روئی سے ٹکور کریں۔ اور اگر وہی دوائیں جو فالج میں مذکور ہوئیں۔ لقوے کے لئے بھی مفید ہیں۔ ان میں سے کوئی مناسب دوا تجویز کر کے استعمال میں لائیں۔ اور آخر میں دواء المسک حار بمقدار تین تا چار ماشہ ہر روز کھلاتے رہیں۔

لقوہ کی وجہ سے چہرے میں جو کجی پڑ جاتی ہے۔ اس کے رفع کرنے کے لئے یہ دوا مجرب ہے۔ عاقرقرحا زنجبیل ہر ایک دو تولہ شونیز خولنجان ہر ایک ایک تولہ جوزبوا نو ماشہ قرنفل چھ ماشہ فلفل دراز فلفل گرد ہر ایک سات ماشہ مصطگی پانچ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔ اور اس میں سے بقدر چھ ماشہ دوا دس ماشہ خالص شہد میں ملا کر انگلی سے ایک گھڑی تک منہ میں ملتے رہیں۔ لعاب بکثرت نکلے گا۔ اور کجی رفع ہو جائیگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

غذا و پرہیز۔ وہی جو فالج میں مذکور ہوا۔

استرخا
نیچے کے دھڑ کا شل ہو جانا
پیراپلیجیا

استرخا کے معنوی معنے ہیں ڈھیلا پڑ جانا۔ اور لٹک پڑنا۔ اس لئے یہ نام فالج اور

لقوہ پر بھی صادق آتا ہے۔ اور جس عضو کے عضلات ڈھیلے یا بے حس و حرکت ہو جائیں۔ اس کے اس عارضہ کو استرخا کہہ سکتے ہیں۔ مگر گرنے پٹخنے سے دھڑ کا شل ہو جانا کثیر الوقوع ہے۔ لہٰذا یہاں اسی کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علامات۔ جب از خود کسی مادہ کے غلبہ سے یہ مرض عارض ہو۔ تو پہلے پشت یا کمر میں درد ہوتا ہے۔ پاؤں کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان پر چیونٹیاں سی رینگتی محسوس ہوتی ہیں بیمار چل نہیں سکتا۔ شدت مرض میں پاخانہ خطا ہو جاتا ہے۔ یا پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ مدت تک بستر پر پڑے رہنے سے چوتڑوں اور کمر پر زخم پڑ جاتے ہیں۔

اسباب۔ اکثر اوقات کوٹھے پر سے گر پڑنا، یا دیوار وغیرہ کا اوپر آ گرنا یا لاٹھی وغیرہ کی سخت چوٹ لگنا جس سے نخاع پر صدمہ شدید پہنچے اس کا باعث ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات آتشک سوزاک یا ریڑھ کی ہڈی کی سوزش یا مثانہ و امعا کی خرابی سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاج۔ مرض کے اصلی سبب کا تدارک کریں۔ مریض کا سر اور پاؤں اونچے رہیں اور چند روز تک یہ نسخہ پلائیں۔ اسطوخودوس۔ عنب الثعلب بیخ بادیان۔ سورنجان۔ بوزیدان ہر ایک پانچ ماشہ سب کو نیم کوب کر کے پانی میں جوشائیں۔ پھر شربت اصول شامل کر کے دو ہفتہ تک پلائیں۔ پھر خمیرہ اسطوخودوس استعمال کریں اور روغن قسط کی کمر اور ٹانگوں پر مالش کریں۔

خمیرہ اسطوخودوس۔ فالج لقوہ۔ استرخا اور دیگر امراض عصبی کے لئے مفید ہے۔ گل اسطوخودوس جس میں لکڑی شامل نہ ہو۔ تین تولہ چار ماشہ مغز چلغوزہ گل گاؤزبان ہر ایک ایک تولہ آٹھ ماشہ۔ ورق نقرہ دس عدد عنبر اشہب ساڑھے تین ماشہ عسل سفید سہ چند میں خمیرہ بنا لیں خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ تک۔

روغن قسط۔ جو فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ استرخا۔ اختلاج اور تشنج کے لئے نہایت مفید ہے۔ قسط تلخ کندش عاقرقرحا ہر ایک چھ ماشہ دارفلفل سنبل الطیب بیخ سوسن قرفہ ماشہ دارچینی قرنفل نانخواہ تخم کرفس اسارون زنجبیل زرنب و کندر مصطگی ہر ایک تین ماشہ گل بابونہ ایک تولہ مغز بادام تلخ دو تولہ مغز تخم بیدانجیر تین تولہ سب کو جوکوب کر کے ڈیڑھ پاؤ پانی میں آٹھ پہر تک بھگو کر جوش دیں۔ جب نصف پانی رہ جائے۔ تو مل کر صاف

کرکے روغن کنجد سیاہ اور روغن سرشف ہر ایک تین چھٹانک ملاکر جوش دیں۔ جب پانی جل کر تیل رہ جائے۔ تو اتار لیں اور استعمال کریں۔

استرخا پرانا ہو جائے۔ تو اس کیلئے حب اواراقی کا استعمال مفید ہے۔ جس کے دو عمدہ نسخے بیاض کریمی میں لقوہ کی دواؤں میں درج ہیں۔

غذا و پرہیز۔ مثل مریض فالج۔

مالیخولیا
سوداء خلل دماغ
میلن کولیا

اس بیماری میں مریض کی عقل میں فتور آجاتا ہے۔ وہ اپنے فضول و بے بنیاد وہم کی وجہ سے خائف یا آمادہ فساد رہتا ہے۔ اس کی ایک شدید قسم جنون ہے۔ جس کو انگریزی میں ان سینٹی کہتے ہیں۔

علامات۔ چہرہ زرد یا سیاہ پڑ جاتا ہے۔ نبض سست آنکھیں مکدر۔ ہاضمہ خراب۔ بات بات سے پریشانی و خوف کا اظہار۔ بعض مریض بہت بولتے ہیں۔ بادشاہی یا ولایت یا پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعض چپ سادہ لیتے ہیں۔ طبیعت میں بیجد وہم و شک اور بے اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض کو نیند کم آتی ہے۔

اسباب۔ اکثر کسی خلط کا جل جانا۔ اور سودا کا غلبہ اس کا باعث ہوتا ہے چنانچہ مریض کا بوجہ وحشت کیساتھ خوش دل رہنا احتراق خون کی نشانی ہے اور بے موقع بدخلقی و غضبناکی احتراق صفرا کی علامت ہے۔ سستی و کاہلی احتراق بلغم کی دلیل ہے۔ اور فکر و تردد اور خوف و ہراس احتراق سودا کا ثبوت ہے۔ کبھی کثرت مباشرت، اگرم مقامات کی بود و باش۔ بواسیر یا حیض کے خون کی رکاوٹ ترشی کی کثرت استعمال بھی اس کا باعث ہوتا ہے۔

علاج۔ سب سے مقدم امر یہ ہے۔ کہ مریض کی دلجوئی لازم سمجھی جائے۔ اسکی درشت خوئی پر اسے تنبیہ و تہدید نہ کریں۔ نہ اس سے بحث و تکرار کریں۔ بلکہ اس کو معذور سمجھ کر ہر بات پر اسے تسلی دیں۔ اور خوش رکھنے کی کوشش کریں۔ اور اس کو سلا دینے کی تدابیر عمل میں لائیں۔ یہ باتیں علاج میں سب سے زیادہ موثر ہیں۔ سر پر نیم گرم پانی کا نریرا کرنا اور علی الصباح حمام کرانا مرطوب غذائیں کھلانا اور خوشبوئیں سنگھانا بھی نافع ہے اگر خون کی بندش مرض کی باعث ہو۔ اور مریض کی جسمانی طاقت اجازت دے تو ہفت اندام

کی فصد اور پھر صافن کی فصد کھولنا مفید ہے۔ خون حیض کی بندش میں فصد صافن زیادہ
مناسب ہے۔ روغن بادام۔ روغن بنفشہ اور روغن کدو ناک میں ٹپکانا اور سر پر ملنا
بھی نافع ہے۔ جگر کی تبرید کے لئے گلاب۔ صندل اور کافور جگر کے مقام پر طلا کریں۔
صبح کے وقت آملہ مربیٰ ایک عدد دھو کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلا دیں۔ اور اوپر
سے آلو بخارا سات دانہ۔ کشنیز خشک پنج ماشہ تخم خرفہ سات ماشہ کا شیرہ نکال کر دو تولہ
شربت نیلوفر ڈال کر ہمراہ تخم فرنجمشک چار ماشہ پلا دیں۔ اور شام کو مفرح بارد بقدر ساڑھے
تین ماشہ ہمراہ شیرہ زرشک سات ماشہ و شیرہ آلو بخارا پنج دانہ شربت انار شیریں دو تولہ
کھلائیں۔

مفرح بارد۔ مروارید ناسفتہ کہربائے شمعی ہر ایک ساڑھے چار ماشہ گل گاؤزبان
طباشیر سفید مغز تخم کدوئے شیریں تخم خرفہ مقشر ہر ایک دو مثقال عنبر اشہب ورق طلا
ورق نقرہ ہر ایک پانچ سرخ رُب سیب شیریں رُب بہ شیریں۔ ہر ایک سات تولہ چار ماشہ
نبات سفید آٹھ چھٹانک چار تولہ گلاب بید مشک کشمیری ہر ایک سوا نو تولہ بطریق مشہور
معجون بنالیں۔ خوراک ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک۔ اگر ان تدابیر سے آرام
نہ ہو۔ تو سودا کے تنقیہ کے لئے منضج و مسہل سے کام لیں ماء الجبن کا استعمال بھی مالیخولیا کی ہر قسم
میں مفید ہوتا ہے تنقیہ کے بعد اس کا استعمال کیا جائے۔ مگر فصل ربیع میں زیادہ مناسب ہے

ماء الجبن کی ترکیب اور طریق استعمال۔ ایک جوان بکری جو سرخ رنگ
کی ہو۔ ورنہ یکرنگ ضرور ہو۔ مہیا کریں۔ جو دو بچوں سے زیادہ نہ جن چکی ہو۔ اور اس وقت
اس کا بچہ چالیس روز سے زیادہ اور تین ماہ سے کم عمر کا ہو۔ اور چند روز تک مکو سبز۔
یا شاہترہ سبز۔ یا کشنیز سبز یا بادیان سبز یا کاسنی سبز یا خرفہ سبز میں سے جو چیز میسر ہو۔ اور سرد
ترکاریوں میں سے کسی ترکاری کے ہرے پتے کھلاتے رہیں۔ پھر جس روز ماء الجبن شروع
کرنا ہو۔ اس بکری کا تازہ دودھ قلعی دار دیگچی میں ڈال کر اس کو نرم اور ہلکی آنچ پر دو
تین جوش دیں۔ اور بحالت جوش سرکہ انگوری یا عرق لیموں کاغذی یا سکنجبین میں سے
کوئی چیز ایک تولہ ڈال دیں۔ اور انجیر کی ایک تازہ لکڑی کو سرے پر شگاف دیکر چار شاخہ
بنالیں۔ اور اس سے دودھ کو ہلاتے رہیں۔ جب دودھ پھٹ جائے۔ تو چولھے پر سے
اتار لیں۔ اور تین تہ کی صافی سے چھان لیں۔ یہی ماء الجبن ہے۔ اس میں سے سات تولہ

لیکر شربت عناب شربت نیلوفر دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔ اور اسی طرح تین دن پلائیں۔ پھر ہر روز ایک تولہ ماءالجبن اور قدرے شربت روزانہ بڑھاتے جائیں۔ جب ماءالجبن کی مقدار اکتالیس تولہ تک اور شربت چار تولہ تک پہنچ جائے۔ پھر ایک ایک تولہ ماءالجبن اور قدرے شربت روزانہ کم کرتے جائیں۔ حتے کہ سابقہ مقدار پر آ جائے۔ پھر تین روز تک اس مقدار میں استعمال کر کے بند کر دیں۔

غذا۔ مسہل کے روز صرف مونگ کی نرم کھچڑی دیں۔ باقی ایام میں ہلکی زود ہضم غذا دی جائے۔ یعنے بکری کا شوربا خشکہ یا چپاتی کے ہمراہ۔ یا مونگ کی دال چپاتی اور خرفہ۔ کدو پالک۔ توری وغیرہ قسم کی ترکاریاں دے سکتے ہیں۔ پھلوں میں سے سیب انگور۔ انار۔ آم شہتوت اچھے ہیں۔

پرہیز۔ تبخیر پیدا کرنے والی اشیا۔ مثلاً لہسن۔ پیاز۔ مسور کی دال۔ بینگن۔ باقلا وغیرہ سخت مضر ہیں۔ بادی اور ثقیل چیزیں مثلاً آلو۔ اروی۔ گوبھی سے بھی پرہیز مناسب ہے نیز جماع۔ محنت ومشقت۔ تنگ وتاریک جگہ کا قیام اور سیاہ پوشش بھی قابل ترک ہیں۔ چاء نوشی کم کریں۔ اور نمکین وشور اشیاء سے بھی پرہیز لازم ہے۔

رعشہ — کانپنا۔ لرزنا / کوریا

اس مرض میں سارا بدن یا کوئی خاص عضو بلا اختیار حرکت کرنے لگتا ہے۔ یہ عارضہ زیادہ تر ہاتھ پاؤں اور گردن کے عضلات میں واقع ہوتا ہے۔ اور نیند کی حالت میں رفع ہو جاتا ہے

علامات۔ خفیف عارضے میں مریض چلنے پھرنے میں ذرا لڑکھڑا کر چلتا ہے۔ اور کسی چیز کو اٹھاتے وقت اس کا ہاتھ کانپتا ہے۔ شدت مرض میں چہرے کے عضلات پھڑکتے ہیں۔ اور سر وگردن ہاتھ پاؤں سے خود بخود عجیب حرکات سرزد ہوتی ہیں۔ مریض کسی چیز کو اٹھانا چاہے۔ تو ہاتھ جھٹکا کھاتا ہے۔ منہ میں لقمہ ڈالنا چاہتا ہے۔ تو ہاتھ سر پر چلا جاتا ہے۔ اکثر قبض رہتی ہے۔

اسباب۔ یہ مرض اکثر موروثی ہوتا ہے۔ عصبی مزاج والدین یا بادگولہ کی مریض عورتوں کی اولاد اس میں مبتلا ہوتی ہے۔ اور عموماً چھ برس سے سولہ برس کی عمر تک ہوتا ہے۔ کبھی جوان اور بوڑھے اشخاص بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نوعمر لڑکیوں میں فتور حیض

سے اور نوعمر لڑکوں میں قبیح عادات کی وجہ سے یہ عارضہ ہوجاتا ہے۔ کمی خون ریح مفاصل
کرم امعاء۔ صدمہ دماغ اور خوف وغیرہ اور بھی اس کے باعث ہوسکتے ہیں۔

علاج۔ مرض کا اصلی باعث معلوم کرکے اس کا تدارک کریں۔ اگر بچوں میں کرم امعاء
اس کا سبب ہو۔ تو اس کا علاج ہونا چاہیئے۔ نوعمر عورتوں میں حیض کی بیقاعدگی اس کا باعث
ہو۔ تو اسکی اصلاح کریں۔ اگر حمل قرار پانے سے یہ مرض عارض ہو۔ تو اسقاط حمل کرا دینا
چاہیئے۔ اگر خون کی کمی اس کا موجب ہو۔ تو فولاد وغیرہ مقویات کھلادیں۔ اگر وجع مفاصل
اس کا سبب ہو۔ تو اسکی تدبیر کریں۔ مریض کو آرام سے رکھنا ضروری ہے۔ ہر قسم کی حرکت
سے باز رکھیں۔ روغن گل اور روغن مورد کی سر پر مالش کریں۔ رعشہ کے مرض میں سم الفار
نہایت مفید ہے۔ مختلف نسخوں میں اس کا استعمال خاص اثر دکھاتا ہے۔ ہمارے
سامنے ایک گیارہ سال کا لڑکا جو شدت رعشہ میں دست وپا اور سر و گردن کی اضطراری
حرکات سے ایک تماشہ بنا ہوا تھا۔ سم الفار کے ایک انگریزی مرکب سے جس کا نام
لائکوار آرسینی کیلس ہے۔ دو تین ہفتہ میں شفایاب ہوگیا۔ یہ نسخہ اس ترکیب سے دینا
چاہیئے۔ لائکوار آرسینی کیلس پانچ بوند ٹنکچر کونین دس بوند فرائی ایسٹ ایمونیا سائٹراس
سات گرین ٹنکچر آرنشیائی بیس بوند ایکوا ایک اونس۔ یہ جوان کے لئے ایک خوراک
ہے۔ بچے کے لئے بمقدار عمر اس سے کم کر دیں۔ اور ایسی ایک ایک خوراک دن میں دوبار
غذا کے بعد دیں۔ اگر صرف لائکوار ۵ بوند ڈھائی تولہ پانی کے ساتھ ملاکر دیدیا جائے۔ تو وہ
بھی فائدہ دے جاتا ہے۔

حب رعشہ سم الفار کا یہ طبی نسخہ رعشہ کے لئے از بس مفید ہے۔ سم الفار زرد
سرخ عاقرقرحا۔ زعفران ہر ایک تین ماشہ۔ تربد۔ جندبیدستر۔ حلتیت۔ غاریقون ہر ایک
چار ماشہ۔ دارچینی۔ ہلیلہ کابلی۔ پودینہ ہر ایک سات ماشہ۔ قرنفل۔ اسطوخودوس ہر ایک
دس ماشہ۔ سم الفار کے سوا باقی دواؤں کو کوٹ چھان کر باریک کریں۔ پھر سم الفار کو کھرل
میں سحق کریں۔ اور دوا کا سفوف تھوڑا تھوڑا ڈالتے اور سحق کرتے جائیں۔ جب سب دوا
خوب مخلوط اور باریک ہوجائے۔ تو قدرے شہد ڈال کر کالی مرچ برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک
تین چار گولیاں دونوں وقت بعد از غذا۔

مطبوخ۔ اجوائن دیسی تخم گندنا بری کالا نمک ہر ایک تین ماشہ علی الصباح جوش

دے کر پلا دیا کریں۔

غذا۔ نہایت لطیف زود ہضم ہو۔ مثل دودھ۔ شوربا یخنی۔ بیضہ نیم برشت ساگودانہ اراروٹ۔ فرنی۔ کھچڑی وغیرہ۔

پرہیز۔ ہر قسم کی بادی۔ ثقیل اور دیر ہضم اشیاء سے پرہیز واجب ہے۔ مثلاً گوبھی ارڑد کی دال۔ اروی۔ کچالو ٹھنڈی اشیاء کدو تربوز وغیرہ بھی مضر ہیں۔ شدت مرض میں مریض کسی قسم کا شغل نہ رکھے۔ حتےٰ کہ اخبار بھی نہ پڑھے۔ اور تاش گنجفہ وغیرہ کوئی کھیل بھی نہ کھیلے ؛

تشنّج

اعضا کا کھچنا۔ سکڑنا

کنولشنز

یہ ایک اندیشناک مرض ہے۔ جس میں جسم کے بعض یا سارے عضلات جلدی جلدی اینٹھتے ہیں۔ اور ہوش وحواس میں بھی قدرے فتور آجاتا ہے۔

علامات۔ کسی قدر بیہوشی ہو کر معاً چہرہ اور ہاتھ پاؤں اور جسم کے دیگر عضلات کھچنے اور سکڑنے لگتے ہیں۔ آنکھوں کے ڈیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں۔ سانس میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور چہرہ کا رنگ پہلے سرخ پھر قدرے نیلگوں ہو جاتا ہے۔

اسباب۔ مرض خناق۔ ذات الجنب۔ کرم امعا۔ قبض شکم۔ سوء ہضم۔ ہیضہ شدید بخار۔ صرع۔ سرسام۔ عورتوں میں بادگولہ فتور حیض یا پستان میں دودھ کا جم جانا۔ بچوں کا دانت نکالنا اور کوئی زہر کھا جانا۔ یا کسی زہریلے جانور کا کاٹ کھانا اس کے اسباب ہیں۔ کبھی سردی لگنا۔ ترشی کی کثرت استعمال۔ غم و غصہ اور رنج۔ صدمہ۔ چوٹ۔ بارش میں بھیگنا۔ نمناک زمین پر سونا یا دیر تک بیٹھنا۔ کثرت جماع اور جلق وغیرہ بھی اس کے بواعث ہوتے ہیں۔

علاج بحالت دورہ۔ مریض کو سیدھا چت لٹائیں۔ سر اور شانے کسی قدر اونچے رہیں۔ گلو و سینہ پر کوئی بندش ہو تو کھول دیں۔ اس کے پاس شور و غل اور بھیڑ بھاڑ نہ ہو متشنج اعضا پر موم روغن کی نیم گرم مالش۔ یا زعفران ایک ماشہ مشک دو سرخ روغن گل روغن بابونہ ہر ایک چھ ماشہ میں حل کر کے نیم گرم مالش کریں۔ پنڈلیوں پر رائی لگائیں۔ حقنہ سے آنتوں کو صاف کریں۔ نوشادر تین ماشہ چونہ ایک تولہ ایک شیشی میں ڈال لیں۔ اور

پانی ملا کر شیشی کو ہلائیں۔ اور مریض کی ناک سے لگائیں۔ اگر مثانہ میں پیشاب جمع ہو۔ تو سلائی سے خارج کریں۔ ضرورت دیکھیں۔ تو پاشویہ بھی کریں۔

نسخہ حقنہ۔ صابون دیسی ایک تولہ باریک کر کے اور نمک طعام تین ماشہ پسا ہوا دو سیر گرم پانی میں حل کر کے حقنہ کریں۔

روغن قسط کا ایک نسخہ بیاض کرمی میں درج ہے۔ متشنج اعضاء پر اس کی مالش بہت مفید ہے

علاج بحالت وقفہ۔ اصلی مرض جس کے ضمن میں یہ عارضہ ہو۔ خاص طور پر اسکے علاج پر متوجہ رہیں۔ وہ مرض رفع ہو جائے تو یہ عارضہ بھی جاتا رہیگا۔ نیز مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔ اور اس کے لئے سوتے وقت کبھی کبھی اطریفل زمانی سات ماشہ کھلا دیا کریں۔ اگر بلغمی رطوبت کی کثرت اس کی باعث ہو۔ تو منضج اور دو تین باقاعدہ مسہلوں سے اس کا تنقیہ کریں۔ اور اس کے بعد یہ گولیاں تین تین کی مقدار میں صبح و شام ہمراہ آب کھلاتے رہیں۔

حب حلتیت۔ قسط شیریں عاقرقرحا جاوشیر حلتیت ہر ایک تین ماشہ جند بیدستر ڈیڑھ ماشہ فلفل سیاہ ایک ماشہ کوٹ چھان کر بامداد شہد گولیاں بقدر۔ نخود بنالیں۔

غذا۔ نرم اور لطیف دیجائے۔ مثل یخنی۔ مونگ کی دال شوربا چپاتی کیسا کھریا تنہا اور میتھے کا ساگ اور پالک کریلا وغیرہ اور میوجات میں سے انجیر خوبانی اور کھجور مفید ہے۔

پرہیز۔ سردی سے اور سرد ہوا سے بچائیں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے بھی پرہیز واجب سمجھیں۔

کزاز
دھنک باؤ۔ چلدنی مارنا
ٹے ٹے نس

اس شدید و مہلک بیماری میں جسم کے تمام عضلات اینٹھ کر سخت ہو جاتے ہیں۔ اور جسم اکڑ کر کمان کی طرح سامنے یا پیچھے کو خمدار ہو جاتا ہے۔

علامات۔ پہلے گردن کے پیچھے درد ہوتا ہے۔ گردن سخت ہو کر اِدھر اُدھر مڑ نہیں سکتی۔ پھر سر پیچھے کو کھچ جاتا ہے۔ اور جبڑے بند ہو جاتے ہیں۔ باچھیں کھل کر دانت نکل آتے ہیں۔ مریض کی صورت ہنسنے کی حالت سے مشابہ ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ بولنا ناممکن اور کھانا پینا اور سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر ہوش و حواس قائم رہتے

ہیں۔ نوبت مرض چند منٹ رہ کر رفع ہوجاتی ہے۔ اور اسی طرح بار بار دورہ پڑتا ہے
اسباب۔ ڈاکٹری تحقیقات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ ایک قسم کے خاص خمدار
کرم ہیں۔ جو کسی زخم کے شدید تعفن سے پیدا ہوکر جسم میں داخل ہوجاتے ہیں۔ وہی اس
مرض کا باعث بن جاتے ہیں۔ حضرت الاستاد کے پاس راقم کی موجودگی میں ایک نوجوان
ہنددساد ہوچار پائی پر لایا گیا۔ جس کو یہ عارضہ تھا۔ آپ نے پوچھا۔ اس کے بدن پر کوئی
زخم بھی ہے؟ یہ سنکر ایک شخص نے اس کا کپڑا جو بطور ازار تھا۔ ہٹا دیا۔ معلوم ہوا۔ کہ
اس ساد ہونے کسی وجہ سے اپنا عضو تناسل کاٹ ڈالا۔ اور پھر مرہم پٹی نہ کرنے کے سبب
باقی ماندہ زخم نہایت سڑ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسی سبب سے یہ عارضہ ہوا ہے کچلے یا
اس کے جوہر (سٹرکنیا) کے زہر سے بھی کزاز کا عارضہ ہوجاتا ہے۔ کبھی یہ مرض وبائی
طور پر بھی پھیل جاتا ہے۔ اور تندرست اشخاص کے جسم میں کسی زخم یا چر کے یا چھلی ہوئی
جلد کے ذریعے سے یا ناک یا منہ کی راہ سے اس کا مادہ داخل ہوکر موثر ہوتا ہے۔

علاج۔ اگر یہ عارضہ کچلے یا اس کے جوہر کے زہر سے ہو۔ تو اس کا علاج کریں۔
اگر جسم پر کوئی زخم وغیرہ ہو۔ تو اس کو کاربالک لوشن یا برگ نیم کے جوشاندہ سے دھوکر
کوئی دافع عفونت مرہم لگا دیں۔ مردار گوشت کو کاٹ ڈالیں۔ غرض زخم وجراحت کا جو
مناسب علاج کرنا چاہیے۔ کریں۔ جس کا ذکر آیندہ عوارض ظاہر بدن کے باب میں آئیگا۔
بلکہ اگر کسی انگلی کے زخم سے یہ مرض ہو۔ تو اسکو کاٹ ڈالنے سے اکثر یہ مرض رفع ہو
جاتا ہے۔ ایک انگلی کے عوض میں جان ہلاکت سے بچ جائے تو بری نہیں۔ بہرحال مریض
کو ایک تاریک کمرے میں آرام سے رکھیں۔ جہاں شور وغل نہ ہو۔ مریض کو بلانے
یا اس کو چھونے یا ہوا لگنے سے دورہ مرض ہونے لگتا ہے۔ روغن سداب گرم پانی
میں ملا کر حقنہ کریں اور بیخ جلابہ یا تربد وغیرہ کا مسہل دیں۔ روغن سداب یا روغن بنفشہ
کی مالش کریں۔ اور ہر چوتھے گھنٹے حلتیت فلفل سیاہ ہر ایک پونے دو ماشہ پیسکر
شربت عسل کیساتھ کھلائیں۔ جس سے فی الفور کزاز کے ساکن ہونے کی امید ہے۔ یا
صرف بھنگ ماشہ دو ماشہ گھوٹ کر ہر چوتھے گھنٹے پلائیں۔ افاقہ کے بعد کمزوری رفع
کرنے کے لئے دواء المسک یا خمیرہ گاؤزبان کھلائیں۔ جنکے نسخے بیاض کبیر میں درج ہیں

غذا اور پرہیز۔ مثل مریض تشنج۔

کابوس

دباؤ پڑنا۔ خواب میں ڈرنا
نائٹ میئر

سوتے میں دباؤ پڑنا ایک مشہور عام حالت ہے۔ لوگ اس کو آسیب خیال کرتے ہیں مگر یہ ایک دماغی عارضہ ہے۔ اور اس سے صرع یا سکتہ یا جنوں کا مرض ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے

علامات۔ بحالت خواب ڈراؤنی صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔ یا نیمخوابی کی حالت میں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کوئی سخت بوجھ آپڑا۔ وہ سوتا سوتا گھبراہٹ سے بڑاتا ہے۔ یا پاس والوں کو بلانا چاہتا ہے۔ مگر بولنے یا ہلنے سے معذور ہوتا ہے۔ آخر جب وہ جاگ پڑتا ہے یا اسے جگا دیا جاتا ہے۔ تو اس حالت سے نجات پاتا ہے۔ مگر دل میں گری محسوس ہوتی رہتی ہے۔

اسباب۔ زیادہ تر اس کا سبب معدہ کی خرابی اور بدہضمی ہے۔ چنانچہ کھانا کھاتے ہی سو جانے یا چت لیٹنے سے یہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ گرم مزاج اشخاص کا گرم وخشک اشیاء استعمال کرنا بھی اس کا باعث ہو جاتا ہے۔ غم۔ خوف کثرت محنت دماغی کثرت چائے وحقہ نوشی۔ بچوں میں دانت نکلنا اور کرم شکم بھی اس کے بواعث ہیں۔

علاج۔ ہاضمہ کی اصلاح کریں۔ کرم شکم کی شکایت ہو۔ تو ان کا تدارک کرنا چاہئیے رات کو کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کرائیں۔ جوارش کمونی یا جوارش مصطگی بمقدار چھ ماشہ سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ جوارش کمونی کے کئی عمدہ نسخے بیاض کریمی کے باب امراض معدہ میں درج ہیں۔ اگر قبض کی شکایت ہو۔ تو اطریفل زمانی استعمال کریں۔

جوارش مصطگی۔ جو برودت معدہ وجگر اور ریاح اور سیلان لعاب کے لئے بھی مفید ہے۔ مصطگی گل سرخ ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشہ کوٹ چھان کر آدھ سیر شکر سفید اور پونے نو تولہ گلاب کے قوام میں ملا دیں۔

معجون ہلیلہ۔ اور معجون زنجبیل بھی مرض کابوس میں معدہ کی اصلاح کے لئے مفید ہیں ان کے نسخے بھی بیاض کریمی میں درج ہیں۔

غذا۔ شوربا۔ مونگ کی دال۔ شلغم۔ پالک کا ساگ چپاتی کے ساتھ۔ غرض غذا زود ہضم اور لطیف ہونی چاہیے۔

پرہیز۔ نفاخ بادی اور ثقیل غذاؤں مثلاً گوبھی۔ آلو۔ اروی۔ مٹر۔ ماش کی دال پیاز

لہسن مسور کی دال اور کثرت چائے وحقہ نوشی سے پرہیز لازم ہے۔ کھانا بھوک سے قدرے کم کھلائیں

خدر

سُن ہو جانا
انس تھیزیا

اس مرض میں کسی عضو یا حصہ جسم کی صرف حس کم یا معدوم ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ حرکت کی طاقت بھی زائل ہو جائے۔ تو یہ استرخا کی صورت ہے خدر عموماً فالج کیساتھ ہوتا ہے۔ مگر کبھی فالج کے بغیر بھی پایا جاتا ہے۔ اس صورت میں وہ اکثر فالج کا پیش خیمہ ہوتا ہے

علامات۔ مرض کی خفیف حالت میں جب کہ حس ناقص ہو گئی ہو۔ اس مقام کو چھونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اس پر کاغذ یا کپڑے کی تہ چڑھی ہو۔ اور شدید حالت میں جب کہ حس باطل ہو جائے چٹکی لینے سوئی چبھونے حتےٰ کہ اس حصہ جسم کی جلد کاٹ ڈالنے سے بھی درد محسوس نہیں ہوتا۔

اسباب۔ اعصاب کی خرابی سے یہ عارضہ ہوتا ہے۔ جس کے بواعث وہی ہیں جو استرخا اور فالج کے ہیں۔

علاج۔ خارجی اور داخلی دونوں طرح علاج ہونا چاہیے۔ چنانچہ اگر سردی یا سرد مادہ سے یہ مرض ہو۔ تو عاقرقرحا کسی قدر شراب یا پانی میں گھس کر روغن زیتون ملا کر یا بلا روغن ہی مالش کرنا مفید ہے۔ یا کسی اور گرم روغن کی مالش کریں۔ اور عضو کو سینکیں۔ جس کیلئے ذیل کے روغن مفید ہیں۔

روغن۔ عاقرقرحا قسط جائفل سونٹھ خردل ہر ایک ایک تولہ ادھ پاؤ روغن سیاہ میں جلا کر روغن کو صاف کر کے استعمال کریں۔

خون کا غلبہ ہو تو فصد کھولیں۔ بلغمی مادہ سے یہ عارضہ ہو۔ تو فالج کی تدابیر عمل میں لائیں سوداوی مادہ اس کا باعث ہو۔ تو اس کا تنقیہ کریں۔ اور ماء الجبن استعمال کریں۔ عام حالات میں یہ تدابیر بھی مفید ہیں (۱) سر پھوکہ شاہترہ۔ چرایتہ۔ مرچ سیاہ۔ گلو آملہ پوست ہلیلہ پوست بلیلہ زرد سب کو ہم وزن لیکر ان میں سے ایک چھٹانک بھر دواؤں کی پوٹلی بنا کر رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح اس کو نیمگرم کر کے عضو ماؤف پر دھاریں۔ اور چھٹانک بھر دوا پانی میں گھوٹ کر نبات ڈال کر پلائیں۔ اکتالیس روز یہ عمل جاری رہے۔ غذا نان گندم بے نمک (۲) عضو ماؤف پر پچھنے لگا کر تو تیا سبز اور نوشادر آب لیموں

میں گھوٹ کر دیں۔ اور حسب ضرورت پھر یہی عمل کریں۔ اور بیج نیل کوٹ چھان کر ہر روز نہار بقدر سات ماشہ آب گرم کے ساتھ چھ ماہ تک کھلائیں۔ اور تمام ترشی و بادی اشیاء سے پرہیز رہے۔

غذا۔ زود ہضم اور لطیف ہونی چاہئے۔ مثلاً شوربا یا مونگ کی دال چپاتی کے ساتھ اور بھوک سے کم کھانا دیں۔

پرہیز۔ ترشی۔ بادی ثقیل اور بلغم پیدا کرنے والی اشیاء اور اروی۔ آلو۔ گوبھی مٹر مسور۔ چاول۔ دہی۔ چھاچھ سے پرہیز رہے۔ ٹھنڈے پانی کے غسل اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے مریض کو بچائیں۔ برف کا استعمال بند کریں۔

زکام و نزلہ

ریزش۔ ہوازدگی / کوراٹزوا۔ کٹیار

یہ دونوں مشہور عارضے ہیں۔ جن میں دماغ کے مرطوب فضلات بہنے لگتے ہیں۔ اگر وہ فضلات ناک کی راہ سے بہتے ہیں۔ تو اس کا نام زکام ہے۔ اور اگر حلق میں گرتے ہیں۔ تو اس کو نزلہ کہتے ہیں۔

علامات۔ زکام میں ناک سے تیز اور خراشدار رطوبت بہتی ہے۔ بار بار چھینکیں آتی ہیں۔ اور ناک میں خراش ہوتی ہے۔ اور باہر کی ہوا سے اذیت محسوس ہوتی ہے نتھنے اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ اگر گرمی سے زکام ہو۔ تو یہ رطوبت رقیق و بیرنگ ہوگی۔ اور اس میں حدت و تیزی اور خراش زیادہ ہوگی۔ اگر سردی سے ہو۔ تو رطوبت غلیظ و سفید ہو گی۔ اور اس میں تیزی و خراش کم ہوگی۔ اگر نزلہ و زکام کی رطوبت جاری نہ ہو۔ تو ناک بند اور چہرہ قدرے متورم ہو جاتا ہے۔ گلے درد کرتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اور درد سر عارض ہو جاتا ہے۔ نزلہ سے حلق میں خراش ہوتی ہے۔ سانس رکتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ مگر پانی برا لگتا ہے۔

اسباب۔ سر کو سردی لگنا۔ گرم سرد ہو جانا۔ گرمی سے چل کر آتے ہی ٹھنڈا پانی پینا۔ ضعف دماغ۔ برف دہی وغیرہ سرد اشیاء کی کثرت استعمال۔ اور ماہ پھاگن چیت اور اسوج کاتک کے موسمی تغیرات اس کے بواعث ہیں۔

علاج۔ اگر زکام و نزلہ گرمی کے سبب سے ہو۔ تو بہدانہ تین ماشہ عناب پانچ دانہ۔

سپستان گیارہ دانہ تخم خطمی چھ ماشہ گاؤزبان چار ماشہ پانی میں خفیف جوش دیکر صاف کرکے شربت بنفشہ دو تولہ داخل کرکے علی الصباح پلائیں۔ شام کو اسی کے پھوک کو ازسرِ نو پانی میں جوش دیکر پلائیں۔ اگر ساتھ حرارت یا دردِ سر بھی ہو۔ تو اس میں شیرہ مغز کدو یا شیرہ تخم کاہو چار ماشہ اضافہ کر دیں۔ اگر چند روز کے استعمال کے بعد بھی نزلہ بند نہ ہو۔ تو پہلے صمغ عربی کتیرا ایک ایک ماشہ خمیرہ خشخاش چار ماشہ کے ساتھ ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے جوشاندہ مذکور پلائیں۔ اگر پھر بھی نزلہ زائل نہ ہو۔ تو مادہ کے نضج پانے کے بعد مسہل سے تنقیہ کریں۔ اگر سردی کے باعث ہو۔ تو سر کو سردی سے بچانا اور سوتے وقت گرم گرم چائے پینا مفید ہے۔ نیز گل بنفشہ سبوس گندم سات سات ماشہ گل گاؤزبان پانچ ماشہ نبات سفید دو تولہ پانی میں جوش کر صاف کرکے بدستور دو وقت پلائیں۔ غلبہ بلغم کی صورت میں منضج و مسہل سے تنقیہ کریں۔

نزلہ حار کے لئے حب مویز اور نزلہ بارد دائمی کے لئے حب کچلہ نہایت مجرب ہیں اور خمیرہ خشخاش اور حب شفا ہر قسم کے نزلہ و زکام کے لئے مشہور دوائیں ہیں۔ ان دواؤں کے تیار کرنے کی ترکیبیں بیاض کریمی میں درج ہیں۔ اگر ضعف دماغ نزلہ و زکام کے جلد جلد عارض ہونے کا باعث ہو۔ تو دماغ کی تقویت کی تدبیر کریں۔ جسکے لئے دیکھو بیاض کریمی

غذا۔ نرم چپاتی۔ مونگ کی دال یا پالک کے ساگ کے ساتھ کھلائیں۔ پانی کم پینے دیں۔ وہ بھی ذرا نیمگرم ہو۔ اور صرف کھانا کھانے کے بعد اور خشخاش کے دودھ کی کھیر یا حریرہ بھی غذا و دوا دونوں طرح سے مفید ہے۔

پرہیز۔ جب تک زکام ہو زور رہے۔ گوشت۔ کچے گھی۔ دودھ۔ چھاچھ۔ دہی پنیر ہر قسم کی ترشی۔ اچار۔ چٹنی۔ زیادہ مرچ مصالحہ اور غلیظ و ثقیل غذاؤں۔ مثلاً آلو۔ اروی بھنڈی۔ گوبھی۔ ماش کی دال سے پرہیز واجب ہے۔ ٹھنڈے پانی سے نہانے اور اس کے پینے اور ٹھنڈی ہوا میں سر کھلا رکھنے سے بھی بچنا چاہئے۔ اگرچہ گرمی کا زکام ہو۔ تیز دھوپ میں چلنے پھرنے خوشبو سونگھنے سے بھی اجتناب ضروری ہے۔ دن کو سونا بھی خصوصاً کھانا کھانے کے بعد مضر ہے۔ شروع مرض میں خود چھینکیں لینے کی کوشش نہ کریں اور زکام کے مادے کو بند بھی نہ کریں۔ بلکہ اگر بند ہو جائے۔ تو اس کو نسوار وغیرہ سے جاری کرنے کی تدبیر کریں۔ اکلیل الملک مرزنجوش گل بابونہ ایک ایک تولہ پانی میں جوش کر گرم گرم

ناک اور سر کو بھپارہ دینے سے بند مواد جاری ہو جاتا ہے۔ خاتمہ مرض کے قریب زیادہ چھینکیں لینا مضر نہیں۔

نزلہ وبائیہ

زکام وبائی / انفلوانزا

یہ دراصل ایک وبائی بخار ہے۔ جس کے ساتھ سخت زکام ہوتا ہے۔ ۱۹۱۸ء میں یورپ کی جنگ عظیم کے بعد ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں جو بخار پھیل گیا تھا۔ جس سے گھرانوں کے گھرانے ویران ہو گئے تھے۔ اور مہینے ڈیڑھ مہینے کے عرصے میں اس قدر مخلوق لقمہ اجل ہو گئی تھی۔ جو بیس برس میں وبائے طاعون سے نہ ہوئی تھی۔ اخبارات نے ان کو جنگی بخار لکھا تھا۔ اور عوام اس کو "ناہ کاتک کی بیماری" کے نام سے یاد کیا کرتے ہیں۔ وہ یہی نزلہ وبائیہ یا انفلوانزا تھا۔

علامات۔ اکثر لرزے سے اور بعض کو بلا لرزہ خفیف بخار ہو جاتا ہے۔ ناک بہتی ہے پیشانی کمر اور تمام عضلات جسم میں درد ہوتا ہے۔ گلا دکھتا ہے۔ آواز بدل جاتی ہے کھانسی ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ خراب اور ہاضمہ میں فتور آجاتا ہے۔ عام زکام کی نسبت وبائی زکام کے عوارض شدید ہوتے ہیں۔ سب سے بڑی خصوصیت اس کی یہ ہے۔ کہ کمزوری بے حد ہوتی ہے۔ دفعتہً مرض کا حملہ ہونا اور خاص موسم میں یکبارگی بہت سے لوگوں کا اس میں مبتلا ہونا اس کی خاص تشخیصی علامت ہے۔ عام حالت میں ہفتہ کے بعد بکثرت پسینہ یا پیشاب یا دست آکر یہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ ورنہ اگر کوئی اور مرض شامل ہو جائے۔ یا ناک اور حلق کی سوزش آگے ہوائی نالیوں تک پہنچ جانے سے شدید کھانسی یا نمونیا عارض ہو جائے۔ تو خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اسباب۔ ہوائی خاص سمیت۔ جو سانس کے ذریعے سے جسم میں داخل ہو کر موثر ہوتی ہے۔ یہ مرض زیادہ تر گرمی کے بعد سردی اور سردی کے بعد گرمی آنے کے موسموں میں نمودار ہوتا ہے۔

علاج۔ ایام وبا میں چائے کا استعمال، جسم و جامہ کی صفائی، بھوک سے کم کھانا قبض اور سوء ہضم سے بچنا مفید ہے۔ مریض کو ایک علیحدہ کمرے میں ہوا کے رخ سے بچا کر آرام سے رکھیں۔ خفیف مرض میں صرف شربت زوفا یا شربت اعجاز کا استعمال اور لطیف و زود

ہضم غذا دینی کافی ہے۔ مرض کی شدت ہو۔ تو گل بنفشہ۔ گاؤزبان۔ اصل السوس۔ بہدانہ۔ تخم خطمی۔ اسطوخودوس عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ بطریق معمولی جوشاندہ بناکر دو تولہ نبات سفید ملاکر دونوں وقت پلائیں۔

سر اور جسم کے درد کی شکایت ہو۔ تو اس کے لئے گل بنفشہ اکلیل الملک۔ گل بابونہ۔ مرزنجوش۔ گل خطمی ہر ایک ایک تولہ بیری کے پتے پانچ تولہ دس سیر پانی جوشاکر اس کے ہاتھ پاؤں سے پنڈلی تک پاشویہ کریں۔ اور پھر خشک کر کے کپڑے میں لپیٹ دیں۔ اگر کھانسی کی شدید تکلیف ہو۔ تو خمیرہ خشخاش سات ماشہ کھلاکر اوپر سے جوشاندہ مذکور پلائیں۔ اور لعوق سپستان چٹائیں۔ بعد کے ضعف میں خمیرہ گاؤزبان و خمیرہ بنفشہ وغیرہ ورق نقرہ کے ساتھ کھلائیں۔ اگر زکام و نزلہ بند ہوکر ورم چہرہ اور درد سر کا باعث ہو جائے۔ تو نسوار یا بھپارہ سے اس کی تدبیر کریں۔

غذا۔ لطیف اور زود ہضم آش جو یا شوربا۔ مونگ کی دال چپاتی کے ساتھ دیں۔ پانی کی جگہ عرق مکو یا عرق گاؤزبان نیم گرم پلائیں۔

پرہیز۔ عام زکام و نزلہ میں جو پرہیز ضروری ہے۔ اس مرض میں بھی ملحوظ رہے۔ مگر ۱۹۱۸ء کے نزلہ وبائیہ میں یہ بات عام مشاہدہ میں آئی ہے کہ دودھ کے استعمال سے مریضوں کو بہت فائدہ ہوا۔ اور چائے۔ قہوہ۔ خمیرہ خشخاش، حب شفا وغیرہ خشک ادویہ سے تکلیف ہوئی۔ بلکہ نقصان پہنچا۔

آنکھ کے امراض

آنکھ کی تشریح

آنکھ کے متعلقات یعنی بھوؤں، پپوٹوں اور پلکوں کا ذکر چھوڑ کر ہم آنکھ کے ڈھیلے کی تشریح کرتے ہیں۔ جو زیادہ اہم ہے۔ اور اسی میں آنکھ کی اکثر بیماریاں عارض ہوتی ہیں

انسانی آنکھ کی تشریح سمجھنے کے لئے قصائی کی دکان سے بکری کی آنکھ کا ڈھیلا لے
آؤ۔ اور دیکھو وہ بظاہر سفید گیند سی ہے۔ مگر اس کے سامنے کی طرف کا حصہ جو ساری
آنکھ کے چھٹے حصے کے برابر ہے۔ گول شکل میں سیاہی یا زردی مائل بھورا ہے۔ اور ڈھیلے کے
پیچھے کی طرف ایک پٹھا
(عصب) دُم کی طرح
نکلا ہے۔ اب ہم اس
ڈھیلے کو کاٹ کر تمہیں
دکھاتے ہیں۔ کہ یہ کن
کن اجزا سے مرکب ہے
اور ان اجزا کے نام کیا
کیا ہیں۔ ایک تیز نشتر
کی نوک سے ڈھیلے میں
ایک طرف احتیاط کے ساتھ شگاف جو دیا۔ تو پیاز کی طرح چند پردے تہ بہ تہ اترنے لگے
اور ان میں کئی رطوبتیں برآمد ہوئیں۔

سب سے پہلے ایک نہایت باریک لعابدار جھلی اتری۔ جو ڈیلے کے سامنے پہلو پر
پھیلی ہوئی ہے۔ اس جھلی کے پیچھے اوپر کے دو دامن الٹ کر دونوں پپوٹوں کی اندرونی سطح
پر پھیلے ہوتے ہیں۔ اس کو طبقہ ملتحمہ کہتے ہیں۔ جب آنکھ آتی ہے۔ تو یہی جھلی سرخ ہوجاتی ہے

پھر وہ پردہ اترا جس سے ڈیلا سفید نظر آتا ہے۔ یہ پردہ ڈیلے کے سامنے باریک
اور اس کے پیچھے سے موٹا ہے۔ اور وہاں اس میں سوراخ بھی ہے۔ جس سے وہ دُم نما پٹھہ
نکلا ہے۔ اس کا نام طبقہ صلبیہ ہے۔

ڈیلے کے سامنے کا جتنا گول حصہ سیاہ یا زردی مائل بھورا نظر آتا ہے۔ اتنی جگہ
طبقہ صلبیہ کا سفید حصہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بجائے اس پردہ میں ایک اور شفاف ابھرے
ہوئے پردہ کا پیوند اس طرح لگا ہوا ہے۔ جس طرح گھڑی میں شیشہ لگا ہوتا ہے۔ اس کا
نام طبقہ قرنیہ ہے۔

صلبیہ اور قرنیہ کا پیوندار پردہ اتارا گیا۔ تو اس کے نیچے کچھ رطوبت نکلی۔ جو انڈے

کی سفیدی سے مشابہ ہے۔ اسی لئے اس کو رطوبت بیضیہ کہتے ہیں۔

رطوبت بیضیہ کو ہٹایا۔ تو اس کے نیچے سے وہ گول نازک اور رنگین پردہ ظاہر ہوا۔ جس کا سیاہ یا زرد رنگ پردہ قرنیہ میں سے نظر آتا تھا۔ اس کو طبقہ عنبیہ کہتے ہیں۔ اس کے عین وسط میں ایک سوراخ ہے۔ جس کو پُتلی کہا جاتا ہے۔ یہ پردہ سکڑنے اور پھیلنے والا ہے۔ رطوبت بیضیہ کسی قدر اس پردے کے نیچے اردگرد بھی ہوتی ہے۔

طبقہ عنبیہ کو جب سرکایا۔ تو اس کے کنارے ایک ایسے ارغوانی یا سیاہی مائل پردے سے متصل ملا۔ جو ڈیلے کے باقی سارے حصے پر حاوی ہے۔ یہ پردہ بھی پیچھے جاکر قدرے موٹا ہوگیا ہے۔ اور اس میں بھی سوراخ ہے۔ جس سے مذکورہ بالا پٹھہ نکلا ہے۔ اس کا نام طبقہ مشیمیہ ہے۔

عنبیہ کے نیچے ایک ایسی گول شفاف اور چمکیلی چیز نکلی۔ جیسے بلور کا مُہرہ ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک شفاف اور کسی قدر سخت رطوبت ہے۔ مگر ایک نازک و شفاف جھلی میں ملفوف ہونے کی وجہ سے بستہ و منجمد ہے۔ سیال نہیں ہے۔ اس کو رطوبت جلیدیہ کہتے ہیں۔ یہ مہرہ نما رطوبت نیچے اوپر دونوں طرف سے محدب (ابھری ہوئی) ہے۔ اور اس کے اوپر کا محدب حصہ عنبیہ کے سوراخ سے ملا ہوا ہے۔

جلیدیہ کے نیچے اس کثیر المقدار رطوبت کا خزانہ ہے۔ جس سے ڈھیلے کا ⅘ حصہ بنا ہے۔ یہ رطوبت کانچ کی طرح شفاف ہے۔ اسی لئے رطوبت زجاجیہ کہلاتی ہے اور ایک باریک و شفاف جھلی میں ملفوف ہے۔

رطوبت زجاجیہ کی تھیلی اوپر رطوبت جلیدیہ سے متصل ہے اور نیچے اس نازک عصبی پردے میں رکھی ہوئی ہے۔ جس کا نام طبقہ شبکیہ ہے۔ اور وہ اسی پٹھے کا پھیلاؤ ہے۔ جو ڈیلے کے پچھلے حصے سے نکلا ہے۔ یہ پردہ اپنی بیرونی سطح سے مشیمیہ کے ساتھ اور اندرونی سطح سے زجاجیہ کے ساتھ متصل ہے۔

طبقہ شبکیہ (نورانی پردہ) ہی آنکھ کا وہ حصہ ہے۔ جو نور بصارت کا اصلی منبع ہے۔ باقی سب پردے اور رطوبتیں اس کے تابع ہیں۔ یہ پردہ دراصل وہ دماغی عصب ہے۔ جس میں قوت بصارت ودیعت کی گئی ہے۔ یہ عصب دماغ سے نکل کر آنکھ کے ڈھیلے میں داخل ہوتا ہے۔ اور پردہ صلبیہ و مشیمیہ کے سوراخوں سے گذر کر رطوبت زجاجیہ پر

پھیل گیا ہے۔ جو چیز آنکھ کو دکھائی دیتی ہے۔ اس کا عکس آنکھ کے سامنے پردہ قرنیہ اور رطوبت بیضیہ سے گزر کر مجتمع صورت میں پتلی کے راستے سے اندر جاتا ہے۔ اور رطوبت جلیدیہ و زجاجیہ سے گزرتا ہوا پردہ شبکیہ پر منعکس ہوتا ہے۔ پھر اس کے ذریعے سے دماغ کو اس منعکس شے کا علم ہوتا ہے۔

آنکھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے وہ عطیہ کبریٰ ہیں۔ جن کو حدیث شریف میں کریمتین (عظیم الشان چیزیں) کہا گیا ہے۔ لہٰذا اس عطیہ کے لئے اس معطی اکبر کا شکر کرنا اور ان کی صحت و سلامتی کے لئے کوشاں رہنا واجب ہے۔

یہ امور آنکھوں کے لئے مفید ہیں۔ پاک و صاف پانی سے ان کو دھونا۔ قرآن مجید کی تلاوت سبزہ زار و باغات کی سیر، چاند کو دیکھنا۔ آب رواں پر نظر کرنا۔ روغنیات کی سر پر مالش۔ لطیف اور معتدل غذاؤں کا استعمال۔ سوتے وقت سرمہ لگانا وغیرہ۔

یہ باتیں آنکھوں کو ضرر پہنچاتی ہیں۔ گرد و غبار۔ دھواں۔ گرم لو زیادہ سرد ہوا کا جھونکا کثرت جماع۔ سورج یا اور کسی چمکیلی چیز پر نظر کرنا۔ بہت باریک حروف کی کثرت مطالعہ۔ طلوع و غروب آفتاب کے وقت، یا جھٹ پٹے میں پڑھنا لکھنا۔ چت لیٹ کر پڑھنا معدہ کو غلیظ کرنے والی اور تبخیر کرنے والی چیزوں کا کھانا۔ زیادہ رونا۔ زیادہ غم و غصہ میں مبتلا رہنا۔ ہر کس و ناکس کی بتائی ہوئی دوائیں آنکھوں میں ڈالنا۔ خرابی معدہ ضعف دماغ وغیرہ۔

رمد — آشوب چشم۔ آنکھ آنا / کنجنکٹوائٹس

اس مرض میں آنکھ کے ڈھیلے کی بالائی جھلی (ملتحمہ) متورم ہو کر سرخ ہو جاتی ہے۔

علامات۔ پپوٹے متورم۔ آنکھ میں گہری سرخی۔ درد۔ چبھک۔ پانی جاری۔

اسباب۔ آنکھ کو سرد و مرطوب ہوا کا لگنا۔ شدت کی گرمی۔ آنکھ میں کچھ پڑ جانا۔ بدہضمی بچوں میں دانت نکلنا۔ خنازیر۔ خناق۔ وجع مفاصل۔ بعض مرتبہ کسی کی دُکھتی آنکھ کی چھوت بھی موثر ہو جاتی ہے۔

علاج۔ بیمار کو ایک صاف اور تاریک کمرے میں رکھیں۔ تاکہ گرمی اور روشنی سے آنکھ محفوظ رہے۔ اور اگر باہر نکلنا پڑے۔ تو ایک سبز پارچہ آنکھ کے آگے رہے

اگر ورم و درد شدید ہو۔ تو جوشاندہ پوست خشخاش سے ٹکور کریں۔ اگر خون کا غلبہ ہو۔ تو کنپٹی پر چند جونکیں لگوائیں۔ یا پیشانی کی رگ سے خون نکالیں۔ یا سرارو کی فصد کھلوالیں۔ اگر گرمی کی وجہ سے یہ عارضہ ہو۔ تو بہدانہ تین ماشہ کا لعاب اور عناب پانچ دانہ اور مغز تربوز تین ماشہ کا شیرہ ملا کر شربت دو تولہ شامل کر کے دونوں وقت پلائیں۔ بکری کا دودھ سر پر ملیں۔ اور لودھ پٹھانی تین ماشہ کافور ایک ماشہ کوٹ چھان کر پوٹلی باندھ کر پوست خشخاش کے پانی میں تر کر کے آنکھ پر پھیرتے رہیں۔ پھر رات کے وقت قدرے پھٹکری بکری کے دودھ میں حل کر کے روئی کا پھوا اس میں تر کر کے دکھتی آنکھ پر باندھ دیں۔ یا کرنی ضماد (مندرجہ بیاض کرمی) آنکھ پر لیپ کریں۔

آشوب چشم کے لئے انگریزی دواؤں میں سے بورک ایسڈ نہایت مفید و مجرب اور سہل العمل دوا ہے۔ آنکھ کی پلک اٹھا کر اس دوا کی چٹکی ڈال دیجائے۔ کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ سرخی۔ درد میل سب شکایات۔ ایک دو دن میں رفع ہو جاتی ہیں۔ کیلومل بھی اس غرض کیلئے اسی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اس سے بھی زیادہ مفید ہے۔ یا زنک سلفاس دو سرخ گلاب ڈہائی تولہ میں حل کر کے اس کے ایک دو قطرے دن میں تین مرتبہ آنکھ میں ٹپکائے جائیں۔

اگر کسی خلط کا غلبہ مرض کا باعث ہو۔ تو مناسب ایام تک منضج پلا کر مسہل سے تنقیہ کریں۔ اخراج مادہ سے انشاء اللہ آنکھ شفایاب ہو جائیگی۔ ساتھ ہی ضماد یا پوٹلی یا کسی لوشن کا استعمال بھی رہے۔ یہ شیاف آنکھ کے تمام امراض کو مفید ہے۔ رسوت پندرہ ماشہ شب یمانی ایک تولہ زعفران مونگا تین سرخ افیون چھ سرخ آب برگ نیم پونے چار تولہ۔ رسوت کو صاف کر لیں۔ پھٹکری کو بریاں کر لیں۔ اور چھان لیں۔ پھر تمام ادویہ کو آب برگ نیم میں پکا کر شیاف بنالیں۔ بوقت ضرورت ذرا سا شیاف گھس کر آنکھ میں لگائیں۔

غذا۔ اگر نزلہ درکار نہ ہو۔ تو گھی اور شکر سفید چپاتی کے ساتھ مفید غذا ہے بلکہ علی الصباح ڈہائی تین تولہ شکر سفید میں ہموزن گھی ملا کر اور چھ سات مرچ سیاہ پسی ہوئی شامل کر کے کھانی دواءً و غذاءً مجرب ہے۔ ورنہ شوربا یا دال مونگ جس میں سرخ مرچ کی بجائے کالی مرچ ڈالی جائے۔ چپاتی کیساتھ کھلائیں۔

پرہیز۔ لال مرچ۔ اچار۔ چٹنی وغیرہ۔ ترشی۔ چائے۔ ٹھنڈے پانی سے غسل۔ دھوپ

میں پھرنا۔ آگ تاپنا۔ لکھنا پڑھنا وغیرہ کوئی ایسا کام کرنا جس میں باریک بینی کی ضرورت ہو۔ اور ٹھنڈی ہوا مضر ہے۔ دودھ۔ دہی اور چھاچھ سے بھی پرہیز رکھیں تو اچھا ہے

بیاض العین
(۱) جالا (۲) پھولا
(۱) نیبولا (۲) لیوکوما

طبقہ قرنیہ کی تہوں میں رطوبت جمع ہو جانے یا قرنیہ کے زخم کے بعد داغ رہ جانے سے اس جگہ سفید پڑ جاتی ہے۔ اگر سفیدی خفیف ہو۔ تو جالا کہلاتا ہے۔ اگر غلیظ ہو۔ تو پھولا ہے

علامات۔ آنکھ کی سیاہی پر سفید دھبہ یا نقطہ یا ٹینٹ۔ نظر آتا ہے۔

اسباب۔ طبقہ قرنیہ کا زخم دیرینہ۔ آشوب چشم رہنا۔ روہے یا پڑبال سے قرنیہ پر ہمیشہ خراش رہنا۔ درد شقیقہ۔ زیادہ رونا۔

علاج پہلے شقیقہ، پڑبال، کگرے وغیرہ کا علاج کریں۔ جس سے قرنیہ پر خراش ہو۔ پھر ممیران چینی۔ یا مس سوختہ۔ یا کف دریا سرکہ میں صلایہ کر کے آنکھ میں لگائیں۔ ییگ آئنٹمنٹ ایک انگریزی مرہم ہے۔ جو آنکھ کے جالے کو ابتدائی حالت میں رفع کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ جکی ترکیب یہ ہے کہ یلو آکسائڈ آف مرکری ڈیڑھ سرخ کو ڈھائی تولہ ویسلین میں خوب آمیختہ کریں۔ اور بذریعہ سلائی چنے کی دال برابر آنکھ میں سوتے وقت لگالیا کریں یا شیاف ہندی یا کشتہ طوطیا یا گولی اور مجرب و مفید سرمہ بیاض کو بھی سے دیکھ کر استعمال کریں۔

سرمہ جو جالہ کے لئے مجرب ہے۔ سرب نیم پاؤ کڑچھے میں پگھلائیں۔ اور گندھک اولہ سار دو تولہ باریک کر کے چٹکی چٹکی ڈالتے اور لوہے کے دستے سے ہلاتے جائیں۔ جب سرب کشتہ ہو جائے۔ تو دار فلفل ایک تولہ ڈال کر تین روز صلایہ کریں پھر سنگ بصری ایک تولہ شامل کر کے تین روز اور صلایہ کریں۔ پھر استعمال میں لائیں۔

غذا۔ ہلکی زود ہضم **پرہیز** نفخ پیدا کرنیوالی اشیا۔ لسن پیاز وغیرہ سے

عشا
شبکوری۔ روتوندی
نائٹ بلائنڈنس

اس مرض میں شام کے بعد جوں جوں تاریکی پھیلتی جاتی ہے۔ مریض کو دکھائی دینا بند ہوتا جاتا ہے۔ دن چڑھے پر نظر آنے لگتا ہے۔

علامات۔ سردیوں میں اس مرض کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ گرم اشیا سے فائدہ محسوس ہوتا ہے۔

اسباب۔ سرد و مرطوب اشیا کا بکثرت استعمال۔ معدہ یا دماغ سے غلیظ ابخرات کا اٹھ کر روح باصرہ کو غلیظ کر دینا۔ دیر تک چمکیلی اشیا پر نظر جمانا۔ ہمیشہ روکھی اور خشک غذا پر گزران کرنا۔

علاج۔ دماغ و معدہ کی اصلاح مقدم ہے۔ جس کے لئے اطریفل کبیر سات ماشہ روزانہ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ جسکی ترکیب حسب ذیل ہے۔

اطریفل کبیر۔ ہلیلہ سیاہ۔ ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ۔ آملہ مقشر۔ فلفل۔ دار فلفل ہر ایک سوا انیس ماشہ زنجبیل بسباسہ بوزیدان شیطرح ہندی شقاقل مصری تودری سرخ و زرد۔ لسان العصافیر مغز حب القلقل کنجد مقشر۔ خشخاش سفید ہر ایک پونے نو ماشہ بہمنین ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ روغن بادام یا روغن گاؤ میں چرب کر کے ترنجبین خراسانی تیرہ تولہ چار ماشہ اور شہد تین پاؤ میں قوام بنالیں۔ علاوہ ازیں کندش صبر اور جند بید ستر سونگھائیں۔ اور صابون یک سرخ مرچ سیاہ دو عدد باریک کر کے رات کو سوتے وقت سلائی سے آنکھ میں لگا دیا کریں۔ اگر صابون اور حقے کی میل پانی میں مخلوط کر کے استعمال کریں۔ تو یہ بھی مفید ہے۔ یا نوشادر پھٹکری بریان ہموزن لے کر باریک کر کے آنکھ میں لگائیں۔

غذا۔ لطیف و زود ہضم اور مقوی گوشت وغیرہ دیں **پرہیز**۔ ابخرات پیدا کرنے والی اور ثقیل اور بادی اشیا سے۔

جہر
روز کوری۔ دونوندی
ڈے بلائنڈنس

اس مرض میں بخلاف مرض عشا کے دن کو نظر نہیں آتا۔ اور رات کو بخوبی دکھائی دیتا ہے۔ اس لئے کہ روح باصرہ رقیق ہو جاتی ہے۔ اور اس میں اشیائے مبصرہ کی صورت منعکس نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کے انعکاس کے لئے روح باصرہ کا اعتدال ضروری ہے۔ پھر چونکہ رات کی برودت سے اس روح میں غلاظت آجاتی ہے۔ اس لئے اس وقت سب کچھ نظر آنے لگتا ہے۔

علامات۔ سردیوں میں اس مرض کی شکایت کم ہوتی ہے۔ گرمیوں میں زیادہ۔

اسباب۔ خردبینی کے کام کرنا۔ آواز سے پڑھتے رہنا۔ شعاع آفتاب پر نظر کرنا وغیرہ

اس کے اسباب ہیں۔ زرد آنکھ والے، خشک مزاج، ضعیف العمر اور خشک ملکوں کے باشندے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علاج۔ اصل سبب کا تدارک کریں۔ لعاب بہدانہ۔ لعاب اسپغول شیرہ خشخاش شربت نیلوفر ملاکر پلائیں۔ اور بکری کا دودھ، روغن بنفشہ اور روغن کدو ناک میں ٹپکائیں۔ اور سفید کاغذ جلاکر اس کی خاکستر باریک کر کے بطور سرمہ آنکھ میں لگانی مفید ہے۔ صندل سفید پانی میں گھس کر پیشانی پر لیپ کریں۔ دماغ کی تقویت اور خون کو گاڑھا کرنے کی تدبیر کریں۔ جس کے لیئے بکری کے سری پایے کا شوربا مفید ہے۔ اور سر پر مکھن کی مالش کی جائے۔

غذا۔ گوشت۔ شوربا۔ سری پایے۔ ماش کی دال۔ انڈے۔ روٹی۔ خشک کھچڑی۔ انجیر انگور۔ کیلا۔ مکھن۔ دودھ بالائی وغیرہ **پرہیز**۔ تیز مصالحہ دار اور ترش اشیاء، لال مرچ، گرم مصالحہ۔ گڑ تیل کی پکی ہوئی اشیاء۔ شراب نوشی اور کثرت جماع مضر ہے۔

سبل
ورم عنبیہ / آئی رائیٹس

اس مرض میں تپلی والے پردے (طبقہ عنبیہ) میں خون سے پھولی ہوئی رگوں کا ایک پردہ سا پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات۔ پردہ عنبیہ کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اور وہ نظر نہیں آتا۔ قرنیہ کے گرد کے عروق پھول کر ایک گہرا سرخ دائرہ سا نظر آتا ہے۔ پتلی سکڑ کر بے ڈول ہو جاتی ہے۔ قرنیہ کی چمک جاتی رہتی ہے۔ مریض روشنی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور آنکھ میں سخت درد اور سوزش کی شکایت کرتا ہے۔ **اسباب**۔ آتشک۔ نقرس۔ وجع مفاصل۔ خنازیر۔ چوٹ لگنا زیادہ دماغی محنت دیگر طبقات چشم کی سوزش وغیرہ۔

علاج۔ کانوں کے پیچھے یا کنپٹی پر چند جونکیں لگوائیں۔ یا اگر مریض میں قوت برداشت ہو۔ تو سرارو کی فصد کریں۔ اصل مرض جو اس عارضہ کا باعث ہو۔ اس کا علاج ضروری ہے ضرورت ہو۔ تو دماغ کا تنقیہ بھی کریں۔ تقویت دماغ کے لئے صبح کو ایک عدد ہلیلہ مربی یا آملہ بنارسی مربے ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں۔ اور رات کو سوتے وقت اطریفل کشنیزی کھلا دیا کریں۔ اور شورہ قلمی شب یمانی۔ کندر یا زرد چوب نبات سفید ہر ایک تین ماشہ سرمہ سا کر کے صبح و شام آنکھ میں لگائیں۔ اور برگ تمر ہندی۔ برگ نیم برگ سرس زرد چوب پھٹکڑی

بریان ہر ایک تین ماشہ افیون ایک ماشہ باریک کر کے پوٹلی میں باندھ کر پانی میں تر کر کے ہر وقت آنکھ پر پھیرتے رہیں۔ قدرے آنکھ میں بھی پہنچنے دیں۔

غذا۔ بکری کا شوربا۔ مونگ کی دال چپاتی اور کدو دراز پالک وغیرہ ترکاریاں۔ جن میں مرچ کم ڈالی جائے۔ **پرہیز**۔ سرد ہوا۔ ٹھنڈے پانی سے غسل۔ دھوپ میں چلنا۔ آگ کے سامنے بیٹھنا اور ہر قسم کی ترشی مضر ہے۔

دمعہ
آنکھ کا پر آب رہنا۔ ڈھلکا
اپی فورا

علامات۔ آنکھ ہر وقت تر رہتی ہے۔ اور اس سے پانی کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں

اسباب۔ رو ہے یا آنکھ کی خارش، یا آشوب یا کمزوری۔ خرابی ہضم زکام۔ گرد و غبار۔

علاج۔ اصل سبب کو دریافت کر کے اس کا علاج کریں۔ اصلی مرض سے شفا ہونے پر یہ عارضہ خود بخود جاتا رہے گا۔ اگر معدہ کی خرابی ہو۔ تو غذا میں احتیاط ملحوظ رہے۔ بھوک سے کم کھانا دیں۔ اور کھانے کے بعد کوئی ہاضم دوا استعمال کی جائے۔ رفع قبض اور تقویت دماغ کے لئے اطریفل زمانی سات ماشہ رات کو پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھلائیں اور صبح کو بلیلہ مربیٰ ایک عدد پانی سے دھو کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلا دیا کریں۔ خاص آنکھ میں مفصلہ دواؤں میں سے کوئی دوا استعمال کریں۔

(۱) ملوطیا انگریزی ایک چاول بھر بورک ایسڈ پانچ سرخ پھٹکڑی دو سرخ سب کو ڈھائی تولہ گلاب یا مقطر پانی میں حل کر کے دن میں تین چار مرتبہ قطرہ قطرہ آنکھ میں ٹپکائیں (۲) سنبل الطیب مازو سبز ہر ایک چھ ماشہ سرمہ سا کر کے آنکھ میں لگائیں (۳) پھٹکڑی دو سرخ ڈھائی تولہ پانی میں حل کر کے اس میں روئی تر کر کے بار بار آنکھ پر رکھیں (۴) چھالیہ سوختہ سفید جست بموزن پانی میں کھرل کر کے خشک کر لیں۔ اور بطور سرمہ لگائیں۔

غذا۔ زود ہضم غذا مثلاً شوربا۔ مونگ کی دال۔ چپاتی اور ٹھنڈی ترکاریاں۔ کدو توری۔ پالک کا ساگ وغیرہ جن میں مرچ کم ہو۔ **پرہیز**۔ لال مرچ۔ ترشی۔ بادی اور دیر ہضم چیزیں مثلاً آلو۔ اروی۔ گوبھی وغیرہ۔

شعیرہ گہانجنی ہارڈی اولم

ایک پھنسی یا ورم ہے۔ جو پلکوں کی جڑ میں کسی قدر خارش کے بعد نمودار ہو جاتا ہے

اسباب ۔ خرابی خون ۔ نقص غذا ۔ کثیف آب و ہوا ۔ خنازیری مزاج ۔ بدہضمی ۔

علاج ۔ اصل سبب کو ملحوظ رکھ کر علاج کریں ۔ تصفیہ خون ۔ احتیاط غذا ۔ عام صفائی تدبیر ہائےمہ لازم سمجھیں ۔ قدرے جدوار پتھر پر گھس کر ضماد کریں ۔ یا لونگ اور چھوہارے کی گٹھلی گھس کر احتیاط کیساتھ ضماد کریں ۔ کہ آنکھ میں نہ پڑ جائے ۔ یا قدرے سیندور گلاب میں حل کر کے لگائیں ۔ یا پرانی دیوار کا کوئلہ اور کوئیں کے پاس کی ٹھیکری گھس کر لگائیں ۔ اور سوتے وقت ایک ہلیلہ مربیٰ دھوکر کھلا دیا کریں ۔ اگر گہانجنی زیادہ پھول کر اس میں پیپ پڑ جائے ۔ تو نشتر سے شگاف دیکر پیپ نکال دیں ۔ پھر چھٹانک بھر گرم پانی میں ایک ماشہ بورک ایسڈ حل کر کے ٹھنڈا کر کے اس سے آنکھ کو دھوئیں ۔ اور مرہم جست سے زخم کا علاج کریں ۔ یہ مرہم جست سوختہ ایک ماشہ اور ویسلین ڈہائی تولہ ملا کر بنائی جائے ۔

اگر خون کی خرابی ہو ۔ اور بار بار گہانجنی نکل کرتا تی رہے ۔ تو منضج و مسہل سے تنقیہ کریں

غذا ۔ خشکہ ۔ کھچڑی ۔ سبز ترکاریاں ۔ گوشت وغیرہ بمقدار معتدل **پرہیز** ۔ لہسن ۔ پیاز وغیرہ تبخیر پیدا کرنے والی اور اروی کچالو ماش کی دال وغیرہ معدہ کو خراب کرنے والی اشیاء مضر ہیں ۔ زیادہ خوری سے بھی پرہیز لازم ہے ۔

شعر زائد پڑبال ٹری کائیسس

پلک کے اندرونی کنارے پر بال اگ آتے ہیں ۔ جن کے سرے آنکھ میں چبھتے ہیں ۔ یا پلکوں کے بال مڑ کر آنکھ سے چھوتے اور تکلیف دیتے ہیں ۔ **علامات** ۔ آنکھ میں سخت خارش اور درد رہتا ہے ۔ پانی بہتا ہے ۔ رفتہ رفتہ طبقہ قرنیہ دھندلا ہو جاتا ہے ۔

اسباب ۔ پرانے روہے ۔ پپوٹوں کی پرانی سوزش ۔ زیادہ رونا ۔ سرد ممالک ۔ سرد مزاج

علاج ۔ اگرچہ کتابوں میں ایسی دوائیں درج ہیں ۔ جن کے استعمال سے ان بالوں کے دوبارہ نہ اُگنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے ۔ مگر آج تک کوئی دوا ایسی مجرب اور مفید نہیں پائی گئی ۔ مریض کے لئے رفع تکلیف کا عارضی حیلہ یہی ہے ۔ کہ تیسرے چوتھے روز

موچنے سے بال اکھیڑ دیئے جائیں۔ اور سرخی چشم اور رمد وغیرہ عارضوں کے لئے کوئی دوا استعمال کیجائے۔ جن کے بیان پیچھے گزر چکے ہیں۔ اور مستقل تدبیر یہ ہے۔ کہ کسی ماہر ڈاکٹر سے پلک بندی کرا دیجائے۔ جس سے پلک کی بالائی سطح سکڑ کر اس کے کنارے کا رخ باہر کو ہو جاتا ہے۔ پھر بال اُگتے بھی رہیں۔ تو ان کے سرے آنکھ سے نہیں چھوتے۔

غذا و پرہیز کا خیال آنکھوں کے مناسب حال رکھیں۔

سلاق باھمنی / بلفرائیٹس

اس مرض کو آنکھ کی بغلگند بھی کہہ دیتے ہیں۔ اس میں پلک کے کنارے سرخ اور موٹے ہو جاتے ہیں۔ **اسباب**۔ آنکھوں کا غلیظ و ناصاف رکھنا۔ خراب غذا۔ گرد و غبار کثیف لباس۔ پرانے رد ہے۔ یا آشوب چشم میں بدتدبیری۔

علاج۔ پلکوں کو پاک وصاف رکھنا مقدم ہے۔ قواعد حفظ صحت کی پابندی اور تقویت بدن کی تدبیر لازم ہے۔ مناسب صورت ہو۔ تو کنپٹی پر چند جونکیں لگوائیں مسہل بھی مفید ہے۔ جس میں خلط غالب کا اخراج کیا جائے۔

دوا آغاز مرض میں مفید ہے۔ سماق۔ پوست ہلیلہ زرد ایک ایک تولہ گلاب چھ تولہ میں رات کو بھگو کر صبح کو صاف کر کے اس میں کپڑا تر کر کے پلکوں پر رکھیں۔ اور تین چار قطرے آنکھوں میں بھی ٹپکائیں۔

دوا۔ سنگ بصری نیلا تھوتھہ کافور نبات ہموزن لیکر کھرل کریں۔ اور پانی سے گولیاں بنا کر رکھیں۔ بوقت ضرورت ایک گولی گھس کر پلکوں پر لگائیں۔

دوا جست سوختہ۔ کافور۔ چاکسو مقشر۔ ملوٹھیا بریان۔ چھالیہ سوختہ ہر ایک چھ ماشہ خوب باریک کر لیں۔ پھر سوا تولہ گوکا مکھن اکیس مرتبہ پانی سے دھو کر اس میں مخلوط کریں اور کانسی کے برتن میں ایک دن رات خوب صلایہ کریں۔ پھر صبح شام پلکوں کے کناروں پر لگائیں۔

دوا۔ چراغ کی بتیوں کے کٹی گل اور قدرے چراغ کا تیل ایک جست کے برتن میں ڈال کر سپاری چھالیہ سے گھسائیں۔ جب مرہم سا ہو جائے۔ تو آنکھ میں لگائیں۔

غذا۔ نان گندم۔ کدو۔ توری۔ پالک۔ شوربا۔ مونگ کی دال وغیرہ۔

پرہیز۔ گرد و غبار۔ تیز روشنی اور دھوئیں سے آنکھ کو بچائیں۔ زیادہ لال مرچ

گرم مصالحہ دار اور نفاخ چیزوں سے پرہیز رہے۔ دودھ۔ لسی۔ دہی وغیرہ بادی اشیاء بھی مضر ہیں ؀

ضعف بصارت (کمزوری نظر) (ایستھی نوپیا)

علامات۔ لکھنے پڑھنے اور دوسرے باریک بینی کے کاموں میں آنکھیں جلد تھک جاتی ہیں۔ حروف خلط ملط نظر آتے ہیں۔ آنکھوں میں اندھیرا سا چھا جاتا ہے۔ اور پانی بہنے لگتا ہے۔ سر میں کسی قدر درد ہونے لگتا ہے۔ **اسباب**۔ کثرت جماع۔ ضعف دماغ دماغی امراض نزلہ و زکام وغیرہ کا دیر تک رہنا۔ نشہ آور اشیا کے استعمال اور تمباکو نوشی کی کثرت۔ زیادہ مطالعہ وغیرہ۔

علاج۔ اصل سبب کو رفع کریں۔ جماع، کتب بینی۔ دماغی محنت میں اعتدال ملحوظ رکھیں تمباکو سگرٹ اور دیگر نشیلی اشیا سے پرہیز کریں۔ زکام نزلہ یا اور کوئی دماغی مرض ہو۔ تو اس کا تدارک کریں۔ قابض ثقیل اور نفاخ اشیا کا کھانا ترک کریں۔ رفع قبض کے لئے اطریفل زمانی سات ماشہ رات کو سوتے وقت کھلایا کریں۔ اگر اس کے ساتھ درد سر اور دوران سر کی شکایت بھی ہو تو اطریفل کشنیزی رات کو بمقدار ایک تولہ کھلاتے رہیں۔ ضعف بصر کے لئے مربائے ہلیلہ ایک عدد دھو کر علی الصباح کھلانا بھی مفید ہے۔ بعض اوقات رات کو چراغ کے سامنے یا دن کو کتاب پڑھتے وقت آنکھوں میں تکلیف گھبراہٹ اور تلخی محسوس ہوتی ہے۔ اس کا باعث دماغی ابخرات ہیں۔ اس وقت سر ننگا کر لیا جائے۔ تو فوراً آرام آ جاتا ہے۔ ایسی صورتوں میں پاؤں کو گرم اور سر کو برہنہ رکھنا مفید ہے ضعف بصر کے لئے عموماً سبز اشیاء کا دیکھنا۔ سبزہ زار کی سیر کرنا۔ آنکھوں میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینا۔ پانی میں غوطہ لگا کر آنکھیں کھولنا مفید ہے۔ **کحل**۔ ضعف بصر کے لئے مفید ہے۔ دار فلفل ایک ماشہ۔ سرمہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ زرد ایک دو ماشہ گلاب کے پانی میں سحق کر کے کحل بنا لیں۔ **کحل**۔ درخت نیم کے پھول سایہ میں خشک کر کے اس کے برابر شورہ قلمی ملا کر سرمہ سا کریں۔ اور سوتے وقت آنکھوں میں لگا لیا کریں۔ بھلی اور ناخونہ کے لئے بھی مفید ہے۔ **کحل**۔ سیپ کی گولی ایک تولہ سرمہ سیاہ ایک تولہ۔ مردار سنگ ایک ماشہ سونف کے عرق یا عصارہ میں کھرل کر کے سرمہ بنا لیں اور صبح و شام استعمال کریں۔

حریرہ۔ ضعف بصر کے لئے مفید ہے۔ مغز بادام پانچ دانہ مغز کدوے شیریں۔
مغز تربوز۔ نشاستہ صمغ عربی۔ تخم خشخاش سفید کاہو مقشر ہر ایک تین ماشہ پانی میں پیسکر
دو تولہ مصری ملاکر آگ پر رکھیں جب قدرے گاڑھا ہوجائے۔ تو اتار کر پلائیں۔
غذا۔ ہلکی زود ہضم دی جائے۔ دودھ مکھن بالائی کھلائیں۔ بادام اخروٹ چلغوزہ
وغیرہ مغزیات بھی مفید ہیں۔ **پرہیز**۔ ترش۔ بادی اور نفاخ چیزیں مضر ہیں۔

ظفرہ (ناخونہ) ٹریجیم

گوشت کی ایک مثلث شکل کی بوٹی سی طبقہ ملتحمہ پر آنکھ کے ایک کوئے میں پیدا
ہوجاتی ہے۔ جو کبھی بڑھتی بڑھتی سارے قرنیہ پر چھا جاتی ہے۔ **اسباب**۔ گرم ممالک
آشوب چشم یا زخم قرنیہ میں بدتدبیری۔ آنکھوں میں بکثرت گرد و غبار کا پڑنا۔ مسور کی دال۔
مچھلی۔ لہسن پیاز وغیرہ متبخرات کی کثرت استعمال۔
علاج۔ پہلے اصل سبب کا تدارک کریں۔ اور طوطیا بریان سرمہ ساکر کے سلائی
سے احتیاط سے صرف ناخونہ پر لگائیں۔ یا ہلدی آگ میں بھجلاکر اس کے ہم وزن پھٹکڑی بریان
ملاکر سرمہ ساکریں اور سلائی سے بوقت شب لگا لیا کریں۔ اور اطریفل زمانی سات ماشہ بوقت
خواب کھلاتے رہیں۔ چاکسو مقشر نبات پھٹکڑی سنگ بصری ہر ایک تین ماشہ شورہ قلمی
ایک تولہ سب کو آب لیموں میں کھرل کرکے شیاف بنالیں اور ہر روز گھس کر ناخونہ پر لگائیں۔
دوا۔ طوطیا ایک سرخ تخم سرس فلفل گرد ہر ایک گیارہ دانہ۔ نوشادر تین ماشہ۔ شورہ
قلمی نو ماشہ باریک کرکے ہر روز ناخونہ پر لگائیں۔ غذا و پرہیز مثل دیگر امراض چشم۔

ضرب العین (آنکھ پر چوٹ لگنا) کنٹیوژن آف دی آئی

آنکھ اور اس کے ملحقات پر چوٹ لگنے سے کبھی ابرو یا پپوٹے زخمی ہوجاتے ہیں۔ کبھی
آنکھ کی بینائی جاتی رہتی ہے۔ کبھی ڈھیلا بھی بیٹھ جاتا ہے۔
علاج۔ اگر پیشانی یا ابرو یا آنکھ پر سخت چوٹ لگے۔ تو دو تولہ روے کے حلوے
میں دودھ چھانی اور انبہ ہلدی تین تین ماشہ باریک پیسکر ملالیں۔ اور گرم کرکے پوٹلی میں باندھ
کر آنکھ پر ٹکور کریں۔ کافی ٹکور کے بعد اسی حلوے کو دوبارہ گرم کرکے فوراً آنکھ پر باندھ

دیں۔ اگر سخت درد اور ورم کی شکایت ہو۔ تو پوست خشخاش ایک تولہ پانی میں جوشا کر اس میں صاف اور ستھرا کپڑا تر کر کے نیمگرم تکور کریں۔ اور کنپٹی پر چند جوکیں لگوائیں۔
شیاف ابیض۔ ضرب العین اور رمد وغیرہ گرم عوارض میں مفید ہے۔ نشاستہ ساڑھے تین ماشہ سفیدہ ارزیز صمغ عربی کتیرا ہر ایک ساڑھے دس ماشہ اسپغول کے لعاب یا بیضہ کی سفیدی میں شیاف بنا لیں۔ اور وقت ضرورت شیر دختر یا شیر بز میں گھس کر آنکھ میں ٹپکائیں ؀

ضماد۔ ضرب العین میں درد۔ ورم اور سرخی کے لئے نافع ہے۔ رسوت گل ارمنی دم الاخوین۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ کافور افیون ہر ایک دو سرخ سب کو باریک کر کے انڈے کی سفیدی میں ملا کر ضماد کریں ؀

غذا۔ ہلکی زود ہضم دال خشکہ۔ کھچڑی۔ ڈبل روٹی کھلائیں۔ **پرہیز**۔ لکھنے۔ پڑھنے سینے پرونے کے کام کرنے آگ اور دھوپ سینکنے۔ ترش و مصالحدار گرم و تیز اشیاء کے کھانے سے پرہیز لازم سمجھیں ؀

جرب الاجفان
ککرے۔ روہے
گرینولر لڈز

یہ بڑا ہٹیلا اور تکلیف دہ مرض ہے۔ جس میں پلکوں کے کناروں اور اندرونی سطح پر باریک باریک خراشدار دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ **علامات**۔ ابتدا میں آنکھ کے کوئے اور پلکوں کے کناروں پر خارش ہوتی ہے۔ آنکھ سے پانی بہتا ہے۔ پپوٹوں کی خشونت اور خراش سے سخت تکلیف رہتی ہے۔ اور آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ رات کو آنکھ سے غلیظ رطوبت نکل کر آنکھوں پر چپک جاتی ہے۔ مرض افاقہ پا کر پھر بار بار عود کرتا ہے۔ اور اگر تدبیر کارگر نہ ہو۔ تو مہینوں اور برسوں تک رہتا ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کو ساری عمر تک ستاتا ہے۔ اور آخر قرنیہ دھندلا ہو کر نظر خراب ہو جاتی ہے۔ **اسباب**۔ میلا کچیلا رہنا۔ خراب غذا۔ پرانا آشوب چشم۔ خارشدار دواؤں کا استعمال۔ گرد و غبار میں چلنا پھرنا وغیرہ۔
علاج۔ ابتدائے مرض میں ہی توجہ اور ہوشیاری سے علاج کرنا چاہئے۔ ورنہ اگر یہ مرض جڑ پکڑ گیا تو مدت دراز تک وبال جان بنا رہیگا۔ قواعد حفظ صحت کی پوری پابندی رہے۔ اچھی غذا کھلائیں۔ ستھرا لباس پہنائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ رات کو روزانہ اطریفل

کشنیز ہی یا اطریفل زمانی بقدر مناسب کھلائیں۔ جلاب دیں۔ کنپٹی پر جونکیں لگوائیں۔ سرارو کی فصد کھلوائیں۔ غرض ان تدابیر میں سے جو مناسب سمجھیں کریں۔ پلک کو احتیاط کیساتھ الٹا کر مصری کی ڈلی سے گکروں کے دانے پھوڑ ڈالیں۔ اور متواتر چند روز تک یہ عمل کریں۔ یا کوکین لوشن سے آنکھ کو سُن کر کے طوطیا کے قلم سے ان دانوں کو پھوڑیں۔ مگر یہ عمل اس طرح کرنا چاہئے کہ دونو پپوٹوں کو الٹا کر باہم ملالیا جائے۔ تاکہ طوطیا کا اثر ڈھیلے پر نہ پہنچے۔ اور اس عمل کے لئے خاص مشق و مہارت کی ضرورت ہے۔ ورنہ آنکھ کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہے یا چاکسو یا صبر یا مازو سرمہ سا کر کے پلکوں کو الٹا کر ان پر چھڑکیں۔ **دوا** سہاگہ پھٹکڑی ہر ایک ایک حصہ۔ شورہ سفید نصف حصہ باریک پیس کر دن میں دو مرتبہ قدرے پلکوں پر چھڑکیں۔ پھر ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں۔ **دوا**۔ صبر سوختہ ایک جز نوشادر نیم جز باریک کر کے شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ کافور پانی میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکانا بھی مفید ہے۔

ضماد سفیدہ جست سماق کتیرا ہر ایک ایک ماشہ کافور چار سرخ پانی میں گھس کر آنکھوں پر لیپ کریں ہر روز آنکھوں میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینا بھی مفید ہے۔

غذا نفیس زود ہضم مقوی دیں۔ اور زیادہ گرم مصالحدار نفاخ اور بادی اشیاء سے پرہیز رہے۔

کان کے امراض

کان کی تشریح

کان حواس خمسہ میں سے سماعت کی حس کا آلہ ہے۔ جس کے تین حصے ہیں۔ (۱) بیرونی حصہ (۲) درمیانی حصہ (۳) اندرونی حصہ۔ ذیل کی تصویر میں کان کو گہرائی کی طرف کٹا ہوا فرض کر کے یہ تینوں حصے دکھائے گئے ہیں۔

(۱) **کان کا بیرونی حصہ**۔ لچکیلی کری سے بنا ہے۔ جس کے قدرتی نشیب و فراز

سے ہوا میں ملی ہوئی آواز کی لہریں کان کے درمیانی حصے تک پہنچتی ہیں۔ اس حصے میں کان کے سوراخ کی سوا انچ لمبی نالی ہوتی ہے جس کی سطح پر بال ہوتے ہیں اور باریک باریک گلٹیاں جن سے میل نکلتا ہے۔ میل کی تلخی۔ کیڑوں بھنگوں سے اور بال گرد وغبار سے کان کو بچاتے ہیں۔

(۲) کان کا درمیانی حصہ - یہ ایک بیضوی ساخلا کنپٹی کی ہڈی کے سخت حصے میں ہوتا ہے۔ جسے ڈرم یا کان کا ڈھول کہتے ہیں اس خلا میں کان کی مذکورہ نالی کے اندرونی کنارے پر ایک باریک اور شفاف جھلی لگی ہے۔ یہی کان کا پردہ کہلاتا ہے اس خلا میں تین چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ جن میں سے دو ہڈیاں ہتھوڑی اور نہائی کی ہمشکل اور ایک تل کے برابر ہوتی ہے۔ یہ تینوں ہڈیاں اس پردہ پر لگی رہتی ہیں۔ ہوا کی لہریں جب بیرونی حصے کے اندر جاکر کان کے پردے سے ٹکراتی ہیں۔ تو ان تینوں ہڈیوں کی حرکت کے ذریعے سے اندرونی حصے میں جاتی ہیں۔

(۳) کان کا اندرونی حصہ - اس حصے میں سماعت کا عصب پھیلا ہوا ہے یہ حصہ پیچدار رہتا ہے۔ جس کے سرے پر ہلالی شکل کی استخوانی نالیاں اور درمیان میں گھونگھے کی شکل کا پیچدار حصہ ہے۔ جس کے اندر ایک باریک تھیلی نما جھلی لگی رہتی ہے۔ اور اسمیں رطوبت بھری ہوئی ہے۔

(۴) کان کا فعل سماعت - ہوا کے ذریعے سے آواز کی لہریں سوراخ میں سے گذر کر کان کے پردے پر جا لگتی ہیں۔ پھر عصب سماعت کے ذریعے دماغ ان کو محسوس کرتا ہے۔

طنین و دوی
کان بجنا — ٹنائیٹس آریم

دماغ میں رفتار خون کی کیفیات اور ریاح و بخارات کے گھومنے سے مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں **علامات**۔ کان میں ٹنک ٹنگ ٹیں ٹیں کی آوازیں یا پانی کے کھولنے یا دور سے نقارہ بجنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور کسی قدر شنوائی بھی کم ہوجاتی ہے۔

اسباب۔ بدہضمی۔ کمزوری۔ قلت خون۔ رنج و غم۔ کونین وغیرہ کا کثرت استعمال

علاج۔ کمزوری ہو۔ تو صبح کو خمیرہ گاؤزبان، یا دواء المسک پانچ ماشہ اور رات کو اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھلایا کریں۔ خشکی کی وجہ ہو۔ تو چند بوند روغن کدو یا عورت کا دودھ کان میں ٹپکائیں۔ سر اور کانوں پر روغن بادام یا روغن گل کی مالش کریں۔ بدہضمی کی وجہ ہو۔ تو جوارش کمونی سات ماشہ صبح و شام کھلائیں۔ یا تقویت ہاضمہ کی کوئی دوسری تدبیر کریں۔ سر میں گرانی اور مادہ جمع ہو۔ تو ہفتہ عشرہ منضج پلا کر سنائے مکی کے مسہل سے دماغ کا تنقیہ کریں۔

بھپارہ جو کان بجنے میں مفید ہے اکلیل الملک گل بابونہ برگ نسبت ہر ایک چھ ماشہ پانی میں جوش کر استعمال کریں۔ **شموم**۔ جندبیدستر ایک ماشہ کلونجی تین ماشہ پیس کر پلاس کی طرح سونگھانی بھی مفید ہے۔ **قطور**۔ جو تنقیہ دماغ کے بعد بہت مفید ہے۔ خربق سفید جندبیدستر زعفران مساوی لیکر سرکہ اور روغن حنا میں گھس کر کان میں ٹپکائیں۔

غذا۔ شوربا چپاتی۔ بکری کے کباب پودینہ کی چٹنی وغیرہ کھلائیں۔ تپش آفتاب کثرت کلام۔ کثرت مجامعت و ریاضت اور ثقیل و نفاخ غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

وجع الاذن
درد گوش۔ کان کا درد — اٹیلجیا

علامات۔ کان کے اندر سخت درد ہوتا ہے۔ جس کی ٹیسیں پیشانی اور چہرہ تک جاتی ہیں۔ اگر درد عصبی ہو۔ تو اس کے ساتھ ورم اور بخار نہیں ہوتا۔ **اسباب**۔ کان کا میل۔ کسی نوکدار چیز سے کان کریدنے میں خراش آجانا۔ کسی دانت کا بوسیدہ ہوجانا۔ سرد ہوا لگنا۔ کان میں پانی پڑجانا۔ کان کے اندر پھنسی یا زخم ہونا۔ کان کے کیڑے۔ مرطوب اشیاء کے بکثرت کھانے سے بلغم کا غلبہ ہونا۔ دھوپ میں پھرنے یا عرصہ تک تیز آنچ کے سامنے بیٹھنے سے صفرا کا پیدا ہوجانا وغیرہ۔

علاج - اگر گرمی کے باعث یہ درد ہو۔ تو لعاب بہدانہ تین ماشہ اور عناب پانچ دانہ مغز، کدوے شیریں مغز، تربوز تین تین ماشہ کا شیرہ اور شربت نیلوفر دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔ اور قدرے افیون روغن گل میں حل کر کے کان میں نیم گرم ٹپکائیں۔ اور صندلین کشنیز کاہو کو گلاب میں گھس کر کان کے گرد ضماد کریں۔ یا عنب الثعلب برگ کاسنی برگ خرفہ گھوٹ کر ضماد کریں اور روغن گل تنہا یا شیر زن کے ساتھ ملا کر ساعت بساعت نیمگرم کان میں ٹپکائیں۔ اگر ورم کے سبب سے درد ہو۔ تو بھی یہی تدابیر کافی ہیں۔ ورنہ جونکیں لگوائیں۔ یا سر ارو کی فصد لیں۔ یا مسہل بارد سے تنقیہ کریں۔ اگر سردی سے درد گوش ہو۔ تو اسطوخودوس افتیمون ہر ایک پانچ ماشہ بادیان گل بنفشہ ہر ایک سات ماشہ پانی میں جوشا کر صاف کر کے شہد خالص دو تولہ شامل کر کے چند روز تک پلائیں۔ ساتھ ہی جند بیدستر افیون مساوی روغن گل میں حل کر کے کان میں نیمگرم ٹپکائیں یا لہسن کی ایک قاش قدرے روغن گاؤ میں جلا کر یہ روغن ٹپکائیں۔ روغن بابونہ۔ روغن بلسان یا روغن ترب یا روغن بادام تلخ ٹپکانا بھی مفید ہے۔ پرانا گھی یا تھوہر کے پتے کا پانی نچوڑ کر دو تین قطرے ٹپکانا بھی درد کو ساکن کر دیتا ہے۔ برگ نیب کا بھپارہ بھی مفید ہے۔ کان کو گرم رکھیں۔ اگر کان میں میل جمع ہو۔ تو صابون آمیختہ نیمگرم پانی کی پچکاری سے صاف کریں اگر کوئی دانت بوسیدہ ہو۔ اس کو نکلوا دیں۔ اگر کان میں پانی پڑ گیا ہو۔ تو روئی کی بتی کان کے اندر پھیریں۔ اس سے پانی بتی میں جذب ہو جائیگا یا سر کو ایک پہلو کی طرف اس طرح جھکائیں کہ ایک ہاتھ کان کے نیچے ہو۔ پھر دو تین سیڑھیاں کود کود کر نیچے اتریں۔ اس طرح پانی نکل جاتا ہے۔ یا اس پانی کو خالی پچکاری سے کھینچ لیں۔ یا کسی تدبیر سے چھینک لیں۔ اور جب چھینک آنے لگے۔ تو ناک اور منہ بند کر لیں۔ ایسا کرنے سے پانی سے نکل جانے کی امید ہے۔ اگر کان کے اندر کوئی پھنسی یا ورم درد کا باعث ہو۔ تو وہی تدابیر کریں۔ جو درد حار میں مذکور ہوئیں۔ اور یہ ضماد لگائیں صندل سفید صندل سرخ رسوت گل ارمنی گلو خشک جدوار خطائی۔ ہر ایک تین ماشہ آب کشنیز سبز میں پیس کر لیپ کریں۔ اور آب برگ نیب چھ ماشہ شہد تین ماشہ میں ملا کر کان میں ٹپکائیں۔ اور پرانی روئی ایک تولہ شہد میں تھیتھڑ کر کندر انزروت ایک ایک ماشہ باریک کر کے اس پر چھڑکیں اور کان میں رکھیں۔ اس سے کان کا زخم صاف اور مندمل ہو جاتا ہے۔ بکری کی مینگنیاں اور نیم کے پتے جوشا کر ان کا بھپارہ بھی مفید ہے۔

غذا۔ ہلکی زود ہضم شوربا چپاتی۔ مونگ کی دال کدو کریلہ وغیرہ دیں۔ اور ٹھنڈی بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔

طرش
نقص سماعت۔ بہرا پن
ڈیف نیس

اسباب۔ کان کا میل۔ کسی شدید آواز سے کان کے پردے کو صدمہ پہنچنا۔ یا تیلی سے کان کریدنے میں پردہ کا پھٹ جانا۔ ضعف دماغ۔ بڑھاپے میں یا بعض بخاروں میں یا کنین وغیرہ خشک دواؤں کے استعمال سے اعصاب پر خشکی کا غلبہ۔ کسی خلط غلیظ کا کان میں مجتمع ہونا۔ وغیرہ۔

علاج۔ علاج بحسب سبب کریں۔ کان کے میل کی صورت میں چند روز روغن بادام یا روغن گل نیم گرم ٹپکا کر پچکاری سے صاف کریں۔ خلط غلیظ کے تنقیہ کے لئے منضج و مسہل سے کام لیں۔ ضعف دماغ ہو تو مقویات دماغ استعمال کرائیں۔ خشکی اس کا باعث ہو۔ تو سر و گردن پر کسی مناسب روغن کی مالش اور کان میں روغن بادام ٹپکانا مفید ہوگا۔ بعض امراض گوش کے انجام پر جو ثقل سماعت عارض ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے یہ دوا نہایت مجرب ہے۔ کہ لسن کے قاشیں چھیل کر بادام تلخ کے روغن میں اس قدر جوشائیں کہ سیاہ ہونے لگیں پھر صاف کر کے دو ہفتہ تک روزانہ دو تین قطرے کان میں ٹپکاتے رہیں۔

غذا۔ لطیف زود ہضم اور بھوک سے کم کھانی چاہئے۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز۔

سیلان الاذن
کان بہنا
اٹوریا

بچوں یا مرطوب مزاج اشخاص کے کان کی بیرونی نالی کی جھلی میں سوزش ہو کر کان سے پیپ بہنے لگتی ہے۔ **علامات**۔ کان کا سوراخ سرخ و متورم ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں پتلا مواد بہتا ہے۔ پھر غلیظ ہو جاتا ہے۔ **اسباب**۔ بدہضمی۔ خنازیری مزاج۔ سردی لگنا۔ پانی وغیرہ خارجی چیز کا کان میں پڑنا۔ بچوں میں دانت نکلنا۔

علاج۔ نیم کے پتے پانی میں ابال کر بھپارہ دیں۔ گرم پانی میں قدرے پھٹکڑی یا سہاگہ ملا کر اس سے بذریعہ پچکاری کان کو صاف کریں۔ پھر کپڑے کی ایک باریک بتی بنا کر شہد میں تر کر کے اس پر باریک پھٹکڑی یا سہاگہ چھڑک کر کان میں رکھیں اور صبح و شام

بدلتے رہیں۔ یا سبز مازو باریک پیسکر پرانی شراب میں ملاکر کان میں ٹپکائیں۔

غذا۔ دال چپاتی شوربا پلاؤ کھچڑی وغیرہ معمولی غذا دیں۔ بادی وثقیل اشیاء اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے اور ٹھنڈی ہوا کھانے۔ کان میں پانی کی بوند پڑنے سے پرہیز لازم ہے ٭

ورم الاذن

کان کی سوزش

اٹائیٹس میڈیا

اس مرض میں کان کے درمیانی داندرونی حصے اور کان کا پردہ متورم ہوجاتا ہے جو ایک خطرناک عارضہ ہے۔ سیلان گوش اور قرحہ گوش اس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس میں بخار بھی عارض ہوجاتا ہے۔ اور تشنج یا لقوہ یا سرسام کے عارض ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے

علامات۔ آغاز میں کان میں گرانی محسوس ہوتی ہے۔ پھر شدید درد ہونے لگتا ہے شنوائی کمزور ہوجاتی ہے۔ کانوں میں مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ کان کا پردہ اور اندرونی نالی سرخ اور متورم ہوجاتی ہے۔ بچوں میں یہ مرض نہایت اندیشناک ہوتا ہے۔ جس سے تشنج عارض ہوکر موجب ہلاکت ہونے کا خوف ہے۔ جوانوں کی قوت سماعت زائل ہوجاتی ہے

اسباب۔ خنازیری مزاج۔ نقرس یا وجع مفاصل کا مادہ۔ کان میں زور سے پچکاری کرنا سردی لگنا ٭

علاج۔ شروع مرض میں کان کے پیچھے چند جونکیں لگوائیں۔ کان کے اوپر اور ارد گرد رائی کی گرما گرم پلٹس باندھیں یا سینک کریں۔ اور بموجب مصلحت مسہل دیں۔ اگر مریض قوی ہو تو سرارو کی فصد کرائیں۔ رفع درد کے لئے ذراسی افیون کھلائیں۔ اور قدرے افیون اور کافور عورت کے دودھ میں حل کرکے گھنٹہ گھنٹہ بعد کان میں دو چار قطرے ٹپکاتے رہیں۔ اور بنفشہ گاؤزبان۔ اسطوخودوس۔ شاہترہ مکو ہر ایک پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر شربت عناب دو تولہ شامل کرکے صبح و شام پلائیں۔ اور کوئی ضماد (مندرجہ بیاض کریمی) استعمال کریں۔ اور بخار۔ سرسام۔ کان کی پیپ وغیرہ عوارض کا تدارک حسب قاعدہ کریں۔

غذا۔ لطیف اور زود ہضم اور کان میں پچکاری کرنے ٹھنڈی ہوا۔ ٹھنڈے پانی کے غسل اور دیر ہضم و منجر اشیاء کے کھانے سے پرہیز کرائیں ٭

حکۃ الاذن

کان کی کھجلی۔ خارش گوش
ایگزیما آرس

اس میں کان کے اندر یا باہر جلن دار پھنسیاں پیدا ہو کر سخت خارش اور تکلیف کی باعث ہوتی ہیں۔ زیادہ تر بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے۔ جو کان کے اندر سے شروع ہو کر باہر بہت سی جگہ پھیل جاتا ہے۔ اور بچہ اس جگہ کو کرید کرید کر کھال ادھیڑ لیتا ہے۔

اسباب۔ کان کا میل۔ گرد و غبار جمع ہونا۔ کسی خراشدار چیز کا لگ جانا۔ کوئی اندرونی فاسد مادہ وغیرہ۔

علاج نیم کے پتے پانی میں جوشا نیم گرم پچکاری کریں۔ گلسرین میں قدرے جست سوختہ حل کر کے دو چار قطرے کان میں ٹپکاتے رہیں۔ اور باہر کی پھنسیوں کا مقام نیم کے نیم گرم جوشاندہ میں روئی ڈبو ڈبو کر صاف کریں۔ اور پھر اس پر مرہم جست جو کسی قدر رقیق بنائی گئی ہو۔ لگا دیں۔ یا چونے کا پانی سات تولہ ہموزن روغن کنجد میں ملا کر گندھک موصلی تین تولہ نیلا تھوتھہ چھ ماشہ جست سوختہ ایک تولہ باریک کر کے اس میں ملا لیں۔ اور قدرے طلا کر دیں۔ یہ عمل روزانہ دو وقت یا کم از کم ایک مرتبہ ضرور ہوتا رہے۔ ساتھ ہی یہ دوا استعمال کیجائے۔ بنفشہ۔ اسطوخودوس منڈی چرائتہ شاہترہ ہر ایک پانچ ماشہ سب کو بھگو کر مل چھان کر شربت عناب دو تولہ شامل کر کے پلا دیں۔

غذا۔ دال۔ شوربا۔ چپاتی۔ کھچڑی۔ کدو۔ پالک خرفہ کا ساگ وغیرہ دیں۔ اور ترشی گڑ تیل۔ بینگن سے پرہیز کرائیں۔ زیادہ لال مرچ بھی مضر ہے۔

قذی الاذن

کان میں کچھ پڑ جانا
فارن باڈی اِن دی اِر

بچے کھیلتے کھیلتے کوئی چیز کوڑی یا کنی کا دانہ وغیرہ کان میں ڈال لیتے ہیں۔ یا کوئی جانور کان میں چلا جاتا ہے۔ تو سخت درد اور بےچینی کی شکایت ہوتی ہے۔

علاج۔ اگر وہ چیز سوراخ میں قریب ہو۔ تو باریک خمدار سلائی یا موچنے سے نکال ڈالیں۔ ورنہ نیمگرم پانی کی پچکاری کریں۔ کہ پانی کے ساتھ نکل آئے۔ بشرطیکہ وہ گیہوں مٹر وغیرہ ایسی چیز نہ ہو۔ جو پانی سے پھول جائے۔ ورنہ روغن کنجد کی پچکاری بہتر ہوگی۔ اگر کان میں پانی پڑ جائے۔ تو اس کے نکالنے کی تدبیر دیکھو۔ وجع الاذن میں۔ اگر کوئی کیڑا۔ بھنگا۔ مکھی

سونڈی وغیرہ پڑ جائے۔ تو کریلے کا پانی نچوڑ کر کان کے اندر ٹپکائیں۔ یا آڑو کے پتوں کا پانی ٹپکائیں جس سے جانور مرجائیگا۔ پھر نیمگرم پانی کی پچکاری کرنے سے نکل جائیگا۔

غذا و پرہیز کا دیگر امراض گوش کی طرح لحاظ رکھیں۔ کان میں کچھ پڑ جانے کی حالت میں خود تیلی وغیرہ ڈالکر کھجانا۔ کریدنا خطرناک ہے۔ اس سے کان کا پردہ پھٹ کر سماعت کو نقصان پہنچنے کا خوف ہے۔ لہذا کسی معالج کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

وسخ الاذن
کان میں میل جمع ہونا
ویکس ان دی ائر

علامات۔ مختلف آوازیں سنائی دینا۔ کان میں خارش اٹھنا۔ ثقل سماعت

اسباب۔ گرد و غبار میں بے احتیاطی۔ خراب غذا۔ غلیظ پینے۔ ضعف دماغ وغیرہ

علاج۔ خود تیلی وغیرہ ڈال کر میل نکالنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ نہ کان میلیے سے نکوائیں۔ اس سے کان میں خراش ہو کر ورم الاذن کا عارضہ ہوجانے اور کان کا پردہ پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بلکہ گرم پانی کی بھاپ دیں۔ اور گرم پانی سے پچکاری کریں۔ پھر روغن گل یا روغن بادام ٹپکائیں۔ چند روز تک اس پر عمل کرنے سے میل خود بخود نکل جائیگا۔

ناک کے امراض

ناک کی تشریح

ناک حواس خمسہ میں سے سونگھنے کی قوت کا آلہ ہے۔ اس کی بناوٹ میں تین ہڈیاں اور پانچ کریاں ہیں۔ ہڈیوں میں سے دو ادرگرد اور ایک وسط میں ہوتی ہے۔ اور کریوں میں سے دو نتھنوں کے سوراخوں پر اور دو پہلوؤں پر اور ایک ہر دو نتھنوں کے درمیان ہوتی ہے۔ نتھنوں کے اندر لعابدار جھلی لگی ہے۔ جس سے ناک کی رطوبت رستی اور نتھنوں کو تر رکھتی ہے۔ نزلہ و زکام کی حالت میں یہی جھلی متورم ہوتی ہے۔ اور اس سے پانی بکثرت بہتا ہے۔ ناک کے سوراخ تالو پر سے ہوتے ہوئے حلق میں جا کر کھلے ہیں۔ اور تالو کے

مقام پر دہ ایک بیڈول جوفون کی صورت میں ہوتے ہیں۔ جن کو ناک کے غار کہتے ہیں ان جوفوں کی سطح ایک سوراخ دار ہڈی سے بنی ہے۔ جس کی لعاب دار جھلی میں سونگھنے کی قوت کے اعصاب کی چھوٹی چھوٹی شاخیں پھیلی ہیں۔ جب باہر کی ہوا کسی بو کے ساتھ متکیف ہو کر ناک میں پہنچتی ہے۔ تو اس کی اچھی یا بُری کیفیت ان اعصاب کے ذریعے سے دماغ کو محسوس ہوتی ہے ؂

رعاف
نکسیر
اپس ٹیکسس

اس مرض میں ناک کی بعض رگیں پھول کر پھٹ جاتی ہیں۔ اور ان سے خون ٹپکنے لگتا ہے۔ بعض دموی المزاج اشخاص خصوصاً بچوں کی طبیعت ہر وقت نکسیر پر مائل رہتی ہے **علامات**۔ جس کی طبیعت نکسیر پر مائل ہو۔ اس کے سر میں گرمی و خشکی محسوس ہوتی ہے۔ نتھنوں میں جلن۔ سوزش اور کبھی خارش ہوتی ہے۔ اور ذرا سی تحریک مثلاً ناک کھجانے دھوپ میں چلنے چھینک لینے۔ یا زور کیساتھ کھانسنے سے نکسیر پھوٹ پڑتی ہے بعض وقت کسی تحریک کے بغیر خود بخود لہو ٹپکنے لگتا ہے۔ **اسباب**۔ زیادتی خون حرارت جگر۔ خاص طبائع۔ بچوں میں پیٹ کے کیڑے۔ نوجوان لڑکیوں میں قرب ایام حیض۔ بعض بخاروں اور دیگر امراض کے رفع ہونے کے وقت طبیعت مادہ مرض کو دفع کرتی ہے تو نکسیر پھوٹ پڑتی ہے۔ جس کو بحران جید کہتے ہیں۔ تو یہ عارضہ نوید شفا بن جاتا ہے۔

علاج۔ اگر بحران سے یا دموی مزاج والے کو خون کی کثرت سے نکسیر پھوٹے۔ تو فوراً بند نہ کریں۔ تاوقتیکہ ضعف کا خوف نہ ہو۔ عام حالتوں میں اس کے بند کرنے کے لئے سر پر ٹھنڈا پانی بہانا۔ نئی اینٹ پر سرکہ ڈال کر سونگھانا یا کافور ایک رتی ہرے دھنئے کے پانی میں یا شیر دختر میں حل کر کے دو تین قطرے ناک میں ٹپکانا یا کافور ایک ماشہ صندل سفید چھ ماشہ پانی میں گھس کر پیشانی پر لیپ کرنا کافی ہے۔

جب بار بار نکسیر پھوٹتی ہو۔ تو ان نسخوں میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں (۱) ملتانی مٹی ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح اس کا زلال نتھار کر شربت نیلوفر دو تولہ شامل کر کے چند روز تک پلاتے رہیں (۲) شربت انجبار۔ شربت حب الآس ہر ایک تین تولہ عرق کاسنی عرق بید سادہ ہر ایک پانچ تولہ ملا کر پلایا کریں (۳) کسی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ تو یہ نسخہ پلائیں

بہدانہ تین ماشہ پانی میں بھگو کر لعاب نکالیں۔ اور عناب پانچ دانہ مغز کدو شیریں مغز تربوز تخم کاہو مقشر تخم خرفہ ہر ایک تین ماشہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں دیں چھان کر لعاب ملا کر شربت نیلوفر دو تولہ شامل کرکے صبح و شام پلائیں۔

غذا۔ شوربا چپاتی۔ اور کدو توری۔ خرفہ پالک ٹینڈو وغیرہ ٹھنڈی ترکاریاں چاول کھچڑی۔ ساگودانہ۔ آش جو وغیرہ لطیف غذائیں۔ میوجات میں سے۔ انار سیب رنگترہ۔ انگور تربوز دیں **پرہیز**۔ گرم مصالحدار غذا اور تبخیر پیدا کرنیوالی اشیاء کھانے دھوپ میں پھرنے۔ آگ کے سامنے بیٹھنے اور دماغی محنت سے بچنا چاہئے۔

دیدان الانف
کرم بینی ناک کے کیڑے
ورمیس پیزنائی

علامات۔ پہلے ناک سخت بدبودار ہو جاتا ہے۔ خون آمیز مواد خارج ہوتا ہے۔ پھر کیڑے نکلتے ہیں۔ ناک دب جاتی ہے آنکھوں سے پانی جاری رہ کر ان میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ کبھی کیڑے دماغ تک پہنچکر مریض کی ہلاکت کا باعث ہو جاتے ہیں

اسباب۔ خاص طبائع، مدت تک ناک کی بدبو کا مرض رہنا ناک صاف نہ رکھنا

علاج۔ تارپین کا تیل ڈہائی تولہ نصف سیر پانی میں ملا کر اس سے ناک کو بذریعہ پچکاری دھوویں۔ یا اسی قدر پانی میں دو چار سرخ پوٹاسی پرمینگنیٹ حل کر کے اس سے پچکاری کریں۔ پھر مردا سنگ پانچ ماشہ روغن گل ایک تولہ میں گھس کر اس کے چند قطرے ناک میں ٹپکائیں۔ یا کوئی نسوار یا نشوق (مندرجہ بیاض کریمی) استعمال کریں۔ **غذا**۔ ہلکی زود ہضم۔ شوربا۔ چپاتی نان پاؤ ساگودانہ۔ کھچڑی وغیرہ دیں۔ اور مہیجات پیاز۔ لہسن۔ گوبھی مٹر۔ مولی سے پرہیز لازم سمجھیں۔

جفاف الانف
ناک کی خشکی

علامات۔ ناک میں سختی خشکی اور کھجلی رہتی ہے۔ دھوپ اور گرمی میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ٹھنڈا پانی ناک میں پہنچانے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔

اسباب۔ صفراوی بخاروں کا عرصہ تک رہنا۔ دماغ کی گرمی و خشکی وغیرہ

علاج۔ کافور دو سرخ عورت کے دودھ میں گھس کر دو چار بوندیں ناک

میں ٹپکائیں۔ اور ان نسخوں میں سے ایک نسخہ صبح و شام پینے کو دیں۔ (۱) بہدانہ تین ماشہ چھ تولہ عرق گاؤزبان میں بھگو کر لعاب نکالیں اور مغز کدو مغز تربوز تخم کاہو مقشر تخم خرفہ سیاہ ہر ایک تین ماشہ عناب پانچ دانہ پیس چھان کر لعاب مذکور اور نبات دو تولہ شامل کر کے پلائیں (۲) مغز تخم کدو چھ ماشہ پیس چھان کر لعاب بہدانہ تین ماشہ اور شربت بنفشہ دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔

غذا۔ شوربا چپاتی۔ مونگ کی دال۔ کدو توری۔ خرفہ۔ شلغم۔ ٹنڈے۔ گگڑی دیں۔ اور بھنے ہوئے چنے۔ مچھلی۔ بینگن۔ لہسن۔ پیاز۔ مسور کی دال۔ لال مرچ گرم مصالح وغیرہ گرم و خشک اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

بخر الانف

ناک سے بدبو آنا اور زینا

علامات۔ مرض سے پہلے زکام ہوتا ہے جس سے ناک کی اندرونی جھلی متورم ہو کر غلیظ ہو جاتی ہے۔ اور خون آمیختہ رطوبت یا بدبودار چھیچھڑے نکلتے ہیں۔ **اسباب** زکام کے علاج کی بدتدبیری۔ ناک کا زخم۔ ناک میں کسی غیر جنس شے کا داخل ہونا۔ چیچک خسرہ۔ آتشک۔ خنازیر وغیرہ۔

علاج ناک کو دن میں کئی بار خالص پانی سے یا اس میں قدرے نمک ملا کر دھوئیں اور روغن گل یا روغن کدو کے چند قطرے ناک میں ٹپکائیں اور صبح و شام فی سیر آب گرم میں نصف ماشہ پھٹکڑی حل کر کے اس سے صبح و شام بذریعہ پچکاری ناک کو دھوئیں اور رات دن میں ایک دو بار یہ نسوار استعمال کریں۔ پھٹکڑی۔ زعفران۔ سنبل الطیب ہر ایک مساوی لے کر باریک کر لیں۔ یا برگ نیم کا چھلکا جند بید ستر قرنفل سب مساوی کی نسوار بنا کر دیں۔ علاج میں اصل سبب آتشک و خنازیر کی رعایت رکھیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو۔ تو گل بنفشہ مویز منقی بیخ کاسنی بادیان پرسیاوشاں گاؤزبان اصل السوس مقشر اسطوخودوس تخم خبازی کا منضج ہفتہ عشرہ تک دیکر سنا کی زیادہ ہر ایک سات ماشہ ترنجبین گلقند شکر سرخ ہر ایک چار تولہ منضج کے نسخے میں شامل کر کے مسہل دیں۔ اور ایک ایک دن کے وقفہ سے کئی مسہل دیں۔ وقفہ کے روز پانچ دانہ عناب کا شیرہ بارہ تولہ عرق گاؤزبان اور دو تولہ شربت بنفشہ شامل کر کے پلاتے رہیں۔

غذا اور پرہیز۔ مثل دیدان الالف ملحوظ رہے ۔

عطاس
چھینکیں آنا
سینز نگ

ہفتہ میں ایک دو مرتبہ چھینک کا آنا تو صحت کی علامت ہے۔ روزانہ یا دن میں کئی مرتبہ اس کی شکایت ہو تو وہ مرض ہے۔ **اسباب** تیز دھوپ میں چلنا۔ مرچ تمباکو وغیرہ کسی تیز چیز کی دھانس۔ گرد و غبار۔ نزلہ و زکام۔ ضعف دماغ۔

علاج۔ دھوپ اور گرمی اس کا سبب ہو۔ تو ٹھنڈے پانی سے نہائیں۔ ضعف دماغ کی شکایت ہو۔ تو مقویات دماغ کھلائیں۔ گرم نزلہ و زکام سے یہ عارضہ ہو۔ تو روغن کدو چند قطرے ناک میں ٹپکائیں۔ اور سر پر مالش کریں۔ اور بہدانہ تین ماشہ۔ عناب پانچ دانہ سپستان نو دانہ پانی میں جوش کر چھان کر شربت بنفشہ دو تولہ اور شیرہ مغز کدو تین ماشہ شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔ جب چھوٹے بچوں کو یہ شکایت ہو۔ تو بکری کا گردہ آگ پر رکھ کر بھونیں۔ اس سے جو پانی رسے وہ ناک میں ٹپکائیں۔ نزلہ و زکام کے شروع میں اگر بے تحاشا چھینکیں شروع ہوں۔ تو ان کا تدارک کریں۔ لیکن نزلہ و زکام کے انجام پر جب مادہ پک جائے۔ تو چھینکوں کو بند نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ان سے مادہ دفع ہوتا ہے ۔

غذا و پرہیز۔ شوربا چپاتی۔ کدو پالک تربئی۔ خرفہ۔ شلغم کی ترکاری کھلائیں اور گوشت تیل۔ مرچ گرم اور تیز مصالحہ دار اشیاء اور ثقیل اور منجر اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ نزلہ میں ٹھنڈے پانی میں غسل نہ کریں ۔

منہ اور دانتوں۔ مسوڑوں زبان اور لب کے امراض

مُنہ اور اس کے متعلقات کی تشریح

منہ کے اگلے سرے پر دونوں لب پچھلے سرے پر تالو کا نرم حصہ لہاۃ۔ حلق کا راستہ اور لوزتین ہوتے ہیں۔ اس کے اوپر تالو کا سخت حصہ اور اوپر کے جبڑے کے سولہ دانت

اور مسوڑے ہوتے ہیں۔ اس کے نیچے زبان، نچلے جبڑے کے سولہ دانت اور مسوڑے اور دونوں پہلوؤں پر رخساروں کی دو دیواریں ہیں۔ اب انہیں ہر عضو کو الگ الگ دیکھو۔

لب۔ دونوں لب گویا منہ کی کوٹھڑی کے دو کواڑ ہیں۔ ان کے اندر لعاب دار جھلی اور درمیان میں چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں **تالو کا نرم حصہ** لعابدار جھلی کی ایک بڑی چنٹ ہے۔ جو اگلے یا بالائی کنارے پر سخت تالو سے چسپاں ہے۔ اور اگلے یا زیریں کنارے سے آزاد ہے۔ **کوّا**۔ تالو کے نرم حصے کے آخری آزاد حصے کے مرکز پر ایک لمبی بڑھاؤ ہوتا ہے۔ اس کو لہاۃ یا کوّا کہتے ہیں **لوزتین**۔ بادامی شکل کے دو غدود ہیں۔ جو کئی لعابدار غدود کے باہم ملنے سے مرکب ہیں۔ اور تالو کے نرم حصے کے اگلے اور پچھلے ستونوں کے مابین واقع ہیں۔ ہر ایک غدود نصف انچ کے قریب لمبا ہوتا ہے۔ اس کے کئی باریک سوراخوں سے لعاب خارج ہوتا رہتا ہے۔ **تالو کا سخت حصہ** محراب دار شکل کا ہوتا ہے۔ اسکی بناوٹ میں بالائی جبڑے اور تالو کی ہڈیوں کے سرے اور لعابدار جھلی شامل ہوتی ہے۔ **دانت**۔ ہڈی کی جنس سے ہوتے ہیں۔ جن پر ایک ٹھوس روغنی استر چڑھا ہے۔ ان کی جڑوں میں اعصاب کی شاخیں ہوتی ہیں کندی دندان کی حالت میں انہی اعصاب کا احساس دانتوں کو کسی چیز کے کاٹنے چبانے سے مانع ہوتا ہے۔ **مسوڑے**۔ بھی لعابدار جھلی میں ملفوف ہوتے ہیں۔ **زبان**۔ گوشت اعصاب شرائین اور اوردہ سے مرکب ہے۔ اس کی سرخ رنگت سرخ خون کی رگوں کی وجہ سے ہے زبان کے نیچے جڑ میں لعاب پیدا کرنیوالے غدود ہیں۔ جن سے منہ تر رہتا ہے۔ اس کی بالائی سطح پر ایک کھردری اور موٹی جھلی منڈھی ہے۔ جس کے درمیان بہت سی چھوٹی چھوٹی بلندیاں پائی جاتی ہیں۔ زبان کی جڑ کے نیچے ایک ہڈی ہوتی ہے **رخسار** میں اندرونی سطح پر لعابدار جھلی اور اس کے اندر عروق اور غدود ہوتے ہیں۔

منہ آلات غذا میں سب سے پہلا آلہ ہضم ہے جس میں غذا کا نوالہ زبان کے ذوقی احساس سے قابل قبول بنتا ہے۔ لب اسکو سمیٹتے، دانت کاٹتے، ڈاڑھیں پیستی زبان ادھر ادھر حرکت دیتی۔ اعضائے دہن کی لعابدار جھلیاں لعاب شامل کر کے اسکو قابل ہضم بنا دیتی ہیں۔ اور غذا کے پہلے ہضم کا ایک عمل انجام پاکر اس کا نوالہ حلق کی راہ سے معدہ میں چلا جاتا ہے۔

التہاب الفم
منہ کی سوزش
سٹومے ٹائٹس

اس مرض میں منہ کی لعابدار جھلی سرخ اور متورم ہو جاتی ہے **علامات**۔ عموماً کمزور بچے اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مریض پہلے بدمزاج ہو جاتا ہے۔ بدبودار دست آتے ہیں۔ پھر منہ اندر سے پک جاتا ہے۔ بچے کا لب زبان کے کنارے۔ رخساروں کی اندرونی سطح زخمی اور سرخ ہو جاتی ہے۔ منہ سے رال بہتی ہے۔ کھانا۔ پینا دشوار ہو جاتا ہے۔ **اسباب** عام کمزوری۔ معدہ و امعا کی خرابی۔ دانت نکلنا۔ مرض خسرہ۔ غلبہ حرارت وغیرہ:۔

علاج۔ منہ کو صاف ستھرا رکھیں۔ غذا کا مناسب بندوبست کیا جائے قدرے سوہاگہ کھیل کر کے باریک کریں اور شہد میں ملا کر انگلی سے بچے کے منہ میں لگا دیں۔ دو تین مرتبہ ایسا کرنے سے انشاء اللہ صحت ہو جائیگی۔ یا پھٹکڑی مازو۔ گلنار سہاگہ ہر ایک دو ماشہ سب کو نصف سیر پانی میں جوش کر اس سے کلیاں کرائیں۔ اگر بچہ بہت خرد سال ہو۔ تو اس جوشاندہ میں روئی تر کر کے منہ میں پھیریں۔ اور پھر طباشیر تخم خرفہ۔ تخم گلنار۔ نشاستہ۔ صمغ عربی سوختہ سب دوائیں ہموزن لیکر باریک کر کے پارچہ ریشم میں چھان لیں اور زخموں پر چھڑکیں۔ یا اگر گرمی کا جوش ہو۔ تو لعاب بہدانہ شیرہ عناب شیرہ مغز تخم تربوز شربت نیلوفر کی تبرید پلائیں۔ اور صندل سفید گلاب میں گھس کر منہ میں ملیں اور گوندنی یا کیکر کی چھال کے جوشاندہ سے دن میں چند مرتبہ کلی کرائیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو۔ تو بچے کے جونکیں لگوائیں۔ اور بڑے مریض کی فصد سرارو یا چہار رگ کھولیں۔ ضرورت دیکھیں منضج و مسہل سے تنقیہ بھی کریں۔ **غذا**۔ نرم و زود ہضم غذا دیں۔ شوربا چپاتی اور ٹھنڈی ترکاریاں سیاہ مرچ ڈال کر پکا کر دیں۔ ساگودانہ۔ چاول کھچڑی بھی دے سکتے ہیں۔ لال مرچ گرم مصالحدار اشیاء و زیادہ نمک ترشی گڑ تیل کی پکی ہوئی اشیاء مضر ہیں۔ مچھلی آلو۔ بینگن۔ میتھی کے ساگ مسور سے بھی پرہیز رہے ؂

سیلان لعاب
منہ آنا۔ رال بہنا
ٹایالزم

علامات۔ عام حالتوں میں بلا کسی خاص بات کے منہ میں پانی بھر بھر آتا ہے جس کو تھوکتے تھوکتے مریض دق آجاتا ہے۔ لیکن اگر پارہ کے اثر سے منہ آجائے۔ تو پہلے

منہ میں تانبے کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ اور مسوڑے درد کرنے لگتے ہیں۔ سانس سے بدبو آتی ہے۔ زبان پیلی اور بڑی ہو جاتی ہے۔ اگر یہ مرض رفع نہ ہو۔ تو مریض لاغر ہو جاتا ہے۔

اسباب۔ مرض قلاع۔ جوشش دہن۔ منہ کے ہر قسم کے زخم پھنسیاں ورم زبان کی سوزش۔ حلق کے مختلف امراض۔ دردشقیقہ۔ ایام حمل متلی۔ بدہضمی وغیرہ ہر قسم کی خرابی معدہ۔ سیماب کا کثرت استعمال۔ کرم شکم۔

علاج۔ اگر معدہ کی حرارت یا ایام حمل اس کا باعث ہوں۔ تو زرشک تین ماشہ بادیان پانچ ماشہ آلو بخارا پانچ دانہ عرق بادیان میں پیس چھان کر سکنجبین سادہ دو تولہ شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔ اگر ہاضمہ کی خرابی ہو تو جوارش کمونی سات ماشہ کھلا کر بادیان پانچ ماشہ تخم کشوث تین ماشہ مویز منقی نو دانہ شیرہ نکال کر گلقند چار تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔ اگر کھٹی ڈکاریں آتی ہوں۔ اور معدہ میں خفیف درد ہو۔ تو کھانا کھانے کے بعد سفوف نمک سلیمانی ڈیڑھ ماشہ کھلا دیا کریں۔ اگر منہ کا زخم آبلہ قلاع کرم شکم وغیرہ کوئی عارضہ ہو۔ تو اس کا علاج کریں۔ پارہ یا اس کے مرکبات مثل رسکپور دارشکنہ و شنگرف کا استعمال اس کا باعث ہو۔ تو اس کو ترک کریں اور پوست بیخ جھربیری پوست کچنال۔ پوست سرس پوست کوکنار ہر ایک ایک تولہ کو سیر بھر پانی میں جوش کر صاف کر کے اس سے کلیاں کرائیں۔ یا برگ چنبیلی تازہ سبز کوکنار ہر ایک چھ ماشہ نصف پانی میں جوشا کر اس سے کلیاں کرائیں۔ اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔ شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ۔ شیرہ عناب پانچ دانہ عرق شاہترہ عرق مکو۔ عرق کاسنی ہر ایک تین تولہ شربت بزوری دو تولہ ملا کر پلائیں۔ **غذا**۔ شوربا چپاتی۔ مونگ کی دال بیضہ نیم برشت بسکٹ چائے مفید ہے۔ سرد و مرطوب اور بادی اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ گوبھی کچالو اروی ماش کی دال۔ چاول دودھ دہی مضر ہیں۔

وجع الاسنان
دانتوں کا درد
ٹوتھ ایک

علامات۔ دانت میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ جس سے مریض بیتاب ہو جاتا ہے۔ دکھتے دانت کے مسوڑے متورم ہوتے ہیں۔ کبھی اس طرف سے رخسارے اور چہرے پر بھی ورم ہو جاتا ہے۔ **اسباب**۔ دانت کی بوسیدگی سے اس میں سوراخ ہو جانا۔ جس کو کیڑا لگنا کہتے ہیں۔ دانت کی جڑ کی سوزش۔ دانتوں کی میل۔ دانتوں میں

کھانے وغیرہ کے اجزا کا اٹک جانا۔ کھٹی میٹھی اشیا کا زیادہ استعمال۔ بدہضمی۔ وجع مفاصل۔ پارہ کا استعمال۔ نزلہ و زکام۔ ایام حمل صفرا یا بلغم کا غلبہ وغیرہ۔

علاج۔ دانت کے کیڑے سے جو درد ہو۔ اسکے لئے (۱) باؤبڑنگ مقشر سرخ کپڑے میں پوٹلی باندھ کر قدرے پانی میں جوشائیں۔ اور اس پانی سے کلی کریں۔ پھر پوٹلی دانت کی جڑ میں رکھ کر سو رہیں۔ اور بار بار اس پر عمل کریں۔ (۲) کیٹلی بریان کر کے نیمگرم ماؤف دانت پر رکھیں۔ اور اس پر نچوڑ دیں (۳) افیون ایک جز سہاگہ تین جز باریک کر کے اس میں سے قدرے لیکر گولی بنالیں۔ اور دانت کے سوراخ میں ڈال دیں۔ یا جڑ میں چپکا دیں۔

اگر گرمی کے سبب سے درد ہو۔ تو اسکی نشانی یہ ہے کہ شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ٹھنڈک سے تسکین پاتا ہے۔ اس کے لئے (۱) لعاب بہدانہ شیرہ عناب۔ شیرہ مغز تخم تربوز شربت نیلوفر کی تبرید پلائیں۔ جونکیں لگوائیں یا سرارو کی فصد کریں۔ یا مسہل دیں۔ اور عنب الثعلب کزمازج۔ گلنار کوکنار۔ کشنیز خشک بزر البنج سب کو نیمکوب کر کے عدس مسلم شامل کر کے تین پاؤ پانی میں جوشائیں۔ جب ثلث رہے۔ تو صاف کر کے مضمضہ کرائیں (۲) اگر درد شدید ہو۔ تو کافور کو سرکہ و گلاب میں ملاکر نیمگرم کلی کرائیں۔ اور قدرے افیون کھلادیں اور دانت پر بھی مل دیں۔ (۳) زرد منجن جو درد دندان حاد کے لئے یا جو درد چوٹ یا ورم لثہ سے ہو سب کے لئے مفید ہے۔ پوست انار گلنار زرد چوب۔ سماق۔ شب یمانی برشتہ مازو ہر ایک ایک ماشہ باریک کر کے استعمال کریں۔

اگر دانت کا درد سردی یا سرد مادہ سے ہو۔ اور اس کی نشانی یہ ہے کہ شدید نہیں ہوتا۔ اور گرمی سے تسکین پاتا ہے تو اس کے لئے (۱) اصل السوس مقشر نیمکوفتہ پرساوشان گاؤزبان دانہ ہیل نیم کوفتہ پانی میں جوشاکر نبات ڈال کر پلائیں۔ اور انہی دواؤں کے جوشاندہ بلانبات سے کلی کرائیں (۲) ہینگ اور لہسن بریان کر کے دکھتے دانت پر رکھیں (۳) برشعثا کھلائیں۔ اور دانتوں پر بھی لگائیں (۴) اطریفل کشنیزی نو ماشہ۔ اسطوخودوس تین ماشہ ملاکر کھلائیں۔ اور اذخر پانی میں جوشاکر اس سے کلی کرائیں (۵) عاقرقرحا اور پارہ ہموزن باریک کر کے رات کے وقت دانت پر ملیں۔ اور پان کی گلوری منہ میں رکھ لیں (۶) تمباکو کے پتے تین ماشہ نمک سنگ ایک ماشہ باریک کر کے بطور منجن استعمال کریں (۷) اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو اور مسوڑے متورم بھی نہ ہوں تو دانت کو زنبور کے ساتھ اکھیڑ

ڈالیں۔ یا پہلے کسی قدر روئی کو انجیر کے دودھ اور تھوہر کے دودھ میں تر کر کے دانت پر رکھیں۔ تو اس کا اکھڑنا آسان ہو جائیگا۔ **غذا**۔ شوربا۔ چپاتی۔ مونگ کی دال کھچڑی اور میتھی کا ساگ دیں ماش اور مٹر کی دال گوبھی بینگن۔ پیاز۔ لہسن اروی۔ کچالو وغیرہ ثقیل چیزوں سے پرہیز لازم سمجھیں۔

تحرک اسنان دانتوں کی کمزوری لوس ٹوتھ

بچوں کے دودھ کے دانت اپنے وقت پر متحرک ہو کر نکل جانے ضروری ہیں۔ اس لئے ان کے علاج کی ضرورت نہیں۔ بوڑھوں کے دانت ہلنے لگیں۔ تو ناقابل علاج ہوتے ہیں۔ البتہ جوانوں کو یہ عارضہ ہو تو اس کا علاج ضروری ہے **اسباب**۔ رطوبات بلغمی کا دانتوں کی جڑوں کو کمزور کر دینا۔ نزلہ وزکام۔ ضربہ وسقطہ۔ مرکبات پارہ کا استعمال **علاج**۔ اگر مسوڑوں میں رقیق رطوبت کے جمع ہونے سے یہ عارضہ ہو۔ جس سے بکثرت لعاب نکلے۔ اور دانتوں کی جڑ میں سردی محسوس ہو تو (۱) عنب الثعلب۔ کوکنار اسپند ہر ایک ایک تولہ مجیٹھ چھ ماشہ پانی میں جوشا کر صاف کر کے مضمضہ کرائیں یا (۲) عاقرقرحا پوست بیخ کبر۔ گلنار سعد شب یمانی گل سرخ سنبل الطیب جوشا کر اس کے پانی سے مضمضہ کرائیں اور (۳) یہ مسی استعمال کریں۔ جو استحکام دندان کے لئے بے مثل ہے۔ نیلہ تھوتھہ۔ کوٹھ کتھہ سفید زیرہ سفید مصطگی رومی بجر دنتی ہر ایک تین ماشہ نمک لاہوری زنجبیل کشنیز خشک کیسیس ہر ایک چھ ماشہ کپور کچری کباب چینی ہر ایک ڈیڑھ ماشہ نیلہ تھوتھہ کی توے پر کھیل کر لیں۔ زیرہ وکشنیز کو بھی نیم بریان کر لیں باقی سب ادویہ کو ان کے ساتھ کوٹ چھان کر مسی بنالیں۔ اگر ضربہ وسقطہ کی وجہ سے دانت ہلنے لگیں۔ تو (۱) نورد منجن (مندرجہ علاج درد دندان) استعمال کریں۔ اور کوئی مضمضہ (مندرجہ درد دندان) بھی کرائیں یا (۲) یہ منجن استعمال کریں۔ دانتوں کے ہلنے اور مسوڑوں کی تمام خرابیوں کو دفع کرتا ہے پوست مغیلان چار تولہ سنگ جراحت کتھ سفید سپاری چھالیہ ہر ایک ایک تولہ فلفل سیاہ زنجبیل سفید ہر ایک ایک ماشہ سب کو الگ الگ سرمہ سا کر کے دوبارہ وزن کر کے ملائیں۔ اور دانتوں پر ملیں۔ اگر پانی پینا ہو۔ تو چار گھڑی تک صبر کریں۔ اگر مسوڑوں کے گوشت کے ناقص اور زائل ہو جانے سے دانت ہلتے ہوں۔ تو سرار داور چہار رگ

کی فصد کے بعد منضج اور مسہل سے تنقیہ کریں اور یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ کرسنہ دو تولہ گیارہ ماشہ شہد میں گوندھ کر اس کی ٹکیا بنائیں۔ اور ایک صاف اینٹ پر رکھ کر تنور میں رکھ دیں۔ حتےٰ کہ جلنے لگے پھر کندر دم الاخوین ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ ایرسا زراوند مدحرج ہر ایک سات ماشہ باریک کر کے سب کو ملا کر سنون بنالیں۔ عام حالات میں ذیل کے منجن دانتوں کو مضبوط اور خوشرنگ کرنے میں نہایت مفید ہیں **منجن (۱)** جس سے دانتوں کا درد ساکن خون بند مواد رفع ہو جائے۔ سعد طباشیر گل سرخ تخم مورد گلنار کات ہندی فوفل کزمازج اقاقیا ہر ایک ایک جز سماق تین جز **منجن (۲)** دانتوں کے درد اور جنبش کے دور کرنے میں نہایت عجیب الاثر ہے۔ کچلہ سوختہ۔ تخم املتاس ہر ایک ایک تولہ فلفل سیاہ نمک لاہوری ہر ایک چھ ماشہ سفوف بنالیں۔ اور اس کے استعمال کے بعد پان کا بیڑا منہ میں رکھیں **منجن (۳)** دانتوں کے درد و جنبش کو زائل کرنے اور ان کو خوشرنگ بنانے میں بے نظیر ہے۔ مازو سبز بے سوراخ پونے نو تولہ۔ طوطیائے سبز ساڑھے تین تولہ سون مکی ہیرا کسیس۔ کتھ سفید ہر ایک ایک تولہ مائیں گجراتی مصطگی گلنار ہلیلہ زنگی آملہ ہر ایک نو ماشہ سنگجراحت برادہ فولاد ہر ایک پونے دو ماشہ سرمہ سا کر کے دانتوں پر ملا کریں۔ **غذا**۔ مونگ۔ ارہر۔ مسور کی دال بکری کا شوربا۔ چپاتی۔ میتھی کا ساگ۔ چا انڈے دیں۔ برف اور ٹھنڈے پانی سے پرہیز تربوز خربوزہ بھنڈی۔ نارنگی اور چاول بھی مضر ہیں۔

ورم لثہ
مسوڑوں کی سوجن
جنجوائٹیٹس

علامات۔ مسوڑے متورم۔ ان میں درد۔ کھانا۔ پینا مشکل۔ بچوں کو اس کے ساتھ دست وغیرہ دیگر عوارض بھی ہو جاتے ہیں **اسباب**۔ کسی دانت کی خرابی کمزوری۔ آتشکی یا خنازیری مادہ۔ مرکبات سیماب کا استعمال۔ بچوں میں دانت نکالنا۔

علاج۔ عام حالات میں گوندنی کی چھال یا چنبیلی کے پتوں کا جوشاندہ بطور مضمضہ استعمال کریں۔ یا کشنیز مسور گلنار مورد صندل سرخ۔ سپاری سماق نکو ہر ایک پانچ ماشہ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش کر اس سے روزانہ تین چار بار کلی کرائیں۔ اگر خاص گرمی یا سردی ورم لثہ کی باعث ہو۔ تو قلاع حار و قلاع بارد کی طرح علاج کریں

اگر بچوں کے دانت نکلتے وقت مسوڑے متورم ہوں۔ تو ذرا سا شہد اور باریک نمک ملا کر روزانہ مسوڑوں پر ملیں۔ تاکہ دانت جلدی نکل آئیں۔ یا ڈاکٹر سے مسوڑوں میں شگاف دلاویں۔ اور واضح رہے کہ اس وقت شگاف سے بچے کو تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کو آرام محسوس ہوتا ہے۔ اور دست وغیرہ سب عوارض فوراً رفع ہو جاتے ہیں۔ غذا و پرہیز مثل امراض دندان

قلاع

منہ کے چھالے

تھرش

اس مرض میں منہ کے اندر کی جھلی سرخ یا سفید ہو کر اس پر چھوٹے چھوٹے زخم یا چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اور عموماً شیر خوار بچے اس میں مبتلا ہوتے ہیں **علامات** منہ اندر سے سرخ۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے سفید آبلے۔ جو ٹوٹ کر سفید داغ بنجاتے ہیں۔ اور ان پر سفید رطوبت جمی ہوئی۔ **اسباب**۔ کثیف ہوا۔ خراب غذا۔ باسی یا ترش دودھ کا استعمال۔ کمزوری۔ موسم گرما۔ بچوں میں یہ مرض عموماً بازاری خراب دودھ کے استعمال اور دودھ کی شیشی صاف نہ کرنے سے ہوتا ہے۔

علاج (۱) قلاع حار کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ گلسرخ۔ سماق نشاستہ۔ طباشیر تخم خرفہ عدس مقشر صندل سفید برگ حنا گلنار سب ہموزن اور قدرے کافور شامل کر کے باریک کر لیں۔ اور منہ میں چھڑکیں۔ پھر گلاب و سرکہ سے کلی کریں۔ اس کے بعد خالص گلاب سے منہ صاف کریں (۲) قلاع کی شدید اقسام اور اس کے گہرے زخموں کے لئے بھی نافع ہے۔ شب یمانی۔ مازو ہموزن سرمہ سا کر کے منہ میں چھڑکیں (۳) جوشش زبان اور قلاع دہان کے لئے نافع ہے۔ زاج سفید سات ماشہ۔ مرداسنگ کات ہندی ہر ایک دو ماشہ۔ طباشیر سفید تین ماشہ خوب پیس کر قدرے زبان پر ملیں اور منہ نیچے جھکائیں۔ تاکہ لیسدار رطوبت بہ جائے۔ پھر منہ دھو ڈالیں اور قدرے کات سفید باریک کر کے زبان پر چھڑکیں۔ انشاء اللہ چند مرتبہ ایسا کرنے سے سوزش اور تکلیف رفع ہو جائیگی (۴) قلاع مزمن وسوداوی کو مفید ہے۔ لودھ پٹھانی گل ارمنی۔ فلفل سیاہ ہر ایک چار ماشہ شب یمانی تین ماشہ توتیائے سبز دو ماشہ باریک کر کے صبح و شام زبان پر ملیں اور منہ جھکا کر منہ سے غلیظ رطوبت گرادیں۔ انشاء اللہ دو بار ایسا کرنے سے آرام ہو جائیگا۔ اگر حرارت محسوس ہو تو قدرے تخم کاسنی کا شیرہ شیریں کر کے نوش کریں۔

(۵) قلاع بارد کے لئے نافع ہے۔ عاقرقرحا مامیران تخم ترب نیمکوفتہ سرکہ میں جوشا کر کلی کرائیں
(۶) ایضاً۔ مغز فلوس۔ کشنیز سبز کے پانی میں بھگو کر مل چھان کر کلی کرائیں۔ غذا و پرہیز
شل دیگر امراض۔

لثہ دامیہ یا سکربوط
گوشت خورہ
سکروی

اس مرض کا اثر سارے جسم میں ہوتا ہے۔ مگر مسوڑے اس کی تاثیرات کا خاص مظہر ہوتے ہیں۔ **علامات**۔ مسوڑے پھولے ہوئے۔ اور پلپلے۔ ان سے اکثر اوقات خون جاری۔ منہ سے بدبو آنا۔ عام کمزوری۔ چہرہ زرد۔ کلائیوں اور پنڈلیوں پر نیلے دھبے۔ ٹانگیں کسی قدر متورم جسم کے کسی حصے پر ذرا سی چوٹ لگنے سے خون جاری ہونے لگتا ہے۔ **اسباب**۔ خراب غذا۔ میلا لباس۔ گندا مکان۔ ملیریا کا اثر۔ سب سے بڑا سبب عرصہ تک سبز ترکاریوں اور پھلوں کا نہ کھانا۔ جس سے خون متغیر ہو جاتا ہے

علاج۔ مریض کو پاک وصاف ہوا میں رکھیں۔ اور تازہ ترکاریاں مثلاً شلغم، گاجر۔ مولی، گوبھی، کدو، کریلا، توری۔ ٹینڈو۔ آلو، بھنڈی۔ بینگن، پیاز وغیرہ اور تازے میوے مثلاً نارنگی، آلوچہ، انار، لیموں، سیب انگور ناشپاتی وغیرہ کھلانا سب سے بہتر دوا ہے۔ منہ کو صاف رکھیں۔ اور تازہ لیموں کی سکنجبین صبح و شام پلائیں۔ اور مسوڑوں کی تقویت کے لئے ذیل کا مضمضہ استعمال کرائیں۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی برگ مورد مازو سبز گل نارنج گلنار مساوی لیکر جو کوب کر کے رکھیں۔ اور اس میں سے بقدر دو تولہ رات کو سیر بھر پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیں۔ جب نصف پانی رہے۔ تو سرد کر کے اس سے دو یا تین بار کلی کرائیں۔

غذا۔ روزانہ کسی قسم کی ترکاری۔ اور کبھی کبھی ساگ ترکاری میں پکا ہوا تازہ گوشت۔ اور گائے کا تازہ دودھ دیں اور ہر قسم کے میوجات اور میٹھے مزیدار پھل بکثرت کھلائیں۔ خراب ثقیل و دیر ہضم غذا باسی گوشت سے قطعی پرہیز گوشت کا کثرت استعمال بھی مضر ہے۔

ورم اللسان
زبان کی سوجن
گلوسائٹیس

کبھی زبان کا کوئی خاص حصہ اور کبھی ساری زبان متورم ہو کر تکلیف دہ ہو جاتی

ہے **علامات**۔ زبان میں سوزش اور درد کی شکایت ہوتی ہے۔ منہ سے رال بہتی ہے۔
عروق کے اشتراک کی وجہ سے حلق میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ کھانا۔ پینا۔ بولنا دشوار
ہوجاتا ہے۔ **اسباب**۔ ہاضمہ کی خرابی۔ دانتوں کی کوئی بیماری۔ زیادہ تیز مصالحہ دار
اشیاء کا استعمال۔ مرکبات پارہ کی کثرت استعمال۔ مرض آتشک وغیرہ۔
علاج۔ گلے پر ٹکور کریں۔ یا گرم گرم پلٹس باندھیں اور بکری کے دودھ میں قدرے
املتاس کا گودا جوشا کر اس سے کلیاں کرائیں۔ یا کشنیز۔ عدس عنب الثعلب برگ کاسنی
برگ توت گلسرخ ہر ایک نو ماشہ سب کو آدھ سیر پانی میں جوشا کر کلیاں کرائیں۔ شدت
ورم میں زبان پر اندر یا زیر گلو چند جونکیں لگوائیں۔ یا فصد سرارو کریں۔ اور یہ مطبوخ استعمال
کریں۔ گلسرخ۔ گل نیلوفر۔ تخم خشک۔ گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ آلو بخارا۔ عناب
ہر ایک پانچ دانہ گل بنفشہ۔ تخم کاسنی۔ بیخ کاسنی۔ بادیان ہر ایک سات ماشہ مویز منقی
سپستان ہر ایک نو دانہ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل چھان
کر گلقند چار تولہ ملا کر چند یوم تک پلاتے رہیں۔ اگر آٹھ روز تک مرض سے افاقہ نہ ہو
تو نویں روز اسی نسخہ میں سنامکی سات ماشہ رات کو بھگو دیں۔ صبح کو مل چھان کر املی پانچ
تولہ شیر خشت ترنجبین شکر سرخ ہر ایک چار تولہ مغز خیار شنبر پانچ تولہ شیرہ مغز بادام
شیریں پانچ دانہ شامل کرکے بطور مسہل دیں۔ اور ضرورت ہو تو تین مسہل ایک ایک
دن کے وقفہ سے دیں۔ **غذا**۔ نرم اور ہلکی مثل آش جو۔ حریرہ شوربا بلا مرچ سرخ۔ نرم
کھچڑی مونگ کی دال کا پانی وغیرہ۔ گرم اشیاء اور مصالحدار غذا سے قطعی پرہیز رہے

بثور الشفت
ہونٹ کی پھنسیاں
ہرپیز لیبی ایلس

علامات۔ اکثر نیچے کے لب پر اور کبھی بالائی لب پر بھی باریک اور مجتمع دانے
نکل آتے ہیں۔ جن کی رطوبت پیپ بن کر نکلتی رہتی ہے۔ اور اس سے کھرنڈ سا بن جاتا ہے
ہونٹوں میں درد ہوتا ہے **اسباب**۔ معدہ۔ یا جگر یا پھیپھڑے کی خرابی اور سردی کا لگنا
علاج۔ فصد یا مسہل کے ذریعہ سے خلط غالب کا تنقیہ کریں۔ ہاضمہ کی خرابی ہو۔ تو اس
کی تدبیر کیجائے۔ جگر میں گرمی زیادہ ہو۔ تو اس کی اصلاح لازم سمجھیں۔ رفع قبض کیلئے
اطریفل زمانی کھلائیں۔ مقامی علاج کے لئے (۱) صندل سرخ۔ گل ارمنی۔ زہر مہرہ خطائی۔

جدوار ہر ایک چھ ماشہ آب مکوے سبز میں پیس کر ضماد کریں یا (۲) رسوت صندل سرخ گیرو ہر ایک چھ ماشہ جدوار تین ماشہ ہری مکو یا ہرے دھنئے کے پانی میں پیس کر ضماد کریں۔ یا (۳) سفیدہ کاشغری گل ارمنی ہر ایک تین ماشہ کافور ایک ماشہ پیس کر لعاب اسپغول یا مکھن بمقدار مناسب شامل کر کے ضماد کریں۔ **غذا**۔ مونگ کی دال شوربا چپاتی کھچڑی نان پاؤ دودھ ٹھنڈی ترکاریاں دیں۔ اور گرم تیل مصالحدار اشیا اور بادی و ثقیل غذاؤں سے پرہیز رہے۔

ورم الشفت ہونٹ کی سوجن

علامات۔ اس مرض میں دونوں لب یا ایک لب متورم ہو کر موٹا ہو جاتا ہے۔

اسباب۔ خنازیری مادہ۔ معدہ و امعا کے نقائص۔ بھڑ مکھی وغیرہ کسی زہریلے جانور کا کاٹنا وغیرہ۔

علاج۔ اعضائے ہاضمہ میں کوئی فتور ہو۔ تو اس کی اصلاح کریں۔ مرض خنازیر میں ہونٹ متورم ہو تو اصل مرض کے دفع ہونے سے خود بخود ہونٹ بھی رو بصحت ہو جائیگا۔ اگر کسی جانور نے کاٹا ہو تو اس کی تدبیر کریں۔ جیسے کہ ان جانوروں کے زہروں کے بیان میں ذکر ہوگا۔ عام حالت میں۔ جدوار اصیل یا جدوار خطائی گھس کر ضماد کرنا بہت مفید و مجرب ہے۔ یا رسوت جدوار گیرو صندل سرخ ہرے کشنیز کے پانی میں گھس کر ضماد کریں۔ **غذا**۔ نرم و زود ہضم دیں۔ ترشی۔ بادی۔ تیل گڑ اور معدے کو غلیظ کرنیوالی اشیاء مثلاً اروی۔ بھنڈی کچالو وغیرہ سے پرہیز لازم سمجھیں۔

حلق کے امراض

حلق اور اس کے متعلقات کی تشریح

لہاۃ (کوا) لوزتین (دو غدود) پیچھے مذکور ہو چکے ہیں۔ یہ منہ کی آخری حد پر ہیں

ان سے آگے حلق کی حد شروع ہوتی ہے حلق منہ سے آگے اس فضا کا نام ہے۔ جس میں سے ہوا پانی اور غذا گزر کر اپنے اپنے مقام کی طرف جاتے ہیں۔ باہر کی ہوا قصبۃ الریہ (ہوا کی نالی کی راہ سے سانس لینے کے کام آتی ہے۔ اندر کی ہوا حنجرہ (آلہ آواز) سے گزر کر آواز پیدا کرتی ہے۔ کھانا اور پانی بلعوم (غذا کا راستہ) سے گزر کر مری (غذا کی نالی) کے ذریعے معدہ میں جاتے ہیں۔ اور یہ سب اعضا حلق سے متصل ہیں۔ **حنجرہ** یعنے آلہ آواز ہوا کی نالی کے اوپر زبان کی جڑ کے نیچے اور بلعوم یعنے غذا کی راہ کے سامنے ہے۔ یہ غضروفی ساخت کا عضو اوپر سے چوڑا اور تکورا اور نیچے سے تنگ اور گول ہوتا ہے۔ اس کے سامنے ایک ابھار ہوتا ہے جسے کنٹھ کہتے ہیں۔ جو جوانی میں ذرا زیادہ ابھر آتا ہے۔ اور آواز کی تبدیلی کا باعث ہوتا ہے۔ حنجرہ کے سوراخ پر ایک مضروف بشکل پان لگی رہتی ہے۔ جس کا نام لسان المزمار ہے۔ سانس لینے کے وقت یہ مضروف کھڑی رہتی ہے۔ پانی اور غذا نگلنے کے وقت جھک کر حنجرے کے سوراخ کو بند کر لیتی ہے۔ تاکہ اس کا کوئی جز حنجرے میں نہ چلا جائے۔ ورنہ سخت کھانسی اٹھتی ہے۔ جس کو اچھو آنا کہتے ہیں۔ اور کبھی سانس اوپر کا اوپر رہ کر موجب ہلاکت ہو جاتا ہے **قصبۃ الریہ** یعنے ہوا کی نالی گردن کے پانچویں مہرے کے مقابل حنجرہ سے شروع ہو کر سیدھے طور پر گردن کے نیچے کو جاتی ہے۔ اور پشت کے تیسرے مہرے کے سامنے سے دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ اس کا طول ساڑھے چار انچ اور خول پون انچ ہوتا ہے۔ یہ نالی غذا کی نالی سے ملی رہتی ہے۔ اور اس کی مذکورہ دونوں شاخیں دونوں پھیپھڑوں میں جا کر بہت باریک شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہیں **بلعوم** یہ قیف نما غذا کی نالی کا وہ حصہ ہے۔ جو ناک منہ اور حنجرہ کے پیچھے واقع ہے۔ اس کا اوپر کا چوڑا سرا کھوپری کے پیندے کے ساتھ اور نیچے کا سرا گردن کے پانچویں مہرے کے بالمقابل مری سے ملا رہتا ہے۔ لمبائی ساڑھے چار انچ ہوتی ہے۔ اس کے جوف میں سات سوراخ ہوتے ہیں۔ دو ناک کے نتھنوں کے پچھلے سوراخ۔ دو کان کی نالیوں کے سوراخ ایک منہ کا ایک مری کا ایک حنجرہ کا سوراخ **مری** یعنے غذا کا راستہ حلق سے شروع ہو کر گردن میں قصبہ الریہ کے پیچھے اور نیچے کو جا کر پھر دل کے ستون کے سامنے حجاب حاجز کے سوراخ میں سے گزر کر پشت کے دسویں مہرے کے سامنے معدے کے بالائی سوراخ یعنے فم معدہ تک

پہنچتا ہے۔

حلق کے اکثر امراض فساد خون سے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان میں کلی طور پر فصد کرنا بہترین علاج ہے۔ کبھی فوری ضرورت کے لئے مسہل بھی دینا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں منضج کی ضرورت نہیں۔ حلق کے امراض میں شدت تکلیف کے وقت ہاتھوں پاؤں کو کس کر باندھنا بھی ایک مفید تدبیر ہے ؛

بحۃ الصوت

آواز بیٹھ جانا
لیرنجائیٹس

علامات - اگر گرمی کی وجہ سے ہو۔ تو پیاس کی شدت۔ منہ خشک۔ صفرا کا غلبہ منہ کا ذائقہ تلخ اگر سردی کی وجہ سے ہو۔ تو گلے میں کھرکھراہٹ اور کرکری۔ بلغم کا نکلنا

اسباب - دھواں غبار۔ زور سے بولنا۔ دیر تک تقریر کرنا۔ یا گانا۔ سرمہ سیندور وغیرہ۔ بعض معدنیات کھا جانا۔ صفرا یا بلغم کا غلبہ۔

علاج - اگر حنجرہ کی گرمی مرض کی باعث ہو۔ تو تخم خیارین تخم خرفہ۔ مغز تخم کدو ہر ایک پانچ ماشہ عرق گاؤزبان دس تولہ میں شیرہ نکال کر شربت بنفشہ یا شربت نیلوفر دو تولہ شامل کرکے دو وقت پلائیں۔ اگر سردی کی وجہ سے یہ عارضہ ہو۔ تو ادرک کی ایک گرہ اندر سے خالی کرکے اس میں ہینگ نمک سنگ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ باریک کرکے بھر دیں۔ اور ادرک کے ٹکڑوں سے سوراخ بند کرکے آٹے کا خمیرا اس پر لیپ کردیں۔ اور بھوبھل میں دبا دیں۔ جب پک جائے تو گھوٹ کر سفوف بنا لیں۔ اور بقدر ایک ماشہ ہر روز کھلائیں۔ بحۃ الصوت بارد کے لئے یہ **مطبوخ** بھی مفید ہے۔ انجیر تین عدد مویز منقی ایک تولہ اصل السوس مقشر سات ماشہ گاؤزبان ساڑھے چار ماشہ بادیان تخم کتان ایرسا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ آدھ سیر پانی میں جوشائیں۔ جب چہارم رہے تو صاف کرکے چند روز تک پئیں اگر حنجرہ کی خشکی باعث عارضہ ہو۔ جو اکثر گرد و غبار و دخان سے ہو جاتی ہے۔ تو عرق گاؤزبان میں بہدانہ اور اسپغول کا لعاب نکال کر شربت بنفشہ شامل کرکے پلائیں۔ اگر سیندور وغیرہ کھا جانا باعث مرض ہو۔ تو چراغ کا گل پان کی گلوری میں کھلائیں۔ جس سے قے ہو کر گلا کھل جائیگا۔ اگر نزلہ اس کا سبب ہو۔ تو اس کا مناسب علاج کریں۔ **غذا** - شوربا۔ چپاتی جونگ یا

ارہر کی دال اور ترکاریاں دیں۔ گرمی موجب مرض ہو۔ تو گرم دھوپ میں پھرنے لال مرچ او مصالحدار اشیاء کے کھانے سے پرہیز کریں۔ اگر سردی باعث عارضہ ہو۔ تو دودھ۔ دہی مکھن چاول کا استعمال چھوڑ دیں۔ اور چند روز تک بلند آواز سے بولنا ترک کر دیں ؎

خناق
گلے کا مہلک ورم
کروپ۔ ڈفتھیریا

ایک شدید موذی و مہلک مرض ہے۔ جس میں تالو۔ حلق۔ حنجرہ کے اندر ورم ہو کر ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ مرض متعدی ہوتا ہے۔ اور تنفس کے ذریعہ سے بیمار داروں اور معالج کو اس کے لگ جانے کا خوف ہوتا ہے **علامات**۔ حلق میں گرانی اور خشونت محسوس ہوتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ بار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ حلق میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ لب کے نگلنے میں تکلیف ہوتی۔ تالو اور حلق میں سفید سیاہی یا زردی مائل ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو خوب چسپان ہوتی ہے۔ منہ سے رال ٹپکتی ہے۔ بدبو آتی ہے۔ بڑی بے چینی اور نقاہت ہوتی ہے۔ کبھی شدت مرض میں اس جھلی سے حنجرہ تنگ کر سانس بند ہو جاتا ہے۔ اور مریض چند ساعت یا ایک دو روز میں مر جاتا ہے ورنہ ساتویں۔ آٹھویں روز یہ جھلی صاف ہو جاتی ہے۔ **اسباب**۔ سردی لگنا۔ کسی خلط کا غلبہ۔ نزلہ و زکام۔ بچوں میں دانت نکلنا۔ پیٹ کے کیڑے۔ غذا کی خرابی متعدی خناق کی چھوت۔

علاج۔ عام حالات میں گل خطمی برگ خطمی تخم خطمی پانی ڈال کر پکائیں۔ حتے کہ پکے ہوئے ساگ کی شکل ہو جائے۔ پھر قدرے گلاب ڈال کر نیم گرم ورم کے مقام پر باہر کی طرف رات دن میں چار مرتبہ ضماد کریں۔ عجیب دوا ہے۔ خناق کے علاوہ گلو کی ہر قسم کے ورم و درد گلو کو نافع ہے۔ خواہ دموی ہو یا صفراوی خاص خناق حار کے لئے لعاب بہدانہ شیرہ عناب شیرہ مغز تخم تربوز شربت نیلوفر بطور تبرید پلائیں۔ سرارو کی فصد کریں۔ اور سات سات جونکیں دونوں کانوں کے نیچے اور گردن کے درمیان لگائیں۔ اگلے روز پھر یہی عمل کریں۔ زبان کی نیچے کی رگ سے خون نکالنا۔ اور ساقین پر بھری سنگیاں کھچوانا بھی مفید ہے۔ اور جدوار کشنیز سبز کے پانی یا مکو کے پانی میں گھس کر گلو پر طلا کریں۔ جو خناق اور درد گلو کے لئے مجرب ہے۔ لوگڑ آگ پر گرم کر کے بار بار باندھنا بھی مفید ہے۔

غرغرہ۔ جوخناق دموی وصفراوی کے شروع میں کرانا چاہئے۔ عناب نو دانہ علاک ایک تولہ گلوکشنیز مقشر ہر ایک نو ماشہ تخم کاہو۔ کوکنار ہر ایک چھ ماشہ تخم کاسنی سات ماشہ پانی میں جوشا کر صاف کر کے شربت توت کیساتھ غرغرہ کرائیں **غرغرہ** خناق دموی کے اخیر میں مفید ہے۔ گائے کے تازہ دودھ میں املتاس کا گودا بھگو دیں۔ اور چھان لیں۔ انجیر مویز منقی حلبہ تخم مرو تخم کتان پانی میں جوشا کر صاف کر لیں اور مذکورہ دودھ اس میں ملالیں۔ اور اس سے غرغرہ کرائیں۔ اکلیل الملک ملٹھی سبوس گندم خیار شنبر کا جوشاندہ بھی اس غرض کے لئے مفید ہے **غرغرہ** جوخناق بلغمی کے لئے مفید ہے۔ پہلے گرم منضج دے کر گرم جلاب سے تنقیہ کریں۔ پھر انجیر اور تخم سرب کو جوشا کر اس کے پانی سے غرغرہ کرائیں **غرغرہ** جب خناق کا مادہ پیپ بنجائے۔ تو اس کے اخراج کے لئے نوشادر اور نمک باریک کر کے روغن کنجد نیمگرم کے ساتھ ملا کر غرغرہ کرائیں۔ جب مواد پہ نکلے۔ تو روغن زرد اور گرم پانی یا ماء العسل سے غرغرہ کرائیں۔ **غذا**۔ نرم۔ زود ہضم آش جو یا دال کا پانی یا گیہوں کا پتلا دلیا دیں۔ گوشت گڑ تیل اور گرم اشیاء سے پرہیز رکھیں *

ورم لوزتین
گلے پڑنا۔ خناق مطلق
ٹانسلائٹس

علامات۔ یہ مرض اکثر نازک مزاج اشخاص اور بچوں کو عارض ہوتا ہے۔ زبان کی جڑ اور لوزتین سرخ ہو جاتے ہیں۔ پانی پینا اور لب نگلنا دشوار ہوتا ہے باہر سے ٹٹولنے پر بھی لوزتین بڑھے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ شدید حالت میں بخار بھی ہوتا ہے **اسباب** سردی لگنا۔ گرم لقمہ کھانا۔ یا گرم لقمے کے بعد فوراً سرد پانی پینا۔ کمزوری زکام۔ خون کی خرابی۔ مرض آتشک۔

علاج۔ اگر خون یا صفرا کے غلبہ سے یہ عارضہ ہو۔ تو عناب سات دانہ مغز تخم تربوز تخم کشنیز ہر ایک پانچ ماشہ سب کو عرق مکو وعرق کاسنی ہر ایک پانچ تولہ میں پیس اور چھان کر اور اس میں لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول ہر ایک چھ ماشہ شربت نیلوفر دو تولہ شامل کر کے صبح وشام پلائیں۔ تین چار روز کے بعد اگر مسہل دینا مناسب ہو۔ تو اسی نسخہ میں املتاس چار تولہ ترنجبین تین تولہ روغن بادام چھ ماشہ اضافہ کر کے پلائیں۔ اور اس جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں۔ جوخناق دموی وصفراوی کیلئے مذکور ہوا ہے۔ اور یہ گولیاں

منہ میں رکھ کر ان کا رس چوستے ہیں۔ **حب**۔ تخم خرفہ تخم گل نشاستہ کتیرا طباشیر سماق ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کافور نصف ماشہ سب کو باریک کر کے لعاب اسپغول سے گولیاں بنائیں جب مرض کا اثر دھیما ہونے لگے۔ تو مادہ مرض کے تحلیل کے لئے یہ **غرغرہ** مفید ہے۔ مغز خیار شنبر تین تولہ نصف سیر شیر گاؤ میں جوش کر صاف کر کے نیم گرم غرغرے کرائیں غلبہ صفرا کی نشانی یہ ہے کہ منہ کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے درد کی شدت اور بیخوابی کی شکایت ہوتی ہے اس میں تبرید کی ذرا زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے نسخہ مذکور میں کشنیز کی بجائے تخم خرفہ تخم کاسنی کا ہو پانچ پانچ ماشہ اضافہ کریں **غذا و پرہیز**۔ مثل خناق ملحوظ رہے ؏

سینے کے امراض

سینے اور پھیپھڑوں کی مختصر تشریح

سینہ۔ دھڑ کے بالائی حصے پر ایک وسیع جوف ہے۔ جو اوپر سے قدرے تنگ اور نیچے سے وسیع ہے۔ اسکے پیچھے کی طرف ریڑھ کی ہڈی کے بارہ مہرے ہوتے ہیں۔ سامنے کی طرف سینے کی ہڈی۔ دونوں طرف بارہ بارہ کل چوبیں پسلیاں۔ ہر ایک طرف بارہ پسلیوں میں سے اوپر کی سات پسلیاں غضروف کے ذریعہ سے سینے کی ہڈی سے پیوست ہیں باقی پانچ میں سے تین پسلیوں کے سرے ایک دوسری کے ساتھ مل کر ساتویں پسلی کی کری سے
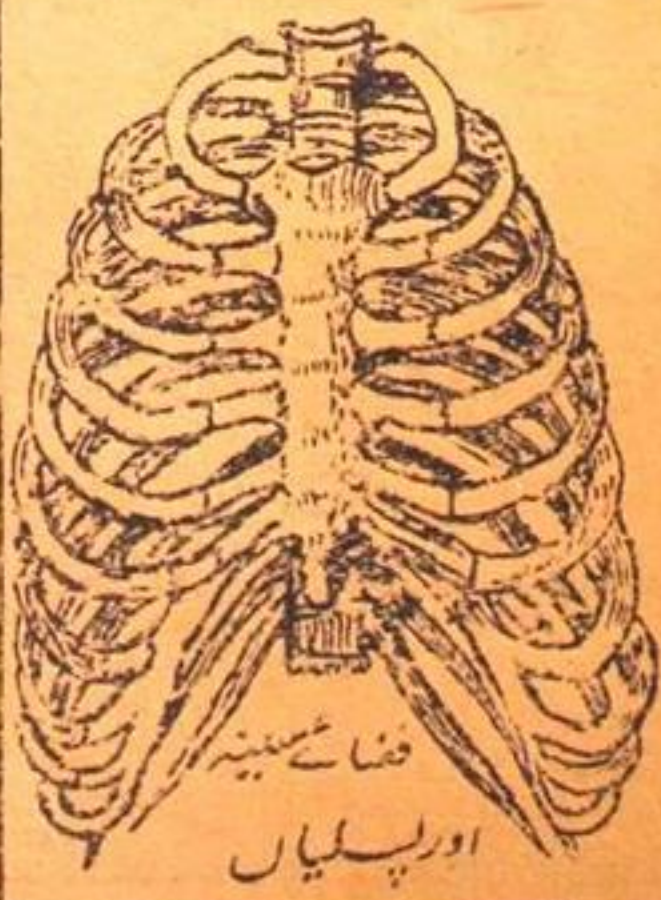
فضائے سینہ اور پسلیاں

متصل ہیں۔ اور دو پسلیوں کے سرے آزاد ہیں۔ قدرت نے پسلیوں کی ہڈیاں نرم اور
لچکدار بنائی ہیں۔ تاکہ سانس لینے میں رکاوٹ نہ ہو۔ سینے کے جوف میں دل اور پھیپھڑے
محفوظ رہتے ہیں۔

پھیپھڑے۔ یہ سانس لینے کا عضو ہے۔ جس کے دو حصے ہیں۔ اور ہر حصہ
سینے کے جوف میں مہروں کے ستون
کے ایک طرف رہتا ہے۔ رنگت سرخ
اوپر کا سرا نکیلا نیچے کا چوڑا ہے پھیپھڑوں
کی ساخت نرم و اسفنج کی طرح متخلخل
ہوتی ہے۔ جس میں لچکیلے نرم ریشے
اور ہوا کے چھوٹے چھوٹے خانے
پائے جاتے ہیں۔ انہی ہوائی خانوں
میں ہوا کی نالی یعنے قصبۃ الریہ کی
بے انتہا باریک شاخیں
پہنچتی ہیں۔ شرائین اور آوردہ کی
شاخیں بھی پھیپھڑوں کے ہر حصے

میں پہنچی ہیں۔ اور ہر ہوائی خانے کی دیواروں پر ان عروق کا جال پھیلا ہوا ہے۔

تنفس۔ اندر جانے والے سانس کے ذریعے سے پھیپھڑوں میں باہر کی تازہ ہوا
جاتی ہے۔ اور باہر آنے والے سانس کے ذریعے سے وہ ہوا خون کے متعفن مادوں کو
لیکر باہر نکل جاتی ہے پس سانس کے ذریعے سے خون صاف ہوتا اور بدن کی غذا بنتا
ہے اسی لیے سانس پر زندگی کا دارومدار ہے۔ **خون کے صاف ہونے
کی صورت**۔ پیچھے تم پڑھ آئے ہو۔ کہ وریدوں کا غلیظ اور سیاہ خون صاف ہونے
کے لئے دل کے ذریعہ سے پھیپھڑے میں جاتا ہے۔ اور پھر صاف ہوکر دوبارہ دل میں
آکر وہاں سے شرائین کی راہ سے جسم کے ہر حصے میں پہنچتا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ
جسم کا تمام کثیف خون ایک بڑی رگ کی راہ سے صفائی کے لئے پھیپھڑے میں آتا ہے۔
اور شاخ در شاخ عروق کے ذریعے ان عروق شعریہ میں پہنچتا ہے۔ جن کا جال پھیپھڑے
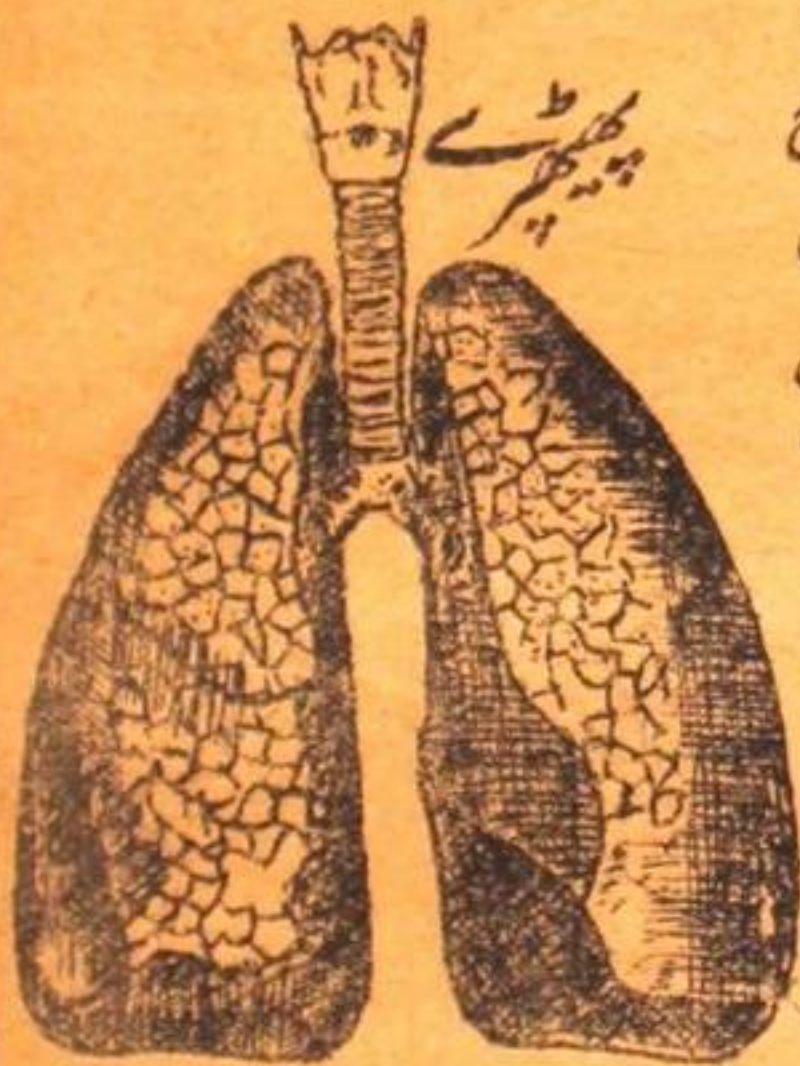
کے ہوائی کیسوں کی دیواروں پر پھیلا ہوا ہے - ان کیسوں کے نصف حصے پر شریانی عروق کا جال ہوتا ہے - اور نصف میں وریدی عروق شعریہ کا - جب سانس لیا جاتا ہے - تو ہوا پھیپھڑے کے ہر ایک ہوائی کیسے تک پہنچتی ہے - جس سے وریدی عروق کے خون میں ہوا کا آکسیجن جز (بادنسیم) جذب ہو جاتا ہے - کاربانک ایسڈ گیس (دخانی مادہ) خارج ہو جاتا ہے - اور اس ادل بدل سے خون صاف اور سرخ رنگ کا ہو کر شریانی عروق کی راہ سے لوٹتا ہے اور پھیپھڑوں کی بڑی رگوں کے ذریعے سے پھر دل کی طرف چلا جاتا ہے - اور سارے جسم میں تقسیم ہو جاتا ہے

حرارت عزیزی - جس پر زندگی کا مدار ہے اور جسکے اعتدال پر صحت جسمانی موقوف ہے وہ تنفس ہی کے عمل سے پیدا ہوتی ہے - یعنے جب خون میں سے آکسیجن اور کاربانک ایسڈ گیس کا تبادلہ ہوتا ہے - تو اس تبادلہ کے وقت ایک حرارت پیدا ہوتی ہے - جو صاف اور سرخ خون میں جذب ہو جاتی ہے - یہی حرارت خون یا جسم کی حرارت مخصوصہ ہے - جس کو طب میں حرارت عزیزی اور ڈاکٹری میں ٹمپریچر کہتے ہیں :-

ضیق النفس
دمہ - استھما

اس مرض میں سانس تنگی سے آتا ہے - جس کی وجہ یہ کہ پھیپھڑے کی ہوائی نالیاں سکڑ جاتی ہیں - اس کو خشک دمہ کہتے ہیں - یا ہوائی نالیوں میں بلغم جمع ہو کر سانس میں رکاوٹ ڈالتا ہے - یہ مرطوب دمہ کہلاتا ہے - بہر حال یہ بڑی تکلیف دہ بیماری ہے - اور بڑی مشکل سے علاج پذیر ہوتی ہے **علامات** یہ مرض عموماً دورہ سے ہوتا ہے - پہلے قبض و نفخ کی شکایت ہوتی ہے - کبھی شروع میں خفیف کھانسی ہوتی ہے - اور کبھی دفعتہً دورہ پڑ جاتا ہے - اور شدت سے کھانسی اٹھتی ہے - پھر قدرے بلغم خارج ہو کر پسینہ آنے کے بعد نوبت رفع ہو جاتی ہے - اور وقفے کی حالت میں مریض تندرست معلوم ہوتا ہے - **اسباب** کثرت بلغم - پھیپھڑوں کی خشکی - مرض چیچک - موسم سرما گرد و غبار - سرد ہوا لگنا - یہ مرض موروثی طور پر بھی ہو جاتا ہے -

علاج (۱) خشک دمہ میں جاذب کاغذ کی بتی کا بخور مفید ہے - جس کا طریقہ یہ ہے - کہ قدرے شورہ قلمی پانی میں حل کر کے اس میں جاذب یعنے سیاہی چوس کاغذ بھگو کر خشک

کر لیں۔ اور اس کی بتی کو آگ لگا کر بطور سگرٹ پئیں یا (۳) برگ بھنگ کا دھواں لیں یا (۳) زعفران سلیخہ مُر سرخ قسط شیریں سب مساوی باریک پیسکر پانی میں چھوٹے چھوٹے قرص بنا لیں۔ اور بوقت ضرورت ایک قرص چلم میں رکھ کر خوب کش لگائیں (۴) **لعوق** افتیمون غاریقون سفید ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر چھ تولہ شہد سفید میں ملا کر رکھیں۔ ہر روز نو ماشہ عرق گاؤزبان کیساتھ چاٹ لیا کریں (۵) **لعوق کتان** بزرکتان بریان مغز بادام شیریں ہر ایک تین تولہ گھوٹ کر بارہ تولہ شہد میں ملا کر ایک ایک تولہ کھلائیں **مرطوب دمہ** میں اگر بلغم کی کثرت ہو۔ تو چند یوم تک گاؤزبان گل گاؤزبان ابریشم مقرض سبوس گندم ہر ایک پانچ ماشہ عناب پانچ دانہ نبات سفید دو تولہ پانی میں جوش کر صاف کر کے صبح وشام پلائیں۔ اگر بلغم زیادہ غلیظ ہو۔ تو اسی نسخہ میں بیخ بادیان اصل السوس مقشر زوفائے خشک ہر ایک پانچ ماشہ مویز منقی نو دانہ انجیر زرد تین دانہ اضافہ کریں۔ اور رات کو سوتے وقت لعوق سپستان ایک تولہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں جوش دیکر پلا دیا کریں۔ مرطوب دمہ میں قے کرانا بہت مفید ہوتا ہے۔ اس لئے بلغم خارج ہو کر ہوا کی نالیاں صاف اور سانس بحال ہو جاتا ہے۔ اگر نزلہ وزکام کے سبب سے سوء النفس ہو۔ تو خمیرہ خشخاش کا استعمال مفید ہے۔ جس کی ترکیب بیاض کریمی سے نقل کرد۔ **دوا** جو پرانے بلغمی وبارد ضیق النفس کے لئے ازحد مفید ہے۔ تھوہر کا دودھ بقدر دس ماشہ گیہوں کے آٹے میں ملا لیں۔ اور ٹکیا بنا کر آگ پر پکا لیں۔ بیمار کو تین روز پہلے نرم غذا دیں۔ چوتھے روز آدھی ٹکیا کھلائیں۔ بشرطیکہ مریض جوان وقوی ہو۔ ورنہ بقدر طاقت کم دیں۔ جب چھ سات اسہال ہو جائیں۔ تو خشکہ اور دہی کھلائیں۔ مگر زیادہ نہ کھانے دیں۔ اگر یہ غذا بھی نکل جائے۔ اور اسہال بند نہ ہوں۔ تو غذا مذکور دوبارہ دیں۔ اگلے روز باقی نصف دوا بھی کھلائیں۔ پھر تین روز تک شوربائے کبوتر خشکہ کیساتھ کھلائیں۔ اور پانچ چھ روز تک دوسری نرم غذا دیں۔ ان ایام میں ہوا سے بہت پرہیز رہے۔ مریض کو محفوظ وبند مکان میں جو زیادہ تاریک نہ ہو رکھیں۔

معجون ضیق النفس میں سینے سے مادہ خارج کرنے کے لئے عجیب چیز ہے۔ زوفائے خشک پودینہ اصل السوس خردل قردمانا فلفل تخم انجرہ انیسوں مساوی لیکر کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ میں معجون بنا لیں۔ اور ایک چمچہ کھلا دیا کریں **کشتہ نوشادر**۔ دمہ کے لئے مجربات خاص سے ہے۔ کاہی سرخ دو تولہ کو پانچ عدد لیموں کاغذی کے پانی میں کھرل

کر کے نوشادر کی ڈیڑھ تولہ پھر ڈلی پر لیپ کر دیں۔ پھر قلعی چونہ آب نا رسیدہ ایک مٹی کے برتن میں نصف نیچے اور نصف اوپر اور اس کے درمیان مذکورہ ڈلی رکھ کر گل حکمت کر کے خشک کر لیں۔ پھر پندرہ سیر اوپلہ صحرائی کی آنچ محفوظ الہوا جگہ میں دیں۔ اور سرد ہونے پر نکال کر محفوظ رکھیں۔ خوراک تین سے سات چاول تک ہمراہ بالائی یا مکھن۔ ترشی بادی کچا میٹھا اور تیل کی پکی ہوئی اشیاء سے پرہیز۔ غذا کھچڑی خوب گھی کے ساتھ **معجون سل و کھانسی** کے لئے مفید ہے۔ مغز بادام شیریں مویز منقی ہر ایک ایک پاؤ پختہ مرچ سیاہ دو تولہ بالائی شیر نصف ثار شہد ایک سیر خوراک دو تولہ بوقت صبح ہمراہ آب گرم۔ **غذا** شوربا چپاتی۔ مونگ۔ ارہر کی دال کدو توری وغیرہ کھلائیں اور کھانا سر شام کھا لینا چاہئے **پرہیز**۔ ٹھنڈی۔ ترش۔ نفاخ اور ثقیل اشیاء اور لال مرچ لہسن گڑ تیل سے پرہیز رہے کھانا ہضم ہونے سے پہلے سونا۔ زیادہ سونا۔ نمناک جگہ پر سونا، سردی لگنا۔ ٹھنڈا پانی۔ تیز دھوپ شدید محنت اور انگور نارنگی لیموں انار لوکاٹ وغیرہ ترش میوہ جات اور ہر قسم کے اچار چٹنیاں مضر ہیں۔

سل
پھیپھڑے کا زخم
تھائسس

ایک سخت یاس انگیز مرض ہے۔ اور سابقہ زمانہ کی نسبت موجودہ نسلوں میں زیادہ اشخاص اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اب تک اس کا کوئی قطعی علاج دریافت نہیں ہوا۔ تاہم اصول طب کے موافق طبی تدابیر اور مناسب احتیاطیں کرتے ہوئے تکالیف مرض میں تخفیف ہو سکتی ہے۔ اور مریض ذرا زیادہ عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے **کیفیت مرض**۔ یہ ہے کہ پھیپھڑے میں زخم ہو کر پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان زخموں سے بعض عروق کے منہ کھل کر خون نکلنے لگتا ہے۔ اور چونکہ پھیپھڑے کے ہر قسم کے عوارض میں بلغم اعتدال سے زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ اس لئے سل میں بلغم کے ساتھ پیپ اور خون خارج ہوتا ہے۔ بعض اوقات شدت مرض میں پھیپھڑے کے اجزا بھی کٹ کٹ کر بلغم کے ساتھ نکلتے ہیں۔ مگر اس امر میں اطباء اور ڈاکٹروں کا اختلاف ہے کہ مرض کے عارض ہونے کی اصلی علت کیا ہے۔ اطباء کے نزدیک دماغ سے ایک تیز و شور رطوبت بہتے پر گرنے سے شش میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر اس توجیہ کو لغو سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک

اس مرض کا ایک خاص مادہ ہے۔ جو بیوسی کی شکل کا سفید اور منجمد ہوتا ہے۔ اور جس کا نام ٹیوبر کولوسس ہے۔ یہ مادہ پھیپھڑوں کے کسی خاص مقام میں پیدا ہو کر بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ اور اس کی بافتوں کو خراب و شکستہ کرتا رہتا ہے۔ آخر گل کر پیپ بنجاتا ہے۔ اور کھانسی میں بلغم کے ساتھ نکلنے لگتا ہے۔ کبھی یہ مادہ پھیپھڑے کی پہلی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے۔ اور اس کی چھوڑی ہوئی جگہ میں گڑھا پڑ جانے سے متصلہ عروق سے خون نکلنے لگتا ہے۔ سل کے آغاز میں بعض مریضوں کو خشک کھانسی کا زور ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کوچ کی تحقیق کے موافق اس کا باعث یہ ہوتا ہے۔ کہ جب پھیپھڑے کے کسی مقام میں مذکورہ سلی مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس سے نیچے کی ہوائی نالیوں کا راستہ بند ہو جانے سے ان نالیوں اور ان سے متعلقہ ہوائی کیسوں کی رکی ہوئی ہوا متعفن ہو جاتی ہے۔ جس کے خراش سے اضطرار اً خشک کھانسی اٹھتی ہے۔ ڈاکٹری کی نئی تحقیقات کی رو سے خنازیر کی گلٹیوں کا مادہ بھی ٹیوبر کولوسس ہی ہے۔ چنانچہ اگر خنازیر کے مرض کی گلٹیوں کا قدرے مواد دوران خون کے ذریعہ سے مریض کے پھیپھڑے میں چلا جائے۔ یا اس مواد کی کچھ آلائش یا اس کے خشک کھرنڈ کا کوئی ذرہ تنفس کے ذریعہ سے خود مریض کے یا کسی دوسرے شخص کے پھیپھڑے میں داخل ہو جائے۔ تو اس کے بڑھنے اور پھیل جانے سے سل کا مرض عارض ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ ذرہ یا آلائش آلات انہضام کی راہ سے معدہ میں داخل ہو جائے۔ تو جگر خراب اور آنتیں زخمی ہو سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریض خنازیر کا انجام اکثر سل اور جگر و امعا کی خرابی سے متعفن اسہال ہوتے ہیں۔ **علامات**۔ اطباء نے اس مرض کے تین درجے قرار دیئے ہیں۔ پہلا درجہ ابتدائے مرض کا ہے اکثر یہ مرض غیر محسوس طور پر شروع ہوتا ہے۔ اس وقت مریض ناخوش و مغموم رہنے لگتا ہے۔ کام کاج کو جی نہیں چاہتا۔ کسی قدر خشک کھانسی اٹھتی رہتی ہے جس کا صبح کے وقت پہر رات باقی رہنے کے بعد خصوصیت سے زور ہوتا ہے۔ چھاتی میں ہنسلی کی ہڈی کے پاس درد کی شکایت ہوتی ہے۔ معمولی کام کاج میں تھکان ہونے لگتی ہے۔ کچھ دنوں بعد کھانسی میں بلغم نکلنے لگتا ہے۔ جس میں کبھی خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ دوسرے درجے میں کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں جلتے ہیں۔ بھوک مرجاتی ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ خفیف بخار ہر وقت رہتا ہے۔ پچھلے پہر زیادہ بخار ہو جاتا ہے۔ تیسرے درجے میں مذکورہ علامات میں شدت ہو جاتی ہے۔ بلغم کے ساتھ پیپ آنے لگتی ہے۔

پسینہ بکثرت آتا ہے۔ دست لگ جاتے ہیں۔ مریض سوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے۔ ہاتھوں پاؤں پر ورم نمودار ہوتا ہے۔ آخر مریض شدت ضعف میں راہی عدم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مذکورہ علامات بہ تدریج مدتوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور مریض چھ ماہ سے سال تک بلکہ کبھی اس سے بھی زیادہ عرصہ تک زندہ رہ کر مصائب مرض جھیلتا رہتا ہے۔ مگر بعض مریض آناً فاناً مذکورہ علامات کی شدت کے شکار ہو کر ہفتہ دو ہفتہ میں یا زیادہ سے زیادہ ایک دو ماہ میں انتقال کر جاتے ہیں۔ **اسباب**۔ مادہ سل۔ اور اس کی چھوت۔ وراثت بیس سال سے تیس سال تک کی عمر۔ کثرت غم و فکر۔ شدت مشقت عام کمزوری خرابی ہاضمہ۔ تنگ و تاریک مکانات گرد و غبار اور دھواں۔ بعض خاص امراض مثلاً نزلہ، کھانسی، ذات الجنب، ذات الریہ۔ خسرہ۔ چیچک۔ تپ محرقہ تورکی۔ آتشک۔ وجع مفاصل۔ اور خنازیر سے بھی سل کا عارضہ ہو جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم۔ ڈاکٹری تحقیقات کی بنا پر سلی مادہ (ٹیوبر کولوسس) دراصل خاص جراثیم ہوتے ہیں۔ جو یا تو وراثتاً یا مریض کے تھوک اور بلغم وغیرہ کے ذریعہ سے دوسرے اشخاص کے مبتلائے مرض ہونے کا باعث بنتے ہیں۔ لہذا مسلول والدین کے بچے کو اس کی والدہ کا دودھ نہ دینا چاہئے۔ بلکہ کچھ اور بندوبست کیا جائے۔ اس کی غذا و لباس کا خاص خیال رکھنا لازم ہے۔ اگر ایسا بچہ کالی کھانسی یا خسرہ وغیرہ میں مبتلا ہو۔ تو اس کے علاج میں بڑی توجہ اور احتیاط کی ضرورت ہے ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ سل کے جراثیم ہر جگہ شبانہ روز کے اندر اس کثرت سے اپنی نسل بڑھاتے رہتے ہیں۔ کہ اگر دنیا میں دھوپ اور روشنی نہ ہو۔ جو خداوند تعالیٰ کی قدرت سے ان جراثیم کے ہلاکت کا خاص سامان ہے۔ تو جہان کے ذرہ ذرہ پر ان جراثیم کا تسلط ہوتا۔ گو دھوپ اور روشنی ان کو بیدموں اور سنکھوں کی تعداد میں روزانہ ہلاک کرتی رہتی ہے۔ تاہم بقایا جراثیم کی بھی اتنی کثرت ہے کہ دنیا میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو۔ جس کے تنفس کی راہ سے یہ جراثیم اندر نہ جاتے ہوں۔ گویا ڈاکٹر موصوف کی تحقیق کی بنا پر دنیا کا ہر شخص روزانہ دو تین مرتبہ سل میں مبتلا ہوتا رہتا ہے۔ مگر اکثر اشخاص کی قوت طبع ان جسم میں داخل ہونیوالے جراثیم کو فنا کرتی رہتی ہے یا زور کے کھنگار سے وہ دفع ہوتے رہتے ہیں۔ اور صرف وہی خاص اشخاص جن میں عام جسمانی کمزوری یا پھیپھڑے کی خرابی یا بعض دیگر امراض کی وجہ سے قبول مرض کی خاص

استعداد ہوتی ہے۔ اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لہذا ہر شخص کو اس بلائے عظیم سے بچنے کے لئے اپنی عام جسمانی تندرستی اور پھیپھڑوں کی صحت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ خصوصاً ۱۸ سال سے ۲۵ برس کی عمر کے نوجوانوں کو چاہئے کہ زکام ونزلہ اور کھانسی کے عوارض کو سرسری نہ سمجھیں۔ خصوصاً جب کہ قدرے بخار اور تکان بھی ساتھ ہو۔ کہ یہی حالات سل کے مقدمہ بن جاتے ہیں۔ ایسے عوارض کی مناسب اور متواتر تدبیر کریں۔ اور مضر اشیاء سے پرہیز لازم سمجھیں۔ زیادہ دیر تک جھک کر کام کرنا۔ جس سے پھیپھڑوں پر دباؤ پڑے مے نوشی۔ کثرت تقریر۔ آہنگری۔ شیشہ گری۔ نداّفی۔ قلعی گری۔ تیزاب سازی کے پیشے رات کو چراغ اور لال ٹین کے سامنے زیادہ مطالعہ کرنا پھیپھڑوں کو کمزور اور مرض سل کے لئے آمادہ بنانیوالے امور ہیں زیادہ دماغی محنت، کثرت جماع۔ تیز دھوپ میں زیادہ چلنا پھرنا قوت برداشت سے زیادہ کوئی ریاضت کرنا۔ خراب غذا۔ مرطوب وغلیظ اور تاریک وغیر ہوادار مکان بھی اس مرض کے اسباب مؤیدہ ہیں۔ کسی مریض سل کے نزدیک زیادہ دیر تک نہ ٹھہرنا چاہئے۔ اس کو تھوک خون بلغم گھر کے فرش پر یا دیواروں پر نہ گرانے دیں بلکہ کسی اگالدان میں تھوکنے کا انتظام کیا جائے۔ پھر ان آلائشوں کو روز کا روز گھر سے باہر لیجا کر جلا دیا جائے۔ مریض سل کا تھوک وغیرہ جو دیوار پر ہو اس کے خشک ذرات غبار میں مل کر سالہائے دراز تک دوسرے تندرست اشخاص کو مبتلائے مرض کر سکتے ہیں۔ ایسے مریضوں کا جھوٹا کھانا کھانے اور ان کا جھوٹا پانی پینے سے اور ان کے استعمالی برتن منجوائے بغیر استعمال کرنے سے اور ان کے استعمالی کپڑے دھلائے بغیر پہننے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور ان کے تنفس سے اپنے منہ اور ناک کو بچائیں۔

علاج مرض یہ عام قاعدہ ہے کہ کسی اندرونی عضو میں پیپ پڑ جانے سے تپ دق عارض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خنازیر کا مادہ جب جگر، معدہ، امعاء وغیرہ پر مؤثر ہو جائے۔ یا جگر، گردہ، تلی وغیرہ کا کوئی پھوڑا ان میں پیپ پڑنے کا باعث ہو۔ تو اس کیساتھ تپ دق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پھیپھڑے میں پیپ پڑ جانے یعنے سل کے مرض میں بھی تپ دق لازم ہے۔ مگر یہ تپ اصل مرض نہیں بلکہ اصل مرض پھیپھڑے کا زخم ہے جس کی علامت بلغم، پیپ اور خون کا نکلنا ہے۔ اور تپ دق محض اس کے لوازم میں سے ہے۔ اگر پھیپھڑہ تندرست ہو جائے۔ تو یہ تپ خود بخود زائل ہو جائے۔ بلکہ ڈاکٹر کہتے ہیں۔ کہ جب طبیعت

مادہ سلی کے دفع کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔ تو اس معرکہ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ یہی تپ دق ہے۔ پس یہ تپ بذات خود خطرناک نہیں بلکہ یہ طبیعت کی مستعدانہ جدوجہد کی علامت ہونے کی وجہ سے ایک تسلی بخش چیز ہے۔ لہذا تپ دق کا تدارک تو معمولی طور پر کافی ہے زیادہ زور تدبیر پھیپھڑوں کی اصلاح اور سلی مادہ کے فنا کرنے پر مبذول ہونی چاہیئے۔ چنانچہ مرض کی ابتدا میں کھانسی اور بلغم وغیرہ کے دفع کرنے کیلئے حب دم الاخوین ایک ایک ماشہ صبح و شام پانی کیساتھ کھلائیں اور شش کی اصلاح کے لئے مرکب ماشی روزانہ سینے پر ملیں۔ ان دونوں دواؤں کی بنانے کی ترکیبیں بیاض کریلی میں درج ہیں۔ اور سینے کے تعفن کو دور کرنے اور پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں کی تنگی کو کھولنے کے لئے یہ تدبیر نہایت کارگر اور موثر ہے۔ کہ ایک مضبوط کاگ کے ڈھکنے والی شیشی میں کلورافارم تین ماشہ کریازوٹ چھ ماشہ کاربالک ایسڈ چھ ماشہ باہم حل کر کے رکھیں۔ اور مریض کو صبح کے وقت گھر کی بالائی منزل پر بٹھائیں۔ جہاں صاف و پاکیزہ ہوا ہو پھر ایک صاف ستھرے رومال کو تہ کر کے اس پر اس مرکب کے دو چار قطرے ڈال کر اسے دیں۔ ناک کے پاس لیجا کر زور سے دم کھینچے۔ اور جس قدر طاقت اجازت دے لمبا سانس کھینچکر ضبط رکھے پھر اس سانس کو چھوڑ کر اسی طرح دوسری بار دم کھینچے۔ پھر تیسری مرتبہ۔ جتنے کہ کمزوری محسوس ہونے لگے۔ اس عمل سے پھیپھڑے کی ہوائی نالیاں کھل کر مادہ مرض دفع ہونے لگتا ہے **لعوق سرطان**۔ مرض کی زیادتی میں جب خون آنے لگے۔ توگیرو۔ سنگجراحت۔ دم الاخوین۔ سرطان محرق ہر ایک ایک ماشہ پیسکر شربت خشخاش دو تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے بہدانہ تین ماشہ عناب پانچ دانہ۔ سپستان نو دانہ پانی میں جوش دیکر چھان کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلا دیا کریں۔ اگر ہاضمہ کی شکایت ہو۔ تو لعوق سرطان کے بعد جوشاندہ مذکورہ کی بجائے شیرہ بادیان پانچ ماشہ شیرہ اصل السوس تین ماشہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ شامل کر کے پلائیں **ملین** اس مرض میں معمولی قبض رہنا مضر نہیں۔ بلکہ مفید ہے۔ ہاں زیادہ قبض ہو تو کوئی ہلکا سا ملین دیں۔ تیز ملین اور مسہل سے پرہیز واجب ہے۔ چنانچہ برادہ اسپغول بقدر تین چار ماشہ شربت بنات کیساتھ کھلائیں۔ یا کمیلہ ایک ماشہ گلقند دو تولہ ملا کر کھلا دیں۔ بلکہ بہتر یہ ہے۔ کہ کھانے کی دوا کی بجائے حقنہ سے تنقیہ امعا کیا جائے۔ **دوا**۔ اگر شدت کا زکام

درنہ سل کی صورت اختیار کرتا نظر آئے۔ تو یہ دوا مفید ہے گھوے تازہ نے سبز اصل السوس
ہر ایک تین ماشہ برگ اڈوسہ تین عدد گرم پانی میں بھگو کر صاف کر کے شربت اعجاز دو تولہ
ملا کر پلائیں **لعوق** جو سل کے لئے مفید ہے اور خون کو روکتا ہے۔ صمغ عربی کتیرا رب السوس
طباشیر۔ ست گلو۔ کہربا شمعی۔ دم الاخوین بہدانہ بیل ہر ایک ایک ماشہ پیس کر دو تولہ
شربت بنفشہ میں ملا کر چاٹیں۔

عوارض مختلفہ کا تدارک۔ اس مرض میں ہاضمہ کا خوب خیال رہے۔ اگر مریض کو
دستوں کی شکایت ہو۔ تو اس کی طرف جلد متوجہ ہونا لازم ہے۔ تقویت معدہ کے لئے
جوارش عود شیریں مفید ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ قاقلین دارچینی زنجبیل
دارفلفل زعفران ہر ایک ساڑھے تین ماشہ عود قرنفل ہر ایک پونے دو ماشہ باریک
کر کے سہ گنا شہد میں ملالیں۔ خوراک ساڑھے چار ماشہ۔ اگر دست بند نہ ہوں۔ تو پہلے کی
دوا میں شیرہ کوکنار ایک عدد شیر چوب الآس تین ماشہ کا اضافہ کریں۔ یا **قرص کافوری تقاضی**
کھلائیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ گلسرخ گل قبری صمغ عربی نشاستہ بریان طباشیر صندل
سفید ہر ایک تین ماشہ خشخاش سفید خشخاش سیاہ ہر ایک پانچ ماشہ مغز تخم کدو مغز تخم خیارین
مغز تخم بارتنگ بریان ہر ایک چار ماشہ کافور قیصوری چھ سرخ سب دواؤں کو کوٹ
چھان کر لعاب بہدانہ یا اسپغول میں قرص بنالیں۔ خوراک چار ماشہ ہمراہ شربت حب الآس
کھانسی کی شدت میں حب سعال منہ میں رکھ کر اس کا رس چوستے رہیں۔ جس کے چند نسخے
بیاض کریمی میں درج ہیں **غذا**۔ لطیف و زود ہضم دیں۔ اور مقوی ہو۔ مثلاً شوربا مونگ
یا ارہر کی دال چپاتی۔ پالک۔ خرفہ کدو ٹنڈے وغیرہ سبزی ترکاریاں۔ اور گڑ تیل اچار چٹنی
زیادہ مرچ سرخ گرم مصالحہ دار غذاؤں اور ثقیل اشیا مثل گوبھی آلو اروی اور پیاز وغیرہ
منجر چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

ذات الجنب (پسلی کا درد — پلیورسی)

ایک تکلیف دہ مرض ہے۔ جس میں پھیپھڑے کے اوپر استر کرنے والی جھلی متورم ہو جاتی
ہے۔ جب سانس لینے میں پھیپھڑے حرکت کرتے ہیں۔ تو پسلیوں کے ساتھ اس متورم جھلی کے
رگڑ کھانے سے سخت درد اور خلش ہوتی ہے **علامات**۔ پہلے خفیف لرزہ کے ساتھ بخار

سینہ میں گرانی۔ پھر شدت کا درد۔ ہر سانس کیساتھ ایک سخت چبھن۔ سانس کی تنگی بار بار خشک کھانسی۔ زبان میلی۔ نبض تیز۔ اور سخت۔ پیشاب کم اور سرخ **اسباب**۔ سردی لگنا۔ شراب خوری جسمانی کمزوری۔ خراب غذا۔ نزاکت مزاج۔ کسی بیرونی صدمہ سے پسلی کا ٹوٹ جانا۔ وجع مفاصل تپ عفونتی تپ دق جدید تحقیقات سے یہ مرض بھی متعدی ثابت ہوا ہے،

علاج مریض کو سرد ہوا سے محفوظ کمرے میں رکھیں۔ سردی کا موسم ہو۔ تو اس کی چارپائی کے پاس انگیٹھی گرم رہے۔ بلا ضرورت اٹھنے۔ بیٹھنے اور زیادہ بات چیت کرنے سے منع کریں۔ اگر خون کا غلبہ معلوم ہو۔ اور مریض طاقتور بھی ہو تو آغاز مرض سے تین روز کے اندر اندر مخالف جانب کے ہاتھ سے باسلیق کی فصد کرائیں حتے کہ سیاہ اور غلیظ خون نکل کر صاف و سرخ خون آنے لگے۔ اگر مریض میں فصد کی قوت نہ ہو۔ تو دونوں شانوں کے درمیان سینگیاں کھچوائیں پھر بہدانہ تین ماشہ عناب پانچ دانہ سپستان نو دانہ پانی میں جوشاکر صاف کر کے شربت بنفشہ دو تولہ ملاکر صبح و شام نیمگرم پلائیں۔ اگر اس سے افاقہ نہ ہو۔ تو اسی نسخے میں تخم خطمی سات ماشہ گاؤزبان پنج ماشہ زیادہ کر دیں گرم گرم چائے کی ایک ایک پیالی گھنٹے گھنٹے بعد پلانی بھی مفید ہے۔ کشتہ قرن الآیل یا حب نسوت کا استعمال فوراً درد کو تسکین دیتا ہے۔ یہ دونوں نسخے بیاض کریمی میں درج ہیں۔ درد کے مقام پر السی کی پلٹس گرما گرم باندھیں۔ اور ہر چار گھنٹے بعد تازہ پلٹس بدل کر باندھتے رہیں۔ یا شاخ گوزن پتھر پر گھس کر اس کا ضلایہ درد کے مقام پر طلا کریں۔ اگر اس میں دو تین دانہ مرچ سیاہ بھی سحق کر لیں۔ تو زیادہ مفید ہے یا سن لائٹ صابون باریک تراشیدہ تین ماشہ اور نوشادر ایک ماشہ پانی کی مدد سے باہم خوب حل کر لیں۔ اور ایک تولہ روغن تارپین میں ایک ماشہ کافور حل کر کے ان دونوں مرکبوں کو ملاکر درد کے مقام پر قدرے قدرے مالش کرتے رہیں۔ اور پرانی روئی کے ٹکڑے سے سینکتے رہیں۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو یہ لعوق استعمال کرائیں **لعوق خیار شنبر** جو ذات الجنب کے لئے مجرب ہے عناب سپستان ہر ایک پندرہ دانہ بنفشہ نو ماشہ خطمی ساڑھے چار ماشہ سنای کمی شیر خشت ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ انجیر ساڑھے چار تولہ خمیرہ بنفشہ دو تولہ گیارہ ماشہ ترنجبین پانچ تولہ دس ماشہ قدرے پانی ڈال کر جوش دیں اور مل کر صاف کر کے نبات ساڑھے سترہ ماشہ ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ تاکہ قوام گاڑھا ہو جائے پھر ساڑھے چار ماشہ روغن

بادام ملا کر استعمال کریں۔ اگر زیادہ کھانسی کی شکایت ہو۔ تو اس کے لئے کوئی حب یا لعوق (مندرجہ بیاض کریمی) کھلائیں۔ پیاس کی شدت میں پانی ہرگز نہ دیں۔ یا تو تھوڑی تھوڑی گرم چائے پلائیں۔ یا صرف عرق گاؤزبان نیمگرم حلق تر کرنے کے لئے دو چار گھونٹ کبھی کبھی دے سکتے ہیں۔ اگر مریض کی دماغی حالت خراب ہو جائے اور وہ بہکی باتیں کرنے لگے۔ تو اس کا جلد تدارک کریں۔ ورنہ سرسام ہونے کا اندیشہ ہے۔ ایسی حالت میں صرف ٹھنڈے پانی یا بکری کے دودھ میں رومال تر کر کے سر پر رکھیں اور اس کو بار بار تر کرتے رہیں۔ یا سرکہ چھ ماشہ اور روغن گل دو تولہ میں رومال تر کر کے رکھیں۔ **غذا**۔ پہلے شوربا یا آش جو جس میں ملٹھی اور لسوڑیاں جوشائی ہوں۔ کھلاتے رہیں۔ افاقہ کے بعد شوربا یا دال چپاتی دے سکتے ہیں۔ ثقیل اشیاء اور قابض چیزوں سے پرہیز رہے۔ لہسن پیاز اور شلغم مچھلی بھنڈی آلو۔ اور ماش کی دال بھی مضر ہے۔

ذات الریہ (پھیپھڑے کا ورم) نمونیہ

اس مرض میں خاص پھیپھڑے کی ساخت میں ورم اور سوزش ہوتی ہے **علامات** لرزے کا شدید بخار۔ نبض نہایت تیز۔ سانس بھی تیز۔ سینے میں اور اس کے مقابل پشت میں درد۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی جس میں پھر لیس دار بلغم نکلنے لگتا ہے۔ شدت کی کمزوری عارض ہو جاتی ہے۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کی علامات میں فرق یہ ہے کہ مقدم الذکر میں چھاتی کا درد شدید اور بخار خفیف ہوتا ہے مگر موخر الذکر میں اس کے برعکس درد خفیف اور بخار شدید ہوتا ہے **اسباب**۔ عیش و عشرت کی زندگی سرد ہوا سستی۔ کمزوری۔ لاغری۔ تغیرات موسم۔ سردی لگنا۔ سینے پر چوٹ لگنا یا کوئی زخم ہونا بعض امراض مثلاً وجع مفاصل۔ نقرس۔ آتشک یہ مرض بھی اب متعدی مانا جاتا ہے۔

علاج۔ ذات الجنب کے مرض میں جو احتیاطیں لازم ہیں۔ اس مرض میں بھی ان کی رعایت ضروری ہے۔ درد کے مقام پر السی کی پلٹس باندھیں۔ یعنے قدرے السی باریک کر کے اس کے ہموزن گیہوں کا آٹا شامل کر کے ذرا سہاگہ باریک کر کے شامل کر دیں۔ اور مناسب مقدار میں پانی ڈال کر لئی کی طرح پکالیں۔ پھر ایک کاغذ کے گول ٹکڑے پر پھیلا کر گرما گرم درد کے مقام پر رکھ کر باندھ دیں۔ یا یہ **قیروطی** استعمال کریں۔ **قیروطی** جو ذات الجنب

اور ذات الریہ دونوں میں مفید ہے۔ موم سفید ڈیڑھ تولہ اور روغن گل دو تولہ گرم کرکے درد کے مقام پر مالش کریں۔ اور اس پر لوگرڈ باندھ دیں۔ پندرہ منٹ کے بعد عنب الثعلب تخم خطمی السی ہر ایک چھ ماشہ قدرے پانی میں گھوٹ کر دو دو تولہ روغن گل اور موم زرد کو پگھلا کر اس میں آمیختہ کرلیں۔ اور کپڑے پر پھیلا کر نیمگرم مقام ماؤف پر چپکا دیں۔ اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔ **مطبوخ** بنفشہ گاؤزبان خطمی خبازی اصل السوس ہر ایک پانچ ماشہ عناب نودانہ سپستان گیارہ دانہ سب کو جوشا کر اور شربت بنفشہ بقدر دو تولہ صبح و شام پلائیں۔ ذات الجنب کا طریق علاج تقریباً اس مرض میں بھی مفید ہے اور بخار قبض علامات دماغ اور پیاس وغیرہ عوارض کی تدبیر بھی ذات الجنب کی طرح کریں **غذا** آش جو میں عناب و سپستان پکا کر دیں۔ یا حریرہ سبوس گندم میں عناب وغیرہ پکا کر کھلائیں۔ پرہیز مثل ذات الجنب ؎

سعال
کھانسی — برنکائٹس

کھانسی پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں میں سوزش ہو جانے سے عارض ہوتی ہے **علامات** سینے کی ہڈی کے نیچے خراش ہوتی ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے۔ بار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ جو سوتے وقت زیادہ ہو جاتی ہے۔ سفید زردی مائل اور کبھی لیسدار میلے رنگ کا بلغم نکلتا ہے۔ کبھی اسکے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ کھانسی عموماً سردی کے موسم میں زیادہ ہوتی ہے۔ مگر بعض گرم مزاج نوجوانوں کو گرمی خشکی کی وجہ سے موسم گرما میں بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے اور اس میں بلغم نہیں نکلتا اس قسم کی کھانسی کا اگر تدارک نہ کیا جائے۔ تو پھیپھڑے میں زخم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ **اسباب** سردی لگنا۔ دماغ سے رطوبات کا سینہ پر گرنا۔ گرد و غبار وغیرہ خراشدار اشیاء کا ہوائی نالیوں میں جا کر خراش کرنا۔ بعض امراض میں خون کا زہریلا ہو کر پھیپھڑے کی نالیوں میں سوزش پیدا کرنا۔ مثلاً پیشاب یا حیض کی رکاوٹ۔ قبض خسرہ آتشک وجع مفاصل۔ بعض قسم کے بخار وغیرہ۔

علاج۔ اگر پھیپھڑے میں بلغم زیادہ ہو جانے سے یہ عارضہ ہو۔ تو گاؤزبان گل گاؤزبان اصل السوس مقشر ہر ایک پانچ ماشہ عناب پانچ دانہ پانی میں جوشا کر صاف کرکے دو تولہ نبات ڈال کر صبح و شام پلائیں۔ اور رات کو سوتے وقت لعوق سپستان (مندرجہ بیاض

کریمی) عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں جوشاکر پلادیا کریں۔ اگر نزلہ کی وجہ سے کھانسی ہو۔ تو گل بنفشہ تخم خطمی تخم خبازی ہرایک سات ماشہ گاؤزبان اصل السوس مقشر ہرایک پانچ ماشہ عناب پانچ دانہ سپستان نودانہ پانی میں جوشاکر مل چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملاکر صبح وشام پلاتے رہیں۔ اگران دواؤں سے فائدہ نہ ہو۔ تریاق النزلہ (مندرجہ ادویہ نزلہ بیاض کریمی) یا شربت خشخاش جس میں بزرالبنج شامل ہو (مندرجہ ادویہ سعال بیاض کریمی) یا کوئی لعوق (مندرجہ بیاض کریمی) استعمال کریں۔ نزلی کھانسی کا علاج خاص فکرواہتمام سے کرنا لازم ہے ورنہ اس سے سل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر گرمی وخشکی کی وجہ سے کھانسی ہو۔ تو وہ دوائیں مفید ہوں گی۔ جو بحت الصوت میں استعمال کیجاتی ہیں۔ یا گوند کتیرا رب السوس ایک ایک ماشہ باریک پیسکر خمیرہ خشخاس سات ماشہ ملاکر کھلائیں۔ اوپر سے گاؤزبان تین ماشہ کوکنار ایک عدد عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں شیرہ نکال کر شربت خشخاش دو تولہ شامل کرکے پلائیں اور اس نسخہ کا استعمال صبح وشام ہوتا رہے اگر خشکی زیادہ ہو تو تخم خیارین۔ تخم خرفہ مغز تخم کدوے شیریں ہرایک تین ماشہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں شیرہ نکال کر شربت خشخاش دو تولہ شامل کرکے صبح وشام پلائیں **حب**۔ جو ہرقسم کی کھانسی کو مفید ہیں خصوصاً نزلی کے لئے رب السوس صمغ عربی کتیرا شکر تیغال مغز بادام تخم خشخاش سفید ہرایک چھ ماشہ افیون زعفران ہرایک دو ماشہ سب کو پیس کر گاؤزبان کے لعاب میں گولیاں بقدردانہ مونگ بنالیں۔ بوقت ضرورت ایک دو گولی منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔ **دوا**۔ گرمی خشکی کی کھانسی کے لئے مفید ہے گوندبول کتیرا رب السوس شکر تیغال ہرایک ایک ماشہ پیسکر خمیرہ خشخاش میں ملاکر کھلائیں۔ اور اوپر سے بہدانہ تین ماشہ عناب پانچ دانہ سپستان نودانہ پانی میں جوشاکر شربت بنفشہ دو تولہ ملاکر پلائیں۔ اور صبح وشام اس کا استعمال رکھیں **دوا** ہرقسم کی کھانسی کا مجرب علاج ہے۔ چرچرہ کا ایک پودہ شاخ وبرگ اور بیخ وتخم سمیت خشک کرکے جلائیں اور اس کی خاکستر کو دس سیر پانی میں جوشائیں جب ایک سیر پانی رہ جائے تو نصف پانی اور نصف تہ نشین خاکستر الگ کرکے اس میں ڈھائی پاؤ فلفل دراز کھرل کرکے کنار دشتی کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی ہرروز بوقت صبح کھلائیں۔ باقی ماندہ پانی اور راکھ میں آدھ سیر اجوائن دیسی ڈال کر رکھیں۔ اور سوتے وقت ایک پھنکی بھر کھلا دیا کریں۔ **دوا**۔ کھانسی کے لئے مفید ہے۔ رب السوس سہاگہ

حب الآس کاکڑا سنگی سب کو مسادی کوٹ کر ایک کوزہ گلی میں ڈال کر منہ بند کر کے تنور میں دبا دیں صبح کو نکال کر دواؤں کو باریک پیس کر رکھیں۔ اور اس میں سے کسی قدر پان میں رکھ کر کھلائیں

دوا کھانسی کے لئے نہایت نافع ہے فلفل نانخواہ دار فلفل نمک لاہوری نمک سیاہ سہاگہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ برگ اڑوسہ گیارہ عدد مٹی کے کوزہ میں رکھ کر اس کا منہ بند کر کے آگ میں رکھیں۔ پھر سوختہ دواؤں کو نکال کر پیس کر رکھیں اور ہر روز بقدر چار سرخ پان میں رکھ کر کھلائیں **غذا** بکری کا گوشت چپاتی مونگ یا ارہر کی دال بھجوے یا پالک کا ساگ اور اچار چٹنی وغیرہ ہر قسم کی ترشی اور گڑ تیل کی پکی ہوئی اشیاء سے پرہیز رہے۔

نفث الدم
خون تھوکنا — ہیماپ ٹیسس

منہ سے خون آنے کی کئی وجوہ ہیں۔ یا تو مسوڑوں سے یا حلق سے خون آتا ہے یا معدہ سے آتا ہے۔ یا فضائے سینہ سے یا خاص پھیپھڑے سے آتا ہے۔ اس میں خطرناک صورت سب سے آخری ہے اور اسی کا علاج بیان کرنا یہاں مقصود ہے **علامات**۔ جو خون منہ کے کسی حصے سے آتا ہے وہ تھوک میں مل کر آتا ہے۔ حلق کا خون کھنگار کے ساتھ آتا ہے۔ اور اس سے گلے میں خراش اور دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ مری یا معدہ کا خون سیاہی مائل ہوتا ہے اور قے کے ذریعہ آتا ہے۔ اس میں کسی قدر غذا بھی ملی ہوتی ہے اور معدہ کے مقام پر جلن محسوس ہوتی ہے فضائے سینہ کا خون شدت کی کھانسی کیساتھ آتا ہے۔ اور وہ منجمد اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سینے میں کسی قدر درد بھی محسوس ہوتا ہے مگر پھیپھڑے کا خون رقیق سرخ اور کف دار ہوتا ہے یہ بھی کھانسی کے ساتھ نکلتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا **اسباب** پھیپھڑے کا خون زیادہ تر سل کے مرض سے اور کبھی ذات الریہ یا شدید کھانسی یا طاعون سے بھی آتا ہے۔ کسی اتفاقی وجہ سے پھیپھڑے کی رگ کے پھٹ جانے سے بھی خون نکلتا ہے۔

علاج۔ عام حالات میں تو سل وغیرہ اصل مرض کا علاج کرنا چاہیے۔ لیکن اگر یکبارگی پھیپھڑے یا فضائے سینہ سے بہت سا خون نکل کر مریض کے ضعف اور غشی کا باعث ہو۔ تو فوراً مریض کو ایک سرد کمرے میں آرام سے خاموش لٹائیں۔ اس کے سر کو اونچا رکھیں۔ اسے بولنے اور حرکت کرنے نہ دیں۔ صندل کو گلاب میں گھس کر اور اس

میں پارچہ تر کر کے سینہ پر رکھیں اور کہربا دم الاخوین بسد صمغ عربی ہر ایک دو ماشہ کافور
افیون ہر ایک ایک جو بھر سب کو باریک کر کے شربت انجبار اور بارتنگ کے پانی میں ملا
کر پلائیں **سفوف** جو نفث الدم کے لئے مفید ہے صمغ عربی کتیرا طباشیر دم الاخوین شادنج
عدسی نشاستہ شاخ گوزن سوختہ کہربائے شمعی گل ارمنی سنگ جراحت ہر ایک تین ماشہ
سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔ خوراک تین ماشہ ہمراہ آب تازہ **لعوق** کتیرا۔
صمغ عربی نشاستہ کہربا گل ارمنی ہر ایک ایک ماشہ باریک کر کے شربت خشخاش دو تولہ میں ملائیں
اور چٹائیں اور اس کے بعد خرفہ چھ ماشہ کا شیرہ پانی میں نکال کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر
پلائیں۔ **غذا**۔ شدت مرض میں نرم اور ہلکی غذا مثلاً جو کا اوبالا ہوا پانی دیں۔ اور افاقہ میں
مغز خیارین کی کھیر ساگو دانہ مونگ کی دال کا پانی مونگ کی نرم کھچڑی یا گیہوں کا دلیا دیا
جائے زیادہ قوت آنے لگے تو چپاتی کیساتھ شوربا کدو بھنڈی توری کی ترکاری دے
سکتے ہیں جس میں مرچ مصالحہ کم ہو۔ اور شراب خوری چائے نوشی گرم تیز شیرینی اور نمکین
غذاؤں اور مصالحدار کھانوں اور اچار چٹنی سے پرہیز واجب ہے شدید حرکات دوڑ
دھوپ محنت مشقت اور کثرت جماع بھی مضر ہے۔

قلب کے امراض

دل کی مختصر تشریح

دل ایک عضو رئیس ہے جو سپاری کی سی شکل کا جڑ کی طرف سے موٹا اوپر سے نکیلا اور
اور اندر سے خانہ دار ہوتا ہے روح حیوانی اسی سے متعلق ہے یعنے انسان اور باقی تمام
جانداروں کی زندگی کا مدار اسی پر ہے **دل کا مقام** دل سینے میں دونوں پھیپھڑوں کے درمیان
ترچھے طور پر الٹا لٹکتا ہے۔ یعنے اس کی جڑ اوپر ذرا پیچھے دائیں طرف کو ہوتی ہے جہاں

دوسری پسلی کی کرّی سینے کی ہڈی سے ملتی ہے
اور اس کی نوک نیچے ذرا سامنے بائیں طرف
کو پانچویں اور چھٹی پسلیوں کے درمیان اور
بائیں چھاتی کی بھٹنی سے تقریباً ڈیڑھ انچ
نیچے اور ایک انچ اندر کو ہوتی ہے **اذن**
اور بطن دل کے دو حصے ہوتے ہیں دایاں اور
بایاں اور ان دونوں حصوں کو ایک درمیانی
دیوار الگ کرتی ہے ہر حصہ دو خانوں میں منقسم
ہے - اوپر کا سکڑا خانہ اذن القلب (دل کا کان)
اور نیچے کا فراخ خانہ بطن القلب (دل کا پیٹ)
کہلاتا ہے - دائیں طرف کے دونوں اذن
اور بطن کے مابین ایک سوراخ ہے اور ان کے
اندر سیاہ رنگ کا وریدی خون ہوتا ہے - بائیں
جانب کے اذن و بطن کو بھی ایک سوراخ ملاتا ہے مگر ان میں سرخ شریانی خون ہوتا ہے
شریان الریہ - اورطی دل کی تصویر کو غور سے دیکھو دایاں اذن نیل شاہ
رگوں کا مجمع ہے دائیں بطن سے شریان الریہ شروع ہوتی ہے - جس کے ذریعہ دل
سے سیاہ خون پھیپھڑوں میں جاکر صاف ہوتا ہے بائیں اذن میں دونوں پھیپھڑوں کی دو
دو وریدیں ختم ہوتی ہیں اور بائیں بطن سے شریان اورطی شروع ہوتی ہے جسکے ذریعے سے
صاف خون تمام جسم کی پرورش کے لئے جاتا ہے **دل کا فعل** ہر جاندار کا مایہ حیات
خون ہے اور خون کی داد وستد کا سارا سلسلہ دل ہی کے قبضہ اختیار میں ہے
لہٰذا دل سارے جسم کا گویا میر سامان ہے وہ ہر وقت جسم کے گندے خون کو ورید دل
کے توسل سے سمیٹتے اس خون کو پھیپھڑوں کی مدد سے صاف کرنے اور پھر صاف و
صالح خون کو شریان اورطی کے ذریعے سے اطراف جسم میں تقسیم کرنے میں مصروف
ہے - خون کے متعلق دل کے اس داد وستد کے فعل کو دوران خون کہتے ہیں اس کی
تفصیل کو سمجھنے کے لئے ذیل کی تصویر کو غور سے دیکھو :-

دوران خون

تم نے کبھی ربڑ کی پچکاری کو غور سے دیکھا ہوگا۔ جب اس کی تھیلی کو دبا کر اس کی ٹونٹی پانی میں رکھ دیجائے۔ اور تھیلی سے دباؤ اٹھا لیا جائے تو تھیلی پھیل کر پانی کو اپنے اندر کھینچ لیتی ہے۔ پھر جب دوبارہ اس کو دبایا جائے۔ تو سکڑ کر اس پانی کو دھار کی صورت میں چھوڑ دیتی ہے۔ دل کے اذن اور بطن بھی پچکاری کی تھیلی کی طرح مسلسل سکڑتے پھیلتے اور خون کو چھوڑتے اور سمیٹتے رہتے ہیں اور ان کے اس فعل سے دوران خون کا سلسلہ قائم ہے دل کے دونوں اذن اکٹھے پھیلتے ہیں اور دونوں بطن اکٹھے سکڑتے ہیں جب دونوں اذن پھیلتے ہیں تو دائیں اذن میں اوپر نیچے کی شاہ رگوں کے ذریعے سے جسم کا کثیف اور سیاہ خون آجاتا ہے اور بائیں اذن میں پھیپھڑے کی وریدوں کے ذریعے سے صاف و سرخ خون آتا ہے پھر دائیں اذن کا سیاہ خون درمیانی سوراخ کے راستے دائیں بطن میں اور بائیں اذن کا سرخ خون بائیں بطن میں چلا جاتا ہے۔ ہر اذن و بطن کے درمیانی سوراخ میں اس قسم کی کواڑی لگی ہے کہ خون اذن سے بطن میں جا تو سکتا ہے مگر واپس نہیں آسکتا۔ اور جب دونوں بطن سکڑتے ہیں تو دائیں بطن کا خون شریان الریہ کے ذریعہ سے پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے چلا جاتا ہے۔ جہاں پھیپھڑوں کی عروق شعریہ میں دورہ کرتے ہوئے اس کا دخانی مادہ خارج اور ہوا کا جزو آکسیجن اس میں جذب ہو کر وہ صاف و سرخ ہو جاتا ہے۔ اور بائیں بطن کا خون بذریعہ

اور طح تمام جسم میں غذا بننے کے لئے جاتا ہے دل کے سکڑنے اور پھیلنے کی یہ حرکت ایک لمحہ سے بھی تھوڑے عرصے میں پوری ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح تمام اطراف بدن کا وریدی خون دل کے دائیں اذن وبطن سے ہو کر پھیپھڑے میں جا کر سرخ ہو جاتا ہے۔ اور پھیپھڑے سے واپس آ کر دل کے بائیں اذن وبطن سے گزرتا اور سارے جسم میں شریانوں کی راہ سے پہنچتا ہے اور خون کا یہ کامل دورہ سارے جسم میں ایک منٹ سے بھی تھوڑے عرصہ میں ہو جاتا ہے ٭

غشی

دل ڈوبنا

سینکوپی

علامات۔ سر گھومنا۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جانا۔ چہرہ کی زردی۔ نبض اور سانس کی کمزوری۔ کبھی ماتھے پر سرد پسینہ آنا۔ ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا۔ بیہوشی۔ کبھی سر میں خون کے اجتماع سے بھی بیہوشی ہو جاتی ہے۔ اس میں اور غشی کی بیہوشی میں بڑا فرق ہے اور دونوں کا علاج ایک دوسرے کے برعکس ہے۔ لہذا خیال رہے کہ غشی میں مریض کا چہرہ سر کی طرف خون کی کمی کے سبب سے ہوتا ہے۔ نبض اور سانس کمزور اور جسم پسینہ سے تر بتر ہوتا ہے۔ اور دماغی اجتماع خون کی بیہوشی میں چہرہ اور آنکھیں کثرت خون کے سبب سے سرخ نبض پُر اور سانس خراٹے سے آتا ہے **اسباب**۔ کمزوری کسی اور مرض کی شدت۔ نازک مزاجی خوف رنج وغم۔ جسم سے زیادہ خون نکل جانا وغیرہ۔

علاج۔ مریض کو فوراً لٹا دیں۔ سر کو باقی جسم سے ذرا نیچا رکھیں تا کہ خون بآسانی دماغ کی طرف آئے۔ سر اونچا رکھنا خطرناک ہے۔ اور گریبان کی بندش کھول دیں۔ سر اور چہرہ پر گلاب آمیختہ پانی یا خالص ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں ایک شیشی میں چونہ تلعی اور نوشادر ہموزن ڈال کر اس میں پانی ڈالیں اور ہلا کر شیشی کا منہ مریض کی ناک کے پاس رکھیں۔ یا نیز سرکہ سونگھائیں۔ یا مرچ کی نسوار دیں۔ دواء المسک یا یاقوتی مناسب گلاب یا عرق کیوڑہ میں حل کر کے حلق میں ٹپکائیں۔ افاقہ کے بعد اصل سبب کو دریافت کر کے اس کا تدارک کریں۔ طبیب نے ساقین پر سنگیاں کھچوانا، پاشویہ کرنا اور ہاتھ پاؤں کا ملنا یا ان پر گرم بوتلیں پھیرنا جو لکھا ہے سو یاد رہے کہ یہ دماغ کے اجتماع خون کی بیہوشی میں مفید ہے۔ غشی میں مضر ہے۔ **غذا و پرہیز**۔ افاقہ کے بعد شوربا یخنی دودھ مکھن۔ بالائی۔

نان یا دلیہ خشکہ کھچڑی۔ دال چپاتی کھلائیں۔ اور میوجات میں سے سیب انگور رنگترہ وغیرہ
مفرح اشیاء مفید ہیں۔ آلو۔ اروی شلغم گوبھی ماش کی دال وغیرہ دیر ہضم اور نفاخ اشیاء
مضر ہیں +

خفقان
اختلاج قلب۔ دل دھڑکن
پیلپی ٹیشن آف ہارٹ

علامات معمولی جوش وغصہ۔ یا تیز چلنے یا اونچی جگہ چڑھنے سے دل کا دھڑکنے لگنا۔
آنکھوں تلے اندھیرا چھا جانا۔ کبھی بیہوشی کا ہونا **اسباب** سوئے ہضم چائے یا شراب
یا تمباکو بکثرت پینا۔ کثرت جماع۔ جلق کثرت محنت دماغی وجسمانی رنج وغم۔ نازک مزاجی
کمزوری بعض اعصابی بیماریاں مثلاً اختناق الرحم۔ صرع۔ رعشہ جنون وغیرہ۔

علاج۔ اگر یہ عارضہ معدہ کے کسی نقص سے ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں۔ عرق بادیان
عرق پودینہ تین تین تولہ عرق الائچی عرق اجوائن عرق دارچینی ہر ایک دو تولہ سب کو
ملا کر دو تولہ مصری شامل کر کے پلائیں اگر ضعف قلب یا جسمانی کمزوری اس کی باعث ہو تو
عرق کیوڑہ عرق بیدمشک گلاب عرق گاؤزبان عرق کاسنی شربت نیلوفر شربت صندل۔
شربت انار شربت انناس مربائے آملہ مربائے سیب مربائے گاجر مربائے بہی۔ خمیرہ
گاؤزبان خمیرہ صندل خمیرہ مرواریدی مفرح یاقوتی بارد یا دواء المسک بارد وغیرہ ادویہ
میں سے جو میسر ہو ایک دو کو ملا کر استعمال کرائیں۔ یا یہ آسان دوا کریں کہ گاجر کو بھوبل
میں بریاں کر کے چھیل لیں۔ اور اندر سے ہڈی نکال ڈالیں۔ رات کو چھت پر شبنم میں
کھلی رکھ دیں۔ صبح قدرے گلاب اور قند ملا کر کھلائیں گرمی کی وجہ سے جو خفقان ہو
اس میں پہلے بائیں ہاتھ سے فصد باسلیق پھر فصد صافن مفید ہے مربائے آملہ دھو کر
ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے تخم خرفہ کشنیز۔ خشک زرشک ہر ایک چھ
ماشہ آلو بخارا پانچ دانہ گلاب عرق کیوڑہ وعرق گاؤزبان وعرق صندل میں شیرہ نکال
کر شربت انار شیریں شامل کر کے تخم فرنجمشک پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں اور صندل سفید
چھ ماشہ عرق کافور ایک ماشہ قدرے گلاب میں گھس کر سینہ کے مقام قلب پر لیپ
کریں اطبائے کاملین لکھتے ہیں کہ قلب کے امراض میں زیادہ ٹھنڈی دواؤں کے
استعمال میں احتیاط لازم ہے اگر ایسی ضرورت پڑے تو کئیں کچھ گرم ومقوی قلب

دوائیں بھی شامل کر لینی چاہئیں۔ **غذا** شوربا۔ کدو۔ ترئی۔ خرفہ پالک کا ساگ۔ مونگ ارہر کی دال اور چپاتی۔ زردی بیضہ اور مفرح میوے کھلائیں زیادہ لال مرچ کا استعمال اور ثقیل و دیر ہضم اور نفاخ چیزیں مضر ہیں ::

معدہ کے امراض

معدہ کی تشریح

معدہ مشک کی شکل کا وہ عضو ہے جس میں غذا حلق سے اتر کر جاتی ہے اور ہضم ہوتی ہے۔ معدہ پیٹ کی فضا کے بالائی اور وسطی حصے میں ہوتا ہے طول قریباً ۱۲ سے ۱۵ انچ تک اور عرض چار انچ اور خالی حالت میں اس کا وزن سوا گیارہ تولہ کے قریب ہوتا ہے۔ معدہ کے دو سرے اور دو سوراخ ہوتے ہیں۔ بائیں طرف کا سرا چوڑا بڑا اور حجاب حاجز سے نیچے تلی کی طرف ہوتا ہے اس کو تلی والا سرا کہتے ہیں اس سرے کا سوراخ مری کے سوراخ سے ملتا ہے۔ مری کی انتہا اور معدے کے ابتدائی حصے کو فم معدہ کوڑی کہتے ہیں۔ دائیں طرف کا سرا لمبا اور جگر کے نیچے ہوتا ہے۔ اس سرے کا سوراخ اثنا عشری (بارہ انگشتی آنت) کے سوراخ سے ملتا ہے۔ اور اس سوراخ میں ایک کیواڑی لگی رہتی ہے جو آنت میں پہنچتی ہوئی غذا کو واپس نہیں آنے دیتی معدہ کی اندرونی فضا کو قعر معدہ کہتے ہیں۔ معدہ کی ساخت میں چار طبق ہوتے ہیں اوپر کا طبق آبدار جھلی کا ہوتا ہے۔ دوسرا طبق عضلاتی ریشوں سے بنا ہوتا ہے تیسرا

طبق خانہ دار جھلی کا جس میں عروق اور اعصاب ہوتے ہیں چوتھا اندرونی طبق لعابدار جھلی کا جو چکنا اور ملائم ہوتا ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں جن سے معدی رطوبت رستی رہتی ہے یہ رطوبت ایک قدرتی عروق ہے جو غذا میں مل کر اس کو قابل انہضام بناتا ہے۔

معدہ کا فعل جب غذا دانتوں کے ذریعے سے باریک ہو کر معدے میں پہنچتی ہے۔ تو معدہ اس کو ہضم کرنے کے لئے آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہے یہ حرکت معدے کی دیواروں کے سکڑنے پھیلنے سے زمین پر رینگنے والے کیڑے کی حرکت سے مشابہ ہوتی ہے اسلئے حرکت دودی کہلاتی ہے **کیلوس** معدے کی اس حرکت سے غذا ادہر اودہر ہو کر عرق معدی کے مل جانے سے تحلیل ہوتی رہتی ہے حتے کہ تین چار گھنٹے کے عرصے میں وہ جو کے گھلے ہوئے ستو کی سی ہو جاتی ہے۔ اسکو اطبا کی اصطلاح میں کیلوس کہتے ہیں **ماساریقا** معدے سے جگر کی طرف ہزاروں کی تعداد میں نہایت باریک عروق گئے ہیں جن کو ماساریقا کہتے ہیں کیلوس کا لطیف حصہ خون بننے کے لئے ماساریقا کے ذریعے سے جگر میں چلا جاتا ہے اور کثیف حصہ آہستہ آہستہ اثنا عشری آنت میں آجاتا ہے۔ **مرارہ لبلبہ** مرارہ یعنے پتا صفرا کی تھیلی کا نام ہے جو جگر کے ساتھ پیوست ہے اور لبلبہ ایک لمبے غدود کا نام ہے جو تلی سے ملا ہوا ہے اثنا عشری آنت میں دو نالیاں آکر کھلی ہیں ایک نالی پتے کیطرف سے اور ایک لبلبے کی طرف سے جب کیلوس کا کثیف حصہ اس آنت میں آتا ہے۔ تو

ایک قطرہ پتے سے صفرا کا اور ایک قطرہ لبلبے کی رطوبت کا اس آنت میں ٹپکتا ہے ان قطروں کے اثر سے فضلہ کا روغنی جزو الگ ہوکر عروق جاذبہ کے ذریعہ سے آنتوں کی غذا کے لئے پھیلا جاتا ہے اور غلیظ و ناکارہ حصہ براز بن کر خارج ہو جاتا ہے **معدہ کی اہمیت**۔ ہر جاندار کی زندگی کا مدار غذا پر ہے اور غذا کا پہلا انتظام معدہ کے سپرد ہے اگر معدہ کا کام رک جائے تو نہ جگر کو کیلوس ملے گا جس سے وہ خون تیار کرے اور نہ دل کو خون میسر ہوگا جس کو وہ جسم کی پرورش کے لئے تقسیم کرے پس معدہ کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے اکثر امراض معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا قول ہے کہ ساری طب کا نچوڑ یہ ہے کہ معدہ کو اعتدال پر رکھنے کا خیال رہے" **غذا میں احتیاط**۔ اروی بھنڈی وغیرہ چیپ دار اشیاء معدہ کو غلیظ اور اس کے فعل کو کمزور کرتی ہیں۔ ثقیل و دیر ہضم اور نفاخ و منجر غذاؤں کے کثرت استعمال سے بھی پرہیز واجب ہے بھوک سے زیادہ کھانا یا ایک کھانے کے ہضم ہونے سے پہلے دوبارہ کھانا کھانے لگنا معدہ کے لئے مضر ہے کھانا کھاتے ہی سو جانا۔ کچی یا جلی ہوئی یا باسی اور متعفن غذا کھانا یا کھانے کے بعد ضرورت سے زیادہ پانی پی جانا معدہ کے فعل کو خراب کر دیتے ہیں ؏

سوءِ ہضم
بدہضمی۔ تخمہ
ڈسپیپسیا

معدہ کمزور ہوکر غذا کو دیر میں ہضم کرتا ہے۔ یا غذا پوری طرح ہضم ہونے نہیں پاتی کہ فضلہ بن کر خارج ہو جاتی ہے تخمہ خاص اس بدہضمی کو کہتے ہیں جس میں معدہ غذا میں بالکل عمل نہیں کرتا۔ اور وہ جوں کی توں نکل جاتی ہے **علامات**۔ کھانے کے بعد معدہ میں تناوٹ اور بے چینی۔ کبھی متلی او رقے۔ کبھی قبض کبھی سفید دست جن میں غذا بجنسہٖ نکل جاتی ہے کھٹی ڈکاریں۔ منہ میں کھٹا پانی بھر بھر آنا۔ طبیعت سست۔ کبھی درد سر کی شکایت۔ دل کی دھڑکن۔ فم معدہ پر درد کبھی پیشاب میں سفید تلچھٹ تہ نشین ہوتا ہے **اسباب**۔ معدہ میں حرارت کی زیادتی۔ صفرا کی کثرت کچی یا ثقیل غذا یا بادی اشیاء کا زیادہ استعمال کرنا۔ جس سے معدہ میں رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ غذا کے متعلق دیگر بے احتیاطیاں جن کا ذکر پیچھے معدے کے بیان میں گزر چکا ہے۔

علاج۔ اگر کثرت حرارت، یا غلبہ صفرا سے بدہضمی ہو۔ تو پہلے نیمگرم پانی اور سکنجبین ملاکر پلائیں تاکہ قے ہو جائے پھر سماق اور زرشک گھوٹ کر سکنجبین اور شربت انار میں ملاکر پلائیں اور صندل زرد طباشیر اور سماق سرکہ اور گلاب میں گھس کر معدہ پر ضماد کریں۔ پھر کوئی ٹھنڈا مسہل دیکر معدہ کا تنقیہ کریں۔ جس کے لئے تمرہندی چھ تولہ پانی میں جوش کر چھان کر سنامکی سات ماشہ باریک پیسکر اس میں چھڑک کر پلانا مناسب ہے اگر خود بخود دست آتے ہوں۔ تو ان کو بند نہ کریں بلکہ گرم مادہ نکلنے دیں۔ اور طبیعت کی مدد کے لئے بادیان سات ماشہ پوست الائچی سفید پانچ ماشہ پودینہ خشک تین ماشہ گلقند چار تولہ پانی میں جوش کر مل چھان کر سکنجبین چار تولہ ملاکر پلائیں۔ عام حالات میں جوارش کمونی سات ماشہ کھلاکر اوپر سے بادیان پانچ ماشہ گلقند چار تولہ گھوٹ کر چھان لیں۔ اور سکنجبین چار تولہ ملاکر پلائیں۔ اگر خالص برودت سے یا بلغم یا سودا کی وجہ سے بدہضمی ہو تو مصطگی پوست ترنج ہر ایک ایک ماشہ گھوٹ کر دو تولہ گلقند میں ملا کر کھلائیں اور مصطگی سنبل الطیب عود پوست ترنج سرکہ اور گلاب میں گھوٹ کر معدہ پر ضماد کریں اور کمونی اور دواء المسک حار کھلائیں **دوا**۔ تقویت ہاضمہ اور اصلاح معدہ کے لئے مفید ہے۔ سنڈہ ریوند چینی سوڈا بائیکارب ہر ایک تین ماشہ باریک کرکے تین حصہ کرکے ایک ایک حصہ صبح دوپہر اور شام کو کھلائیں اور تین چار روز تک کھلاتے رہیں **سفوف قرنفل** ضعف معدہ بارد کے لئے مجرب ہے قرنفل بادیان ہر ایک ساڑھے دس ماشہ انیسوں مصطگی ہر ایک سات ماشہ زنجبیل ساڑھے تین ماشہ نبات سب کے برابر کوٹ چھان کر رکھیں۔ غذا سے پہلے سات ماشہ کھلا دیا کریں۔

سفوف نمک سلیمانی ہضم طعام کے لئے نافع ہے بھوک کھولتا ہے درد معدہ ریحی کو دفع کرتا ہے نمک سنگ نمک سانبھر نوشادر ہر ایک سات تولہ تخم کرفس نانخواہ فلفل سیاہ زنجبیل قرنفل زیرہ سیاہ جوزبوا بسباسہ ہر ایک ایک تولہ نیمکوب کرکے آدھ سیر خالص سرکہ میں جوش دیں حتے کہ خشک ہو جائے پھر گھوٹ چھان کر رکھیں اگر سفوف کو زردی بیضہ کے ساتھ کھلائیں تو مقوی باہ بھی ہے **غذا** اشدت مرض میں حتے الامکان غذا نہ دیں پھر بتدریج لطیف اور زود ہضم غذا تھوڑی مقدار میں شروع کرکے بڑھاتے جائیں۔ اس وقت نرم کھچڑی۔ شوربا چپاتی مونگ کی دال

وغیرہ نرم غذائیں اور سرکہ یا پودینہ کی چٹنی کھلائیں۔ بادی ثقیل نفاخ اور زیادہ مصالحدار اور گرم اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ آلو۔ اروی بھنڈی خربوزہ کیلا گوبھی بھی مضر ہیں ٭

وجع المعدہ
درد شکم
گیسٹرلجیا

علامات پیٹ کا اپھرنا۔ اس میں جلن کی شکایت۔ کھٹی ڈکاریں۔ معدہ میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہونا۔ متلی کبھی قے آنا۔ اگر ریاح کی وجہ سے درد ہو تو پسلیوں میں کھچاوٹ بھی ہوتی ہے **اسباب** خرابی ہضم۔ قبض ریاح کا پیدا ہونا۔ زیادہ خوری جسمانی کمزوری۔ عورتوں میں بلوغ کے وقت حیض کی بندش باؤ گولہ۔

علاج خفیف درد میں سوڈا واٹر کی ایک بوتل پلانا کافی ہے۔ یا جوارش کمونی سات ماشہ عرق بادیان بارہ تولہ کے ساتھ کھلائیں شدت درد میں کسی تدبیر سے قے کرائیں معدہ کے مقام پر گرم بوتل سے ٹکور کریں اور درد کے مقام پر رائی کا پلستر پندرہ منٹ تک لگائیں اور سنائے مکی پانچ ماشہ تربد موصوف تین ماشہ گلقند میں ملاکر عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں یا روغن بید انجیر ایک تولہ عرق بادیان چھ تولہ ملاکر پلائیں۔ اور روغن مذکور نیمگرم پیٹ پر ملیں۔ اور سبوس گندم اور نمک کے ساتھ ٹکور کریں۔ اگر کثرت ریاح یا فساد غذا سے یہ درد ہو تو جوارش کمونی سات ماشہ کھلاکر اوپر سے بادیان پانچ ماشہ تخم کشوث تین ماشہ عرق بادیان بارہ تولہ میں شیرہ نکال کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ شامل کرکے نیمگرم صبح و شام پلائیں سفوف نمک سلیمانی (مندرجہ بیان سوء الہضم) بھی کھلانا مفید ہے اگر قبض ہو۔ تو کوئی قبض کشا دوا دیں۔ یا برگ سنائی اور نمک سیاہ بوزن سفوف بنالیں۔ اور چھ ماشہ سفوف ہمراہ گلاب دس تولہ یا عرق بادیان بارہ تولہ کھلائیں۔ فوراً دست آکر آرام ہوجائیگا انشاء اللہ اگر کسی خلط حار کی حدت سے معدہ میں درد ہو۔ تو آلو بخارا پانچ دانہ زرشک پانچ ماشہ عرق بادیان بارہ تولہ میں شیرہ نکال کر چار تولہ شربت انار شامل کرکے پلائیں گلاب کو گرم کرکے اس میں کپڑا تر کرکے پیٹ پر ٹکور کریں اور مادہ کے نضج کے بعد کوئی ٹھنڈا اسہل دے کر تنقیہ کریں **سفوف** ہر قسم کے درد معدہ کے لئے مفید ہے نوشادر شورہ قلمی ہر ایک ساڑھے تین تولہ نمک سیاہ نمک خوردنی نمک لاہوری ہر ایک پانچ تولہ زنجبیل فلفل سیاہ دار فلفل ہر ایک سوا تولہ کف دریا جوکھار ہر ایک دو

تولہ جوز بوا لبباسہ ہر ایک پانچ ماشہ خوراک ایک ایک ماشہ بحالت درد۔
مطبوخ درد معدہ بارد کے لئے مجرب ہے کا مچھل ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک پانی میں جوشا کر نبات ڈال کر پلائیں **دوا** درد معدہ بارد کے لئے عجیب الاثر ہے۔ جدوار بنفسجی ایک دو ماشہ عرق گاؤزبان اور عرق بادیان میں یا عرق بید مشک اور گلاب میں گھوٹ کر نہار پلائیں اگر نارجیل دریائی بھی ملائیں تو زیادہ مفید ہے **لعوق** ہر قسم کے درد معدہ کے لئے مفید ہے بزرالبنج کی خاکستر اور زنجبیل ہموزن اور دونوں کے برابر دار چینی باریک کر کے شہد میں ملا کر بقدر چار ماشہ چاٹیں غذا و پرہیز مثل سوء الہضم۔

ہیضہ۔ کالرا

یہ ایک شدید وبائی مرض ہے جس میں مریض قے اور دستوں کی شدت سے آناً فاناً نڈھال اور مضمحل ہو کر راہی عدم ہو جاتا ہے۔ اور وبا زدہ بستی کے لوگ طاعون کی طرح دیکھتے دیکھتے کے بعد دیگرے مبتلائے ہیضہ ہوتے جاتے ہیں۔ **علامات منذرہ** جب ایک بستی اس وبا میں مبتلا ہو۔ تو اس کی تمام ہوا میں اس کے زہر کا اثر شامل ہوتا ہے اس لئے ہر شخص جو اس ہوا میں سانس لے رہا ہے خواہ وہ کیسا ہی تنومند۔ تندرست اور اپنے آپ پر مطمئن ہو اس کو اس مرض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ **خصوصاً** جس شخص میں مفصلہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک یا سب پائی جائیں۔ اس کے مبتلائے مرض ہونے کا قوی احتمال ہے۔ لہذا اس کا فوراً تدارک کرنا چاہئے (۱) بھوک کا کم یا بند ہو جانا (۲) پیاس کا زیادہ ہو جانا (۳) متلی۔ فساد ہضم (۴) طبیعت میں گھبراہٹ اور بے چینی (۵) پست ہمتی چہرہ کی بے رونقی (۶) دل کی اداسی اور واقعات وبا سے خوف اگر ان ایام میں کسی شخص پر اس وبا سے خوف و دہشت طاری ہو یا معمول سے زیادہ مرتبہ اجابت یا ایک دو دست آ جائیں۔ تو اس کے تدارک میں غفلت نہ کرنی چاہئے دیگر ایام میں یہ باتیں معمولی اور ناقابل التفات ہوتی ہیں مگر وبائے ہیضہ کے ایام میں اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ چند ساعت کے اندر یہ امور پیغام موت بن جاتے ہیں۔ **علامات مرض** ہیضہ کے بیماری کی حالت لحہ بلحہ متغیر ہونے کے اعتبار سے اس کو تین درجوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر درجے کی الگ الگ علامات ہیں۔ **پہلے درجے** میں درد شکم اور دست۔ دستوں میں پہلے فضلہ

پھر چاولوں کی پچھ کے سے سفید دست آتے ہیں۔ پھر قے شروع ہو جاتی ہے۔ جس میں پہلے غذا نکلتی ہے پھر صفراوی زرد قیئیں اور اس کے بعد سفید قیئیں آتی ہیں **دوسرے درجے** میں علامات شدید۔ دست و قے کی زیادتی۔ پیاس کی شدت۔ ہاتھ پاؤں میں تشنج۔ بے چینی اور گھبراہٹ پی ہوئی چیز محاً الٹ جاتی ہے **تیسرے درجے** میں خون کی رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ اور اس کے گاڑھے اجزا کے رگوں میں منجمد ہو جانے سے بدن پر جابجا نیلگون سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ حرارت جسم کم ہو جاتی ہے۔ مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔ بولنا مشکل سانس لینا دشوار۔ بدن ٹھنڈا۔ چہرہ خشک و لاغر۔ آنکھیں دبی ہوئیں اور ان کے گرد نیلگون حلقے ہونٹ نیلے۔ چہرے پر مردنی۔ نبض نہایت دھیمی۔ پیشاب بند بعض اوقات دست اور قے بھی بند ہو جاتے ہیں۔ اس درجے کے بعد مریض کی موت اور زندگی کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر اس کی زندگی باقی ہے۔ تو اس درجے کے بعد علامات میں تخفیف بدن گرم اور نبض میں حرکت پیدا ہونے لگتی ہے۔ مریض سو جاتا ہے۔ یا اس کو بخار ہو جاتا ہے۔ چہرہ پر تازگی آ جاتی ہے اور آناً فاناً صحت بحال ہونے لگتی ہے **اسباب** ہیضہ کی دو قسمیں ہیں امتلائی اور وبائی۔ علامات دونوں کے یکساں ہیں مگر اسباب میں فرق ہے۔ ہیضہ امتلائی کا سبب زیادہ خوری۔ یا کھانے کے متعلق کوئی دوسری بے احتیاطی ہوتی ہے۔ جس کا ذکر بدہضمی کے بیان میں گزر چکا ہے۔ اور وہ نسبتاً کم خطرناک ہوتا ہے۔ ہیضہ وبائی میں یہ ضروری نہیں کہ محض کھانے میں بے احتیاطی ہی اسکا باعث ہو۔ بلکہ ہوا پانی اور غذا کی وہ سمیت اس کی باعث ہوتی ہے۔ جو ان ایام میں وبا کی تاثیر سے پیدا ہو جاتی ہے۔ ان دنوں میں وبا زدہ مقام کے کوؤں کا پانی اس تاثیر سے مسموم ہو جاتا ہے۔ غلوں۔ غذاؤں۔ پھلوں ترکاریوں میں بھی یہ خرابی اثر کر جاتی ہے۔ اور ان کے کھانے پینے سے تندرست اشخاص جو اگرچہ کھانا کھاتے ہیں بڑے محتاط اور قوی الہضم ہوں ہیضے میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ ہاں کھانے میں بے احتیاطی جو بدہضمی کی باعث ہو جائے۔ وہ بھی ہیضہ وبائی میں مبتلا ہونے کی ایک محرک بن سکتی ہے۔

حفظ ماتقدم گھر باہر گلی کوچے کی صفائی۔ گھر میں دافع تعفن ادویہ کا استعمال اور دیگر ان تمام ہدایات پر عمل کیا جائے۔ جو طاعون کے بیان میں درج کی گئی ہیں ان ایام میں کافور اپنے پاس رکھنا اور قدرے پیپہ اور نارجیل دریائی گلاب میں گھس کر

روزانہ پی لینا چاہئے سرکہ و پیاز کا استعمال بھی مفید ہے پیاس کے وقت لیموں کی سکنجبین یا آب انار نبات سے شیریں کر کے پینا مفید ہے۔ معدہ کو کسی وقت بالکل خالی نہ رکھیں اور پیٹ بھر کر کھانا بھی نہ کھائیں نفاخ و دیر ہضم اور ثقیل اشیاء سے اجتناب لازم سمجھیں۔ مریض کے قے اور دست پر جلدی مٹی ڈال دیں اور ساتھ کے ساتھ باہر آبادی سے دور گراتے رہیں۔ مریض کے پاس غیر ضروری اشخاص دیر تک نہ بیٹھیں۔ مریضوں کی حالت دیکھ کر نہ گھبرائیں۔ متوکل بخدا ہو کر اپنا فرض بجالاتے رہیں۔ اور ہمت و استقلال کے پاؤں میں لغزش نہ آنے دیں۔

علاج قے اور دست کے جاری ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت مادہ مرض کو ان دو راستوں سے دفع کرنے کے لئے جد و جہد کرتی ہے۔ لہٰذا ابتدائے مرض میں دست اور قے کو بند نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ سمیت مرض اعضائے رئیسہ پر سرایت کر کے ہلاکت مریض کی باعث ہوگی بلکہ طبیعت کو اخراج مادہ میں مدد دینی چاہئے۔ جس کے لئے فوراً بادیان چھ ماشہ پودینہ الائچی خورد ہر ایک تین ماشہ گلقند دو تولہ پانی میں گھوٹ چھان کر پلانا مفید ہے۔ اگر شدت مرض میں قے اگر غشی ہو جائے اور دانتی لگ جائے تو پاشویہ کریں۔ گلاب میں کافور گھس کر منہ اور سینہ پر چھڑکیں نارجیل دریائی جدوار بنفشجی پپیتا ولایتی ہر ایک ایک ماشہ گلاب میں گھس کر کسی تدبیر سے حلق میں ٹپکائیں۔ اگر ہاتھ پاؤں میں تشنج عارض ہو تو گھی میں کپڑا چرب کر کے معدہ کے عضلات پر رکھیں۔ قے اور دست کی کثرت میں زہر مہرہ انار دانہ بریان پوست ترنج ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شربت انار شیریں دو تولہ میں ملا کر چٹنی بنائیں اور تھوڑی تھوڑی چٹائیں **حب مدار** ہیضہ کے لئے از حد مفید ہیں نوراً ہاتھ پاؤں گرما کر طبیعت بحال ہو جاتی ہے اور دست بند ہو جاتے ہیں پوست بیخ آکھ گل آکھ تخم مرچ سرخ ہلدی چونہ خوردنی ہر ایک مساوی آب ادرک یا آب پودینہ میں حب بمقدار نخود بنالیں۔ ایک ایک گھنٹہ بعد ایک گولی ہمراہ گلاب دیں۔ **دوا** ہیضہ وبائی کو نافع اور پیاس اور دست و قے کی دافع ہے الائچی سفید بادیان ہر ایک چھ ماشہ پودینہ نو ماشہ زرچوب ساڑھے چار ماشہ مرچ سیاہ ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی تین ماشہ سب کا ایک پاؤ پانی میں شیرہ نکال کر دو تولہ گلاب شامل کر کے پلائیں **دوا**۔ ہیضہ امتلائی کے لئے مجرب ہے سعد کوفی

ایک تولہ جو کوب کر کے آدھ سیر پانی میں جوشائیں۔ جب نصف رہے تو آدھ پاؤ گلاب ملا کر پلائیں
دوا ہیضہ وبائی کے لئے مفید ہے۔ جس میں نفخ ہو۔ زرشک تین ماشہ سہاگہ بریان
دو ماشہ گھوٹ کر کھلائیں **حب کافور**۔ ہیضہ کی علامات شدیدہ یعنے درجہ دوم
میں مفید ہے کافور تین ماشہ پوست بیخ مدار ڈھائی تولہ فلفل سیاہ صبر زرد تخم لیموں
کاغذی انگوزہ خالص ہر ایک ڈیڑھ تولہ پپیتا ولایتی نارجیل دریائی ہر ایک ایک تولہ
مرکی چھ ماشہ زعفران تین ماشہ ست پودینہ ولایتی تین ماشہ سب کو عرق ادرک میں
پیس کر چنے برابر گولیاں بنالیں ہر دست کے بعد ایک گولی عرق گلاب کے ساتھ دیں
دن میں تین چار سے زائد گولیاں نہ دیں۔ افاقہ کے بعد تقویت کے لئے دواء المسک
وغیرہ مقویات بقدار مناسب کھلائیں **غذا** مرض کی حالت میں مریض کو بالکل
غذا نہ دیں۔ صرف پیاس کی تسکین کے لئے قدرے سوڈا لیمونیڈ یا گلاب اور سکنجبین
برف ڈال کر دیتے رہیں حالت بہتر ہونے پر تھوڑی تھوڑی آش جو برف سے ٹھنڈی
کر کے پلائیں پھر رفتہ رفتہ ساگودانہ نرم کھچڑی اور شوربا ڈبل روٹی یا نرم چپاتی دینے لگیں
غذا کم مقدار میں دیجائے اور رفتہ رفتہ مدت میں اس کی مقدار بڑھائیں تندرست
ہونے پر کچھ عرصہ تک نفاخ اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز رہے ؂

فواق
ہچکی / ہکف

سینے اور پیٹ کے مابین ایک لحمی پردہ حائل ہے۔ جس کو حجاب حاجز کہتے ہیں اس
میں تشنج عارض ہونے سے ہچکی پیدا ہوتی ہے اور یہ معدہ کے فتور کی ایک علامت ہے
اسباب دفعۃً کسی تیز چیز کا کھانا۔ کسی تیز خلط صفراوغیرہ کا معدہ پر گرنا۔ معدہ میں
کثرت ریاح۔ اختناق الرحم ورم معدہ۔ جگر بعض امراض بھی اس کا باعث ہوتے
ہیں۔ بچوں میں زیادہ کھانا کھا جانا۔ معدہ میں دودھ کا پھٹ جانا اس کا سبب ہوتا
ہے۔ بعض شدید امراض کے آخر میں یہ عارضہ ہو جاتا ہے جو ایک بڑی علامت ہوتی ہے
علاج معمولی حالت میں ایک لمبی سانس بھر کر ایک آدھ منٹ دم بند رکھنے یا تھوڑا
سا ٹھنڈا پانی پی لینے سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے اگر ہچکی والے کو غصہ آجائے یا اس کو
کوئی تشویشناک خبر سنا دیجائے تو اکثر فائدہ ہو جاتا ہے شدید حالت میں جب کہ دیر

تک یہ عارضہ زائل نہ ہو۔ اصل سبب دریافت کر کے علاج کریں۔ اگر سردی معدہ یا ریاح اس کا باعث ہو۔ تو جوارش کمونی کھلائیں جس کا نسخہ بیاض کریمی میں درج ہے۔ بھوک پیاس پر صبر کرنا، ہلدی نیم کوفتہ پانی سے نم دے کر چلم میں پلانا یا کویہ ابریشم پر طاؤس پٹ سن کہنہ یا دانہ مونگ میں کوئی چیز چلم میں تمباکو کی طرح پلانا بھی مفید ہے نکچھکنی کی نسوار بھی نافع ہے **لعوق** عود ہندی۔ ٹاٹ کہنہ۔ ریشہ نارجیل سب کو جلا کر شہد میں ملائیں اور چٹائیں **سفوف** ہر قسم کی ہچکی کو مفید ہے اصل السوس مقشر نو ماشہ کوٹ چھان کر چھ ماشہ نبات ملا کر تین حصے کریں۔ اور دن میں تین مرتبہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں **دوا** کلونجی تین ماشہ باریک کر کے قدرے مکھن میں ملا کر کھانے سے پہلے تناول کرائیں **دوا** ہر قسم کی ہچکی کے لئے اکسیر ہے بھنگ دو ماشہ مغز بادام چار عدد گھوٹ کر صاف کر کے پلائیں۔ **فواق یابس** ہچکی کی بدترین اقسام سے ہے جو کسی شدید مرض کے خطرناک انجام کے وقت عارض ہوتی ہے اس کو اطباء لاعلاج کہتے ہیں۔ تاہم تدبیر شرط ہے دودھ اور روغن بادام وغیرہ مرطوب اشیاء پلائیں مغز بادام اور مصری گھوٹ کر مکھن میں ملا کر چٹائیں مکھن اور سفیدی بیضہ معدہ کے مقام پر طلا کریں **فواق اطفال** کے لئے قدرے جند بید ستر پانی میں گھس کر منہ میں ٹپکائیں یا پودینہ دانہ الائچی مویز منقی بادیان گلاب میں گھوٹ کر گلقند داخل کر کے پلائیں **غذا**۔ بھوک سے کم کھلائیں اور ہلکی زود ہضم غذا ہونی چاہئے گوشت گرم مصالحہ آلو اروی ماش کی دال بھنڈی مٹر سے پرہیز رہے دودھ بھی نہ پینا بہتر ہے ؎

عطش مفرط پیاس کی زیادتی

اسباب بخار کی شدت۔ بلغم غلیظ کا معدہ میں جم جانا جس کے ازالہ کے لئے معدہ پانی کا طالب ہوتا ہے سینہ پھیپھڑے یا دل کی حرارت۔ گرمی میں چلنا پھرنا۔ گرم اشیاء کا استعمال جسکی وجہ سے معدہ میں گرمی و خشکی پیدا ہو کر طلب آب کی باعث بنتی ہے

علاج اگر گرم اشیاء کے استعمال سے پیاس کی شدت ہو تو تخم خرفہ سیاہ مغز تخم کدو شیریں مغز تخم تربوز ہر ایک تین ماشہ عرق گاؤزبان آٹھ تولہ عرق بیدمشک چار تولہ میں شیرہ نکال کر شربت عناب چار تولہ اور بیدانہ تین ماشہ کا لعاب شامل کر

کے صبح و شام پلائیں۔ اگر صفرا کی شدت ہو تو بخارا پانچ دانہ زرشک تین ماشہ
عرق گاؤزبان آٹھ تولہ میں شیرہ نکال کر شربت انار شیریں دو تولہ ملاکر دونوں وقت
پلائیں۔ شدت بخار کی پیاس میں سکنجبین اور گلاب چار چار تولہ عرق گاؤزبان آٹھ
تولہ ملاکر بار بار پلاتے رہیں یا شربت بنفشہ چار تولہ عرق گاؤزبان آٹھ تولہ ملاکر ٹھنڈا
کر کے تھوڑا تھوڑا دیں۔ بلغم وغیرہ کسی خلط کے معدہ میں جم جانے سے پیاس لگے تو
اس کو ٹھنڈے پانی کی بجائے نیمگرم پانی سے تسکین ہوتی ہے اس کیلئے قے کرانا اچھی
تدبیر ہے۔ تاکہ بلغم نکل جائے۔ تھوڑا تھوڑا نیمگرم پانی پلانا یا چائے پلانا بھی مفید
ہے۔ واضح رہے کہ اس قسم کی پیاس مچھلی وغیرہ غلیظ غذا کے کھانے کے بعد عارض
ہوتی ہے۔ اگر سینے یا پھیپھڑے یا دل کی حرارت اس کی باعث ہو تو ٹھنڈے پانی
کی بجائے ٹھنڈی ہوا سے تسکین ملتی ہے اس کے لئے شیرہ خرفہ عرق گاؤزبان میں
نکال کر شربت نیلوفر داخل کر کے پلائیں اور صندل سفید گلاب میں گھس کر سینہ اور
دل پر طلا کریں۔ **غذا**۔ شوربا چپاتی۔ کدو خرفہ پالک توری ٹنڈو مونگ وارہر کی
دال کھلائیں اور انار نارنگی ککڑی انگور سیب ناشپاتی مفید ہیں۔ گرمی سے آتے ہی
فوراً پانی پینا سخت مضر ہے۔ گرم مصالحہ سرخ مرچ انڈا کباب شراب وغیرہ گرم اشیاء
اور مچھلی گوبھی مٹر آلو اروی وغیرہ بلغم پیدا کرنیوالی چیزیں نہ کھلائیں ۔

(۱) غثیان (۲) تہوّع (۳) قے

(۱) متلی (۲) ابکائی (۳) اُلٹی کرنا
رہی چھنگ

جب کوئی چیز معدہ کو ناگوار ہوتی ہے اور وہ اسے دفع کرنا چاہتا ہے۔ تو متلی
ہوتی ہے۔ اگر معدہ اسے دفع کرنے کے لئے حرکت کرے مگر اس کے اخراج پر قادر
نہ ہو تو ابکائیاں آتی ہیں جب معدہ اس چیز کو خارج کر دے۔ تو اسے قے کہتے ہیں
اسباب۔ زیادہ کھانے پینے سے معدہ میں غذا کا فاسد ہو جانا۔ معدہ میں
خراش یا سوزش یا زخم یا تشنج ہونا۔ کوئی تلخ یا بدمزہ چیز چکھنا۔ بعض قسم کے بخار۔
بعض نازک مزاج اشخاص کا بدبو سونگھنا یا کسی گھناؤنی چیز پر نظر پڑنا وغیرہ۔
بعض اوقات دماغ و نخاع کے اعصابی مرکز پر کوئی شدید اثر پڑنے سے بطور تحریک
منعکس اس سے معدہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ تو قے آجاتی ہے۔ یہ دماغی قے کہلاتی ہے۔

جیسے بعض شدید دردوں مثلاً درد گردہ قولنج درد جگر اور بعض امراض رحم اور استقرار حمل میں اور دماغ پر چوٹ لگنے یا جہاز کی رفتار میں دماغ کے چکرانے سے یا شراب تمباکو، افیون کلوروفارم وغیرہ زہروں کے دماغ پر اثر کرنے سے قے آنے لگتی ہے **تشخیص** دماغی قے اکثر متلی کے بغیر ہوتی ہے۔ اس میں سوکھی ابکائیاں آتی ہیں۔ اور قے کے بعد چنداں ضعف محسوس نہیں ہوتا۔ نہ افاقہ ہوتا ہے۔ اور معدی قے کا حال اس کے برعکس ہوتا ہے۔ معدی قے میں اگر ہضم کی خرابی اس کا باعث ہو۔ تو درد شکم کھٹی ڈکاریں اس کی نشانی ہے۔ غلبہ صفرا ہو تو پیاس کی شدت منہ کا ذائقہ تلخ ہوگا۔ اگر بلغم کا غلبہ ہو۔ تو منہ کا مزہ نمکین یا ترش ہوگا اور پیاس کم ہوگی۔ پیشاب زیادہ اور سفید رنگ کا آئیگا۔

علاج۔ صفرا کی زیادتی ہو تو پہلے نیمگرم پانی اور سکنجبین پلا کر معدہ کو صاف کریں پھر زرشک انار دانہ ترش سماق منقی پوست، بیرون پستہ ہر ایک ایک جز گلسرخ غورہ خشک طباشیر ہر ایک نصف جز باریک کر کے سات ماشہ سے ایک تولہ تک شربت انار میں ملا کر بطور چٹنی دیں یا زرشک تین ماشہ آلو بخارا پانچ دانہ عرق گاؤزبان عرق پودینہ چھ چھ تولہ میں شیرہ نکال کر سکنجبین دو تولہ شامل کر کے پلائیں یا زرشک تخم خرفہ سیاہ تخم خیارین ہر ایک تین ماشہ بارہ تولہ گلاب میں شیرہ نکال کر شربت انار دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔ اگر بلغمی قے ہو تو پہلے تخم ترب ایک ماشہ نمک طعام تین ماشہ شہد خالص دو تولہ ایک سیر پانی میں جوشا کر پلائیں تاکہ خوب قے ہو کر بلغم خارج ہو جائے۔ پھر دو تین زرد پان کے پتے آگ پر گرم کریں۔ اور پانی اور گلاب میں گھوٹ کر صاف کر لیں۔ پھر تین عدد کوری ٹھیکریاں آگ میں گرم کر کے اس میں ڈالیں۔ پھر صاف کر کے پلائیں یا مصطگی تین ماشہ باریک پیسکر چار تولہ گلقند میں ملا کر دو وقت کھلائیں۔ اور اصل السوس گلسرخ دانہ الائچی خورد۔ آملہ خشک کشنیز خشک ہر ایک پانچ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور چھ ماشہ سفوف تازہ پانی کیساتھ پھنکا دیا کریں۔ حالت حمل کی قے میں سکنجبین یا شربت انار چٹانے سے اور جہازی سفر کی قے میں کوئی ترش چیز لیموں یا املی کھلانے سے آرام ہو جاتا ہے **لعوق** ہر قسم کی قے میں مفید ہے دانہ الائچی خورد قرنفل ناگیسر مغز کول گٹہ موٹھ صندل سفید دار فلفل کھیل دھان سب مساوی کوٹ چھان کر قدرے شہد میں ملا کر چٹائیں **دوا**۔ قے کو روکنے کے لئے عجیب چیز ہے سرسوں کے تیل کا چراغ جو نہایت چرب اور میل سے

پر ہو آگ میں ڈال دیں حتے کہ سب میل جل جائے۔ اور دھواں نکلنا موقوف ہو جائے پھر اس کو پانی میں بجھالیں۔ اور وہ پانی گھونٹ گھونٹ پلائیں۔ **غذا**۔ مونگ کی کھچڑی شوربا چپاتی مونگ اور ارہر کی دال کدو پالک خرفہ کا ساگ کھلائیں صفراوی قے میں گرم اشیاء اور بلغمی قے میں ثقیل و بادی چیزوں کے اور برف دہی مکھن کے استعمال سے پرہیز لازم ہے ؎

وجع الفواد فم معدہ کا درد

وجع الفواد کے معنی ہیں دل کا درد۔ اور دل کا درد ایک الگ سخت خطرناک و مہلک مرض ہے۔ چونکہ فم معدہ کا درد بھی اپنی شدت کے لحاظ سے اس سے ملتا جلتا ہے۔ اور دل اس کی اذیت سے نہایت متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے اسکو بھی وجع الفواد کہنے لگے۔

علامات۔ اگر غلبہ صفرا ہو تو منہ خشک پیاس کی شدت اور منہ کا ذائقہ تلخ۔ پاخانہ سوزش کے ساتھ۔ پیشاب میں سرخی اور جلن۔ شدت کی بے چینی اور گھبراہٹ۔ اگر ریاح غلیظ اس کی باعث ہوں۔ تو جی متلاتا ہے درد کبھی کم کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ آخر ڈکاریں آنے اور ریاح کے خارج ہونے سے آرام آتا ہے **اسباب** فم معدہ پر صفرا کا گرنا یا ریاح غلیظ کا جمع ہونا۔

علاج۔ اگر صفرا کی وجہ سے ہو۔ تو زرشک تین ماشہ آلو بخارا پانچ دانہ بادیان پانچ ماشہ عرق گاؤزبان اور گلاب چھ چھ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر سکنجبین لیموں چار تولہ شامل کرکے صبح و شام پلائیں موسم گرما میں چھاچھ میں برف ڈال کر پلانا مفید ہے۔ عطر گلاب فم معدہ پر ملنا بھی نافع ہے۔ اگر ضرورت ہو تو صداع حار کی طرح منضج اور مسہل بارد سے تنقیہ کریں اگر ریاح غلیظ کے سبب سے یہ عارضہ ہو۔ تو جوارش کمونی ایک تولہ کھلا کر عرق گلاب دس تولہ سکنجبین دو تولہ ملا کر پلائیں اور رائی سرکہ میں پیسکر کپڑے پر پھیلا کر پندرہ منٹ تک معدہ کے مقام پر چسپاں رکھیں۔ جن لوگوں کو دورہ کے ساتھ اس درد کی شکایت ہو وہ ہمیشہ کھانے کے بعد ایک تولہ جوارش کمونی کھا لیا کریں۔ دورہ کے وقت ایک رتی ہیرا ہینگ مویز منقی میں لپیٹ کر کھلانا یا نمک سیاہ گلاب میں حل کرکے پلانا بھی مفید ہے **مطبوخ** بادیان انیسوں تخم کرفس ہر ایک تین ماشہ الائچی خرد اصل السوس

معتشر ہر ایک چار ماشہ مویز منقی دس دانہ گلقند دو تولہ جوشاکر صاف کر کے پلانا مفید ہے۔
سفوف وجع الفواد کو مفید ہے قرنفل اور شکر مساوی سفوف بنا کر شیر بز کے ساتھ
بقدر چھ ماشہ صبح و شام کھلائیں۔ اور عطر گلاب میں **تریاق زعفران** درد شکم معدہ
کے لئے مفید ہے شیر شتر تازہ ڈیڑھ سیر پختہ شیشہ نمک آٹھ تولہ زعفران تین ماشہ پہلے
کوری ہنڈیا جس میں پانچ سیر دودھ سما سکے پانی سے بھر کر آٹھ پہر تک رکھیں پھر پانی نکال
کر دودھ اور نمک ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں اور لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ تاکہ جھاگ مرتی
رہے۔ جب کھویا بننے لگے تو زعفران تین ماشہ دودھ میں سحق کر کے داخل کریں۔ اور
خوب چمچہ سے ہلا ہلا کر بھونیں۔ اور یہ احتیاط رہے کہ داغ نہ لگنے پائے۔ جب سخت ہو
جائے۔ تو اتار کر دو تین روز میں خشک ہونے دیں۔ اور سفوف بنالیں خوراک ایک ماشہ
ہمراہ آب سرد ہفتہ عشرہ میں مزمن مرض بھی زائل ہو جاتا ہے۔ **غذا** کھچڑی شوربا۔
چپاتی۔ کدو۔ پالک خرفہ کا ساگ وغیرہ کھلائیں اگر گرمی کے سبب سے یہ عارضہ ہو۔ تو
گوشت سے پرہیز رہے اگر ریاح کے سبب سے ہو تو ثقیل اور بادی اشیاء مثلاً آلو
اروی گوبھی مٹر ماش کے استعمال سے اجتناب واجب رہے۔

ضعف اشتہا
بھوک نہ لگنا
اینوریکسیا

اسباب۔ گرم میٹھی اور چکنی چیزوں کی کثرت استعمال۔ صفرا کی زیادتی۔ یا بلغم
کا غلبہ۔ کرم شکم وغیرہ۔

علاج۔ خلط فاسد کے اخراج کے لئے قے کرائیں پھر غلبہ صفرا کی صورت میں
زرشک تخم خرفہ سیاہ ہر ایک تین ماشہ بادیان پانچ ماشہ آلو بخارا پانچ دانہ عرق گاؤزبان
عرق نیلوفر چھ چھ تولہ میں شیرہ نکال کر شربت انار دو تولہ یا سکنجبین دو تولہ شامل کر کے
پلائیں۔ غلبہ بلغم کی صورت میں اصل السوس مصطگی گل گاؤزبان دانہ الائچی خرد ہر ایک
تین ماشہ سب کو پانی میں جوشاکر گلقند چار تولہ ملا کر پلائیں۔ یا جوارش کمونی سات سات
ماشہ صبح و شام کھلائیں **دوا**۔ بھوک کھولنے اور بلغم کے دفع کرنے کے لئے مفید
ہے قدرے نوشادر جس کو کوزہ گل میں تصعید کیا جائے اور اس کے مساوی گندھک
آملہ سار دونوں کو آب ترب میں کھرل کریں پھر خشک کر کے سرکہ سقطر میں کھرل کریں

حتے کہ خشک ہو جائے۔ خوراک ایک سرخ **سفوف** اشتہا اور ہضم طعام کے لئے مفید ہے درد اور ریاح میں نافع ہے مرچ سیاہ ہلیلہ اجوائن نمک سنگ۔ جوکھار نمک شیا زیرہ سفید بادیان کشنیز خشک آملہ سازج ہندی سب برابر لیکر سفوف بنائیں خوراک دو تین ماشہ
غذا۔ نرم زود ہضم اور بحالت مرض قلیل مقدار میں دیں پھر رفتہ رفتہ زیادہ کریں ثقیل وغلیظ اور بادی اشیاء باسی کھانے اور مچھلی سے پرہیز رہے۔

جگر اور مرارہ و طحال کے امراض

جگر وغیرہ کی تشریح

دل سارے جسم کا میر سامان ہے۔ تو جگر اس کا سب سے بڑا باورچی ہے۔ جو غذائے جسم کا سامان تیار کرتا ہے۔ اور جسم کا نشو و نما پانا اور پھولنا پھلنا اسی کے فعل پر موقوف ہے **جگر کا مقام اور وضع** یہ سرخ سیاہی مائل غدودی ساخت کا بے ریشہ عضو ہے۔ جو دائیں جانب

جگر کا دایاں حصہ
جگر کا بایاں حصہ

نیچے کی پسلیوں کے نیچے معدہ کے اوپر رہتا ہے اس کے نیچے کی مقعر (گہری) سطح معدہ سے ملی ہوئی ہے اور اوپر کی محدب (اُٹھی) سطح نیچے کی پسلیوں سے متصل اور حجاب حاجز سے نیچے ہوتی ہے۔ نیچے کی سطح میں ایک لمبی درز اس کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے دایاں حصہ

بڑا ہے۔ اور بایاں بہت چھوٹا جو کبھی کبھی تلی سے چھوتا ہے۔ صحت اور جوانی میں اس کا وزن ڈیڑھ یا دو سیر پختہ یعنے سارے جسم کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے۔ اس کا طول دس سے بارہ انچ اور عرض چھ سے سات انچ تک ہوتا ہے **اخلاط اربعہ کی تخلیق** پہلے بیان ہو چکا ہے کہ غذا معدہ میں جا کر تحلیل ہونے کے بعد کیلوس بن جاتی ہے۔ اور ماساریقا کے ذریعہ سے جگر میں پہنچکر دوبارہ پکنے لگتی ہے۔ اسوقت اس کا نام کیموس ہوتا ہے یہ مادہ جب جگر میں پکتا ہے تو جو چیز اس میں جھاگ کی مانند ہوتی ہے۔ اس کا نام صفرا ہے۔ جو تلچھٹ ہے وہ سودا ہے۔ درمیانی حصہ جو بخوبی پک چکتا ہے وہ خون ہے۔ اور جو کچا رہ جاتا ہے وہ بلغم ہے اور چاروں اخلاط جگر ہی سے تیار ہو کر اپنے مرکز دل میں پہنچ جاتی ہیں۔ اور وہاں سے بقدر ضرورت اعضا کے تغذیہ و تنمیہ کے لیے تقسیم ہوتی رہتی ہے چنانچہ صفرا کا مرکز پتہ (مرارہ) بلغم کا مقام پھیپھڑا (شش) اور سودا کا خزانہ تلی (طحال) ہے **باب الکبد** اور **ورید اجوف** جگر کی زیرین سطح میں ایک بڑی رگ غذا کی گزرگاہ ہے اس کو باب الکبد کہتے ہیں اسکی دو شاخیں ہیں۔ ایک شاخ جگر کے اندر جا کر شاخ در شاخ ہو گئی ہے۔ جس میں غذا پکتی ہے دوسری شاخ ماساریقا کی لاتعداد شاخوں کا مجموعہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے کیلوس کا صاف حصہ معدہ اور آنتوں سے جگر میں آتا ہے جگر کی بالائی محدب سطح میں وہ بڑی رگ ہے۔ جسکے ذریعہ سے اخلاط اربعہ تیار ہو کر جسم کی اطراف میں جاتی ہیں۔ اس کو اجوف کہتے ہیں اجوف کا ایک حصہ جگر کے اندر شاخ در شاخ ہو جاتا ہے دوسرا باہر آکر دو شاخوں میں تقسیم ہو گیا ہے اوپر کی شاخ بنام اجوف طالع جسم کے بالائی حصے کے لیے اور نیچے کی شاخ بنام اجوف نازل جسم کے حصہ زیرین کے لیئے خون پہنچاتی ہے اجوف دراصل اور وہ یعنی سیاہ خون کی رگوں کی جڑ ہے مرارہ اور طحال کی نالیاں جگر کی سطح مقعر سے نکلی ہیں **مرارہ** یعنے پتہ ایک ناشپاتی کی شکل کا تھیلی نما عضو ہے جو جگر کے داہنے حصے کی زیرین سطح پر اس کے سامنے کنارے کے نزدیک واقع ہے جو دو انچ لمبا اور ایک انچ چوڑا ہے۔ جس میں تقریباً نصف چھٹانک صفرا جمع رہتا ہے اس کی ایک نالی قریباً ڈیڑھ انچ لمبی جگر سے آتی ہے جسکے ذریعے جگر سے صفرا اسمیں پہنچتا ہے دوسری نالی قریباً تین انچ لمبی لبلبہ کی نالی کے ساتھ مل کر اثنا عشری آنت میں جا کر کھلی ہے۔ جسکی

راہ سے صفرا اور لبلبہ کی رطوبت اس آنت میں ٹپک کر کیلوس کے روغنی اشیاء کو جدا کرتی ہے
طحال یعنے تلی ایک چپٹا مستطیل سرخ مائل بسیاہی رنگ کا عضو ہے جو شکم کے بائیں
جانب نیچے والی پسلیوں کے نیچے واقع ہے۔اس کی بیرونی محدب سطح حجاب حاجز کے نیچے
رہتی ہے اور اندرونی مقعر سطح میں معدہ کا ابھار اور لبلبہ کا باریک سرا اور قولون آنت
کا خم ہوتا ہے۔اس کا طول چار پانچ اور عرض تین چار انچ اور وزن ڈہائی یا تین چھٹانک
ہوتا ہے۔تلی خون کی سیاہی اور تلچھٹ کو جذب کر کے اس کو صاف کرنے کی خدمت بجا
لاتی ہے **لبلبہ** غدودی ساخت کا ایک عضو کتے کی زبان کا ہم شکل ہے طول چھ انچ
عرض ڈیڑھ انچ اور وزن تقریباً ایک چھٹانک ہوتا ہے۔لبلبہ ناف سے تین چار
انچ اوپر معدے کے پیچھے کمر کے مہروں کے سامنے واقع ہے اس میں سے ایک خاص
رطوبت تھوک کی ہمشکل نکلتی ہے جس کا خاص فعل یہ ہے کہ غذا کے ساتھ مل کر اس کے
روغنی اجزا کو جدا اور فضلے کو جدا کر دیتی ہے دیکھو تصویر مندرجہ بیان معدہ۔

یرقان
پیلیا روگ
جانڈس

اس بیماری میں صفرا خون سے جدا نہیں ہوتا بلکہ اس میں شامل رہ کر سارے
جسم میں پھیل جاتا ہے۔اس لئے بدن خصوصاً آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں۔چونکہ اس
مرض میں مرارہ صفرا سے خالی رہ جاتا ہے۔لہذا مرارہ سے صفرا کا قطرہ اثنا عشری
آنت میں نہیں ٹپکتا جو گویا قدرتی مسہل ہے جس کا نتیجہ یہ کہ فضلہ خارج ہونے میں رکاوٹ
یعنے قبض رہتی ہے۔یا اگر پاخانہ آتا ہے تو وہ صفرا سے خالی ہونے کے سبب سفید اور
میلا سا ہوتا ہے۔یرقان کی دو قسمیں ہیں۔یرقان اصفر اور یرقان اسود **علامات**۔
یرقان اصفر میں پیشاب زرد آنکھیں لب مسوڑے زبان اور جلد کی رنگت زرد۔ہاضمہ
خراب۔منہ کا ذائقہ تلخ۔بھوک بند۔روغنی اشیاء سے نفرت۔پیٹ میں نفخ۔طبیعت
بے چین۔ہمت پست۔جلد میں خارش۔مریض کو ہر چیز زرد نظر آتی ہے۔آخر ضعف
شدید سے مریض کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے یرقان اسود میں اور علامتیں بدستور
ہوتی ہیں۔مگر پیشاب سیاہی مائل اور جلد بدن کی رنگت بھوری سیاہی مائل ہوتی ہے
اسباب گرم اور تیز اشیاء کی کثرت استعمال۔لو لگنا۔زیادہ تیز دھوپ میں چلنا

پھرنا۔ جگر میں سدہ پڑنے سے اگر صفرا کا مرارہ میں جانا بند ہوجائے۔ تو یرقان اصفر عارض ہوجاتا ہے۔ اور اگر طحال میں سودا کا پہنچنا رک جائے تو یرقان اسود ہوجاتا ہے۔

علاج۔ عام حالت میں ان دواؤں کے چند روز کے استعمال سے آرام ہوجاتا ہے (۱) سبوس نخود ایک تولہ گرم پانی میں شب کو بھگو دیں صبح کو زلال نتھار کر چار تولہ شربت بزوری ملا کر چند یوم تک پلاتے رہیں (۲) شیرہ تخم کاسنی پانچ ماشہ آب تمر ہندی دو تولہ سکنجبین دو تولہ دو وقت پلائیں (۳) تخم کاسنی۔ مغز تخم خیارین ہر ایک پانچ ماشہ بارہ تولہ گلاب میں شیرہ نکال کر سکنجبین بزوری دو تولہ شامل کر کے پلائیں (۴) آب انار۔ آب تربوز۔ آب کدو آب خیار ہر ایک تین تولہ شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں (۵) مولی کی چار قاشیں کر کے رات کو شبنم میں رکھیں۔ صبح کو نمک لگا کر کھلائیں اکسیر ہے (۶) مولی کا پانی ایک پیالی بھر ساڑھے تین تولہ شکر ڈال کر نہار پلائیں اور غذا خشکہ پانچ چھ تولہ املی کے پانی کے ساتھ جس میں چھٹانک بھر شکر ڈالی گئی ہو کھلائیں۔ چند روز کے استعمال سے انشاءاللہ تعالیٰ صحت ہوجائیگی (۷) عناب آلو بخارا ہر ایک پانچ دانہ تخم کاسنی مکو خشک گل نیلوفر ہر ایک پانچ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر آب مکو سبز مروق اور آب کاسنی سبز مروق چار چار تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو۔ تو منضج و مسہل سے اخراج مادہ کریں **دوا** برگ حنا کوٹ کر رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو صاف کر کے پلائیں **سعوط** کدوے تلخ دو ٹکڑے کر کے شبنم میں رکھیں صبح کو چند قطرے شبنم جو اس پر سے جمع ہو سکیں ناک میں ٹپکائیں۔ آنکھ کی زردی کے ازالہ کے لئے عجیب الاثر ہے **دوا** یرقان اسود کے لئے مفید ہے مویز منقی دو تولہ گیارہ ماشہ گل سرخ ساڑھے سترہ ماشہ کبابہ ساڑھے دس ماشہ آب گرم میں ایک دن رات تک تر رکھیں پھر ہر روز اس میں سے چودہ تولہ نہار پلائیں اور پانچ روز تک پلاتے رہیں۔ **غذا** اعلیٰ زود ہضم غذا دیں۔ شدت مرض میں ماءالشعیر، اور نخود آب یا دال کے پانی پر اکتفا کریں۔ پھر ساگودانہ اور نرم کھچڑی کھلائیں۔ تخفیف کی حالت میں شوربا چپاتی۔ کدو۔ پالک۔ ٹنڈو کی ترکاری وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔ ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز۔

استسقاء
جلندھر / ڈراپسی

اس مرض کا آغاز جگر کے ضعف سے ہوتا ہے۔ اور اس حالت کو اطباء سوء القنیہ کہتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ جگر کی خرابی سے خون کا قوام بگڑ جاتا ہے اور آب خون تراوش پاکر جلد کے نیچے ہر جگہ پھیل جاتا ہے۔ اس کو استسقائے لحمی یا تبجی کہتے ہیں۔ یا وہ آب خون کسی جوف میں اور اکثر پیٹ میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ اس کا نام استسقائے زقی ہے۔ یا آب خون کم اور غلیظ ہوتا ہے۔ اور اس سے ریاح پیدا ہوکر جوف شکم بھر جاتی ہے۔ یہ استسقائے طبلی ہے **علامات**۔ استسقائے لحمی میں تمام جسم پر ورم سا معلوم ہوتا ہے۔ جس جگہ کو انگلی سے دبائیں وہاں گڑھا پڑ جاتا ہے پیشاب سفید اور غلیظ پاخانہ مقدار میں زیادہ اور نرم پیاس معمولی۔ استسقائے زقی میں پیٹ بڑا اور اس کی جلد چمکیلی۔ کروٹ لینے میں پانی چھلکتا ہے۔ اگر ایک کوکھ پر ہاتھ رکھکر دوسری کوکھ کو آہستہ آہستہ تھپکیں۔ تو پانی کی لہر دوسرے ہاتھ کو محسوس ہو۔ پیٹ کے سوا باقی بدن لاغر۔ نبض کمزور سانس تنگی سے آتا ہے۔ استسقائے طبلی میں پیٹ پھولا ہوا۔ لیکن بوجھ کم۔ سانس میں تنگی۔ اگر پیٹ کو ہاتھ سے تھپکیں تو ڈھول کی طرح بجنے کی آواز آتی ہے۔ استسقا میں کھانسی ہونا یا پاؤں پر پھوڑے نکلنا یا پاخانے میں خون آنا خطرناک علامات ہیں **اسباب**۔ دل۔ جگر۔ پھیپھڑوں اور گردوں کی خرابی سردی لگنا گرم سرد ہونا۔ پسینہ پیشاب کا رک جانا۔ جسم میں خون کی کمی۔ مرض سکروبت گرمی یا دھوپ سے آتے ہی یا مباشرت کے بعد یا ورزش اور کسی مشقت کے بعد پسینہ خشک ہونے سے پہلے ٹھنڈا پانی یا برف پینا۔ مدت تک مرطوب اور ٹھنڈی چیزوں کا استعمال جاری رکھنا۔ ان اسباب سے جگر ضعیف ہو جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ وہ غذا سے خون بنائے۔ وہ غذا ماہیئت اور بلغم خام میں مستحیل ہوکر اطراف بدن میں پھیل جاتی ہے۔ یا کسی خاص جگہ جمع ہو جاتی ہے۔

علاج۔ ابتدائے مرض میں صبح کے وقت اونٹنی کا دودھ سات تولہ گلقند چار تولہ ملاکر روزانہ پلاتے رہیں۔ پھر ایک ایک تولہ دودھ اور قدرے گلقند روزانہ بڑھاکر اکتالیس تولہ تک پہنچائیں۔ اس کے بعد اسی طرح ایک ایک تولہ کم کرکے پہلی مقدار پر

لے آئیں۔ اور تین دن تک اسی مقدار میں استعمال کر کے بند کر دیں۔ اور شام کے وقت معجون دبید الورد سات ماشہ کھلا کر اوپر سے بادیان پانچ ماشہ تخم کشوث تین ماشہ مویز منقی نو دانہ عرق عنب الثعلب چھ تولہ عرق برنجاسف چھ تولہ میں شیرہ نکال کر گلقند چار تولہ ملا کر پلائیں **معجون دبید الورد**۔ جو استسقاء کی خاص مشہور دوا ہے اور اس کے علاوہ ضعف معدہ۔ صداع بارد۔ سدرہ دوار اور طنین و دوی کے لئے بھی مفید ہے سنبل الطیب۔ مصطگی۔ زعفران۔ طباشیر دار چینی اذخر اسارون قسط شیرین غافث تخم کشوث نوہ لک مغسول تخم کاسنی تخم کرفس زراوند طویل حب بلسان عود غرقی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ گلسرخ سب کے برابر کوٹ چھان کر سہ گنا عسل ملا کر معجون بنالیں اس مرض میں غذا اور پانی کی طرف سے بڑی حد تک صبر رکھنا چاہئے۔ غذا کی بجائے یخنی یا کسی قدر کھچڑی پر قناعت کرائیں اور پانی کی بجائے تھوڑا تھوڑا عرق مکو پلائیں اور قدرے مغز۔ فلوس سنبل الطیب اور مکو خشک ہری مکو کے پانی میں گھوٹ کر ضماد کریں۔ استسقا کا اصل سبب یہ ہوتا ہے کہ جگر کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ اخلاط کو پکا نہیں سکتا۔ لہذا جگر میں حرارت پیدا کرنے کی تدابیر ضروری ہیں۔ جس کے لئے گل غافث پانچ ماشہ مویز منقی نو دانہ بادیان تخم خربزہ تخم کاسنی بیخ کاسنی ہر ایک سات ماشہ۔ سب کو رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ اور تخم کشوث پانچ ماشہ ایک پوٹلی میں باندھ کر اس میں داخل کر دیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت دینار چار تولہ ملا کر آب کاسنی سبز مروق اور آب مکوے سبز مروق آب گلو مندہ سبز مروق چار چار تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ اگر استسقا کے ساتھ بخار بھی ہو۔ تو علاج میں کسی قدر مشکل پیش آتی ہے کیونکہ یہ مرض تسخین چاہتا ہے اور بخار کے لئے تبرید کی ضرورت ہے۔ اور یہ دونوں تدبیریں متضاد ہیں۔ ایسی حالت میں اٹھ پہری پلانا مفید ہے۔ جس کی ترکیب دیکھو حمی بلغمی کی دواؤں میں یا آب کاسنی سبز مروق آب مکو سبز مروق شربت بزوری ہر ایک چار تولہ ملا کر چند روز تک پلائیں۔ اگر اس مرکب کے پلانے سے پہلے قرص زرشک ساڑھے چار ماشہ کھلا دیا کریں تو زیادہ مفید ہے **نسخہ قرص زرشک** جو ورم معدہ و جگر اور تپ بلغمی اور استسقا کے لئے مفید ہے۔ عصارہ زرشک مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خربزہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ گل سرخ ترنجبین ہر ایک اکیس ماشہ

تخم کشوث۔ رب السوس۔ طباشیر تخم کاسنی مصطگی سنبل الطیب عصارہ غافث فوہ لک مغسول ریوند چینی ہر ایک سات ماشہ زعفران پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر ترنجبین کے پانی میں ملا کر قرص بنالیں۔ اگر تنقیہ کی ضرورت ہو۔ تو پہلے **منضج و مسہل** کریں۔ عنب الثعلب خشک بیخ بادیان گل غافث۔ تخم کشوث پوٹلی میں بندھا ہوا اصل السوس مقشر ہر ایک پانچ ماشہ مویز منقی نو دانہ بیخ کاسنی پرسیاوشان بادیان تخم خیارین ہر ایک سات ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو دیں **صبح** کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ یا گلقند چار تولہ ملا کر آٹھ روز تک پلاتے رہیں نویں روز ان دواؤں کے ہمراہ عود دار چینی ہر ایک پانچ ماشہ مصطگی تین ماشہ سنائے مکی سات ماشہ اضافہ کر کے بھگو دیں صبح کو مغز فلوس پانچ تولہ شیر خشت ترنجبین شکر سرخ ہر ایک چار تولہ شیرہ مغز بادام پانچ دانہ ملا کر صاف کر کے پلائیں۔ دوسرے روز تبرید کا نسخہ استعمال کریں۔ اور اسی طرح تین مسہل دیں اور پھر کوئی تدبیر مذکورہ بالا عمل میں لائیں۔ جدوار آب عنب الثعلب میں گھس کر طلا کرنا استسقاء کی سوجن کے لئے نافع ہے اور زنجبیل ایک تولہ مٹی کے کورے برتن میں رات کو بھگو کر صبح کو اس کا زلال پلانا بھی ورم استسقاء کو تحلیل کرتا ہے۔ رفع قبض کیلئے عصارہ ریوند ایک ماشہ معجون دبید الورد سات ماشہ ملا کر کھلانا اور اوپر سے عرق برنجاسف بارہ تولہ خمیرہ بنفشہ چار تولہ شامل کر کے نیمگرم پلانا نافع ہے۔ اگر اسہال بکثرت آتے ہوں۔ تو آب بارتنگ سبز مروق چار تولہ میں رُب بہی دو تولہ ملا کر پلانا مفید ہے اور واضح رہے کہ تینوں قسم کے استسقاء کا طریق علاج یکساں ہے۔ مگر طبلی میں جگر کی تسخین کی بجائے قدرے تبرید مناسب ہوتی ہے **حب نسوت** استسقاء اور اس کے ورم کے لئے مفید ہے بشرطیکہ مریض قوی ہو۔ اور مزاج میں حرارت نہ ہو۔ نسوت نو ماشہ خوب باریک کر کے تھوہر کے دودھ میں خمیر کر کے تین گولیاں بنالیں اور ایک گولی کھلادیں۔ غذا چاول بے نمک ہمراہ روغن زرد اسی طرح تین روز عمل کریں **دوا** تینوں قسم کے استسقاء کے لئے مفید ہے اکثر مریضوں کو ایک ہفتہ کے استعمال سے شفا ہو گئی ہے۔ کسونڈی کے پتے ڈیڑھ تولہ فلفل سیاہ اکیس دانہ عرق بادیان میں شیرہ نکال کر صاف کر کے پلائیں اکسیر ہے بشرطیکہ نشیلی اشیاء سے پرہیز رہے کسونڈی کی بجائے نگروندہ کے پتے بھی استعمال کر سکتے ہیں **سفوف**۔ استسقائے زقی کے مایوس العلاج مریضوں تک کو مفید ہے

درخت کریل کی جڑ کا چھلکا خشک کر کے سفوف بنالیں اور بقدر ساڑھے تین ماشہ ایک ہفتہ تک کھلائیں۔ تیل کی پکی اور تلی ہوئی چیزوں سے قطعی پرہیز ہے اگر بیخ مذکور کا تر چھلکا پانی میں گھوٹ کر بقدر سوا تین تولہ یا زیادہ پلائیں۔ شدت مرض میں چودہ پندرہ تولہ تک دے سکتے ہیں۔ اور پیٹ پر اس کا گاڑھا ضماد مہندی کی طرح کرنا جذب مائیت کے لئے انفع ہے مگر کم از کم چھ گھنٹے ضماد رہنے دیں گھبرائیں نہیں **مطبوخ**۔ استسقا کے لئے مفید ہے جب کہ برودت بکثرت ہو۔ مصطگی ریوند چینی دار فلفل دار چینی فلفل سیاہ ہر ایک تین ماشہ زنجبیل بابڑنگ ہر ایک چھ ماشہ کوٹ کر پانی میں جوش کر صاف کر کے گلقند دو تولہ ڈال کر پلائیں۔ یا بابڑنگ زنجبیل ہر ایک چھ ماشہ ریوند چینی دو ماشہ فلفل سیاہ ایک ماشہ سفوف کر کے جوشاندہ کے ساتھ دیں اور یہ دوائیں جوشاندہ میں شامل نہ کریں **مطبوخ** کاسنی بیج کاسنی ہر ایک نو ماشہ بادیان بیج بادیان ہر ایک چھ ماشہ مویز منقی سات دانہ سنبل الطیب تخم کرفس بابڑنگ ہر ایک تین ماشہ جوشاکر صاف کر کے شربت بزوری دو تولہ داخل کر کے پلائیں پھر ریوند چینی تین ماشہ مرچ سیاہ چار سرخ باریک کر کے کھلائیں **معجون** سوء القینہ اور استسقا اور صلابت جگر و معدہ و طحال کو مفید ہے۔ زعفران سنبل الطیب سلیخہ قسط اسارون تخم کرفس انیسوں گل سرخ تخم کاسنی ہر ایک دو جز مرکی ریوند ہر ایک ایک جز۔ شہد تین گنا خوراک ساڑھے تین سے ساڑھے چار ماشہ ہمراہ عرق بادیان **غذا**۔ بکری کا شوربا یا یخنی گرم مصالحہ ڈال کر دیں افاقہ ہونے پر روٹی میں سوڈا اور نمک ڈال کر شوربے کے ساتھ کھلائیں مولی کا اچار سرکہ میں پڑا ہوا پودینہ کی چٹنی ادرک، دزیرہ وغیرہ شامل کر کے دیں مفید ہے غذا عموماً گرم و خشک اور کم مقدار میں ہونی چاہئے۔ کھانا کھانے سے ایک ساعت پہلے ورزش یا حمام کرانا مفید ہے دیر ہضم اور چکنی غذا سے پرہیز رہے۔

ضعف کبد

ضعف جگر

فنکشنل ڈس آرڈرز آف دی لور

اس مرض میں جگر کمزور ہو کر اپنے افعال طبعیہ کے بجا لانے سے قاصر ہو جاتا ہے۔

علامات۔ جگر کے مقام میں میٹھا میٹھا درد بدن لاغر کمزور اور اس کی رنگت زردی یا سفیدی یا سبزی مائل نیلگون ہو جاتی ہے۔ جس خلط کا غلبہ ہو اس کی علامات نمایاں ہوتی ہیں

اسباب۔ حمام یا مباشرت یا کسی شدید حرکت کے بعد یا دھوپ سے آکر ٹھنڈا پانی پینا۔ برف اور دودھ دہی وغیرہ مرطوب غذاؤں کی کثرت استعمال۔ جس سے بلغم زیادہ پیدا ہو کر جگر کو ضعیف کر دیتا ہے کبھی خون یا صفرا زیادہ پیدا ہونا باعث مرض ہو جاتا ہے

علاج۔ اس مرض میں غذا کی اصلاح نہایت ضروری ہے چنانچہ مصالحدار ثقیل یا نشاستہ دار شیرین اور گرم کھانے پینے کی اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ شدت مرض میں پہلے رات کو دو تولہ گلقند کھلا کر اگلی صبح یہ مسہل دیں تخم کاسنی پوست بیخ کاسنی عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ تمر ہندی تین تولہ آلو بخارا پانچ دانہ سب دواؤں کو پاؤ بھر عرق کاسنی میں بھگو کر مل چھان کر شیرخشت اور ترنجبین ہر ایک چار تولہ ملا کر پلاویں۔ جب دو چار دست آجائیں۔ تو پھر چند روز تک سکنجبین بزوری یا شربت دینار کا استعمال جاری رکھیں بہتر یہ ہے کہ سکنجبین یا شربت مذکور دو تولہ میں پانچ پانچ تولہ آب کاسنی سبز و آب مکو سبز مروق یا عرق کاسنی و مکو ملا کر صبح و شام پلائیں۔ اگر حرارت کی زیادتی ہو تو تخم خیارین تخم کاسنی تین تین ماشہ بادیان پانچ ماشہ عرق مکو۔ عرق کاسنی چھ چھ تولہ میں شیرہ نکال کر سکنجبین بزوری یا سادہ چار تولہ شامل کر کے پلائیں۔ اگر ضرورت دیکھیں تو اسبغول تین ماشہ کا لعاب شامل کر دیں۔ اگر صفرا کا غلبہ ہو تو شیرہ تخم کاسنی شیرہ زرشک تین تین ماشہ شیرہ آلو بخارا پانچ دانہ چار تولہ تمر ہندی کا زلال ملا کر چار تولہ شربت لیموں شامل کر کے پلائیں۔ اگر دست دستے ہوں۔ تو سماق زرشک انار دانہ بریان ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں اگر قبض کی شکایت ہو تو آلو بخارا پانچ دانہ تمر ہندی چار تولہ پانی میں چند گھنٹے تک بھگو کر صاف کر کے مغز فلوس اور شکر سرخ چار چار تولہ ملا کر پلائیں

غذا ماء الشعیر۔ شوربا معمولی ترکاریاں دال چپاتی گیہوں کا دلیہ وغیرہ کھلائیں اور گوشت گرم مصالحہ سرخ مرچ لہسن پیاز انڈا چائے گڑ تیل زیادہ محنت مباشرت مرطوب اور ملین اشیاء اور آلو اروی بھنڈی وغیرہ غلیظ غذائیں مضر ہیں شراب خوری سخت نقصان رساں ہے

عظم الطحال

تلی کا بڑھ جانا

ہائپر ٹرو فی آف دی سپلین

علامات بائیں طرف پسلیوں کے نیچے متورم تلی ٹٹولنے سے محسوس ہوتی ہے پیٹ

قدرے بڑھ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب۔ چہرہ اور باقی بدن کا رنگ پھیکا۔ پیشاب پاخانہ سفید بدن کی لاغری چلتے پھرتے سانس پھولنا کبھی ساتھ بخار کا ہونا **اسباب**۔ موسمی بخار بلغمی یا سوداوی رطوبات کا اجتماع بخار میں زیادہ پانی پی جانا۔

علاج۔ پہلے چند روز تک نمک چھکنی چار سرخ ہمراہ قند سیاہ گولی بنا کر کھلائیں۔ اور بتدریج ایک ماشہ تک بڑھائیں۔ غذا میں گھی خوب کھلائیں اگر گرمی کی شکایت ہو۔ تو یہی گولی تخم خرفہ کے شیرہ کے ہمراہ دیں۔ مٹھی دمہی بھی ہے۔ یا نوشادر ڈیڑھ ماشہ ہمراہ آب ترب دیں اور کنجد اور ترب مساوی کوٹ کر گرم کر کے طحال کے مقام پر ضماد کریں۔ نہایت مفید ہے۔ یا سہاگہ ایک ماشہ ہمراہ آب کاسنی استعمال کرائیں۔ یا تخم خرفہ سات ماشہ ہمراہ سرکہ ایک تولہ قدرے پانی ملا کر پھنکائیں یا گندھک آملہ سار چار سرخ ہمراہ گلاب کھلائیں اگر ان تدابیر سے نفع نہ ہو تو مسہل سے تنقیہ کریں یعنے ہلیلہ زرد دو تولہ تخم کشوث تخم کاسنی عنب الثعلب شاہترہ کشنیز ہر ایک سات ماشہ آلو بخارا نو دانہ تمر ہندی تین تولہ سب کو رات کے وقت عرق کاسنی دس تولہ میں بھگو دیں۔ اور مغز فلوس چار تولہ ترنجبین پانچ تولہ کو پانچ تولہ گلاب میں بھگو دیں۔ صبح سب کو مل چھان کر ملا کر پلا دیں دو چار اسہال ہونے کے بعد آب کاسنی سبز مروق اور آب عنب الثعلب مروق پانچ پانچ تولہ سکنجبین بزوری دو تولہ ملا کر پلاتے رہیں۔ ماء الجبن بھی مفید ہے اور اسی رت چھ ماشہ زراوند مدحرج کتیرا ایک ایک تولہ اشق دو تولہ پرانے سرکہ میں خوب حل کر کے موٹے کپڑے پر لیپ کر کے طحال کے مقام پر چپکا دیں جس قدر کپڑا اکھڑتا جائے روزانہ قینچی سے کترتے رہیں۔ **دوا** نوشادر چار سرخ خردل بنارسی ایک ماشہ باریک کر کے شہد میں ملا کر کھلائیں **دوا**۔ آم کا اچار جو معطر سرکہ میں بنایا گیا ہو روزانہ غذا کے ساتھ کھلائیں۔ بشرطیکہ کھانسی نہ ہو۔ اور روزانہ ایک مرتبہ طحال پر سرسوں کا تیل نیم گرم ملنا بھی مفید ہے **دوا** خردل دو ماشہ نمک دو سرخ کھلا کر اوپر سے خرفہ مغز خیارین چار چار ماشہ کا شیرہ نبات ڈال کر پلائیں **دوا** سہاگہ ایک حصہ خردل تین حصہ باریک کر کے بقدر ایک ماشہ کھلائیں **دوا**۔ صلابت طحال کے لئے عجیب الاثر ہے لہسن کو کوٹ کر پونے سات تولہ پانی نچوڑ لیں اور قند سیاہ روغن زرد آرد گندم ایک ایک چھٹانک کا حریرہ پکائیں۔ پہلے لہسن کا پانی پلا کر اوپر سے حریرہ کھلائیں۔ ایک دن میں تلی کی سختی رفع ہو جائیگی۔ ورنہ تین روز تک استعمال کریں۔ آب سیر مریض کے مزاج کی رعایت سے کم کر

سکتے ہیں۔ لیکن گرم مزاج اور نازک طبع کو نہ دیں۔ **غذا**: شوربا چپاتی۔ مولی کا اچار سرکہ میں پڑا ہوا اور پودینہ کی چٹنی وغیرہ دیں مگر غذا بھوک سے کم دیجائے اور رائی ایک تولہ سہاگہ چھ ماشہ نوشادر تین ماشہ کا سفوف تیار رکھیں کھانا کھانے کے بعد دو تین ماشہ کھلا دیا کریں۔ چکنی اور روغنی غذا شیریں اور غلیظ اشیاء سے پرہیز رہے۔

امعا کے امراض

امعا کی تشریح

معدہ و امعا

معدہ
قولون
قولون
قولون
اعور
مستقیم

امعا یعنے انتڑیاں غذا اور فضلہ کے گزرنے کا وہ حصہ ہیں جو معدہ کے نیچے سے شروع ہو کر مقعد تک گیا ہے اس کے دو حصے ہیں (۱) چھوٹی آنتیں جو تعداد میں تین ہیں اور ان کے نام اثنا عشری صائم اور دقاق ہیں اور ان کی لمبائی ساڑھے بائیس فٹ ہے (۲) بڑی آنتیں یہ بھی تین ہیں اور ان کے نام اعور قولون اور مستقیم ہیں۔ ان کا طول پانچ فٹ ہے ان سب آنتوں کی ساخت میں معدہ کی طرح چار طبق ہوتے ہیں۔

اثنا عشری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کا طول تقریباً بارہ انگل ہوتا

ہے معدے سے شروع ہوتی ہے مرارہ اور لبلبہ کی نالیاں اسی میں آکر کھلتی ہیں۔
صائم اثنا عشری سے آگے شروع ہوتی ہے اسکو صائم یعنے روزہ دار اس لئے کہتے ہیں
کردہ موت کے بعد عموماً خالی پائی جاتی ہے۔ طول میں قریباً سات آٹھ فٹ ہوتی ہے **دقاق**
صائم سے آگے چلتی ہے اور تقریباً گیارہ فٹ کی لمبائی میں پیچیدگی کیساتھ بل کھاتی ہوئی
بڑی آنتوں سے جا ملتی ہے **اعور** یہ کوئی لمبی آنت نہیں۔ بلکہ بڑی آنتوں کا تقریباً ڈھائی انچ
لمبا اور سب سے زیادہ فراخ حصہ ہے جو پیڑو کے دائیں طرف رہتا ہے۔ اس کے نیچے اور
پیچھے کی سطح پر ایک لمبا باریک کیچوے کی مانند حصہ ہوتا ہے۔ جو چھ انچ لمبا اور اندر سے خالی
ہوتا ہے اعور کا آغاز دقاق کے اخیر سے ہوتا ہے۔ اور اس مقام پر اعور میں ایک سوراخ دار
کواڑی ہوتی ہے۔ جو بڑی آنتوں سے غذا اور ہوا کو چھوٹی آنتوں میں واپس نہیں جانے دیتی
قولون پیڑو کے دائیں جانب اعور سے شروع ہوکر پہلے اوپر کو چڑھتی ہے اور جگر
کے نیچے پہنچکر خم کھاتی ہوئی آڑی ہوکر ناف کے اوپر سے بائیں طرف کو جاتی ہے اور تلی
کے نیچے پہنچکر خم کھاکر نیچے کو معاء مستقیم میں ختم ہوجاتی ہے **مستقیم** یعنے سیدھی آنت سات
آٹھ انچ لمبی ہوتی ہے یہ بڑی آنتوں کا آخری حصہ ہے جو قولون سے شروع ہوکر مبرز یعنے
پاخانے کے سوراخ میں ختم ہوتا ہے۔ اس کے اختتام پر اندر باہر دو عضلے لگے ہوتے ہیں
جن میں سے باہر کا عضلہ اختیاری ہے اور اندر کا غیر اختیاری جو نفخ میں نہ کھلنے کے سبب
سے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ انہی عضلات کے مقام کا نام مقعد ہے **امعا کا فعل**
ہے کہ غذا کا جو ناکارہ حصہ جسم سے خارج ہونے کے قابل ہو۔ امعا اس کو اپنی حرکت دودی
کے ساتھ مقعد کی طرف سرکاتی اور دھکیلتی رہتی ہیں۔ جسے کہ وہ باہر نکلتا رہتا ہے۔ اگر یہ
فضلہ خارج نہ ہوتا تو دوسری غذا کا فضلہ الگ ہونے اور اس کے باہر نکل جانے کا موقع نہ
رہتا۔ اور اس طرح ہضم طعام اور تغذیہ اعضا اور نشو و نمائے جسم کا انتظامی سلسلہ بگڑ کر کئی
قسم کے مہلک امراض پیدا ہو جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ قبض دائمی کی حالت میں درد سر،
خفقان۔ غشی اور آنکھ ناک کی مختلف بیماریاں عارض ہوجاتی ہیں۔

ریاح امعا نفخ - پیٹ اپھرنا / فلاٹولینس

اسباب ثقیل۔ بادی۔ باسی اور غلیظ غذاؤں کا کھانا۔ آرام طلبی کی عادت۔

کھانا کھاتے ہی سو جانا وغیرہ۔
علاج۔ عام حالات میں بادیان یا سونف پانچ ماشہ چبا کر اس کا رس چوسیں۔ کھانا کھانے کے بعد جوارش کمونی سات ماشہ کھانا بھی مفید ہے شدید حالت میں وہ علاج کریں۔ جو بدہضمی میں مذکور ہوا **سفوف بادیان**۔ جو ریاح کے اخراج قولنج کی کشادگی اور اخلاط غلیظہ کی تحلیل کے لئے مفید ہے استسقا کے لئے بھی نافع ہے۔ ریوند خطائی سوا آٹھ تولہ نیمکوب کر کے ایک سیر بادیان کے ساتھ پانچ سیر پانی میں بھگو دیں۔ چار روز کے بعد نرم آگ پر جوشائیں یہاں تک کہ ایک سیر پانی رہ جائے پھر مل چھان کر اس میں ایک پاؤ بھر سنائے مکی صاف کر کے بھگو دیں۔ جب پانی جذب ہو کر خشک ہو جائے۔ تو ایک تولہ آٹھ ماشہ قرنفل داخل کر کے کپڑ چھان سفوف بنالیں سوتے وقت بمقدار چھ ماشہ ہموزن کھانڈ ملا کر گرم پانی کیساتھ کھلائیں **سفوف** بادیان نانخواہ پودینہ خشک ہر ایک چھ ماشہ فلفل سیاہ نمک طعام ہر ایک تین ماشہ باریک کر کے سفوف بنالیں دونوں وقت بعد طعام دو دو ماشہ پھنکا دیا کریں۔ **غذا**۔ ہلکی زود ہضم کھلائیں۔ اور ثقیل بادی دیر ہضم اور نفاخ اشیاء سے پرہیز لازم سمجھیں ؎

اسہال

دست لگنا / ڈائریا

علامات۔ پیٹ میں قراقر۔ درد نفخ۔ مروڑ ہوتی ہے۔ زبان میلی۔ ترش ڈکاریں بار بار پتلے دست آتے ہیں۔ جو کبھی زرد کبھی مٹیالے یا جھاگ دار ہوتے ہیں **اسباب**۔ ثقیل یا باسی یا زیادہ مقدار میں یا بے وقت کھانا کھا لینا اور اس کا معدہ میں جا کر فاسد ہو جانا معدہ کا رطوبات بلغمیہ کے اجتماع سے ضعیف ہو جانا۔ جگر میں حرارت کلیہ ہونا۔ جگر کا رطوبت کے غلبہ سے ضعیف ہو جانا۔ امعا میں بلغمی رطوبات کا جمع ہونا۔ **تشخیص** اسہال کے علاج کے لئے ضروری ہے کہ علامات کے ذریعہ سے اس کے اسباب کی تشخیص کی جائے۔ ورنہ علاج بے سود ہوگا۔ اسہال کا اصل سبب معدہ یا جگر یا امعا سے تعلق رکھتا ہے۔ اسہال معدی عموماً فساد غذا سے عارض ہوتے ہیں جن کی علامت یہ ہے کہ پیٹ بولتا ہے۔ اپھارہ ہو جاتا ہے ترش ڈکاریں آتی ہیں پتلے پتلے دست زردی مائل آتے ہیں اگر معدہ کی رطوبات بلغمیہ موجب مرض ہوں تو دست دن کو زیادہ اور رات کو

کم آتے ہیں۔ اور فضلہ کچھ غلیظ اور کچھ رقیق ہوتا ہے اسہال معدی کو ذرب اور خلفۃ کہتے ہیں۔
اسہال کبدی میں اگر ضعف جگر باعث ہو۔ تو دستوں کا قوام یکساں اور ان کا رنگ زرد۔ یا
گوشت کے دھوون کی طرح قدرے سرخی مائل ہوتا ہے۔ اور رات کو زیادہ آتے ہیں۔ اگر
جگر کی حرارت ان کی باعث ہو تو صفرادی دست پتلے پتلے آتے ہیں۔ جن میں سوزش۔ جلن
پیاس کی شدت اور کرب و بے چینی ہوتی ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ اسہال معدی وہ
دست ہیں جو خاص آنتوں کی خرابی سے آتے ہیں۔ یہ عموماً آنتوں میں بلغمی رطوبت کے اجتماع
سے آتے ہیں۔ ان میں بلغمی مادہ یعنی آؤں نکلتی ہے آنتوں میں درد اور مروڑ کی شکایت ہوتی
ہے اس کی مختلف قسمیں سحج۔ ازلق الامعا اور زحیر کہلاتی ہیں۔

علاج۔ اگر نا منہضم غذا کی خرابی ہو۔ تو پہلے معدہ کی صفائی کے لئے روغن بید انجیر
تین تولہ پاؤ سیر گرم دودھ میں ملا کر پلائیں پھر بادیان پانچ ماشہ حب الآس دانہ ہیل ہر ایک
تین ماشہ شیرہ نکال کر مصری دو تولہ شامل کر کے چند یوم تک صبح و شام پلائیں **دوا** خرابی
ہضم کے اسہال کے لئے مجرب ہے پوست سنگدان مرغ قرنفل تین تین تولہ کوٹ چھان
کر اٹھارہ پوڑیاں بنالیں ایک ایک پوڑیہ صبح و شام نو دن تک کھلائیں **دوا** برگ بھنگ
زنجبیل نیم بریان فلفل دراز ہر ایک تین ماشہ مصطگی رومی انار دانہ بریان کشنیز۔ خشک ہر ایک
دو ماشہ صمغ عربی بریان ایک ماشہ کوکنا رنیم بریان چار ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنا
لیں خوراک تین ماشہ صبح و شام ہمراہ آب۔ اگر برودت معدہ اس کی باعث ہو۔ تو صبح کو
مصطگی دانہ ہیل پودینہ خشک پوست سنگدان مرغ ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر
گلقند دو تولہ میں ملا کر دونوں وقت کھلائیں۔ اوپر سے بادیان پانچ ماشہ زیرہ سیاہ
انیسوں ہر ایک تین ماشہ عرق پودینہ عرق الائچی ہر ایک چھ تولہ میں شیرہ نکال کر پلائیں۔
یہ سفوف بھی مجرب ہے زیرہ سفید بریان بادیان زنجبیل بلگری ہر ایک ساڑھے تین ماشہ
کوٹ چھان کر سفوف بنالیں خوراک چھ ماشہ صبح چھ ماشہ شام۔ اس عارضہ میں پانی پینا
مضر ہے حتے الوسع صبر کرنا چاہئے اگر سخت مجبوری ہو تھوڑا تھوڑا پانی جس میں گرم لوہا بجھایا
گیا ہو پینے کو دیں۔ اگر جگر کی خرابی سے دست آتے ہوں۔ جو اسہال کبدی کہلاتے ہیں۔ تو
ان کو فوراً بند کرنے کی کوشش نہ کریں ورنہ استسقا وغیرہ عوارض ہو جانے کا اندیشہ ہے
صبح کے وقت صندل سفید تین ماشہ عناب پانچ دانہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں پیس

چھان کر شربت خشخاش یا سکنجبین یا شربت انار دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اسہال کبدی اگر خون آمیختہ
ہوں تو چند روز غذا ترک کرائیں۔ اور تا وقتیکہ مریض ضعیف نہ ہونے لگے بند نہ کریں اور باریک
فصد باسلیق سے تھوڑا تھوڑا خون نکالیں اور ہاتھ پاؤں سینہ باندھیں۔ ساتھ ہی نفث الدم
کی طرح علاج کریں۔ اور زرد ورد اور صندل سفید گلاب میں گھس کر جگر پر ضماد کریں۔ اور اگر اسہال
صفراوی پیپ آمیختہ آئیں۔ مگر مروڑ اور درد نہ ہو۔ اور معدہ کے خالی ہونے میں زیادہ اسہال آئیں
تو بھی بند نہ کریں۔ اور جگر کی تسکین ایسی دواؤں سے کیجائے۔ جو زیادہ قابض نہ ہوں۔ مثلاً
شیرہ عناب پانچ دانہ شیرہ خشخاش تین ماشہ شیرہ صندل سفید تین ماشہ سکنجبین یا شربت انار دو تولہ
کے ساتھ دیں۔ ضعف جگر کے دستوں میں جو اسہال غسالی کہلاتے ہیں۔ ضعف جگر کا علاج
کرنا چاہیے۔ صفراوی اسہال جو ہیضہ کی طرح پتلے پتلے کرب دبے مینی کے ساتھ آتے
ہیں۔ ان کو فوراً بند کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ زہریلا مواد نکالنے میں طبیعت کی مدد
کریں۔ اور اس کے لئے باریان اور گلقند گھوٹ کر پلانا مفید ہے پھر جب دیکھیں۔ کہ
پانی کی طرح لگاتار بلا درد دست آتے ہیں تو بند کریں۔ جس کے لئے (۱) ہر روز ساڑھے
تیرہ ماشہ گوند کیکر گھوٹ کر پلائیں (۲) اگر سدہ نہ ہونے کا یقین ہو۔ تو پوست خشخاش
چار ماشہ سے نو ماشہ تک گھوٹ کر پلانا مجرب ہے (۳) درخت گولر کے نرم پتے بقدر
پونے دو تولہ باریک گھوٹ کر آب تبنیہ میں حل کر کے پلائیں تین دن میں پورا اثر ظاہر
ہوگا (۴) تخم خرفہ بریان تخم کاسنی بریان ہر ایک پانچ ماشہ تخم کاہو سات ماشہ زرورد طباشیر
ہر ایک دو ماشہ طباشیر کو گلاب میں گھس کر اور باقی دواؤں کو پانچ پانچ تولہ عرق کیوڑہ و
گلاب میں پیس کر اور صاف کر کے دو تولہ شربت انار ملا کر اور اس میں پانچ ماشہ تخم ریحان
یا اسپغول چھڑک کر پلائیں (۵) زہر مہرہ خطائی طباشیر صمغ عربی بریان گل داغستانی ہر ایک
ایک ماشہ باریک پیس کر مربائے بہ شیریں ملا کر چٹائیں اور اوپر سے شیرہ تخم کشنیز مقشر بریان
شیرہ تخم خرفہ ہر ایک سات ماشہ دانہ الائچی خرد زیرہ سفید ہر ایک ایک ماشہ عرق عنب الثعلب
سات تولہ شربت انار دو تولہ ملا کر اور اس میں بارتنگ چھ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اسہال معدی
میں سے زحیر (پیچش) کا علاج آگے درج ہوگا۔ یہاں دیگر عام اقسام کا طریق علاج لکھا
جاتا ہے۔ اگر یہ اسہال امعا کی رطوبت مزلقہ (لیسدار) کے سبب سے ہوں۔ جس کی علامت
یہ کہ فضلہ غیر منہضم کے ساتھ یہ رطوبت خارج ہوتی ہے۔ تو پہلے مسہل گرم دیں۔ اور پھر

قابضات استعمال کرائیں۔ اگر امعا میں سحج (خراش اور چھیلن) اس کا باعث ہو۔ جس کی
علامت تشنگی پیچش اور درد امعا ہے۔ تو اگر یہ سحج صفرا سے ہے۔ دستوں میں صفرا خارج
ہوگا۔ اور مقعد میں جلن ہوگی۔ اس صورت میں مسہل بارد سے تنقیہ کریں۔ پھر قرص طباشیر
قابض اور شربت انار دیں۔ اور لسی جس میں لوہا بجھایا جائے بہت مفید ہے۔ جب صفرا
گرنا بند ہو جائے۔ تو اسپغول وغیرہ لعابدار اشیاء اور مغریات مثل علاج زحیر کھلائیں
اگر امعا میں سحج بلغم کے گرنے سے ہو۔ جس کی علامت کثرت ریاح قراقر ہلکا درد اور بلغم کا خروج
ہے۔ پہلے بلغم کا تنقیہ کریں۔ پھر چار تخم سے سحج کا علاج کیا جائے۔ اگر امعا میں کوئی پھنسی یا زخم
باعث مرض ہو۔ جس کی نشانی یہ ہے کہ غیر منہضم غذا کے ساتھ پتلی زرد اسہال نکلتی ہے۔ اور
جب غذا معدہ سے امعا میں آتی ہے۔ تو درد ہوتا ہے باسلیق کی فصد کے بعد چار تخم روغن
بادام میں چرب کر کے کھلائیں یا اس کے ساتھ صمغ عربی نشاستہ کتیرا بریان تین تین ماشہ
باریک کر کے شامل کریں۔ اور ساتھ ہی لعاب بہدانہ وریشہ خطمی گلاب و عرق بید مشک یا
عرق گاؤزبان میں نکال کر شیریں کر کے پلائیں۔ تمام اقسام اسہال میں اگر دستوں میں خون
زیادہ آئے۔ اور مریض کے زیادہ ضعیف ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ تو دست بند کرنے کے لئے
ان نسخوں میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں (۱) خس بیلگری گل دھاوا موچرس اندرجو ہر ایک
چھ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور چھ ماشہ سفوف پھنکا کر آب برنج ساٹھی پانچ
تولہ میں آب بہی شیریں دو تولہ شامل کر کے چند یوم تک پلاتے رہیں (۲) آم کی گٹھلی کا مغز
اور جامن کی گٹھلی کا مغز چھ چھ ماشہ سفوف کر کے پانی کے ساتھ پھنکا دیں۔ مجرب ہے (۳)
چھوارہ ایک عدد گٹھلی نکال کر اس میں افیون بھر دیں۔ اور اس پر آرد گندم لپیٹ کر روٹی
کر کے گرم تنور میں رکھیں جب آٹا سرخ ہو جائے۔ تو تنور سے نکال کر چھوارہ مع افیون
پیس کر گولیاں بمقدار نخود بنالیں۔ اور حسب ضرورت دو گولیاں کھلائیں **غذا**
ہلکی زود ہضم مثل آش جو خیارین کی کھیر ساگودانہ گیہوں کا پتلا دلیا دیں۔ اور افاقہ ہونے
پر رفتہ رفتہ کھچڑی۔ اور شوربا چپاتی وغیرہ کی طرف ترقی کرتے جائیں۔ بادی اور ثقیل
اشیاء بہرحال مضر ہیں اور بلغمی دستوں میں ٹھنڈے پانی اور برف سے اور صفراوی
دستوں میں گرم اور مصالحہ دار غذاؤں سے اور ضعف جگر کے دستوں میں لہسن پیاز۔
میدہ یا تنور کی پکی ہوئی روٹی گوشت مچھلی سے پرہیز لازم ہے۔

زحیر

پیچش۔ مروڑ۔
ڈی سینٹری

ایک بڑا تکلیف دینے والا مرض ہے۔ جس میں بڑی آنتوں میں کوئی تیز مادہ پیدا ہو کر ورم یا زخم ڈال دیتا ہے۔ اور طبیعت اجابت کے وقت اس کی اذیت کو دفع کرنے کے لئے زور لگاتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں زحیر صادق اور زحیر کاذب زحیر صادق میں صفرا یا بلغم مالح رودہ مستقیم پر گر کر ورم اور خراش پیدا کر دیتی ہے زحیر کاذب میں بعض غلیظ اجزا اسدہ بن کر کسی آنت میں چمٹ جاتے ہیں۔ طبیعت ان کو نکالنے کے لئے زور لگاتی ہے مگر چند قطرہ بلغم یا خون کے سوا کچھ نہیں نکلتا **علامات**۔ پہلے مروڑ کے ساتھ چند دست آتے ہیں۔ پھر بار بار حاجت ہوتی ہے۔ مگر پاخانہ تھوڑی مقدار میں آتا ہے جس میں بلغم یا خون ملا ہوتا ہے۔ رفع حاجت کے وقت کھونتھنا اور زور لگانا پڑتا ہے۔ زحیر صادق یا دری میں بخار ہوتا ہے زحیر کاذب یا سدی میں بخار نہیں ہوتا معزاوی مادہ کی نشانی یہ ہے کہ پاخانہ کے بعد مقعد میں جلن ہوتی ہے **اسباب** قبض شدید۔ بار بار مسہل لینا۔ خالص صفرا یا صفرا اور بلغم مالح کا مل کر امعا پر گرنا۔ گوشت۔ مچھلی انڈے کا کثرت استعمال۔ سردی۔ بُسی غذا۔ موسم برسات میں سوء ہضم یا جلاب کا استعمال۔

علاج۔ یہ خوب یاد رہے کہ زحیر کے علاج میں پہلے تشخیص کر لیں کہ صادق ہے یا کاذب پھر علاج کریں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔ جس کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ رات کو تخم ریحان یا اسپغول مسلم پانچ ماشہ گھی یا روغن بادام میں چرب کر کے مریض کو پھنکا دیں۔ اگر صبح کو پاخانہ میں یہ دانے نکل آئیں اور آرام نہ ہو۔ تو زحیر صادق ہے ورنہ کاذب۔ زحیر صادق میں جو صفرا یا بلغم مالح سے ہو (۱) بہدانہ تین ماشہ ریشہ خطمی چھ ماشہ عرق مکو یا عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں لعاب نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ شامل کر کے چار تخم چھ ماشہ چھڑک کر دونوں وقت پلائیں۔ اگر خون آتا ہو۔ تو حب الآس پانچ ماشہ بیخ انجبار تین ماشہ کا شیرہ شامل کر لیں۔ اور سفیدی بیضہ مرغ روغن بادام یا روغن گل میں ملا کر ناف کے نیچے طلا کریں (۲) گل بنفشہ بیخ کاسنی بادیان ہر ایک سات ماشہ مویز منقی نو دانہ گاؤزبان ریشہ خطمی ہر ایک پانچ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت بنفشہ چار تولہ ملا کر اسپغول مسلم سات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

خون آنے کی صورت میں تخم مرد حب الآس ریشہ انجبار ہر ایک پانچ ماشہ شامل کر کے بھگوئیں زحیر کاذب میں سدہ نکالنے کی کوشش کی جائے۔ سدہ کی موجودگی میں قابضات کا استعمال سخت مضر ہوگا۔ لہذا ریشہ خطمی ایک تولہ کا پانی میں لعاب نکال کر یا جوشا کر صاف کر کے مغز فلوس چھ تولہ گلقند چار تولہ مل کر صاف کر کے روغن بادام تین ماشہ ڈالکر پلائیں۔ تاکہ آنتیں صاف ہو جائیں۔ سدے کھولنے کے لئے چار تخم نو ماشہ گلاب اور عرق مکو میں جوش دیکر شربت بنفشہ شامل کر کے پلانا بھی مفید ہے۔ سدوں کے خارج ہونے کے بعد قابضات استعمال کریں **دوا** شیر گاؤ ایک پاؤ گلاب آدھ پاؤ ملا کر پلانا زحیر کے لئے اسراری مجربات سے ہے۔ **دوا** زحیر بلغمی کے لئے مجرب ہے سفوف ہلیلہ سیاہ بریان کھانڈ ملا کر ایک کف دست کھلائیں **غذا** صرف مونگ کی کھچڑی یا خشکہ دہی کے ساتھ دیں۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ ورنہ دہی سے بھی پرہیز لازم ہے۔ افاقہ ہونے پر شوربا چپاتی۔ دال ترکاری دے سکتے ہیں۔ اور سرخ مرچ گرم مصالحہ گوشت بینگن اور ترش شیریں اور گرم اشیاء سے پرہیز رہے ؎

قولنج
کالک سُوْل

اس مرض میں اجابت کی رکاوٹ کے ساتھ آنتوں میں درد شدید ہوتا ہے۔ جس سے مریض بے تاب ہو جاتا ہے **علامات** پیٹ میں ناف کے اردگرد دقعہ کے ساتھ درد ہونا۔ پیٹ کو دبانے سے درد کو تسکین ہونا۔ قبض شدید۔ کبھی ابکائیاں بھی۔ بخار نہیں ہوتا۔ کبھی شدت درد میں غشی بھی ہو جاتی ہے۔ **اسباب** بد ہضمی۔ سدہ امعاء۔ نفخ سردی لگنا۔ بادگولہ۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ زہر تانبا۔ سیسہ وغیرہ **تشخیص** کبھی قولنج میں اور سوزش امعاء یا درد گردہ یا درد معدہ میں اشتباہ پڑ جاتا ہے لہذا یاد رکھنا چاہیے کہ قولنج میں بخار نہیں ہوتا۔ اور پیٹ کو دبانے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ سوزش امعاء میں بخار ہوتا ہے۔ اور پیٹ کو ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا درد گردہ کا مقام گردہ ہوتا ہے اور اس کی ٹیسیں رانوں اور فوطوں تک جاتی ہیں۔ اور پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ درد معدہ خاص معدہ کے مقام میں ہوتا ہے۔

علاج۔ قولنج کی بہترین تدبیر حقنہ ہے۔ جس کے لئے روغن بید انجیر تین تولہ روغن

تاریپن ایک تولہ آب گرم تین پاؤ پختہ استعمال کریں۔ اگر حقنہ ممکن نہ ہو۔ تو صابون کا ٹکڑا چھوارہ
کی گٹھلی کے برابر تراش کر کے روغن گل میں چرب کر کے پاخانہ کے مقام میں رکھیں۔ تاکہ اجابت
ہو جائے ورنہ (۱) روغن بید انجیر پانچ تولہ گلاب یا عرق بادیان بارہ تولہ میں ملا کر نیمگرم پلائیں
یا (۲) تمر ہندی سات تولہ عرق بادیان بارہ تولہ میں جوش کر صاف کر کے تربد سفید سنا مکی
ہر ایک سات ماشہ اس میں چھڑک کر گلقند چار تولہ شامل کر کے پلائیں یا (۳) مغز فلوس
ایک چھٹانک گلاب یا عرق بادیان یا پانی میں جسے گرم کر لیا گیا ہو۔ مل چھان کر روغن
بید انجیر دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔ اور تسکین درد کے لئے خارجی تدبیر یہ کریں کہ (۱) بوتل میں گرم
پانی بھر کر درد کے مقام پر پھیریں یا (۲) پوست خشخاش گلاب لے۔ پانی میں جوش کر اس
سے درد کے مقام پر ٹکور کریں یا (۳) مغز تخم بید انجیر کو شیر گاؤ میں خوب سحق کر کے گرم
کر لیں۔ اور پیٹ پر ضماد کریں یا (۴) پوست بیخ آک قدرے پانی میں سحق کر کے نیم گرم
طلا کریں قولنج کے سدہ کے لئے عجیب الفعل ہے **دوا** پرانے قولنج کے لئے نہایت مفید ہے وقفہ
وقت ایک مسہل سے تنقیہ کر کے اجوائن زیرہ سیاہ انیسوں بادیان ہر ایک ساڑھے چار ماشہ
سب کو کوٹ چھان کر نہار کھلائیں اور اوپر سے آدھ سیر اونٹنی کا دودھ جو اسی وقت دوہا
گیا ہو گرم کر کے پلائیں چند روز اسی طرح عمل کریں۔ انشاء اللہ پھر دورہ مرض نہ ہوگا **کشتہ
قرن الایل**۔ بارہ سینگے کا سینگ ہفتہ بھر آک کے دودھ میں بھگو رکھیں پھر ہفتہ
بھر کوار کے پانی میں اور پھر ہفتہ بھر بھیڑ کے دودھ میں۔ اس کے بعد کوزے میں گل حکمت کر
کے دس سیر پختہ پاچک میں آنچ دیں خوراک ایک سرخ بتاشہ میں رکھ کر قولنج کے علاوہ ہر قسم
کے درد دل کو مفید ہے **دوا** ایک سرخ ہیرا ہینگ مویز میں رکھ کر کھلائیں **دوا**
سر کنڈہ کا بور تمباکو میں ملا کر چلم میں پلائیں۔ انشاء اللہ فوراً آرام ہوگا **غذا** بحالت
مرض کوئی غذا نہ دیں۔ تخفیف ہونے پر ہلکی زود ہضم غذا مثلاً شوربا مونگ کی دال وغیرہ
دیں۔ اور غلیظ و دیر ہضم اور ٹھنڈی غذاؤں سے پرہیز رہے۔ بلکہ جن لوگوں کو اس مرض
کا دورہ پڑتا ہو ان کو ہمیشہ اس قسم کی غذاؤں اور چنے کی دال کچے دودھ چاول برف
سے پرہیز لازم سمجھیں۔

دیدان امعا
کرم شکم
انٹس ٹینل ورمو

پیٹ کے کیڑے یعنے چنونے یا چُرنے سب جانتے ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے سفید باریک تاگے کے سے ہوتے ہیں۔ اور سرکہ کے کیڑوں کے ہم شکل ہونے کی وجہ سے دود الخل کہلاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دو قسم کے کرم اور ہوتے ہیں ایک کا نام کدو دانہ یا حب القرع ہے جو بالکل تخم کدو کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور امعا قولون اور اعور میں پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرے کینچوے یا حیات جو سانپ کے سے ہوتے ہیں۔ ان کا طول پانچ سے ۱۶ انچ تک ہوتا ہے یہ عموماً اوپر کی چھوٹی آنتوں میں رہتے ہیں **علامات**۔ نفخ۔ منہ سے رال بہنا۔ سوتے میں دانت پیسنا۔ ہونٹ خشک۔ پاخانہ نرم بھوک کے وقت پیٹ کے اندر سرسراہٹ۔ اور کھانا کھانے کے بعد متلی۔ بچے کو یہ شکایت ہو۔ تو وہ اپنی ناک نوچتا ہے۔ مقعد کے مقام میں خارش ہوتی ہے۔ نازک مزاج عورتوں اور بچوں کو کبھی تشنج رعشہ یا صرع بھی عارض ہو جاتا ہے **اسباب** دیرہضم بادی اور ثقیل غذائیں کھانا۔ زیادہ پانی پینا۔ برف کا بکثرت استعمال۔ ضعف ہضم نیز پانی گوشت میوجات ساگ ترکاری کے ذریعے ان کیڑوں کے انڈے پیٹ میں پہنچکر کرم بنجاتے ہیں۔

علاج ہر قسم کے کیڑے نکالنے کے لئے یہ تدبیر مفید ہے کہ رات کو سونے سے پہلے دو مٹھی بھر تل قدرے گڑ ملا کر کھلائیں صبح کو بقدر سوا تولہ کمیلہ اور ساڑھے تین ماشہ صابون باہم ملا کر تین گولیاں بنالیں اور گرم پانی کے ساتھ کھلا دیں اور اس کے بعد بھی گرم پانی پلاتے رہیں۔ انشاءاللہ سب کرم نکل پڑیں گے یا پہلے تین چار روز تک شیر مادہ گاؤ مصری ڈالکر پلاتے رہیں۔ اور خوب شیریں لذیذ اور مرغن غذائیں کھلائیں۔ تاکہ کیڑے ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ پھر سرخس کیدار تُرس ہر ایک ایک ماشہ حب النیل قسط تلخ باؤبڑنگ ہر ایک نصف ماشہ نمک ہندی تین ماشہ سفوف بنا کر پھنکائیں۔ اور اوپر سے دودھ پلائیں۔ اس سے سب کیڑے مرجاتے ہیں۔ دوسرے روز تربد موصوف ناخے لی۔ ہر ایک سات ماشہ باریک کرکے گلقند چار تولہ ملا کر کھلائیں تاکہ دست کی راہ سب مردہ کیڑے نکل جائیں **دوا**۔ کرم شکم کو فنا کرنے کے لئے مفید ہے۔ روغن تارپین سوا تولہ روغن بیدانجیر تین تولہ دودھ تین تولہ ملا کر پلائیں **دوا**۔ قتل دیدان کے لئے

مجرب ہے زیرہ کرمانی مغز کرنجوہ پلاس پاپڑا کمیلہ بابرنگ ہر ایک ایک تولہ آٹھ ماشہ باریک کر کے گڑ میں ملالیں جوان کے لئے ساری دوا کے دو حصے کر کے دو مرتبہ کھلائیں۔ اگر بچہ ہو تو اس کی عمر کے موافق کئی گولیاں بنا کر سونے کے وقت دو چار گولیاں شربت کے ساتھ دیں۔
دوا بچوں کے کرم شکم کے لئے مجرب ہے جو مقعد میں پیدا ہو کر موجب اذیت ہوتے ہیں۔ رسوت کمیلہ بابرنگ نرکچور کوٹ چھان کر پانی کے ساتھ کھلائیں۔ یا انہی دواؤں کو باریک کر کے زہرہ گاؤ میں ملا کر اس سے لتہ آلودہ کر کے بطور حمول استعمال کریں **شافہ**۔ صبر شونیز کا شافہ مفید ہے روغن نیم میں روئی تر کر کے یا برگ شفتالو کے پانی میں لتہ تر کر کے مقعد میں رکھنا بھی نافع ہے **حب** مغز تخم تیب مغز تخم بکائن بلیلہ سیاہ رسوت مقل سب مساوی باریک کر کے حب بقدر نخود بنا کر چار گولیاں ہر روز کھلاتے رہیں۔ **غذا** سوڈا اور نمک ڈال کر پکائی ہوئی روٹی اور شوربا اور پودینہ ادرک کی چٹنی کھلائیں۔ ثقیل و دیر ہضم اشیاء اور بلغم پیدا کرنیوالی غذا چنے کی دال آلو اروی مٹر امرود ناشپاتی بیر سے پرہیز رہے ؂

خروج مقعد کانچ نکلنا پرولیپس اینائی

علامات۔ بچوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ آغاز مرض میں تو رفع حاجت کے وقت ہی یہ عارضہ ہوتا ہے مگر مرض پرانا ہو کر کسی عام حرکت مثلاً کھانسنے زور سے ہنسنے دیر تک کھڑا ہونے یا کوئی زور کا کام کرنے سے بھی کانچ نکل آتی ہے **اسباب** عام کمزوری دائمی قبض۔ بواسیر پرانے دست یا پیچش کرم امعا سنگ مثانہ۔ مقعد کے عضلے کا ڈھیلا ہونا۔
علاج۔ پہلے اصل سبب کا تدارک کریں۔ لٹا کر رفع حاجت کرائیں۔ اور آبدست کے لئے ٹھنڈے پانی سے کام لیں۔ پھر پھٹکڑی ایک ماشہ ڈھائی تولہ پانی میں حل کر کے اس میں روئی تر کر کے کانچ پر لگائیں۔ اور اُسے آہستہ سے اندر داخل کر کے لنگوٹ بندھوا دیں یا مازو پھٹکڑی ہر ایک چھ ماشہ پاؤ بھر پانی میں حل کر کے اسے روئی کے ذریعے سے کانچ پر لگا کر کانچ کو داخل کر دیں **دوا** پہلے مقعد کو موم روغن سے چرب کر کے داخل کریں۔ پھر پوست انار جفت بلوط گلنار مازو پانی میں جوش کر صاف کر کے نیمگرم پانی کے ساتھ استنجا کریں۔ اور پھوک کو مقعد پر باندھ دیں **دوا** بیضہ مرغ کی سفیدی چپڑ کر داخل

کریں۔ اور بار بار ایسا کرنے سے خروج بند ہو جاتا ہے **غذا** لطیف نرم زود ہضم دینی چاہیے جو مقوی بھی ہو مثلاً دودھ چاول کم مرچ کا شوربا۔ ساگودانہ آش جو۔ اور گرم تیز چیزوں سے پرہیز رہے ؎

بواسیر ہیمورائڈس

بواسیر کی دو قسمیں ہیں ایک خونی جس میں مقعد کے کناروں پر مسے پیدا ہو کر ان میں سے خون اور زرد رنگ کی رطوبت پاخانہ کے راستے سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ دوسری بواسیر بادی اس میں مسوں سے خون نہیں بہتا بلکہ مقعد کے مقام میں خارش درد اور قبض کی شکایت رہتی ہے **علامات** مقعد میں بوجھ۔ درد۔ اور جلن ہوتی ہے۔ رفع حاجت کے وقت مسوں کی رکاوٹ سے ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ مریض ڈر کے مارے پاخانے نہیں جاتا۔ اس لئے اکثر قبض ہو جاتی ہے۔ جس سے اس مرض کو ترقی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی خون براز میں ملا ہوا ہوتا ہے۔ کبھی قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے اخراج خون کی وجہ سے مریض کا رنگ زرد اور اس کی طاقت سلب ہو جاتی ہے **اسباب**۔ یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔ اور عموماً دائمی قبض کرم شکم رودہ مستقیم کا خراش بار بار مسہلات کا استعمال زیادہ بیٹھے رہنا۔ نمناک جگہ پر بیٹھنا۔ میخوری زیادہ گوشت اور تیز۔ مصالحدار اشیاء کھانا۔ بعض امراض جگر عورتوں میں ایام حمل وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ جس سے خون جل کر کثیف اور بھاری ہو جاتا ہے۔ اور نیچے کی جانب کو رجوع کر کے آنتوں کے عروق زیرین کی شاخوں میں مجتمع ہو جاتا ہے۔ اور اس کی کثرت سے عروق میں تناؤ اور کھچاوٹ پیدا ہو کر وہ پھول جاتی ہیں۔ یہی مسے ہیں جن کے پھٹ جانے سے وہ مجتمع خون نکلتا رہتا ہے **علاج**۔ جب تک مسوں سے سیاہ اور غلیظ خون نکلتا رہے اور ضعف طاری نہ ہو اسکو بند نہ کریں۔ اگر مریض بہت کمزور ہو جائے۔ یا خون سرخ اور خالص آنے لگے تو ایسی حالت میں حابسات کا استعمال کریں چنانچہ صبح کو پہلے رسوت ایک ماشہ کھلا کر اوپر سے ریشہ خطمی چار ماشہ پانی میں بھگو کر لعاب نکالیں اور بیخ انجبار حب الآس ہر ایک تین ماشہ شیرہ نکال لیں۔ اور دونوں کو ملا کر شربت انجبار حب الآس دو تولہ شامل کر کے اسپغول مسلم یا تخم بارتنگ پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ مسوں کے درد کی تسکین کے لئے رسوت اور

برگ نیم گلاب میں گھس کران پر ضماد کریں۔ یا بھنگ کو پانی میں گھوٹ کران پر باندھیں
یا بھنگ کو شیر مادہ گاؤ میں جوش دے کراس کی بھاپ مسوں کو پہنچائیں۔ یا سپیدہ
سفیدی بیضہ میں گھس کر طلا کریں۔ یا مغز تخم آلو بخارا۔ روغن کنجد میں سحق کر کے طلا کریں۔
اگر کسی تدبیر سے نفع نہ ہو۔ تو مسہل یا ماء الجبن کے ساتھ سودا کا تنقیہ کریں۔ پھر اطریفل صغیر
اور حب مقل (مندرجہ بیاض کریمی) کھلائیں۔ طبیعت کو ملائم رکھیں۔ طحال اور کبد کی اصلاح
کرتے رہیں **دوا** مسوں کی تکلیف کو رفع کرتی ہے اکاس بیل کوٹ کر توے پر گرم کرلیں
اور مسوں پر باندھ کر پھر ساعت بھر کے بعد کھول کر کے یہ مرہم لگائیں روغن زرد تین تولہ
گرم کر کے اس میں مردا سنگ چھ ماشہ باریک پسا ہوا ڈال دیں حتے کہ خوب پک جائے
پھر موم ایک تولہ شامل کریں۔ اور نیم کی ہری شاخ سے حل کرتے رہیں۔ پھر اتار کر محفوظ
رکھیں۔ اور مقعد میں اندر باہر اچھی طرح لگا دیا کریں۔ اگر بواسیر خونی ہو تو اس مرہم کے
بعد اوپر سے برگ سمبھالو کو روغن میں گھوٹ کر اس کی ٹکیہ باندھ دیں **دوا**۔ بواسیر
کو خشک کر دیتی ہے مجرب ہے۔ پوست انار کندر جفت بلوط جوز السرو چاروں کو
کوٹ کر آب انگور میں جوشائیں۔ پھر خوب گھوٹیں اور صبح و شام طلا کریں۔ اور مقل
ازرق کندر رانیخ حرمل بیخ کبر کی دھونی دیں **حب بواسیر** بواسیر کے لئے نہایت
مجرب ہے فلفل سیاہ قند سیاہ ہر ایک ایک تولہ کو کر چھدی بوٹی چھ تولہ کوٹ
کر بارہ گولیاں بنالیں۔ ایک گولی علی الصباح ہمراہ آب کھلائیں ترشی و شیرینی سے
پرہیز **دوا** تجربہ حکیم نورالدین صاحب قادیانی جھیرڈی برگ بھنگ کی ٹکیہ بنا کر ململ
کے باریک کپڑے میں رکھ کر باندھ دیں۔ گدھے کی لید اور جنگلی چوہے کے چند کانٹے
ٹین کے پترے پر رکھ کر کوئلے ڈھکا کر اوپر دوائی ڈال کر دھونی لیں کم از کم ایک ہفتہ
تک **دوا** برہمڈنڈی ایک تولہ پانی میں خوب سحق کر کے شیرہ نکال لیں اور پلا دیں
پھوک کو مسوں پر باندھ دیں **دوا** برگ ماہال رسونت ایلوا چھوٹی ہڑ ہموزن لیکر
باریک کر کے گولیاں بقدر نخود بنالیں ایک گولی صبح کو کھلائیں۔ بیاض کریمی میں اس
مرض کے اور بہت سے مفید و مجرب اور اسراری نسخے درج ہیں **غذا** لطیف نرم زود
ہضم۔ مثلاً کم مرچ کا شوربا۔ مونگ کی کھچڑی۔ خرفہ کا ساگ کدو توری گکڑی کی ترکاریاں
دیں۔ اور نفاخ و ثقیل غذا گوشت مرچ سرخ بینگن چاء و بیضہ شراب اور حرکت شدید

سے پرہیز کرائیں ؛

حصر قبض شکم
کانسٹی پیشن

وقت مقررہ پر حاجت نہ ہو۔ یا حاجت محسوس ہو مگر اجابت نہ ہو۔ یا مقدار میں کم پاخانہ آئے۔ یا مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ کے بعد آئے یا نہایت خشک اور بمشکل آئے۔ یہ ساری صورتیں قبض کی ہیں۔ آجکل یہ عارضہ عام ہے۔ خصوصاً اہل علم لوگوں میں جو ورزش نہیں کرتے۔ اس لئے یہ لوگ درد سر، زکام، نزلہ، تبخیر، نفخ، ضعف قلب، توحش، پریشانی، قلت اشتہا، کمزوری، لاغری، زردی بدن، بواسیر وغیرہ عوارض میں مبتلا رہتے ہیں **علامات** رفع حاجت میں دیر لگتی ہے۔ خشک خاکستری رنگ کا براز کم مقدار میں بمشکل آتا ہے کبھی خشک براز کی گرہیں بلغم یا خون میں آلودہ نکلتی ہیں شکم متعفن ریاح سے پُر رہتا ہے دل دھڑکتا ہے۔ سر دکھتا ہے **اسباب** خشک بلا روغن غذائیں کھانا بلغم کے غلبہ سے امعاء کی کمزوری ثقیل غذاؤں سے سدے پڑنا۔ صفرا کا امعا پر نہ گرنا دماغی محنت سے امعاء کے اعصاب کی کمزوری۔ کاہلی سستی آرام طلبی کی عادت۔ جسمانی کمزوری جلاب وغیرہ سے بہت سی رطوبات امعا کا نکل جانا بواسیر وغیرہ۔

علاج۔ اتفاقی قبض میں رات کو تین تولہ گلقند کھلا کر صبح کو یہ نسخہ استعمال کریں مغز بادام شیریں پانچ دانہ مویز منقی نو دانہ مغز تخم کدو چھ ماشہ بنفشہ پانچ ماشہ شیرہ نکال کر شیریں کر کے پلائیں۔ یہ نسخہ نرم مزاج و نازک طبع کے لئے ہے اگر ذرا تیز کرنا ہو تو ایک ماشہ سنائے کی شامل کر دیں یا (۲) بنفشہ اصل السوس ہر ایک سات ماشہ مویز نو دانہ انجیر پانچ دانہ خیار شنبر تین تولہ سب کو جوش کر ایک تولہ روغن بادام ملا کر پلائیں۔ یا (۳) روغن بید انجیر ڈیڑھ تولہ نصف سیر شیر گاؤ میں ملا کر اور ترنجبین تین تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ نیز دیکھو بیان ملینات کتاب ہذا میں اور بیاض کریمی میں۔ قبض دائمی میں ملین و مسہل دینے کی بجائے خورد و نوش اور دیگر امور میں احتیاط ملحوظ رکھنا مقدم سمجھیں۔ چنانچہ رفع حاجت کی عادت ایک مقررہ وقت پر ڈالیں۔ جب حاجت ہو۔ تو اس کو ہرگز ضبط نہ کریں۔ مختلف اقسام کی غذائیں بدل بدل کر کھایا کریں۔ جن

میں سبزی ترکاریاں ضرور ہوں۔ میوجات کا استعمال خصوصاً ناشتہ سے پہلے عمدہ ملین ہے
روٹی کا آٹا قدرے دانہ دار، موٹا یا ان چھانا ہونا چاہئیے غذا میں گھی وغیرہ روغنی اجزا کی مقدار
کافی ہونی چاہئے کھانے کے ساتھ مناسب مقدار میں پانی پینا ضروری ہے۔ زیادہ پینا یا
بالکل نہ پینا قبض کا باعث ہوتا ہے۔ دائمی قبض کے رفع کرنے کے لئے مناسب ورزش
تا میل دو میل تک روزانہ گشت لگانا نہایت مفید ہے بطور دوا خالص روغن بادام کا استعمال
بھی مفید ہے۔ خواہ گھی کی بجائے سالن میں استعمال کریں۔ یا بمقدار تولہ ڈیڑھ تولہ ہر شب
گرم دودھ میں ملا کر پلا دیا کریں۔ یا سونے سے پہلے مربائے ہلیلہ عمدہ ایک عدد کھلا کر اوپر
سے گرم دودھ کا پیالہ پلا دیا کریں الم‌ریض زمانی بقدر سات ماشہ کبھی کبھی کھلانا بھی مفید ہے۔
دائمی قبض کے رفع کرنے کے لئے حسب ضرورت نسخے بیاض کرمی میں دیکھو **غذا** شوربا چپاتی
اور مختلف قسم کی ترکاریاں کھلائیں۔ اور میدے کی اشیاء اڑد یا چنے کی دال آلو اروی
مٹر طوے پوری۔ کچوری چاول جینے سے پرہیز رکھیں ؛

کلیہ اور مثانہ کے امراض

کلیہ اور مثانہ کی تشریح

کلیتین یعنے گردے غدودی ساخت کے دو عضو پیٹ کی پچھلی طرف کمر میں گیارہویں
پسلی کے نیچے واقع ہیں ایک دائیں اور دوسرا بائیں طرف دایاں گردہ جگر کے تصادم
کی وجہ سے بائیں گردے سے کسی قدر نیچے ہوتا ہے۔ ایک تندرست جوان آدمی کا
گردہ چار انچ لمبا اور دو انچ چوڑا اور دو سے تین چھٹانک تک وزنی ہوتا ہے۔ ہر ایک
گردے کی سامنی سطح محدب پچھلی سطح چپٹی۔ سامنا کنارہ محدب اور اندرونی کنارہ مجوف
ہوتا ہے۔ جس کی راہ سے گردے کی نالی اور اس کے عروق و اعصاب اندر باہر آتے جاتے
ہیں ہر گردے کے اوپر کے سرے پر اس کی ٹوپی لگی رہتی ہے۔ اگر گردے کو چیر کر دیکھیں

تو اس کے اندر ایک خول نظر آتا ہے جس میں گردے کے پرورشی عروق اور اس کی نالی کا پھیلاؤ ہوتا ہے گردوں میں خون سے وہ رقیق متعفن اور زہریلی رطوبت الگ ہوتی ہے۔ جس کا نام پیشاب ہے۔ اور وہ ان نالیوں کے ذریعے سے متواتر ٹپکتا اور مثانہ میں جاکر جمع ہوتا رہتا ہے۔ پھر کسی وقت یکبارگی پیشاب کی نالی سے خارج ہوجاتا ہے

گردوں کی نالیاں تعداد میں دو ہیں جن کو حالبان کہتے ہیں اور اپنے اپنے گردے کے درمیانی خول سے نکل کر دس سترہ انچ کے طول میں نیچے کی طرف جاکر مثانے کے پیندے کے برابر اس کے طبقات کے درمیان سے ایک انچ ترچھے طور پر گزر کر اس کے اندر جا کھلتی ہیں **مثانہ**۔ یعنے پیشاب کی ہیرو کے جوف میں اس کے سامنے واقع ہے مردوں میں اس کے سامنے اور وہ مستقیم اور عورتوں میں رحم اور اندام نہانی ہوتا ہے مثانہ میں تین سوراخ ہوتے ہیں۔ دو سوراخ وہ جن میں دونوں گردوں کی نالیاں کھلتی ہیں۔ تیسرا سوراخ مجری بول یعنے پیشاب کی نالی سے ملتا ہے۔ جس کے ذریعے سے پیشاب مثانے سے خارج ہوتا ہے۔ مثانہ کی گردن پر جس سے پیشاب کی نالی شروع ہوتی ہے ایک گول عضلہ لگا رہتا ہے۔ جو عموماً سکڑا رہتا ہے۔ اور پیشاب کو مثانہ سے بے موقع نکلنے نہیں دیتا۔ گردوں سے مثانہ کیطرف پیشاب قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے۔ مگر مثانہ سے بوقت ضرورت نکلتا ہے۔ گردوں کی نالیوں سے مثانہ میں پیشاب کے جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ مگر مثانہ سے ان نالیوں میں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ نالیوں کے سوراخوں پر ایک ایک جھلی کیواڑوں کی طرح لگی ہے جو پیشاب کو واپسی سے روکتی ہے **مجری البول** یعنے پیشاب کی نالی مردوں میں

تقریباً آٹھ نو انچ اور عورتوں میں صرف ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی ہے۔ مردوں کی نالی میں دو خم ہوتے ہیں۔ لیکن عورتوں کی نالی میں کوئی خم نہیں ہوتا۔

درد گردہ — وجع الکلیہ / رینل کالک

یہ نہایت شدید اور صبر آزما درد ہوتا ہے۔ جس کی کیفیت یہ ہے کہ گردے میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ پیشاب کے ساتھ گردے کی نالی سے گزرتی ہوئی پھنس کر درد کا باعث ہوتی ہے کبھی گردے میں ریاح کی وجہ سے تمدد ہو کر یا ورم کی وجہ سے بھی درد ہوتا ہے۔ **علامات** گردوں کے مقام پر درد۔ جس کی رفتار کمر سے مثانہ تک ہوتی ہے۔ اور اس کی ٹیسیں خصیوں تک جاتی ہیں۔ تھوڑا تھوڑا خون آمیختہ پیشاب آتا ہے۔ بخار چڑھ جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ مریض شدت درد سے تڑپتا ہے بیتابی کی وجہ سے برد اطراف تک نوبت پہنچ جاتی ہے

علاج۔ اگر درد گردہ یا مثانہ ورم حار سے ہو تو فصد باسلیق کے بعد لعاب اسپغول شیرہ عناب شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔ اگر تنقیہ مناسب ہو۔ تو مسہل بارد استعمال کریں۔ اور آب کاسنی سبز مروق اور آب عنب الثعلب سبز مروق پلائیں۔ اگر درد گردہ ریحی ہو۔ تو شیرہ بادیان ۵ ماشہ شیرہ انیسوں ۳ ماشہ شیرہ تخم کشوث تین ماشہ گلقند دو تولہ اور شربت بزوری چار تولہ یا شربت دینار چار تولہ کے ساتھ پلائیں۔ اور گل ٹیسو اور کسنبھ تخم خربزہ اور پوست خربزہ تخم شبت ہر ایک آدھ پاؤ دس سیر پانی میں جوش کر کے درد کے مقام پر دھاریں اور پھوک گرم گرم اس جگہ باندھ دیں۔ ماش کے آٹے میں قدرے ہینگ ملا کر اس کی روٹی پکائیں۔ ایک طرف سے کچی رکھیں۔ کچی طرف پر روغن گل یا روغن بابونہ چپڑ کر درد کے مقام پر باندھ دیں۔ اس سے درد ساکن ہو جاتا ہے یا زردی بیضہ مرغ تانبے کے برتن میں زرد چوب کے ساتھ گھوٹ کر قدرے پانی ڈال کر خوب حل کریں۔ جتنے کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر درد کی جگہ پر ضماد کریں اور اس پر پان کا پتہ کپڑے سے باندھ دیں۔ اگر پتھری کی وجہ سے درد ہو۔ تو اس کا طریق علاج آگے آئیگا انشاء اللہ

دوا۔ تخم کرفس یا نانخواہ باریک کر کے سہ گنا شہد مصفی میں ملا کر رکھیں۔ خوراک ساڑھے چار ماشہ روزانہ اس سے انشاء اللہ درد گردہ کا دورہ بند ہو جائے گا۔

دوا نمک چھکنی باریک کرکے گڑ میں گولی بنا کر کھلائیں **دوا** حب قرطم ساڑھے تین تولہ کا شیرہ نکال کر روغن زرد تین تولہ مصری پانچ تولہ شامل کرکے حریرہ بنا کر کھلائیں انشاءاللہ چند منٹ میں درد رفع ہوگا **ضماد** درد گردہ کے لئے مجرب ہے۔ مغز تخم کرنجوہ فلفل سیاہ ہموزن سفیدی بیضہ مرغ میں گھوٹ کر درد کے مقام پر ضماد کریں۔ فوراً تسکین ہوگی انشاءاللہ **غذا**: شوربا دال چپاتی وغیرہ کھلائیں۔ بادی ثقیل اور نفاخ و منجر اشیا سے پرہیز رکھیں ؏

حرقۃ البول (سوزاک / گنوریا)

ایک نہایت موذی اور بدنام مرض ہے مریض اس کی شدید تکالیف اور اس کے برے نتائج سے تنگ آکر زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔ مجری بول میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ اور پیشاب نالی سے گزرتا ہوا ان میں تیزاب کی طرح کاٹ اور سوزش کرتا ہے۔ جب یہ زخم اچھے ہوجاتے ہیں۔ تو ان کے اندمال سے سوراخ بول سوئی کے ناکے کی طرح تنگ رہ جاتا ہے۔ جس سے پیشاب کی رکاوٹ ایک نئی قیامت لاتی ہے مردی کی قوت تباہ ہوجاتی ہے۔ اور کئی شدید امراض بدھ گھٹیا بول الدم احتباس بول ورم خصیہ سوزش مثانہ نامردی وغیرہ لاحق ہوجاتے ہیں۔ اور اگر غلطی سے اس کا مواد آنکھ کو لگ جائے تو وہ دکھنے لگتی ہے۔ بلکہ اندھی ہوجاتی ہے **علامات** مجری بول سرخ و متورم ہوجاتا ہے اس میں سخت خراش اور جلن ہوتی ہے۔ خصوصاً پیشاب کے وقت نیلے رنگ کی پتلی پیپ آنے لگتی ہے چند روز کے بعد ان علامات میں شدت ہوجاتی ہے۔ اور سبزی مائل زرد گاڑھی پیپ خارج ہوتی ہے۔ کمر میں درد قبض کی شکایت۔ بھوک بند۔ پیشاب میں رکاوٹ۔ کبھی خون آمیختہ پیشاب آتا ہے۔ کبھی اس میں چھیچھڑے اور چھلکے ہوتے ہیں۔ کبھی عضو مخصوص متورم ہوکر ایسا دردناک ہوجاتا ہے۔ کہ ذرا سا کپڑا چھو جانا بھی آفت بن جاتا ہے تین ہفتہ کے بعد ان علامات میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اگر بر موقع علاج نہ کیا جائے۔ یا کوئی بد پرہیزی ہوجائے۔ تو پرانا سوزاک ہو کر مدتوں رہتا ہے۔ یہ مرض متعدی ہے۔ اس مرض میں مبتلا عورت سے مجامعت کرنے والا مرد بھی مبتلا ہوجاتا ہے۔ اور مجامعت

سے دوسرے تیسرے روز اس میں علامات مرض نمودار ہو جاتی ہیں **اسباب۔** یہ مرض
اکثر فاحشہ عورتوں کی قربت اور دیگر برے اعمال کا ثمرہ ہوتا ہے۔ مگر کبھی احتلام
ناقص الانزال جماع۔ شراب وکباب کی عادت مرچ مصالحہ کی کثرت استعمال، گرم
وشیریں غذاؤں کا زیادہ شوق، حائضہ یا سیلان الرحم میں مبتلا عورتوں سے ہم بستری
بھی اس کا سبب بن جاتی ہے۔ یہ مرض متعدی ہے۔ اور موروثی بن جاتا ہے۔ بعض
آوارہ مزاج نوجوان کسی حیا باختہ چکلے میں جا پہنچتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ یہ دشمن امن و
عافیت بلا خود ان کے حریم خاندان میں آ پہنچتی ہے۔ جس سے پاکدامن بیوی بھی ناکردہ گناہ
اس عذاب میں گرفتار ہو جاتی ہے اور آئندہ نسل کے لئے بھی خواہ مخواہ اس مرض کا
داغ موروثی بنجاتا ہے ٭

علاج شروع مرض میں سادہ مدرات اور ہلکی پچکاریوں کا استعمال مناسب ہے
چنانچہ (۱) صندل سرخ صندل سفید صندل زرد ہر ایک دو سرخ تخم کاسنی کافور ہر ایک چار سرخ
باریک کرلیں اور دو تولہ نبات کا ٹھنڈے پانی میں شربت بنا کر باریک شدہ دوا
کو اس میں چھڑک کر پلائیں یا (۲) کشنیز خشک گل نیلوفر صندل سفید آملہ منقی رات کو پانی
میں بھگو دیں صبح کو مل کر صاف کر کے شربت نیلوفر دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔ کیلے کے پانی
کا پینا بھی مفید ہے یا (۳) خار خسک تخم خربزہ تخم خیارین تخم کاہو۔ تخم کاسنی برادہ صندل
سفید ہر ایک پانچ ماشہ سب دواؤں کا شیرہ نکال کر شربت بزوری تین تولہ شامل کر
کے صبح وشام پلائیں یا (۴) کباب چینی دو تولہ شورہ قلمی کات سفید زیرہ سفید دانہ الائچی
خورد مغز کول گٹہ ہر ایک پانچ ماشہ ست بہروزہ دس ماشہ سب کو کوٹ کر نو پوڑیاں بنا
لیں ایک پوڑیہ صبح اور ایک شام کو کچی لسی کے ساتھ کھلائیں یا (۵) گیرو تین ماشہ نخود خام
ایک تولہ رات کو بھگو کر صبح کو گھوٹ چھان کر شربت بزوری چار تولہ شامل کر کے پلائیں۔ یا
ذیل کی دواؤں سے کوئی دوا استعمال کریں **دوا** گیرو گرالیاری ریوند چینی ہر ایک ایک تولہ
شورہ قلمی چھ ماشہ زیرہ سفید آملہ ہر ایک تین ماشہ سب کو باریک کر کے تین پوڑیہ بنا لیں۔
ایک پوڑیہ ہر روز گائے کے ایک سیر دودھ اور ایک پاؤ پانی کی کچی لسی کے ساتھ کھلائیں
تین روز کے بعد یہ تبرید پلائیں۔ میٹھی مہ خس صندل سفید آملہ کشنیز ہر ایک سترہ ماشہ
الائچی خورد چھ ماشہ مغز کول گٹہ ایک تولہ نبات چھ تولہ کوٹ چھان کر تین حصے کریں

ایک حصہ پانی کے ساتھ پلا کر چار گھڑی کے بعد بکری کے دودھ کی کچی لسی دیں پھر بلیلہ
بلیلہ آملہ ہر ایک چھ ماشہ پانی میں جوشا کر صاف کر کے نیلا تھوتھا ایک ماشہ اس میں حل
کر کے سات روز تک پچکاری کریں **دوا**۔ سوزاک کے لئے مجرب ہے کباب چینی
ریوند چینی ہلیلہ سیاہ دانہ ایل کشنیز۔ خشک زیرہ سفید شورہ قلمی ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان
کر نبات سفید بارہ تولہ شامل کر کے رکھیں خوراک ایک تولہ شیر بز یا شیر گاؤ کی لسی
کے ساتھ **دوا** زرشک تین تولہ رات کو پندرہ تولہ گلاب میں بھگو دیں صبح کو صاف
کر کے شیرہ تخم خیارین ایک تولہ نبات چار تولہ اس میں ملا کر پلائیں اور تین روز تک
پلاتے رہیں۔ **دوا** لعاب بہدانہ تین ماشہ روغن بادام تین ماشہ ملا کر پلائیں **دوا**
سوزاک کہنہ کیلئے مجرب ہے خار خشک پانچ ماشہ شورہ قلمی ایک ماشہ گل ملتانی زیرہ
سفید برگ ببول ہر ایک دو ماشہ پانی میں گھوٹ کر پلائیں **دوا**۔ عورتوں کے حرقۃ البول
کے لئے مفید ہے۔ سیلکڑی ایک تولہ آٹھ ماشہ گل ارمنی دو ماشہ کوٹ چھان کر اس
میں سے بقدر چھ ماشہ آب برنج کے ساتھ جو رات بھر شبنم میں رکھا گیا ہو کھلائیں
دوا مسمے بہ اندری جھار سنگریزہ اور پیپ سے آلات بول کے زخم صاف کرنے اور
نئے اور پرانے سوزاک کو رفع کرنے کے لئے اور عورتوں کے ایام حیض کے درد میں
مفید ہے شورہ قلمی ریوند خطائی ہر ایک سات ماشہ جوکھار چھ ماشہ زیرہ سفید ساڑھے
تین ماشہ شکر سفید سب کے برابر خوراک سات ماشہ **دوا** جو اندری جھاڑ کی ہم صفت
ہے مولی کے پتے آدھ سیر کے قریب کوٹ کر ان کا پانی بقدر سات آٹھ تولہ نکال لیں۔
اور شورہ قلمی ایک دو ماشہ اس میں حل کر کے پلائیں۔ **دوا**۔ سوزاک کے لئے مجرب
ہے رال سفید مصری کوزہ ہر ایک تین ماشہ ست بروزہ ایک تولہ الائچی خرد بارہ عدد سب
کو کوٹ چھان کر بقدر چار ماشہ ہمراہ آب تازہ کھلائیں اور اوپر سے زیادہ پانی پینے کا
حکم دیں۔ اگر پیپ کی رنگت زرد ہو۔ تو سفوف مذکور میں چھ ماشہ حجر الیہود شامل کریں
اگر رنگت سفید ہو تو گل ارمنی طباشیر تین تین ماشہ ملا دیں اگر رنگت سرخ ہو تو الائچی کلاں
گل ارمنی چھ چھ ماشہ شامل کریں۔ خوراک بینی روٹی بلا نمک ہمراہ روغن زرد۔ دودھ
دہی کچے میٹھے اور نمک مرچ ترشی سے پرہیز رہے **دوا** گوکھرو دلایتی تخم بھنڈی
الائچی خورد موصلی سفید موصلی سیاہ مازو سبز کمندر جھاگ ہر ایک ایک تولہ طباشیر

کبود بھٹکڑی بریان ہر ایک چھ ماشہ نبات سفید دو تولہ باریک کر کے چودہ پڑیہ بنا لیں
صبح اور رات کو بوقت خواب ایک ایک پڑیہ کھلائیں **غذا** ٹھنڈی اور لطیف
و زود ہضم دودھ ڈبل روٹی یا دودھ چاول یا جو کا دلیا دودھ میں پکا ہوا۔ مونگ کی نرم کھچڑی
دال چپاتی اور ٹھنڈی سبزی ترکاریاں کدو خرفہ توری ٹنڈو وغیرہ کھلائیں۔ اور گرم
خراش دار اشیا مثلاً مرچ سرخ گرم مصالحہ اور اچار چٹنی وغیرہ ہر قسم کی ترشی تیز چائے
گوشت انڈے شراب کباب اور تیل گڑ کی غذائیں کھانے پینے اور جماع اور زیادہ چلنے
پھرنے سے پرہیز رہے۔

(۱) رمل بولی (۲) حصاۃ بولیہ

(۱) گرے ول (۲) یورنیری کیول کیولائی

(۱) پیشاب میں ریگ آنا (۲) پیشاب میں پتھری پیدا ہونا

پیشاب میں بعض ایسے طبعی اجزا شامل ہیں۔ کہ جب گردوں میں کوئی خرابی ہو۔ تو وہ
اجزا پیشاب سے الگ ہو کر ریگ کی شکل میں تہ نشین ہو جاتے اور پیشاب کے ساتھ خارج
ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات اس ریگ کے ذرے باہم جڑ مل کر گردے یا مثانے میں
پتھریاں بن جاتی ہیں۔ جو مٹر کے دانے سے لیکر بیضہ مرغ بلکہ نارنگی تک بڑی ہوتی ہیں
اور مریض کے لئے عذاب شدید بن جاتی ہیں۔ اللّٰھمّ اعذنا منھا۔

علامات۔ جب گردے میں پتھری ہو یا اس سے ریگ آتی ہو۔ تو کمر میں دھیما درد
ہوتا ہے۔ جس کی ٹیسیں خصیہ ران اور حشفہ تک جاتی ہیں۔ بھاگنے دوڑنے اور اونٹ
کی سواری میں سخت تکلیف۔ پیشاب کی بار بار حاجت۔ پیشاب خون آمیختہ کبھی تسبض
بار بار قے کبھی گردوں میں پتھری کی وجہ سے پیشاب کی بندش مریض کی موت کا باعث
ہوتی ہے۔ اگر مثانہ میں پتھری ہو۔ تو پیڑو میں بوجھ پیشاب میں رکاوٹ پیشاب اکثر
غلیظ۔ چلنے پھرنے اور کام کاج میں تکلیف۔ گردے کی ریگ یا پتھر سرخ رنگ کی ہوتی
ہے اور مثانہ کی سفید رنگ کی کسی شیشے یا چینی کے صاف برتن میں رات کو پیشاب
کر کے صبح کے وقت دیکھیں تو یہ اجزا صاف نظر آئینگے **اسباب** خراب و ناقص
یا زیادہ مرطوب و غلیظ غذا اور بکثرت گوشت کھانا۔ ایسے مقامات کا قیام جہاں کی
پیداواروں میں ارضی مادہ مثلاً چونہ زیادہ ہو۔ فتور ہضم۔ سستی و کاہلی۔ زیادہ خوری
شراب نوشی۔ مٹھائی حلویٰ وغیرہ کھانے کی زیادہ عادت۔ جگر کی خرابی مرجع مفاصل

نقرس۔ درداشت وغیرہ۔

علاج۔ مریض کچھ دیر تک پیشاب روکے رکھے پھر ایک ٹب میں گرم پانی بھر کر مریض کو اس میں بٹھائیں۔ اور وہ اس وقت زور لگا کر پیشاب کرے امید ہے کہ اس عمل سے ریگ یا کنکریاں خارج ہو جائیں گی سرخ قسم کی ریگ یا پتھری میں مدرات کا استعمال مفید ہے مثلاً شیرہ تخم خیارین اور شیرہ تخم خربزہ شیرہ خار خشک ہر ایک سات ماشہ شربت بزوری دو تولہ صبح و شام پلائیں اور زرد یا سفید رنگ کی ریگ یا پتھری میں جوارش جالینوس یا معجون حجر الیہود وغیرہ کھلائیں **ترکیب معجون حجر الیہود**۔ جو گردہ و مثانہ کی پتھری نکالنے کے لئے مشہور ہے حجر الیہود دو تولہ انگور کی لکڑی سوختہ مغز حب قرطم مغز تخم خیارین تخم خطمی عنب الثعلب ہر ایک ایک تولہ تخم کرفس مغز تخم خربزہ ہر ایک نو ماشہ مغز تخم کدوے شیریں چھ ماشہ عسل سہ چند خوراک ایک تولہ **ترکیب جوارش جالینوس**۔ اس جوارش کے بڑے خواص ہیں تمام اعضا کو قوت دیتی ہے دافع درد معدہ ہے ہاضم طعام ہے بوے دہن کو دور کرتی ہے کاسر ریاح ہے جنون صداع سرفہ بلغمی ریاح بواسیر داد نقرس بہق کثرت بول جو سردی سے ہو۔ حصاۃ کلیہ و مثانہ کے لئے نافع ہے بالوں کی سیاہی قائم رکھتی ہے مقوی باہ ہے۔ اور کہتے ہیں کہ جو شخص بیس یوم تک اس کا استعمال کرے تمام بلغمی عوارض سے مامون رہیگا۔ زحیر اور خلفہ کے لئے اکسیر ہے اس میں پرہیز کی چنداں ضرورت نہیں۔ سنبل الطیب قرنفل قاقلہ سلیخہ دارچینی خولنجان سعد کوفی زنجبیل فلفل سیاہ دار فلفل قسط بحری عود بلسان اسارون تخم مورد قصب الذریرہ زعفران ہر ایک سات ماشہ مصطگی ساڑھے سترہ ماشہ قند سفید سب دواؤں کے برابر کوٹ چھانکر دو چند شہد شامل کر کے تیار کریں۔ خوراک نو ماشہ سوا تولہ تک کھانے سے پہلے اور کھانے کے ایک گھنٹہ بعد بھی دے سکتے ہیں **دوا** فلفل گرد ستر عدد باریک کر کے سات حصے کرلیں اور مریض کو ایک حصہ پھنکا کر اوپر سے تخم خیارین نو ماشہ تخم خربزہ خارخسک ہر ایک سات ماشہ بادیان پانچ ماشہ شیرہ نکال کر شیریں کر کے پلائیں۔ انشاءاللہ پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائیگی **دوا**۔ اگر مریض بچہ ہو۔ تو نمک ترب ایک سرخ کھلا کر نخود کے ایک تولہ چھلکوں کا نقوع پلائیں۔ جو چار تولہ پانی میں

بھگوئے گئے ہوں۔ اگر پیشاب بند ہو تو ادھ پاؤ پانی میں نخود سیاہ کے دو تولہ چھلکے بھگو کر اس کا نقوع یا مطبوخ پلائیں اور ادرار قوی کرتا ہے۔ اگر قبض ہو۔ تو شربت دینار پلائیں یا دو ماشہ ریوند چینی باریک کر کے گلقند میں گوندھ کر کھلائیں **دوا سنگ مثانہ** کے لئے مجرب ہے کلتھی ساڑھے دس ماشہ بادیان تین تولہ نیمکوب کر کے چار پیالہ بھر پانی میں جوشائیں جب ایک پیالہ رہ جائے تو صاف کر کے **نمک سنگ** سات ماشہ اور قدرے گھی شامل کر کے پلائیں **دوا** قلمی شورہ تین تولہ لوہے کے کڑچھے میں ڈال کر آگ پر رکھیں پھر گندھک ایک تولہ پیس کر چٹکی چٹکی اس پر چھڑکیں۔ جب شورہ پگھل جائے تو تانبے کے تھال میں پھیلا دیں اور سرد ہونے پر پیس کر رکھیں خوراک تین ماشہ روزانہ ہمراہ آب برگ ترب دس تولہ و شربت بزوری چار تولہ۔ **غذا** شوربا چپاتی۔ نخود آب۔ نان پاؤ بسکٹ ارہر کی دال۔ مونگ کی دال کھلائیں اور ثقیل بادی دیر ہضم اور غلیظ چیزوں سے پرہیز رکھیں مثلاً آلو اروی۔ بینگن اڑد اور مسور کی دال۔ باجرہ کی روٹی مضر ہے چکنی مٹی اور ملتانی مٹی کا کھانا جیسا کہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے اور کچے چاول چبانا نرم ہڈیاں کھانا بھی پتھری پیدا کرتا ہے۔

ذیابیطس

پیشاب کا کثرت سے آنا

ڈایابیٹیز

اس مرض میں پیشاب اس کثرت سے آتا ہے کہ مریض دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ آجکل اہل علم جماعت میں اس مرض کی کثرت ہے کیونکہ دماغی محنت سے گردوں پر اثر پڑ کر یہ مرض عارض ہو جاتا ہے۔ **علامات** یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک قسم کا نام ذیابیطس مطلق یا سلسل البول ہے جس میں سفید رنگ کا زردی مائل بے بو اور خالص پھیکا پیشاب بکثرت آتا ہے دوسرا ذیابیطس شکری جس میں پیشاب کے ساتھ شکر نکلتی ہے اس لئے اس پر مکھیاں اور چیونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ گردوں کے مقام پر جلن۔ منہ خشک پیاس کی شدت۔ بھوک زیادہ مگر قوت ہاضمہ کمزور ضعف کی زیادتی قبض کی شکایت روز بروز لاغری کبھی شام کے وقت حرارت بدن آخر گردے تحلیل ہو کر ان کی چربی پیشاب میں نکلنے لگتی ہے۔ اور مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے **اسباب**۔ دماغی محنت کی کثرت۔ گرم اشیا کا زیادہ استعمال۔ کثرت جماع۔ عیاشی کی عادت۔ شراب نوشی صدمہ دماغ رنج و غم ملیریا زہر۔ زیادہ شیریں اغذیہ کا استعمال وراثت وغیرہ

علاج ذیابطیس کی پہلی قسم یعنے سلس البول سردی سے عارض ہوتا ہے اس لئے اس میں ادویہ حارہ مفید ہیں چنانچہ (۱) کنجد سیاہ سپند سوختنی نانخواہ ملاحی پیکر قند سیاہ میں ملائیں کنار دشتی کے برابر گولیاں بنا کر بقدر دس ماشہ کھلا دیا کریں یا (۲) کنجد کلیجن ہر ایک تین ماشہ کوٹ چھان کر نبات چھ ماشہ ملا کر بوقت خواب ہمراہ آب کھلائیں یا (۳) مصطگی جفت بلوط کندر تخم خشخاش سفید گل ارمنی تخم خشخاش سیاہ خولنجان ہر ایک تین ماشہ کوٹ چھان کر ہموزن نبات ملا کر رکھیں خوراک تین ماشہ دوسری قسم یعنی ذیابطیس شکری حرارت کی وجہ ہوتی ہے لہذا اس میں ادویہ باردہ استعمال کیجاتی ہیں چنانچہ اس میں (۱) تخم خشخاش سفید تخم کاہو مقشر کشنیز خشک تخم خرفہ سیاہ زرورد ہر ایک تین ماشہ شیرہ نکال کر شربت نیلوفر چار تولہ شامل کر کے پلا دیا کریں یا (۲) **قرص** کا نسخہ تیار کر کے استعمال کرائیں۔ طباشیر رب السوس ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ تخم خرفہ تخم کاہو ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ تخم حماض کشنیز خشک گل ارمنی صندل سفید گلنار سماق صمغ عربی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ کافور پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر خرفہ یا کاہو کے پانی میں قرص بنائیں خوراک ساڑھے چار ماشہ یا (۳) آب انار ترش اور لعاب اسپغول اور آب آلوے بخارا پلائیں۔ گاڑھی کھٹی لسی خصوصاً بکری کے دودھ سے بنی ہوئی برف میں سرد کر کے پلانی مفید ہے۔ اور ٹھنڈے پانی میں غوطہ لگانا حتے کہ بدن ٹھنڈا ہو جائے نافع ہے واضح ہو کہ ذیابیطس حار کے علاج میں دوا کی نسبت غذا کا مناسب انتظام زیادہ کارگر ہوتا ہے۔ چنانچہ مریض کو ایسی غذائیں جو جگر میں جا کر شکر پیدا کرتی ہیں یعنے شیریں اور نشاستہ دار اشیا مثلاً اناج اور بعض ترکاریاں کھلانی ترک کر دینی چاہئیں۔ اور ایسی غذاؤں پر اکتفا کرنا چاہئے۔ جن سے شکر پیدا نہیں ہوتی۔ مثلاً گوشت انڈے۔ لہذا غذا اور پرہیز کی شرائط جو آگے درج کی جاتی ہیں ان کی پوری پابندی لازم ہے **غذا** شوربا یخنی گھی مکھن۔ پنیر۔ بالائی ہر قسم کے روغن خواہ حیوانی ہوں یا نباتی۔ ہر قسم کے مغزیات۔ ساگ پات مثلاً خرفہ۔ چولائی میتھی پالک سویا برگ شلغم وغیرہ گیہوں کے چوکر یا آرد بادام کی روٹی یا بسکٹ وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔ اور تھوڑی مقدار میں چقندر۔ شلغم گاجر مولی گوبھی کھیرا ککڑی پیاز لہسن بھی دے سکتے ہیں۔ پینے کے لئے پانی۔ سوڈا دودھ چھاچھ وغیرہ اور چائے قہوہ بہت کم مقدار میں دیا جائے۔ آگے جو چیزیں درج ہیں ان کے کھانے پینے کی مریض کو اجازت نہیں۔ یعنے ہر قسم کی نشاستہ دار غذا مثلاً

چاول ساگو اراروٹ گیہوں ۔جو۔ چنے مکئی ۔جوار۔ مونگ ۔ماش ۔مسور لوبیا مٹر شیم آلو اروی شکر قندی ۔سنگھاڑا وغیرہ ہر قسم کے شیریں میوجات مثلاً انگور سیب ناشپاتی آم خربزہ بیر۔ آلو بخارا وغیرہ ہر قسم کی شیرینی مثلاً لڈو پیڑا برفی قلاقند جلیبی وغیرہ ہر قسم کا شربت اور میٹھا پانی مثلاً لیمونیڈ وغیرہ عموماً سلس البول میں ٹھنڈے پانی برف اور دیگر اشیاء باردہ سے اور ذیابیطس شکری میں گرم اور میٹھی چیزوں کے کھانے دھوپ میں پھرنے اور زیادہ محنت سے پرہیز کرائیں ۔گوشت انڈا ۔بینگن تیل کھانا اور مباشرت کرنا بھی مضر ہے ۔

بول فی الفراش

سوتے میں پیشاب نکل جانا

اینورییسس

یہ مرض زیادہ تر بچوں کو ہوتا ہے ۔اور عموماً بلوغ کے وقت رفع ہو جاتا ہے ۔

علامات ۔کبھی دن کو اکثر رات کو بلا ارادہ پیشاب نکل جانا ۔غلبہ رطوبت کی وجہ سے نیند کا غلبہ جس میں اکثر اس قسم کے خواب نظر آتے ہیں کہ کسی جگہ بیٹھ کر پیشاب کرنے لگے ہیں جسے کہ بستر میں ہی پیشاب نکل جاتا ہے **اسباب** ۔سردی کے سبب سے مثانہ کی کمزوری ۔ٹھنڈی اور تر اشیاء کی کثرت استعمال ۔سنگ مثانہ ذیابیطس ۔بچوں میں کرم امعاء یا خروج مقعد اور خرابی ہاضمہ ضعف بدن بیچے کے دھڑ کا استرخاء وغیرہ ۔

علاج مریض کی عام صحت کا خیال رکھیں ۔اس کی غذا کا مناسب انتظام کریں کھانے پینے کا وقت مقرر ہے سونے کا کمرہ اور بستر گرم ہو ۔شام کے بعد پانی دودھ وغیرہ پینے کو نہ دیں ۔اور رات کو پیشاب کر کے سونے دیں ۔چت لیٹنے سے منع کریں ۔بستر پائیتی کی طرف سے ذرا اونچا ہو بچے کا ختنہ نہ ہوا ہو تو کرا دینا چاہئے ۔کرم شکم یا سنگ مثانہ کی شکایت ہو تو اس کا علاج کریں ۔ **دوا** مصطگی چار سرخ باریک پیس کر گلقند عسلی ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں ۔ **دوا** بچوں کے لئے کنجد سیاہ کوٹ کر گڑ میں ملا کر لڈو بنالیں اور دن میں ایک دو لڈو کھلا دیا کریں اس غرض کے لئے ریوڑی اور گزک بھی مفید ہے اور بڑی عمر کے مریض کو کنجد سیاہ نانخواہ ہموزن کوٹ کر دونوں کے برابر قند سیاہ ملا کر کھلائیں **معجون** جو بول فی الفراش کے لئے مفید ہے قسط شیریں سعد کوفی بلوط کندر دار فلفل ہر ایک پانچ ماشہ زنجبیل تین ماشہ فلفل دو ماشہ عسل سہ چند معجون بنالیں اور بقدر مناسب کھلائیں ۔

سفوف ماسک البول ۔جو بول فی الفراش اور سلس البول کے لئے نافع ہے ۔گلنار

کرنا زج ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ کتیرا۔ خشک بریان صمغ عربی گل ارمنی ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ کندر پونے نو تولہ بلوط چودہ تولہ سات ماشہ کوٹ چھان کر رکھیں خوراک جوان کے لئے ساڑھے دس ماشہ ہمراہ آب خالص **غذا**۔ شوربا چپاتی مونگ یا ارہر کی دال کھلائیں۔ ٹھنڈی اور مرطوب اشیا سے پرہیز رہے چاول گاجر مولی دہی چھاچھ بھی مضر ہے ؂

مردوں کے مخصوص امراض

مردوں کے اعضائے مخصوصہ کی تشریح

مردوں کے مخصوص اعضا جن کی سلامتی پر قوت مردمی کا انحصار ہے۔ اور جن پر نسل کی تولید موقوف ہے یہ ہیں (۱) عضو تناسل (۲) خصیتین (۳) ظروف منی (۴) ندی کا غدود (۵) دوسری کے غدود۔ اب ان سب اعضا اور ان کے متعلقات کی مختصر تشریح کی جاتی ہے **عضو تناسل** پیشاب کی نالی جو مثانہ سے نکلی ہے اس کا بڑا حصہ اس عضو سے گزرتا ہے اس عضو کے تین حصے ہیں۔ ایک جڑ جو چوڑی ہوتی ہے اور دو مضبوط شاخوں کے ذریعہ سے عظم العانہ (زیر ناف ہڈی) کے ساتھ ملی رہتی ہے دوسرا وسطی جسم جو اسفنجی ساخت کا یعنی متخلخل ہے اور وہ لمبائی میں تین جداگانہ حصوں کا مجموعہ ہے جو تین علیحدہ غلافوں میں ملفوف اور پہلو بہ پہلو ملے ہوئے ہیں تیسرا حصہ حشفہ یعنے سرذکر ہے جس کی چوٹی پر بول کا سوراخ کھلتا ہے حشفے کے کنارے اور گردن پر چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں۔ جن سے ایک قسم کی بدبودار سفید رطوبت پیدا ہو کر ان حصوں کو تر رکھتی ہے۔ حشفے کے اوپر جو چمڑا ہوتا ہے اس کو عربی میں غلفہ اور اردو میں گھونگھٹ کہتے ہیں **خصیتین**۔ یہ دو بیضوی شکل کے غدود ہیں جن سے منی پیدا ہوتی ہے۔ ایک قسم کی ربالمی ڈوری کے ساتھ فوطے کی تھیلی میں آویزاں ہوتے ہیں ہر ایک خصئے پر چھ غلاف ہوتے ہیں ہر خصیہ ڈیڑھ انچ لمبا ایک انچ چوڑا

سوا انچ موٹا اور ڈھائی تولہ کے قریب وزنی ہوتا ہے۔ ہر خصیئے کی ساخت میں قریباً چار سو چھوٹے چھوٹے گول گول حصے پائے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک حصے میں منی کی باریک نالیوں کے سوراخ ہوتے ہیں۔ یہ نالیاں ہر ایک گول حصے کی چوٹی پر پہنچکر باہم ملتی ہوئی پندرہ بیس نالیاں بناتی ہیں جن کے ذریعہ منی حصہ فوقانی میں پہنچکر پختگی پاتی ہے **خصیتین کی نالیاں** تعداد میں دو ہوتی ہیں ہر ایک نالی دو فٹ کے قریب لمبی ہوتی ہے اور خصیئے کے بالائی حصے سے شروع ہوکر اور خصیئے کے عروق اور اعصاب کے ساتھ ایک غلاف میں ملفوف ہوکر اوپر کو جاتی ہے۔ اور شکم کے کنج ران والے سوراخ کے راستے پیٹ میں پہنچکر اور اپنے ہمراہی عروق و اعصاب سے علیحدہ ہوکر رودہ مستقیم اور مثانہ کے درمیان سے گزرتی ہوئی خم کھاکر ظروف منی میں ختم ہوجاتی ہے خصیوں میں منی پیدا ہوکر انہی نالیوں کے ذریعے ظروف منی میں جاکر جمع ہوجاتی ہے **ظروف منی** یعنے منی کی تھیلیاں دو ہوتی ہیں۔ جو مثانے کی جڑ اور مقعد کے درمیان واقع ہوتی ہیں ان کی شکل مخروطی ہوتی ہے ان کا تنگ سرا سامنے اور چوڑا سرا پیچھے رہتا ہے۔ ان کی اوپر کی سطح مثانہ کی جڑ کے ساتھ چسپاں رہتی ہے۔ اور تنگ سرا جو نکیلا ہوتا ہے۔ مذی کے غدود کی جڑ کے پاس اپنی جانب کے خصیے کی نالی سے مل کر منی کی تھیلی کی نالی بناتا ہے۔ جس کے ذریعہ بوقت ضرورت منی مجری البول میں گرتی اور خارج ہوتی ہے **مذی کا غدود یا غدہ قدامیہ** ایک چھوٹی اور سخت گلٹی ہے جو مردوں کے مثانہ کی گردن کے آگے اور مجری البول کے آغاز کے پہلو میں مقعد کے اوپر واقع ہے۔ اس کی شکل مخروطی مثل سپاری کے ہوتی ہے۔ طول ایک انچ عرض ڈیڑھ انچ موٹائی پون انچ وزن تقریباً دو تولہ ہوتا ہے پیشاب کی نالی اس کی بالائی سطح کے نزدیک سے گزرتی ہے خود اس غدود پر پندرہ بیس باریک باریک نالیاں ہوتی ہیں جو پیشاب کی نالی میں کھلتی ہیں اس غدود میں ایک سفید رطوبت پیدا ہوتی ہے جسے مذی کہتے ہیں **ودی کے غدود**۔ یہ چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے گول غدود مٹر کے دانہ کے برابر تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ جو پیشاب کی نالی کے نیچے واقع اور ایک جھلی میں ملفوف ہوتے ہیں۔ ان غدودوں کی نالیاں ترچھے طور پر سامنے کو جاکر پیشاب کی نالی میں کھلتی ہیں۔ ان غدودوں سے جو رطوبت پیدا ہوتی ہے اس کو ودی کہتے ہیں **منی** یہ ایک قسم کی سفید سیال اور گاڑھی رطوبت ہے۔ جس سے خاص

قسم کی بُو آتی ہے۔ یہ تین اجزاء سے مرکب ہے ایک آب منی جو سفیدی بیضہ کی طرح شفاف اور لیسدار ہوتا ہے دوسرے منی کے سفید گول گول دانے جن سے منی کے کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ تیسرے منی کے کیڑے جن کو حیوانات منویہ کہتے ہیں منی کے ہر ایک کیڑے کا گول سر اور درمیانی جسم اور باریک دم ہوتی ہے۔ یہ کیڑے نہایت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو خوردبین کی مدد کے بغیر دکھائی نہیں دے سکتے۔ آدمی کی پیدائش انہی حیوانات منویہ پر موقوف ہے۔ اگر منی میں یہ کرم نہ ہوں یا ناقص الخلقت ہوں تو اولاد نہیں ہو سکتی

مقتضائے قدرت مذکورہ اعضا کے فعل کا مقصد بقائے نسل ہے۔ جو قدرت کا خاص مقتضا ہے چونکہ انسان و حیوان کو اس مقتضائے قدرت پر مائل کرنے کے لئے کسی خاص محرک کی ضرورت تھی۔ اس لئے قدرت نے ان افعال کے ساتھ ایک خاص لطف ولذت کی چاٹ لگادی جو ان افعال کی بجا آوری کے لئے ایک طبعی محرک کا کام کرتی ہے اور اس وجہ سے انسان اپنی خواہش سے اس مقتضائے قدرت پر عمل کرتا رہتا ہے ورنہ یہ لطف ولذت خود مقصود بالذات نہیں اور نہ اس میں کوئی خاص روحانی وجسمانی فائدہ مضمر ہے اس سے ظاہر ہے کہ اگر اس لطف ولذت کے حصول میں یہاں تک بے اعتدالی اختیار کی جائے کہ مذکورہ قوی کثرت مزاولت اور بے محل استعمال سے ناکارہ و مضمحل ہو جائیں اور اپنا قدرتی فرض بجالانے کے قابل نہ رہیں۔ تو یہ منشائے فطرت کی مخالفت اور قانون قدرت کی خلاف ورزی ہوگی پس مذکورہ اعضا اور ان کی قوتوں سے کام لینے میں اعتدال و توسط کی رعایت اور قدرت کے مقصد اصلی کا لحاظ رکھنا ایک اخلاقی و طبی فرض ہے

اعضائے مردمی کا فعل خصیتین میں مادہ تولید یعنے منی نضج و پختگی حاصل کرنے کے بعد ظرف منی میں جا کر جمع رہتا ہے۔ جب کوئی داخلی یا خارجی تحریک طبیعت کو فعل خاص کی طرف مائل کرتی ہے۔ تو مادہ تولید میں حرکت و ہیجان اور ظرف منی میں تمدید اور تناؤ پیدا ہو کر عضو مخصوص میں برانگیختگی آجاتی ہے پھر ایک مناسب توقف کے ساتھ ظرف منی سے مادہ تولید کا کچھ حصہ جدا ہو کر خاص نالی کے ذریعے سے عضو مخصوص سے نکلتا اور عورت کے رحم میں پہنچتا ہے اور وہاں استقرار حمل اور تکوین جنین کا باعث بنتا ہے

اعضائے مردمی اور اعضائے رئیسہ کا تعلق اعضائے مردمی اور قوائے رجولیت کا وظیفہ یہ ہے کہ انسان سے انسان پیدا

ہو۔جس سے ظاہر ہے کہ ان قوتوں کا ان اعضائے رئیسہ اور قوائے عالیہ کے ساتھ کس قدر گہرا تعلق ہونا چاہئے۔ جو حیات انسانی کے ارکان عظمیٰ ہیں۔ پس قوت مردمی کی صحت وسلامتی کے لئے دل دماغ جگر اور معدہ کی صحت وتندرستی ضروری ہے اگر ان اعضا میں سے کسی عضو میں کسی قسم کا خلل آجائے تو براہ راست قوت مردمی کا خلل پذیر ہوجانا اغلب ہے۔ ان کے علاوہ گردوں کا صحیح ہونا قوت مردمی کی صحت کے لئے از حد ضروری ہے۔ مادہ تولید جس وقت خصیتین کی طرف نضج حاصل کرنے کے لئے آتا ہے اس وقت راستے میں گردے بھی اس کے نضج کا فائدہ دیتے ہیں یہ مشاہدہ ہے کہ جن اشخاص کے گردے کمزور یا باردالمزاج ہوتے ہیں ان کی قوت باہ قابل اطمینان نہیں ہوتی۔ غرض قوت باہ کی صحت کے لئے دماغ، دل، جگر، معدہ، گردہ کی صحت وتندرستی کا خیال رکھنا لازم ہے ان اعضا کا فتور قوت باہ میں خلل ڈال دیتا ہے۔

نقصان الباہ
ضعف باہ۔ نامردی
امپوٹینسی

علامات۔ عضو مخصوص میں ہر وقت نرمی واسترخا۔ جس سے فعل مباشرت ناممکن ہوتا ہے۔ یا ناقص رہتا ہے کبھی باوجود رغبت جماع کے خفیف سا انتشار رہتا ہے کبھی بالکل نہیں ہوتا۔ اور کبھی جماع کی رغبت ہی نہیں ہوتی **اسباب** عضو مخصوص یا خصیتین کا کوئی پیدائشی نقص، آتشکی سوزش خصیہ بعض دماغی یا نخاعی امراض اعضائے رجولیت کے اعصاب کی سردی اور سستی یا آلات منی کی گرمی یا خشکی کثرت جماع۔ جلق۔ اغلام کثرت احتلام۔ جریان منی۔ قلت منی۔ فساد منی۔ کثرت محنت دماغی گہرے تفکرات سخت ریاضتیں زاہدانہ زندگی متواتر رنج وغم مسلسل خوف وحزن۔ عام جسمی کمزوری موٹاپا بعض مسکرات مثلاً افیون، مدک، چرس کا استعمال اور بھنگ یا شراب یا تمباکو کی کثرت استعمال وغیرہ **تشخیص**۔ اگر ضعف دماغ سے یہ عارضہ ہو۔ تو اس کی نشانی کندی حواس سدر و دوار کی شکایت۔ اور نزلہ درکام ہے اگر ضعف قلب سے ضعف باہ ہو۔ تو نبض ضعیف اور خفقان کی شکایت پائی جاتی ہے اگر ضعف جگر اس کا باعث ہو تو بھوک کم لگتی ہے کمزوری محسوس ہوتی ہے کبھی دست لگ جاتے ہیں ضعف معدہ اس کی علت ہو۔ تو بھوک کم لگتی ہے۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہیں کبھی دست لگ جاتے ہیں گردوں کی کمزوری

اس کا سبب ہو۔ تو کمر میں درد اور ضعف گردہ کی دوسری علامات پائی جاتی ہیں۔ اگر یہ عارضہ
اعصاب کی سردی کے سبب سے ہو۔ تو منی زیادہ اور پتلی ہوگی اور بلا نعوظ کے
خارج ہوگی پس اگر سرد پانی میں قضیب سکڑ جائے تو قابل علاج ہے ورنہ نہیں۔

علاج۔ سبب کے موافق علاج ہونا چاہئے۔ جس عضو کا جو مرض ضعف باہ کا باعث
ہو۔ پہلے اس کا علاج کریں۔ پھر مقویات باہ استعمال کریں۔ اگر ضعف دماغ کی شکایت ہو
تو مغز بادام شیریں پانچ دانہ مغز کدوے شیریں مغز تخم خربوزہ نشاستہ صمغ عربی تخم کاہو مقشر
ہر ایک تین ماشہ نبات سفید دو تولہ شیر مادہ گاؤ پاؤ سیر میں گھوٹ کر بطور حریرہ پکائیں۔
اور ٹھنڈا کرکے پلا دیا کریں۔ ضعف قلب کے لئے زہر مہرہ طباشیر ہر ایک ایک ماشہ
باریک کرکے ہمراہ دواء المسک معتدل پانچ ماشہ یا مفرح بارد پانچ ماشہ کھلائیں۔
اگر اس کے ساتھ ہی آب سیب چھ تولہ اور شربت انار شیریں پانچ تولہ ملا کر تخم فرنجمشک
پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ تو زیادہ مفید ہے اگر جگر کمزور ہو۔ تو گل سرخ سات ماشہ
لک مغسول زرشک منقی ہر ایک پونے دو ماشہ طباشیر صندل سفید بسباسہ صمغ عربی ہر
ایک ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی سوا دو ماشہ تخم خشخاش ساڑھے چار ماشہ زعفران
ساڑھے سات سرخ سب اشیا کو پیس چھان کر سفوف بنائیں اور بقدر چھ ماشہ پھنکا
کر اوپر سے آب انار میخوش پانچ تولہ مصری دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر معدہ کمزور ہو۔ تو
مصطگی پودینہ خشک زیرہ سیاہ بلوچن زہر مہرہ ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک
کرکے جوارش جالینوس (مندرجہ بیان سنگ گردہ و مثانہ) سات ماشہ میں ملا کر کھلائیں
اور اوپر سے دار چینی زنجبیل پودینہ خشک ہر ایک تین ماشہ بادیان پانچ ماشہ عرق بادیان
بارہ تولہ میں شیرہ نکال کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں اگر گردے کمزور ہوں۔ تو مغز [illegible]
حب صنوبر کلاں مغز پستہ مغز نارجیل حب قلقل مغز اخروٹ ہر ایک ایک تولہ شقاقل
مصری حب الزلم زنجبیل لسان العصافیر ہر ایک چھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر شہد
سات تولہ میں ملا کر معجون بنائیں۔ خوراک سات ماشہ علی الصباح روزانہ۔ اگر اعصاب
میں برودت کے اثر کر جانے سے عضو مسترخی ہو تو فالج کی طرح علاج کریں اور معجون فلاسفہ
اور مربائے زنجبیل وغیرہ گرم اشیا کھلائیں۔ اور طلا استعمال کریں۔ اگر مدت تک
ترک جماع اس کا سبب ہو تو تحریک قوت اور تغلیظ منی کی تدبیر کریں۔ جس کے لئے

مناسب دواؤں کے علاوہ شیر و شکر اور مچھلی اور زردی بیضہ مرغی پائے کھلائیں۔ اگر ضعف بدن اور قلت منی اس کی باعث ہو۔ تو غذائے جید مثل گوشت فربہ اور گھی اور نارجیل و شکر اور فستہ و بادام اور پستہ کا حلوی اور بیضہ نیمبرشت کھلائیں اور جماع سے باز رہنے کی تاکید کریں۔ اگر آلات منی کی حرارت اس کی باعث ہو۔ تو ٹھنڈی اشیاء استعمال کرائیں۔ اگر آلات منی کی رطوبت اس کا سبب ہو۔ جس میں منی رقیق ہوجاتی ہے۔ تو ادویہ یابسہ مثل زیرہ دارچینی واطریفل صغیر وغیرہ مفید ہونگی۔ اگر منی میں حدت و تیزی اور دغدغہ نہ رہے جیسے افیونی و بھنگی کا حال ہوتا ہے۔ تو محرک دوائیں استعمال کریں اگر قلت ریاح کی وجہ سے عضو میں انتشار نہ ہو۔ جو سلامتی اعضا اور منی کی کافی مقدار کے باوجود ہونا ممکن ہے۔ تو اس کے لئے مبہی و نفاخ اشیاء مثل پیاز نخود گاجر انگور باقلا پستہ۔ انجیر دودھ دہی گوشت بزغالہ و مرغابی و کبوتر سودمند ہیں **دوا**۔ جو مقوی باہ ہے خصوصاً باردالمزاج کے لئے نمک چھکنی ادرک ہر ایک دو ماشہ برگ سداب ہندی چار ماشہ باریک کرکے تازہ کچے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ اکیس یوم تک استعمال جاری رکھیں۔ اگر گرمی کرے تو نصف وزن سے شروع کرکے بتدریج وزن بڑھاتے جائیں **دوا**۔ تحریک باہ کے لئے مجرب ہے کنجشک نر کا مغز سر روغن چنبیلی میں مخلوط کرکے قضیب اور کف پا پر مالش کریں **حب مقوی باہ** سیماب مصفیٰ گوگرد آملہ سار مصفیٰ ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ خوب کھرل کریں پھر قرنفل ساڑھے تین ماشہ داخل کرکے سحق کریں۔ اس کے بعد زردی بیضہ ماکیاں شامل کرکے گھوٹیں اور حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک حب ہمراہ پان کھلائیں اور شوربا شیر وغیرہ مقوی غذا دی جائے۔ ترشی سے پرہیز رہے۔ اگر حرارت غلبہ کرے تو عرق کاسنی عرق گاؤزبان شربت انار شربت بالنگو پلائیں **دوا** جو نامرد کو مرد بنا دے کنجد دارچینی ہر ایک ایک تولہ آٹھ ماشہ کوٹ کر عسل خالص چھ تولہ آٹھ ماشہ میں ملا دیں اور کھلا دیں۔ ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی غذا سے پرہیز **روغن طلا**۔ سم الفار۔ روغن کنجد شیر مدار ہر ایک پانچ تولہ کھرل کرکے بوتل میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں جو تیل اوپر آجائے اس کو نتھار لیں۔ اور پھر بوتل کو دھوپ میں رکھ دیں اسی طرح دو تین مرتبہ سارا تیل نتھار لیں۔ حشفہ چھوڑ کر طلا کریں اور اوپر پان بنگلہ باندھ دیں **روغن مبہی و ملذذ** عروسک چند عدد گھی میں بریان کریں حتے کہ اسی میں حل ہوجائیں۔ پھر روغن محفوظ رکھیں بوقت حاجت طلا نمودہ

بکار شوند **حب** جس کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اگر بیس سال سے نامردی عارض ہو تو بھی پوری سابقہ قوت عود کر آتی ہے۔ جدوار خطائی جوز بویا بہمن سفید زعفران۔ صمغ عربی ثعلب مصری زرنباد ہر ایک ساڑھے چار ماشہ خولنجان ساڑھے تین ماشہ مصطگی ساتھ ماشہ بسباسہ پانچ ماشہ مغز چلغوزہ مغز پستہ مغز نارجیل مغز بادام موصلی سنبل ہر ایک اٹھارہ ماشہ کنجد مقشر شقاقل مصری ہر ایک نو ماشہ کوٹ چھان کر ماء العسل بقدر ضرورت ڈال کر سحق کریں اور دانہ فلفل کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک تین ماشہ سات روز یا گیارہ روز کھلائیں ترشی بادی سے پرہیز اور تین روز تک کوئی روغن بھی طلا کریں **طلاء ملوک** قوائے ذائقہ کی تازگی کے لئے مجرب ہے۔

صابون دیسی نو ماشہ حب الملوک اکیس دانہ زعفران خالص دو ماشہ مگس طعام سات عدد۔ سیندھور پانچ ماشہ عسل خالص پانچ تولہ تین روز تک چار پہر روزانہ کھرل ہوتا رہے بوقت ضرورت قدرے پارچہ پر پھیلائیں۔ اور حشفہ چھوڑ کر چسپاں کر دیں اوپر برگ بیدانجیر باندھ دیں۔ تین روز تک یہی عمل جاری رکھیں۔ پھر مکھن چپڑتے رہیں **طلاء قوت باہ** افیون ساڑھے سترہ ماشہ زعفران سات ماشہ عاقر قرحا پونے سولہ ماشہ مشک خالص ساڑھے تین ماشہ روغن یاسمین ساڑھے تین تولہ سب دواؤں کو صلایہ کرکے روغن میں جوشائیں اور استعمال کریں۔ عجیب دوا ہے اور بعض امرائے کبار سے ملی ہے **دوا** جو مقوی باہ اور مولد منی ہے ثعلب مصری کوفتہ بیختہ موصلی دکھنی کوفتہ بیختہ تخم ریحان مسلم ہر ایک چار تولہ سب کی بارہ پوڑیہ بنالیں ایک پوڑیہ کی دوا دودھ میں ڈال کر دھیمی آگ پر رکھیں۔ شام تک پکنے دیں۔ پھر پلائیں **دوا**۔ برائے تقویت باہ وامساک عجیب وغریب چیز ہے۔ افیون مقطر دو تولہ زعفران اصلی ایک تولہ مغز بادام شیریں چار تولہ کھرل کرکے حب بقدر نخود بنالیں دو گھڑی دن رہے دو گولی کھلائیں۔ دودھ جس قدر پیا جا سکے پلائیں۔ اور کچھ نہ کھلائیں **طلائے عجیب** تخم ارنڈ چار تولہ شیر زقوم دو تولہ پلاس پاپڑہ لوبان مالکنگنی بھنگ برابر بوزن سب کو دودھ میں حل کرکے گولیاں بنالیں اور خشک کرکے آتشی شیشی میں رکھ کر حسب دستور روغن کشید کریں قدرے روغن ذکر پر مالش کریں۔ اس کے چند قطرے برگ تنبول پر چپڑ کر استخوان عانہ کے مقام پر باندھ دیں **دوا مقوی باہ** عجائبات نادرہ میں

سے ہے۔ بیج کنیر سفید تین تولہ بہمن سفید تولہ زعفران چھ ماشہ دارچینی عمدہ ایک تولہ
شنگرف رومی چھ ماشہ شنگرف کو پیس کر ڈھائی سیر شیر گاؤ میں حل کریں باقی ادویہ کی
پوٹلی باندھ کر اس میں ڈال دیں اور دودھ کو کڑھنے کے لئے آگ پر رکھ دیں رات کو ضامن
لگا دیں۔ صبح کو مکھن نکال کر چھاچھ پھینک دیں اور روغن نکال کر رکھیں۔ پھر بیج اونٹ
کٹیلہ نخود بریان ہر ایک بیس تولہ ریش برگد دس تولہ کا سفوف بنا کر آب گاجر میں خمیر
کر کے ایک ایک تولہ کی ٹکیاں بنالیں۔ اور ان کو روغن تیار شدہ میں بریان کرلیں
حتےٰ کہ سرخ ہو جائیں جلنے نہ پائیں پھر ایک ایک قرص صبح و شام بالائی اور شہد کے
ساتھ چورا بنا کر کھلائیں۔ چالیس روز میں جو کچھ ہوگا۔ وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

حلوائے گاجر قوت باہ کو بڑھائے بدن کو موٹا کرے۔ حرارت غریزی کو تازہ کرے
جگر و کلیہ کو طاقت بخشے۔ گاجر عمدہ سفید پوست اور استخوان دور کر کے وزنی ایک سیر شیر
مادہ گاؤ تین پاؤ میں اس قدر پکائیں کہ دودھ کا کھویا بنجائے۔ تو اسکو گاجروں سمیت
گھوٹ لیں۔ اور آرد ماش پاؤ بھر گھی میں بریان کر کے رکھیں اس کے بعد مربائے آملہ
خستہ دور کردہ مربائے سیب مربائے ناشپاتی ہر ایک آدھ پاؤ پانی سے دھو کر سب کو
کوٹ کر باریک کر کے رکھیں اور ثعلب مصری بیبوس۔ اسپغول تالمکھانا۔ تودری سفید
بسباسہ زنجبیل خولنجان آرد سنگھاڑا بیخ کشنیز۔ بیخ بادیان ہر ایک ایک تولہ باریک
کرلیں۔ اور شکر سفید تین سیر میں ایک پاؤ گلاب خالص ڈال کر قوام کرلیں۔ اس کے بعد
کھویا اور مربہ جات کو ملا کر ایک سیر گھی میں بریان کریں۔ آنچ نرم رہے۔ حتےٰ کہ گھی علیحدہ
ہو جائے۔ پھر اس میں آرد بریان اور ادویہ باریک شدہ شامل کر کے اشیائے ذیل
ملادیں۔ زردی بیضہ مرغ دس عدد ادرک سائیدہ مغز۔ بادام مغز پستہ مغز۔ چلغوزہ
خشخاش سفید مغز۔ کدو چرونجی ہر ایک آدھ پاؤ سب کو جوکوب کر کے شامل کریں۔ نیچے
اتار کر پہلے خوب آمیختہ کرلیں پھر ٹھنڈا ہونے پر زعفران سودہ ایک تولہ نیز۔ اگر ممکن
ہو تو مشک خالص تین ماشہ عرق کیوڑہ تین تولہ میں حل کر کے ملادیں۔ خوراک تین تولہ یا
حسب برداشت **حبوب مقوی باہ**۔ ہندوستان کے ایک بڑے طبی خاندان
کا خاص نسخہ ہے مومیائی مصطگی رومی صلاجیہ مروارید طباشیر قرنفل بسباسہ جوزبوا بہمن
سفید بہمن سرخ دارچینی شقاقل مصری زنجبیل درونج عقربی عود ہندی۔ عود صلیب

ثعلب مصری جدوار خطائی ہر ایک بارہ سرخ عنبر اشہب مشک ہر ایک دو ماشہ روغن پستہ
بقدر حاجت ورق طلا دس عدد مروارید اور مشک و عنبر علیحدہ علیحدہ بید مشک میں
حل کریں۔ مومیائی کو روغن پستہ میں گرم کرکے ملائیں۔ باقی تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر ان
میں ملا کر حب بقدر مونگ یا کسی قدر بڑی بنالیں خوراک دو گولی ہمراہ شیر گاؤ بوقت خواب
لبوب مقوی باہ۔ جو مقوی دماغ اور دافع قبض بھی ہے ثعلب مصری شیر خشت
ہر ایک چار تولہ مغز بادام شیریں مقشر مغز پستہ مغز نارجیل ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ کر
سفوف بنالیں۔ پھر ایک سیر شیر گاؤ میں نیم سیر مصری ملا کر جوش دیں اور چمچے سے ہلاتے
رہیں حتے کہ قوام ہو جائے۔ تو سفوف تیار شدہ ملا کر رکھیں۔ خوراک ایک تولہ بوقت
خواب **حلوائے بیضہ** مقوی باہ و گردہ و مثانہ و دماغ بے نظیر و بے عدیل ہے اسرار
مخفیہ سے ہے زردی بیضہ مرغ نیمبرشت بیس عدد مغز بادام مغز چلغوزہ مغز خیارین
مغز خربوزہ مغز پستہ مغز نارجیل مغز فندق ہر ایک دو تولہ بہمن سفید ثعلب مصری موصلی
سفید ہر ایک ایک تولہ شقاقل عاقرقرحا دارچینی لونگ ہر ایک چھ ماشہ زعفران کشمیری
نو ماشہ مشک خالص تین ماشہ جندبیدستر پانچ ماشہ ورق نقرہ کلاں چالیس عدد ورق طلا
بیس عدد دانہ الائچی خورد نو ماشہ مصری کالپی سب کے برابر شہد سب سے دو چند حلوی
بترکیب مناسب بنالیں۔ خوراک ایک تولہ بوقت خواب **کشتہ فولاد**۔ مقوی باہ
ہے۔ برادہ فولاد کو ثمر کیکر کے اس قدر پانی میں بھگو دیں۔ کہ پانی برادہ کی سطح سے دو انگل اونچا
رہے اسی طرح تین مرتبہ تر و خشک کرکے پھر کنوار کے گودہ میں لت پت کرکے سمپٹ آگ
دیں۔ سب سے بہتر مقوی باہ ہے خوراک ایک سرخ سے دو سرخ تک **دوا تقویت**
باہ کے لئے عجیب الاثر ہے چڑے نر دس عدد ذبح کرکے آلایش وغیرہ صاف کرکے
چوب چینی جوز بوا لبا سہ ڈھائی ڈھائی تولہ سفوف کرکے ان کے شکم میں بھر کر سی دیں۔ اور
چڑوں کو گھی میں بریان کریں پھر عسل خالص میں ان کو ڈال دیں۔ جس میں وہ ڈوب جائیں
برتن کا منہ بند کرکے جو کے غلے میں دبا دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد نکال کر ایک چڑا صبح اور
ایک شام کو کھلائیں۔ غذا میں دودھ کا استعمال بکثرت رہے **غذا**۔ دودھ گوشت بریان
مچھلی۔ انڈے۔ پلاؤ زردہ چائے بسکٹ سیب انگور ناشپاتی بادام کشمش چلغوزہ اخروٹ
ربڑی مکھن وغیرہ کھلائیں ترش اور سرد غذاؤں سے پرہیز رہے ؞

سیلان منی

جریان - دہات گرنا

سپرمے ٹوریا

علامات - منی جس کا اخراج خاص اختیاری تحریک پر موقوف ہے بلا اختیار خفیف اور اتفاقی تحریکات پر خارج ہونے لگتی ہے کبھی پیشاب پاخانے کے ساتھ کبھی محض پاجامے کی رگڑ سے یا گھوڑے اونٹ وغیرہ کی سواری کے وقت کبھی استنجا خشک کرتے وقت گدگدی سی محسوس ہو کر انزال ہو جاتا ہے

اسباب - کثرت مباشرت یا جلق یا فحش خیالات اور بری صحبت اور فحش کھیل تماشے دیکھنے سے آلات مردی کا ذکی الحس ہو جانا قبض گردہ و مثانہ کی خراش۔ سنگ گردہ و مثانہ گرم اور محرک اشیاء کی کثرت استعمال مثلاً شراب گوشت چائے

تشخیص اگر حصاۃ بول یا قبض کے سبب سے جریان ہو تو پیشاب یا پاخانے کے ساتھ بلا دغدغہ منی خارج ہو جاتی ہے۔ اگر محرکات اور گرم اشیاء کی کثرت استعمال باعث مرض ہو۔ تو کسی اتفاقی تحریک پر بلا ارادہ پورے دغدغہ کے ساتھ انزال ہوتا رہتا ہے اگر جلق یا کثرت جماع موجب عارضہ ہو۔ تو مریض کاہل اور سست رہتا ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے۔ سر اور کمر میں درد۔ اعصاب کمزور جسم میں ناتوانی۔ مزاج چڑچڑا۔ کام کاج سے نفرت۔ حافظہ و ذہن ضعیف۔ نیند اچاٹ قبض کی شکایت۔ بھوک بند۔ آلات رجولیت یہاں تک ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ کہ کسی حسینہ کو دیکھتے یا ہاتھ لگاتے یا جماع کا خیال کرتے ہی انزال ہو جاتا ہے - آخر نقصان باہ بلکہ بطلان باہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جماع میں لذت نہیں آتی اور اسکی خواہش نہیں رہتی مریض لوگوں کی صحبت سے متنفر اور تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔ اگر کثرت منی سے جریان منی ہو۔ تو اس کی علامت یہ کہ جماع میں بہت منی خارج ہوتی ہے۔ اور ضعف عارض نہیں ہوتا۔ اگر حدت منی اس کی موجب ہو۔ تو اس کی نشانی منی کی تیزی اور رنگ زرد اور پیشاب کا سوزش کے ساتھ آنا۔ اگر اوعیہ منی کی سردی اور استرخا کے سبب سے جریان ہو۔ تو اس کی علامت منی کی رقت اور اس کا خروج بلا خیزش -

علاج - اصل مرض جو جریان کا باعث ہو اس کا پہلے علاج ہونا چاہئے۔ جلق کثرت جماع فحش ناول پڑھنے مخرب اخلاق سینما اور تھیٹر دیکھنے اور اوباش لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کریں۔ کثرت منی کی صورت میں تقلیل غذا اور متواتر روزے رکھنا کافی

علاج ہے اور وہ دوائیں جن سے عورت کا دودھ کم ہو جاتا ہے استعمال کریں۔ کہ ان سے منی بھی کم ہو جاتی ہے۔ حدت منی باعث عارضہ ہو۔ تو اشیاء بارد رطب مثل بنفشہ نیلوفر عناب دیں۔ اور وہ ٹھنڈی دوائیں استعمال کریں جن سے منی کم ہوتی ہے۔ جیسے گلنار تخم کاہو۔ خرفہ اسپغول تخم کاسنی بزرالبنج کشنیز خشک اور خیار تناول کرائیں اور یہ سفوف دیں اصل السوس سات ماشہ تخم کاہو ساڑھے دس ماشہ گلنار چودہ ماشہ گلسرخ تخم سداب تخم نجنکشت ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ کوٹ چھان کر رکھیں خوراک ساڑھے دس ماشہ۔ اوعیہ منی کی سردی و استرخا کی صورت میں وہ گرم دوائیں دیں جو منی کم پیدا ہونے دیں مثلاً پودینہ سعد تخم سداب شہد الخ زیرہ شونیز۔ اور ساتھ ہی معجون کمونی کھلائیں۔ عام طور پر کشتہ قلعی ایک سرخ کھلانا جریان منی کی بہترین دوا ہے **ترکیب کشتہ قلعی** قلعی پانچ تولہ پچیس مرتبہ ترپھلہ میں پانچ مرتبہ گائے کے بول میں پانچ دفعہ جل بھنگرہ میں بجھائیں پھر اس کے پتے کاٹ کر نیچے اوپر بھنگ سبز باریک کر کے رکھیں۔ اور گولا بنا کر آگ دیں خوراک ایک سرخ ملائی میں **دوا** جو سیلان منی کو مفید ہے مازو چھ ماشہ دم الاخوین ڈیڑھ ماشہ تخم تاتورہ چار سرخ باریک کر کے بقدر دو سرخ شہد کے ساتھ کھلائیں اور ترشی بادی سے پرہیز رہے **سفوف** جریان کے لئے نافع ہے بہیبند گجراتی تخم ہلیل خار خسک خرد ہر ایک دو تولہ کوٹ چھان کر مصری ہموزن ملا کر سفوف بنالیں خوراک ایک تولہ علی الصبح ہمراہ آب تازہ **سفوف** جریان کے لئے مفید ہے بیضہ مرغ چار عدد مع زردی و سفیدی خوب پھینٹ کر ایک چینی کی رکابی میں پھیلا کر خشک کریں پھر میدہ لکڑی سبوس اسپغول ہر ایک تین تولہ نبات سفید چار تولہ پیس کر ملائیں خوراک چھ ماشہ صباحاً ہمراہ شیر مادہ گاؤ **سفوف** سبوس اسپغول تت در ہر ایک پانچ تولہ نبات سفید دس تولہ سفوف بنالیں خوراک ایک تولہ روزانہ **سفوف** سلارالودہ پٹھانی۔ مازو سبز لاکھ خام تج خام خوشبودار ہر ایک چھ ماشہ شکر سفید ہموزن خوراک چھ ماشہ ہمراہ شیر گاو میش ادھ سیر پختہ **غذا** لطیف و زود ہضم مثلاً شوربا ئے گوسفند مونگ کی دال چپاتی وغیرہ دیں گرم اور ترش اشیا کے استعمال اور کثرت مباشرت اور زیادہ دماغی و جسمانی محنت سے پرہیز کرائیں۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

کثرتِ احتلام
بدخوابی
ناک ٹرنل امیشن

علامات۔ دوسری تیسری رات ایک مرتبہ یا کبھی ایک رات میں دو مرتبہ بحالت خواب انزال ہو جاتا ہے طبیعت سست و پژمردہ۔ پیشاب میں جلن کمر میں درد وغیرہ اگر جوان وقوی آدمی کو مہینے میں ایک دو مرتبہ احتلام ہو جائے۔ تو کوئی مرض نہیں **اسباب** قبض۔ چت سونا۔ پرخوری۔ کرم شکم۔ کثرت جماع عشقبازی کی عادت۔ خیالات فاسدہ مجردانہ زندگی مقویات ومحرکات کا استعمال وغیرہ۔

علاج مریض کی حالت صحت کو اعتدال پر لائیں کھانے پینے میں احتیاط رہے۔ گرم اشیاء گوشت اور تیز گرم دودھ خصوصاً سوتے وقت نہ پینے دیں۔ چت لیٹ کر نہ سونے دیں۔ سونے سے پہلے پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو جانا چاہیئے۔ بیسے کا ایک چوڑا ٹکڑا کمر پر باندھ دیں۔ خیالات کی اصلاح کریں مخش قصوں کے پڑھنے اور عشقیہ تماشوں کے دیکھنے سے پرہیز کرائیں۔ باقی علاج مثل جریان منی کریں۔ اور چند روز تک روزانہ پچھلے پہر تخم کاہو تخم خرفہ تخم کاسنی ہر ایک سات ماشہ کا شیرہ نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلا دیا کریں۔ یہ دوا بھی مفید ہے زنجبین دو چھٹانک رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو صاف کر کے شیر مادہ گاؤ دو سیر میں پکائیں حتے کہ خمیرہ کا سا قوام ہو جائے پھر خوب گھوٹ کر رکھیں خوراک ایک تولہ روزانہ ہمراہ شیر گاؤ ایک پاؤ مصری دو تولہ **غذا** اور پرہیز مثل مرض جریان ملحوظ رہے۔

سرعت انزال
قبل از وقت خلاص ہونا
پری میچور اجاکولیشن

علامات۔ جماع کا ارادہ کرتے ہی قبل از دخول یا بوقت دخول یا بعد دخول فوراً انزال ہو جاتا ہے۔ ضعف باہ بھی کچھ نہ کچھ ہوتا ہے ارادے کی عدم کامیابی سے ندامت اٹھانی پڑتی ہے **اسباب**۔ کثرت منی عصبی مزاج۔ سوزاک یا سنگ مثانہ۔ بواسیر کرم امعا جلق۔ کثرت مباشرت خیالات فاسدہ۔ اوعیہ منی کی حرارت وغیرہ۔

علاج۔ علاج اور استعمال دوا سے پہلے یہ غور کر لینا چاہیئے کہ سرعت انزال کی شکایت کرنیوالے کو کتنی دیر میں انزال ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض نفس پرست زیادہ

امساک کی ہوس میں ایک طبعی حالت کو بھی سرعت انزال سمجھ کر ممسکات کے استعمال کی خواہش کیا کرتے ہیں۔ جو ضرر سے خالی نہیں۔ واضح ہو کہ طبعی حالت میں مباشرت کے لئے دو تین منٹ یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ منٹ کافی ہوتے ہیں۔ اس سے کم جس وقت لگن عموماً غیر طبعی حالت ہوتی ہے مباشرت میں زیادہ وقت لگنے کی ہوس سراسر دل ودماغ کی تباہی کا سامان ہے۔ جو ناعاقبت اندیش عیاش لوگ ہی پسند کرتے ہیں۔ اگر مذکورہ وقت سے کم وقت لگے تو بے شک تدارک کرنا چاہئے۔ جس کے لئے پہلے اصل مرض کا علاج ضروری ہے۔ پھر مریض کی حالت کے موافق وہی نسخے استعمال کریں۔ جو جریان کے علاج میں مذکور ہوئے۔ عام حالات میں یہ نسخہ مفید ہے **سفوف** ثعلب مصری کندر جنت بلوط خولنجان تخم خشخاش ہر ایک نو ماشہ مصطگی رومی طباشیر گلنار ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر شکر سفید ہموزن ملا کر سفوف بنائیں خوراک پانچ ماشہ ہمراہ شیر مادہ گاؤ نیم پاؤ سیر **حبوب ممسک** افیون شنگرف جوز بوا کافور عاقرقرحا نبات سفید ہر ایک تین ماشہ بیر بہوٹی بارہ عدد زعفران جید بید ستر ہر ایک ڈیڑھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر کھرل کریں۔ حب بمقدار نخود بنالیں جماع سے دو گھنٹے پہلے دو گولیاں کھائیں۔ کھانا نہ کھائیں دودھ جس قدر پیا جا سکے پئیں۔ بیاض کریمی میں بھی امساک کے بہت سے عجیب و غریب نسخے درج ہیں غذا و پرہیز مثل جریان ملحوظ رہے۔

استمنا بالید
جلق۔ مشت زنی
مشٹر بے شن

یہ ایک انتہا کی غلط کاری اور ناپاک حرکت ہے جس میں بعض بدنصیب نوجوان شیطانی ترغیبات میں آ کر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اسکے عادی ہو کر اپنے دل ودماغ اور جگر و معدہ کا ستیاناس اور اپنی جسمانی وروحانی صحت کو تباہ و برباد کر کے اپنے آپ کو ایسی حالت پر پہنچا لیتے ہیں۔ کہ ان کا منحوس وجود کنبے خاندان یا ملک و وطن کے کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور وہ خود اس نامبارک زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتے ہیں۔

علامات۔ کبھی ایک آدھ مرتبہ ہاتھ کی رگڑ یا کسی اور غیر فطری طریق سے انزال کر لیا جاتا ہے۔ تو پھر اس کی چاٹ پڑ جاتی ہے۔ اور وہ غلط کار شخص تنہائی میں یا رات کو بستر میں لیٹے لیٹے روزانہ ایک دو مرتبہ یہ حرکت کرتا رہتا ہے۔ حتے کہ چند روز میں اس

بدنصیب شخص پر دیو ہوس اس قدر متسلط ہوجاتا ہے۔ کہ اس کی قوت ارادی بالکل مغلوب ہوکر رہ جاتی ہے۔ پھر وہ اس فعل کے برے نتائج کو سمجھنے اور اپنی صحت جسمانی کو تباہ اور اپنے رشتہ حیات کو منقطع ہوتے دیکھکر اگر چاہے کہ اس عادت قبیحہ کو ترک کردے تو ترک نہیں کرسکتا بلکہ بعض مریضوں کی نسبت یہاں تک سنا گیا ہے کہ وہ سونے سے پہلے خود کہکر اپنے ہاتھ چارپائی کی پٹیوں سے بندھوا لیتے تھے۔ آخر مریض کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ عضو مخصوص ایک طرف کو خمیدہ اور اس کی جڑ پتلی ہوجاتی ہے اور جریان کے عارض ہونے سے قوت مردمی تباہ ہوجاتی ہے۔ مریض بزدل بے ہمت مغموم متفکر خاموش۔ پریشان حال۔ لوگوں سے متنفر اور تنہائی پسند بنجاتا ہے۔ اس کے فہم و فکر ضعیف بصارت کمزور اور قوت حافظہ سلب ہوجاتی ہے وہ بعض اوقات اپنے آپ کو معاشرتی زندگی کے لئے نااہل اور سوسائٹی میں نمایاں ہونے کے ناقابل پاکر خودکشی پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ **اسباب**۔ بری صحبت کا اثر شہوانی خیالات کا غلبہ مجردانہ زندگی۔ کثرت شہوت تنہائی کا موقع۔ کم عمر بچوں کے حشفہ پر میل جم کر خارش پیدا ہونا۔ دایہ یا کھلائی کا روتے بچہ کو اسکی پیشاب کی جگہ کو سہلا کر چپ کرانا بھی بڑے ہوکر اس بری عادت کا باعث بنجاتا ہے۔

علاج مریض کے خیالات کی اصلاح کریں۔ اس کو بری صحبت سے بچائیں اس کیلئے اہل تقویٰ و صلاح کی خدمت میں حاضر ہونے کے مواقع پیدا کریں۔ تنہائی کا موقع نہ دیں۔ اس فعل بد کے ہولناک نتائج سے اس کو آگاہ کریں اور اس سے صدق دل کے ساتھ توبہ کرائیں۔ اگر جریان سرعت انزال اور کثرت احتلام کے عوارض پیدا ہوچکے ہوں۔ تو ان امراض کی دوائیں جو پیچھے مذکور ہوچکیں ہیں استعمال کرائیں عام حالت صحت کو اعتدال پر لانے کی تدبیر کریں اور یہ مالشی دوا استعمال کریں۔ بکری کے گردے کی چربی بطخ کی چربی مغز ساق گاؤ ہر ایک دو تولہ روغن گل روغن بابونہ ہر ایک چار تولہ زفت رومی چھ ماشہ سب کو نیمگرم کر کے رکھیں۔ اور اس میں سے بقدر مناسب لے کر پندرہ بیس منٹ تک روزانہ مالش کریں۔ سات یوم تک مالش کرنے سے عضو کے پٹھے نرم ہوکر قابل علاج ہوجائیں گے۔ پھر انبہ ہلدی برادہ دندان فیل مالکنگنی نارجیل کہنہ ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ کر سات عدد پوٹلیاں بنا لیں۔ ایک پوٹلی کیساتھ

روزانہ پندرہ بیس منٹ تک ٹکور کریں پھر کوئی طلاء مقوی استعمال کریں۔ اور اس کے ساتھ تقویت دماغ و دل کے لئے مقویات کھلائیں۔ **غذا** مقوی اور لطیف و زود ہضم دیں اور تیز محرکات و گرم اشیاء اور گڑ تیل کی چیزوں سے پرہیز کرائیں ؎

ورم انثیین (خصیوں کا ورم — اڈیما آف سکروٹم)

علامات ایک یا دونوں خصیوں میں درد۔ چھونے سے تکلیف۔ ورم میں سختی کبھی درد بلا ورم ہوتا ہے۔ اکثر درد شدید ہوتا ہے۔ کبھی ساتھ بخار کبھی ساتھ متلی اور ابکائیاں۔

اسباب۔ کثرت مجامعت۔ جلق ریگ گردہ۔ سنگ مثانہ۔ قبض بدہضمی۔ وجع مفاصل سوزاک آتشک۔ سردی کا اثر۔ خصیوں پر چوٹ لگنا ہرنیہ کنپھیڑ سے بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے

علاج پہلے اصل سبب کو رفع کریں۔ پھر خصیہ کے عارضہ کا علاج کریں۔ اگر ورم حار ہو جس میں درد اور سرخی ہوتی ہے۔ تو باسلیق کا فصد کریں۔ یا خصیہ پر جونکیں لگوائیں۔ اور بعدازاں تین ماشہ کا لعاب عناب پانچ دانہ اور تخم کاہو پانچ ماشہ کا شیرہ اور شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ ٹھنڈے منضج اور مسہل سے تنقیہ کر کے آرد جو عنب الثعلب گل ارمنی رسوت صندل سفید آب کشنیز سبز میں گھوٹ کر ضماد کریں۔ اگر ورم بارد ہو۔ زعفر۔ تخم بیدانجیر شیر گاؤ میں پکا کر ضماد کرنا مجرب ہے یا گیرو سونٹھ مغز بنولہ کنجد سیاہ سب مساوی بول مادہ گاؤ میں پکا کر اور گھوٹ کر نیم گرم ضماد کریں تین روز میں ورم اور صلابت رفع ہو **دوا** خصیہ کے درد کے لئے مفید ہے آب کشنیز سبز آب مکوے سبز آب کاسنی سبز ہر ایک ایک تولہ میں افیون کافور ایک ایک ماشہ بزرالبنج دو ماشہ گھوٹ کر طلا کریں **دوا** خصیہ کے درد و ورم کے لئے مفید ہے پوست خشخاش گل ٹیسو پانچ پانچ تولہ تین سیر پانی میں جوش کر پانی خصیہ پر دھاریں اور پھوک کو گرم گرم باندھیں یا برگ بھنگ پانی میں گھوٹ کر گرم کر کے باندھیں۔ **غذا** نرم ہلکی زود ہضم ہو بلکہ آش جو اور مونگ چاول کی نرم کھچڑی کے سوا اور کچھ نہ کھلائیں۔ بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز۔ زیادہ حرکت سے باز رکھیں ؎

عورتوں کے مخصوص امراض

عورتوں کے مخصوص اعضا کی تشریح

پستان۔ یہ لحم رخو یعنے غدودی ساخت کے عضو ہیں۔ جو عورتوں کی تیسری پسلی سے چھٹی یا ساتویں پسلی تک اور سینے کی ہڈی کے پہلو سے لیکر بغل کے کنارے تک واقع ہوتے ہیں۔ اور ان میں بچے کی پرورش کے لئے دودھ پیدا ہوتا ہے۔ ان کی بالائی سطح گول اور محدب ہوتی ہے۔ جس کے درمیانی مرکز سے قدرے نیچے ایک گول ابھار ہوتا ہے جس کو حلمہ الثدی یا بھٹنی کہتے ہیں۔ بھٹنی میں بیس پچیس سوراخ دودھ نکلنے کے لئے ہوتے ہیں اور اس کے گرد ہالہ کرہ لڑکیوں میں سرخ رنگ کا اور بڑی عورتوں میں سیاہ رنگ کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ پستان بہت سے چھوٹے چھوٹے لوتھڑوں سے مرکب ہے ہر لوتھڑا رگوں کے بہت سے مجموعوں پر مشتمل ہے۔ اور رگوں کے ہر مجموعہ میں بہت سی باریک گلٹیاں پائی جاتی ہیں۔ جو ایک مضبوط خانہ دار جھلی کے ذریعے آپس میں ملی رہتی ہیں اس جھلی میں چربی بکثرت پائی جاتی ہے گلٹیوں سے دودھ پیدا کرنیوالی نالی کی باریک شاخیں نکلتی ہیں۔ اور چند ایسی شاخیں مل کر ایک بڑی نالی بناتی ہیں۔ اور ایسی پندرہ بیس نالیاں پستان کی چوٹی کے قریب والے سیاہ حلقے کے نیچے فراخ ہو کر ایک چھوٹا سا حوض بناتی ہیں۔ اور پھر تنگ ہو کر حلمہ الثدی میں ختم ہو جاتی ہیں **اندام نہانی** عورتوں کے اعضائے تناسل میں سے کچھ بیرونی ہوتے ہیں اور کچھ اندرونی۔ بیرونی اعضا میں سے جبل الزہرہ شفران کبیران شفران صغیران اور بظر قابل ذکر ہیں **جبل الزہرہ** چربی کی ایک بلندی ہے۔ جو عظم عانہ پر واقع ہے اور اس پر موئے زہار ہوتے ہیں **شفران کبیران** یعنے دو بڑے کنارے جبل زہرہ کے کنارہ زیرین سے شروع ہو کر ایک دوسرے کے محاذی سیون تک گئے ہیں **شفران صغیران** یعنے دو چھوٹے کنارے شفران کبیران۔

کے اندر کی طرف ہوتے ہیں **بظر** - اس لحمی افزونی کا نام ہے۔ جو شفران کبیران وصغیران کے ملاپ کے مقام پر لگی ہوئی ہے مردوں کے عضو مخصوص کی طرح اس کی ساخت بھی اسفنجی ہوتی ہے۔ اور غلبہ شہوت کے وقت اس میں بھی نعوظ پیدا ہوتا ہے بظر سے ایک انچ نیچے اندام نہانی کے اندر مجری بول کا سوراخ اور اس سے نیچے شفران کبیران وصغیران کے درمیان مبدءِ مہبل یعنے وہ راہ ہوتی ہے۔ جو رحم کو جاتی ہے۔ اندرونی اعضائے تناسل میں سے رحم۔ قاذف نالیاں اور خصیۃ الرحم قابل تشریح ہیں **رحم یا بچہ دان** وہ عضو ہے۔ جس میں استقرار حمل ہو کر جنین نشوونما پاتا ہے۔ اور وہ پیڑو کے جوف کے اندر مثانہ اور رودہ مستقیم کے درمیان واقع ہوتا ہے اور رباطات کے ذریعہ اپنی جگہ پر قائم ہے۔ زمانہ بکارت میں یہ عضو تین انچ لمبا دو انچ چوڑا ایک انچ موٹا اور نصف سے پون چھٹانک تک وزنی ہوتا ہے۔ ایام جوانی میں اس کی شکل ناشپاتی کی سی ہوتی ہے۔ حیض آنے کے وقت اور اس کے بعد بڑھ جاتا ہے۔ ایام حمل میں یہ بڑھ کر ناف کے مقام تک چلا جاتا ہے۔ اور بہت وزنی ہو جاتا ہے اور فم رحم بند ہو جاتا ہے۔ وضع حمل کے بعد پھر رحم سکڑ کر چھوٹا اور ہلکا ہو جاتا ہے۔ اس کا اندرونی جوف مثلث ہوتا ہے۔ جس کا چوڑا سرا اوپر کی طرف رہتا ہے۔ اور اس کے دونوں گوشوں پر قاذف نالیوں کے سوراخ ہوتے ہیں۔ اور تنگ سرا نیچے کی طرف فم رحم سے ملا رہتا ہے **قاذف نالیاں** دو ہوتی ہیں ایک دائیں طرف دوسری بائیں طرف اور ہر ایک قریباً چار انچ لمبی ہوتی ہے رحم کے بالائی گوشہ سے شروع ہو کر خصیۃ الرحم کے اوپر جا کر ختم ہوتی ہے شروع کا سوراخ تنگ اور ختم پر جا کر ترئی کی طرح کشادہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ سرا اپنے جھالر دار کناروں سے خصیۃ الرحم کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے **خصیۃ الرحم** جس طرح مرد کے مادہ تولید کی پیدائش کے لئے دو خصئے ہوتے ہیں۔ عورت کے بھی دو خصئے ہوتے ہیں۔ جو رحم کے دائیں بائیں ایک آبدار جھلی میں ملفوف اور رحم سے ملحق ہوتے ہیں۔ اس لئے خصیۃ الرحم کہلاتے ہیں۔ ہر خصیہ غدودی ساخت کا سفیدی مائل ڈیڑھ انچ لمبا اور پون انچ چوڑا تہائی انچ موٹا اور آٹھ نو ماشہ وزن میں ہوتا ہے **استقرار حمل** مردوں کے خصیوں کی طرح عورت کے خصیہ میں بھی مادہ تولید ہوتا ہے۔ اسی لئے خصیۃ الرحم کے نہ ہونے یا اس کے ناقص ہونے سے عورت کے اولاد پیدا نہیں ہو سکتی۔ عورت کا مادہ تولید ذرات

ریگ کی طرح بے شمار بلبلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور یہ بلبلے اس قدر باریک ہوتے ہیں۔ کہ خردبین کے بغیر نظر نہیں آسکتے۔ ایام بلوغ میں یہ بلبلے بڑے ہوجاتے ہیں۔ ہر بلبلہ بیضہ بشر کہلاتا ہے۔ اور بیضہ مرغ کی طرح اس میں بھی ایک زرد رطوبت ہوتی ہے۔ جب بحکم قدرت حمل قرار پانے والا ہوتا ہے تو خصیۃ الرحم میں قدرے شگاف آجاتا ہے۔ اور کوئی بلبلا یا بیضہ بشر جو پختگی کو پہنچ چکتا ہے۔ ترتیب وار خصیۃ الرحم سے خارج ہوکر اس کی بیرونی سطح پر آجاتا ہے۔ اس وقت قاذف نالی کا جھالردار سرپوش نما حصہ بیضہ بشر کو لے کر رحم میں پہنچا دیتا ہے۔ جہاں اس کے ساتھ مرد کی منی کا کیڑا مل جانے سے حمل قرار پاتا ہے **طمث یا حیض** عورت کے بلوغ کے بعد اس کے فضلات بدن مجتمع ہوکر فاسد خون کی صورت میں رحم سے خارج ہوتے ہیں۔ اس خون کو طمث یا حیض کہتے ہیں۔ جس کے باقاعدہ آنے پر عورت کی صحت جسم اور استقرار حمل کا مدار ہے اور اسکے بند ہوجانے یا مقدار مناسب سے کم و بیش یا مقررہ عادت سے پس و پیش آنے سے مختلف امراض عارض ہوجاتے ہیں۔ اور حمل بھی قرار نہیں پاسکتا۔

کثرۃ اللبن
دودھ کی زیادتی
گےلیکٹوریا

علامات۔ پستان میں تناؤ اور درد بعض مرتبہ ورم بھی ہوجاتا ہے **اسباب** زیادتی خون۔ رقت خون۔ کثرت بلغم پستان میں حرارت و رطوبت کا غلبہ دودھ گھی دال ماش اور دودھ پیدا کرنے والی اشیاء کی کثرت استعمال۔ بچہ کی ولادت۔ دودھ چھڑانا۔ بچے کے ساتھ زیادہ پیار کرنا۔

علاج۔ اگر بچے کا دودھ چھڑانے کی وجہ سے یہ شکایت ہو۔ تو ایک بوتل میں گرم پانی بھردیں۔ جب وہ گرم ہوجائے تو خالی کرکے فوراً پستان کے منہ سے لگادیں دودھ بوتل میں نکلنا شروع ہوگا۔ اور پستان ہلکے ہوجائیں گے۔ اگر بار بار دودھ پیدا ہوکر موجب تکلیف ہو تو مسہل کریں اور مردہ سنگ یا زیرہ یا مسور کی دال سرکہ میں گھوٹ کر پستان پر ضماد کریں اور تخم خرپزہ تخم خیارین تخم کاسنی خار خسک بادیان ہر ایک چھ ماشہ پانی میں پیس کر چھان کر شربت بزوری تین تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔ واضح ہو کہ جن تدابیر سے منی کم ہوتی ہے ان سے پستان کا دودھ بھی کم ہوسکتا ہے۔ ایام کے

جاری ہونے سے یا جاری کرنے کی تدبیر سے بھی دودھ کم ہو جاتا ہے۔ **غذا**۔ خشک رطوبت کو جذب کرنے والی مثلاً بیسنی روٹی جس میں نمک ڈالا گیا ہو۔ یا مسور کی دال اور چپاتی میتھی کا ساگ کریلے کھلائیں۔ دودھ زیادہ کرنیوالے مذکورہ بالا اسباب اور دودھ وغیرہ مولدات شیر سے پرہیز رہے "

قِلّت اللبن

دودھ کی کمی

وانٹ آف ملک

اسباب۔ بدن میں خون کی کمی۔ غصہ و غم اور رنج و فکر۔ جریان خون۔ دودھ پلانے کے ایام میں کثرت جماع۔ استقرار حمل۔ ایام آجانا۔ موسم گرما میں آگ کی تپش پہنچتے رہنا دودھ پیتے بچے کے ساتھ محبت نہ ہونا۔

علاج۔ چھاتیوں پر روغن زیتون یا گدھی کے دودھ کی مالش کی جائے۔ اور یہ **سفوف** استعمال کرائیں تخم گزر تخم ترب تخم شلغم بادیان تودری تالمکھانا منڈی ہر ایک ایک تولہ سب کو باریک کر کے سفوف بنالیں خوراک نو ماشہ صبح و شام اوپر سے تخم خشخاش سفید تخم کدوے شیریں مغز بادام ہر ایک نو ماشہ کا شیرہ نکال کر دو تولہ نبات سے شیریں کر کے پلائیں **دوا**۔ زیادتی شیر کے لئے مجرب ہے۔ صبح و شام تودری سرخ پانچ چھ ماشہ کا سفوف پھنکا کر اوپر سے ایک پاؤ شیر گاؤ کھانڈ ڈال کر پلا دیا کریں **سفوف**۔ جو دودھ زیادہ کرنے کے لئے مجرب ہے زیرہ سفید سونف تخم شلجم تخم ترب تخم پیاز تخم گندنا ہر ایک نو ماشہ ستاور چھ ماشہ نشاستہ جو دو تولہ کھانڈ ہموزن سفوف تیار کریں خوراک ایک تولہ علی الصباح شیر گاؤ کے ساتھ **غذا** دودھ چاول ساٹھی کے چاول اور فالودہ وغیرہ **دوا** افگیز شیر کے لئے عجیب ہے مغز بادام مقشر مغز پستہ مغز نارجیل ہر ایک چھ تولہ جو جندم چار تولہ کنجد سیاہ دس تولہ باریک کر کے ساڑھے نو چھٹانک شکر سفید کے ساتھ ملا کر رکھیں اس میں سے سوا دو تولہ روزانہ تازہ دودھ میں جوش کر پلائیں **غذا** لطیف و زود ہضم دیجائے جس سے خون پیدا ہو۔ غم و غصہ لڑائی جھگڑے گرمی میں چلنے پھرنے اور گڑ تیل اور مصالحدار اشیاء سے پرہیز کرائیں

ورم الثدی
پستان کا ورم
انفلامیشن آف میما

علامات۔ پہلے پستان یا سر پستان پر میٹھی میٹھی خارش پھر ورم۔ سرخی۔ جلن ٹیسیں۔ ساتھ ہی بخار۔ جیسا سبب ہوگا اس کی علامات نمودار ہونگی **اسباب** پستان پر چوٹ یا صدمہ پہنچنا۔ بچے کے سر کی ٹکر لگنا۔ کبھی کسی اندرونی مادے کے اثر سے بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ حدت خون۔ غلبہ صفرا۔ خرابی ہضم۔ پستان کی ساخت میں فتور پڑنا معدہ یا جگر کی خرابی ۔

علاج۔ رفع خارش کے لئے نیمگرم پانی اور صابون سے پستان کو دھو کر پاک صاف کریں۔ ابتدائے شکایت میں مونگ کی دال چاول کی کھچڑی پکا کر اس کے پانی سے ترید ادیں۔ یا سبز مکو کے پتے کوٹ کر روغن گل میں چرب کر کے ضماد کریں۔ شدت درد میں پوست کے جوشاندہ سے تکمید کریں۔ اور بہدانہ تین ماشہ کا لعاب اور تخم کاہو تخم خرفہ سیاہ ہر ایک تین ماشہ اور عناب آلو بخارا ہر ایک پانچ دانہ کا شیرہ عرق شاہترہ دس تولہ شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔ کسی خلط فاسد کی خرابی ہو۔ تو اس کے اخراج و تنقیہ کے لئے مسہل کریں۔ جب ورم پک کر پیپ پڑ جائے۔ تو پلٹس باندھیں۔ اگر پیپ نہ نکلے۔ تو فوراً کسی ہوشیار جراح سے چرکا دلا کر نکلوا دیں اور اس میں ہر گز سستی نہ کریں۔ اندمال زخم کے لئے مرہم جد سوختہ استعمال کریں۔ جس کا نسخہ بیاض کریمی میں درج ہے **غذا** ابتدا میں ہلکی زود ہضم اور بھوک سے کم کھانے کو دیں۔ افاقہ کے بعد رفتہ رفتہ اس میں اضافہ کریں مضر ہضم اور مفسد خون اشیاء اور اسباب مرض سے پرہیز لازم ہے ۔

عقر
بانجھ پن
سٹیر لٹی

اس مرض میں عورت کے اولاد نہیں ہوتی **علامات** مزاج میں سردی اور بلغم کی زیادتی۔ عورت کا بدن چھونے سے خنک معلوم ہوتا ہے۔ سستی و کاہلی رہتی ہے بدن فربہ ہوتا جاتا ہے **اسباب** رحم یا خصیۃ الرحم کا پیدائشی طور پر نہ ہونا یا چھوٹا ہونا۔ فم رحم کا بند ہونا۔ رحم کی مزمن سوزش۔ خصیۃ الرحم کا ورم رحم کا ٹل جانا۔ رحم کی رسولی۔

قاذف نالیوں کا ورم فتور حیض۔ سفید رطوبت کا آنا اندام نہانی کی سوزش یا اس کا بند ہونا اندام مذکور کا سریع الحس ہونا زیادہ فربہی یا سخت لاغری قلت خون۔ اندام نہانی کی رطوبت کا ترش یا کھاری ہونا۔ آتشک۔ سوزاک۔ بعض اوقات اولاد پیدا نہ ہونے کا اصلی سبب مرد میں ہوتا ہے اور عورت بچاری مفت میں عقر کی مریضہ سمجھی جاکر بدنام ہوتی ہے چنانچہ مرد میں اعضائے تناسل کا پیدائشی نقص مثلاً قضیب کی کوتاہی یا خصیتین کا پیٹ ہی میں رہنا۔ یا ان کا سوزش کی وجہ سے خشک ہو جانا۔ منی کا ناقص ہونا یعنی حیوانات منویہ کا ناقص الخلقت یا معدوم ہونا بے اولادی کا باعث ہوتا ہے اور منی کی یہ ردی حالت سوزاک آتشک کثرت مے خواری اور خصیتین کی خرابی سے ہوتی ہے۔

علاج۔ پہلے یہ تحقیق کریں کہ بے اولادی کا باعث مرد یا عورت کس میں ہے جس کے لئے دونوں کی منی الگ الگ پانی میں ڈال کر امتحان کریں۔ جس کی منی تہ نشین نہ ہو۔ اور پانی کی سطح پر تیرنے لگے وہ مریض ہے۔ اگر مرد مریض ہے۔ تو اس کا علاج بموجب علاج جریان وکثرت احتلام وضعف باہ یا سوزاک و آتشک وغیرہ جو مرض ہو کریں۔ عورت میں حیض کی خرابی ہو تو اس کا تدارک کریں رطوبات رحم کی زیادتی ہو تو صبح کو مصطگی زنجبیل زیرہ سیاہ ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر جوارش جالینوس سات ماشہ میں ملاکر دو وقت کھلائیں۔ اوپر سے پودینہ خشک الائچی کلاں الائچی خرد بادیان پانچ پانچ ماشہ دارچینی زنجبیل زیرہ سیاہ انیسوں تین تین ماشہ سب کو پانی میں جوش دے کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملاکر پلائیں اگر مزاج میں برودت و رطوبت کا غلبہ ہو۔ تو گرم منضج و مسہل سے تنقیہ کریں اور مغز سر گنجشک نر شہد میں مخلوط کرکے اس میں ایک لتہ آلودہ کرکے فرج میں رکھنے کی ہدایت کریں شیاف بندال مندرجہ بیاض کریں استعمال کرائیں۔ پھر زن و خاوند ہم بستر ہوں۔ اگر فربہی زیادہ ہو تو فصد و استفراغ کرائیں اور صوم دفاقہ اور ورزش کی ہدایت کریں اور اطریفل صغیر اور لک مغسول جوارش کمونی کے ساتھ ملاکر دیں **فرزجہ** عاج ایک حصہ صدف نصف حصہ گل ارمنی۔ چہار حصہ باریک کرکے آب کاسنی میں ملاکر بطور فرزجہ استعمال کرائیں **دوا** برادہ دندان فیل دو ماشہ باریک سفوف کرکے چند روز تک عورت کو کھلانا مفید ہے **دوا** ریش برگد کا سفوف بموزن شکر ملاکر ایک تولہ روزانہ مرد اور عورت کو ہمراہ شیر بادہ

گاؤ پاؤ سیر کھلانا اور بعد انفراغ حیض جماع کرنا معین حمل ہوتا ہے **غذا** شوربا۔ چپاتی مونگ یا ارہر کی دال۔ اور عام ترکاریاں کھلائیں زیادہ گرم اور ترشی بادی اور ثقیل اشیائے سے پرہیز رہے

استقاط حمل (حمل گر جانا / ابارشن)

حمل کی مدت قمری مہینوں کے حساب سے نو ماہ بارہ روز ہوتی ہے۔ اس سے دو چار روز آگے پیچھے بھی ولادت ہوسکتی ہے لیکن سات ماہ سے پہلے بچے کا پیدا ہوجانا استقاط حمل کہلاتا ہے۔ ایسا بچہ عموماً زندہ نہیں رہ سکتا پورے سات ماہ کا بچہ زندہ رہ سکتا ہے۔ آٹھویں ماہ کے اندر پیدا ہونے والا بچہ بھی جسکو عوام آٹھ ماہہ کہتے ہیں۔ زندہ نہیں رہتا۔ قرار حمل سے تین ماہ تک استقاط کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عرصہ تک بچہ رحم میں مستحکم نہیں ہوتا۔ استقاط حمل سے حاملہ کو وہی تکالیف ہوتی ہیں۔ جو وضع حمل سے ہوا کرتی ہیں۔ اور مریضہ استقاط کی اسی طرح پرداخت ضروری ہے۔ جس طرح زچہ کی۔ ورنہ غفلت کی وجہ سے بہت سے خطرات کا امکان ہے **علامات**۔ استقاط سے پہلے طبیعت سُست۔ اعضا شکنی۔ کمر اور رانوں میں درد۔ جو رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہے۔ رحم سے جریان خون شروع ہوجاتا ہے۔ بعض کو قے آتی ہے۔ یا خفیف بخار ہوجاتا ہے۔ زیادہ جریان خون خطرناک ہوتا ہے **اسباب**۔ جسمانی کمزوری۔ قلت خون کوئی شدید حرکت زیادہ بوجھ اٹھانا۔ پیٹ پر چوٹ لگنا۔ سواری کے سخت ہچکولے۔ کثرت مجامعت خوف و دہشت۔ تیز مسہل کا استعمال۔ بعض امراض رحم یا سوزاک و آتشک۔ ایک مرتبہ استقاط کے ہونے سے پھر ہر مرتبہ استقاط حمل کا اندیشہ رہتا ہے۔

علاج۔ جریان خون کم اور درد خفیف سا ہو تو مناسب تدبیر سے حمل برقرار رہنے کی امید ہوسکتی ہے۔ مریضہ کو کروٹ پر آرام سے لٹائیں۔ اُٹھنے بیٹھنے نہ دیں۔ اور گیرو۔ سنگجراحت ایک ایک ماشہ باریک پیس کر آملہ مربی ایک عدد ملا کر دو وقت کھلائیں۔ اوپر سے حب الآس۔ بیخ انجبار تخم خرفہ سیاہ ہر ایک تین ماشہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں پیس کر شربت خشخاش دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اور مازو سبز گلنار کرمازج اقاقیا پوست انار جملہ مساوی باریک کرکے ململ کا کپڑا پانی میں تر کرکے اس پر یہ سفوف چھڑک کر بطور فرزجہ استعمال کریں۔ یا پھٹکڑی چھ ماشہ ڈھائی تولہ پانی میں حل کرکے ایک لتہ اس

میں تر کر کے فرزجہ بنائیں اور خوفل گیرو مازو سبز ہر ایک چھ ماشہ افیون ایک ماشہ پانی میں پیس کر پیڑو پر ضماد کریں۔ اگر ان تدابیر سے تسکین نہ ہو اور جریان خون بڑھتا ہی جائے۔ تو اکثر اسقاط ہو جایا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں مزید کوشش کرنا فضول ہے۔ بلکہ مدرات کے ذریعہ جلدی اسقاط ہو جانے کی تدبیر کریں۔ تاکہ زیادتی جریان ہو کر موجب ضرر نہ ہو لہٰذا ڈوڈہ کپاس پوست اخروٹ ... پوست املتاس ہر ایک دو تولہ گرہ بانس پانچ عدد سب کو پانچ سیر پانی میں جوشائیں۔ جب چوتھائی رہ جائے۔ تو صاف کر کے پانچ تولہ پرانا گڑ ملا کر بجائے دوا، غذا اور پانی کے پلائیں۔ یا مشکطرامشیع بادیان پرساوشان ہر ایک سات ماشہ پوست املتاس ۹ ماشہ پوست خرپزہ ایک تولہ سب کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب تہائی رہ جائے تو موسم سرما میں پرانا گڑ چار تولہ اور موسم گرما میں شربت بزوری چار تولہ شامل کر کے پلائیں۔ پیاس کی شکایت ہو۔ تو عرق بادیان اور عرق مکو ملا کر پلائیں۔ جب ایک یا کئی مرتبہ اسقاط حمل ہو چکا ہو۔ تو آئندہ استقرار حمل کے موقع پر بطور حفظ ماتقدم معجون حافظ الجنین (مندرجہ بیاض کبیر) استعمال کرائیں اور مناسب احتیاطیں عمل میں لائیں **غذا** میں بہت احتیاط واجب ہے اسقاط سے تین چار روز تک کوئی جوشاندہ مذکورہ بالا بجائے آب و غذا پلاتے رہیں۔ اس کے بعد دو ایک روز صرف مویز منقی نو دانہ بیج نکال کر آگ پر سینک کر کھلاتے رہیں۔ ساتویں روز موٹھ پانی میں جوشا کر اس کا پانی پلائیں۔ پھر رفتہ رفتہ مونگ کی دال کا پانی۔ یا شوربا چپاتی بھگو کر دیں۔ پانی کی بجائے عرق مکو اور عرق بادیان ملا کر پلائیں۔ چالیس روز کے بعد عام مقوی غذا کھلانی شروع کریں۔ ثقیل اور قابض غذاؤں سے پرہیز رہے ؟

سیلان طمث
خون حیض کی زیادتی
مینورا جیا

علامات۔ بدن کمزور نبض تیز۔ پیاس کی شدت۔ چہرہ زرد۔ پیشاب مائل بہ سرخی **اسباب**۔ خون کی رقت۔ غلبہ صفرا۔ گرم و تیز اشیاء کی کثرت استعمال حرکت شدید زیادتی خون۔ ایام حیض میں مجامعت بھی کبھی اس عارضہ کا سبب بن جاتی ہے۔

علاج۔ غلبہ حرارت یا زیادتی خون یا صفرا باعث مرض ہو۔ تو بہدانہ تین ماشہ عناب پانچ دانہ تخم کاہو مقشر سبز۔ تربوز بیج انجبار تخم خرفہ ہر ایک تین ماشہ عرق نیلوفر

بارہ تولہ بہدانہ کا لعاب اور باقی دواؤں کا شیرہ نکال کر شربت نیلوفر یا شربت عناب چار تولہ شامل کرکے تخم بارتنگ سات ماشہ چھڑک کر دونوں وقت پلائیں۔ عام حالات میں ذیل کی دواؤں میں سے کوئی دوا استعمال کریں **سفوف** خرمار سوت تالمکھانا۔ لودھ پٹھانی چاروں مساوی کوٹ چھان کر ہر صبح چھ ماشہ شکر سفید میں ملاکر آب برنج کے ساتھ کھلائیں **سفوف** گل مختوم کہربا ہر ایک سوا دو ماشہ سفوف کرکے ٹھنڈے پانی کیساتھ پھنکائیں۔ اگر پہلی دونوں دوائیں بقدر نو ماشہ باریک گھوٹ کر شیرہ تخم خرفہ کے ساتھ صبح و شام دیں۔ تو بھی نہایت مفید ہے **سفوف** فوفل طباشیر کات ہندی پوست انار مساوی باریک کرکے چار ماشہ سے چھ ماشہ تک ٹھنڈے پانی کے ساتھ دیں۔ **سفوف**۔ سنگجراحت مازوئے سبز کتھ سفید مائیں ہر ایک دو ماشہ باریک کرکے کھلائیں **دوا**۔ اگر عورت کا مزاج سرد ہو۔ تو گندھک آملہ سار چار ماشہ باریک کرکے شیر گاؤ کے ساتھ روزانہ ایک ہفتہ تک کھلائیں **دوا** ریشہ برگد تین تولہ پوست انار مازوئے سبز پوست ببول ہر ایک دو تولہ پانی میں بھگو کر اس سے آبدست کرائیں۔ **غذا** کدو خرفہ پالک ٹنڈ توری وغیرہ ٹھنڈی ترکاریاں اور مونگ کی دال چپاتی کے ساتھ اور دودھ چاول مونگ کی کھچڑی کھلائیں گوشت مرچ سرخ گرم مصالحہ وغیرہ گرم اشیاء سے پرہیز رہے۔ چائے اور گرم دودھ بھی مضر ہے۔

احتباس طمث
حیض کی رکاوٹ
ایمے نوریا

علامات۔ ابتدا سے حیض نہ آنا۔ یا کچھ مدت تک آکر بند ہوجانا۔ یا مقدار مقررہ سے کم آنا۔ یا رک رک کر درد کے ساتھ آنا۔ شدت درد سے مریضہ بیتاب ہو جاتی ہے ایام خاص میں اعضا شکنی و بے چینی۔ پیڑو میں گرانی۔ کمر کولھے اور رانوں میں درد۔ اگر یہ عارضہ قلت خون سے ہو۔ تو چہرہ زرد۔ اور عام کمزوری ہوتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے اگر سردی لگنے یا بارش میں بھیگنے یا رنج و غم سے ہو تو قدرے حیض آکر یکبارگی رک جاتا ہے **اسباب**۔ سیلان الرحم۔ خصیۃ الرحم کی سوزش ایام حیض میں سردی لگنا۔ یا بارش میں بھیگنا۔ رنج و غم۔ کثرت مجامعت۔ قلت خون۔ کوئی مزمن مرض۔ مرض دق سل خنازیر۔ امراض گردہ یا جگر غلیظ غذا۔ فربہی۔

علاج آغاز بلوغ میں اکثر یہ شکایت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ خصوصاً شادی کے بعد رفع ہو جاتی ہے۔ اگر ہمیشہ یہ شکایت رہے۔ تو اصل سبب دریافت کر کے پہلے اس کو رفع کریں اگر مریضہ لحیم و شحیم ہو۔ تو آغاز حیض سے دو چار روز پہلے مسہل دیں۔ عام طور پر بندش خون کو کھولنے کے لئے یہ آبزن مفید ہے رائی کا سفوف کر کے گرم پانی میں ملائیں۔ اور اسکوٹب میں بھر کر مریضہ کو روزانہ دس پندرہ منٹ تک اس میں بٹھایا کریں۔ مجرب ہے۔ نیز گل ٹیسو دو تولہ پوست خشخاش ایک تولہ دو سیر پانی میں جوش کر اس میں فلالین کا ٹکڑا تر کر کے مقام رحم پر ٹکور کریں۔ رانوں کے اندر کی طرف جونکیں لگوانی اور صافن کی فصد کھلوانی بھی مفید ہے **مطبوخ** فربہی یا کسی اور وجہ سے خون بند ہو۔ تو اس کے جاری کرنے کے لئے مفید ہے بادیان تخم گزر تخم شبت تخم زردک تخم حلبہ تخم ترہ تیزک کلونجی بابڑنگ ہر ایک تین ماشہ قند سیاہ ڈیڑھ تولہ سب کو پاؤ بھر پانی میں جوش کر صاف کر کے پلائیں **مطبوخ** مثل سابق مجرب ہے۔ زیرہ کرمانی تین ماشہ افسنتین چار ماشہ تخم خربزہ شاہترہ ہر ایک چھ ماشہ پوست خیار شنبر دو تولہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش کر مل چھان کر گلقند تین تولہ ملا کر پلائیں **مطبوخ**۔ بزاغت حیض لائے اور کمر و عانہ کے درد کو رفع کرے۔ پوست املتاس نیمکوب ایک تولہ آٹھ ماشہ جوزی تین ماشہ قند سیاہ تین تولہ چار ماشہ ڈیڑھ پاؤ پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح جوش دیں۔ جب نصف رہے۔ تو صاف کر کے پلائیں۔ شروع حیض سے تین روز تک پلاتے رہیں۔ **مطبوخ** اگر سردی سے احتباس طمث ہو۔ تو اس کو مفید ہے۔ بیخ بادیان بیخ کاسنی تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ بادیان تخم کرفس ہر ایک چار ماشہ انجیر زرد تین عدد سب کو پانی میں جوش کر نبات یا شہد دو تولہ ڈال کر پلائیں۔ نیز پیرڑو پر سینک کریں۔ اور مذکورہ بالا سفوف رائی کا آبزن کریں۔ **غذا**۔ سر دتر کاریاں ارہر یا مونگ کی دال چپاتی۔ خشکہ۔ نان پاؤ دودھ مکھن اور گوشت کھلائیں انڈے چائے وغیرہ گرم اشیاء اور حرکات شدیدہ اور محنت و مشقت سے پرہیز رہے۔

حکۃ الفرج
خارش شرمگاہ
ولورپروراٹئس

علامات شرمگاہ میں سخت کھجلی ہوتی ہے۔ جورات کے وقت زیادہ ہوتی ہے

کبھی اس خارش سے خواہش جماع بڑھ جاتی ہے **اسباب**۔ کثافت جسمانی۔ فتور حیض ایام حمل۔ امراض رحم یا خبیثۃ الرحم۔ موے زہار کی جوئیں قبض بواسیر۔ ذیابطیس کرم امعاء وغیرہ

علاج مقام ماؤف کو گرم پانی اور صابون سے دھوکر صاف کریں۔ پھر روغن گل ایک تولہ میں کافور گل ارمنی ہر ایک ایک ماشہ کتھ سفید تین ماشہ باریک پیسکر لگائیں یا صندل سرخ رسوت ہر ایک تین ماشہ کافور ایک ماشہ گلاب میں گھس کر اس میں کپڑے کی گدی تر کرکے مقام ماؤف میں رکھیں یا صرف کافور یا رسوت یا ملتانی مٹی یا مرداسنگ۔ روغن بنفشہ یا گل روغن میں گھس کر اور اس میں صاف کپڑے کی گدی تر کرکے لبہاے اندام نہانی میں رکھیں۔ یا سیسہ (سرب) کو آب کاسنی میں گھس کر ضماد کریں۔ اور داخلی طور پر گل نیلوفر گل خطمی گلسرخ۔ شاہترہ عنب الثعلب خشک تخم کاسنی ہر ایک پانچ ماشہ عناب نو دانہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگوکر صبح کو مل چھان کر شربت نیلوفر چار تولہ ملاکر پلاتے رہیں۔

غذا لطیف و زود ہضم مثلاً آش جو ساگودانہ ہری ترکاریاں اور ارہر یا مونگ کی دال وغیرہ دیں۔ گرم اشیاء اور گڑ تیل اور مصالحدار غذاؤں سے منع کریں۔

سیلان الرحم
رحم سے رطوبت کا بہنا
لیوکوریا

علامات اندام نہانی اور رحم کا کسی قدر رطوبت سے تر رہنا ایک طبعی امر ہے اور شہوت کے وقت یا بلا شہوت کچھ قطرات رطوبت کا ٹپکنا بھی مضر صحت نہیں لیکن اگر زیادہ مقدار میں رطوبت نکلے۔ تو وہ ایک سخت مرض ہے۔ کمر میں درد۔ پیڑو میں بوجھ پیشاب کا بار بار آنا۔ سستی تکان۔ عام کمزوری۔ بھوک بند۔ حیض آنے میں درد اور تکلیف۔ اندام نہانی میں خارش۔ سفید چھاچھ کی سی زردی مائل رطوبت کا بہنا۔ اس حالت میں حمل نہیں ٹھہر سکتا۔ اکثر نئی دلہنوں اور نوجوان عورتوں کو یہ شکایت ہوجاتی ہے **اسباب** اوائل عمر۔ عام کمزوری۔ سوزش اندام نہانی۔ ورم رحم انقلاب رحم۔ احتباس طمث ٹھنڈی اور مرطوب غذاؤں کی کثرت استعمال۔ بعض خاص امراض سوزاک آتشک نقرس وغیرہ۔

علاج مریضہ کی عام حالت صحت کی اصلاح مدنظر رکھیں۔ تقویت بدن کی تدبیر کریں۔ اندام نہانی کو صاف رکھنے کی ہدایت کی جائے ورنہ رطوبت کی خراش سے درد و زخم ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ دس چھٹانک گرم پانی میں چار ماشہ پھٹکڑی

حل کر کے اس سے بذریعہ پچکاری اندام نہانی کو دھوئیں پھر یہ **شیاف** استعمال کرائیں اقاقیا گلنار مازو ہر ایک سات ماشہ پھٹکڑی سنبل الطیب ہر ایک تین ماشہ سب کو باریک پیسیں اور پھر صاف و ملائم کپڑے کو نم کر کے اس پر دوا چھڑک کر اندام نہانی میں رکھنے کی ہدایت کریں۔ نیز یہ **سفوف** کھلائیں گل دھاوا موچرس ثمر مولسری ہر ایک چھ ماشہ نبات سفید دو تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک چھ ماشہ روزانہ علی الصبح ہمراہ آب تازہ۔ یا یہ **سفوف** کھلائیں۔ سنگجراحت دو تولہ مائیں خورد ایک تولہ۔ لودھ پٹھانی۔ چینا گوند ہر ایک چھ ماشہ مصری دو تولہ کوٹ چھان کر تیار کریں۔ خوراک ایک تولہ علی الصباح ہمراہ شیر گاؤ ایک پاؤ **فرزجہ** پوست انار گلنار ہیراکسیس مازو بیج سبز تج قلمی بچ کہنہ مائیں خرد ہر ایک چھ ماشہ سب کو کوٹ کر بہت باریک کر کے چھان کر تین پوٹلیاں بنالیں اور دایہ کے ذریعہ بطور فرزجہ استعمال کرائیں **سفوف** جو بحالت حمل آنیوالی رطوبت کے لئے بھی مفید ہے۔ صدف مروارید ڈیڑھ تولہ طباشیر تالمکھانا دانہ ایل ہر ایک چھ ماشہ نبات سفید تین تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں خوراک سات ماشہ **غذا**۔ لطیف و زود ہضم دی جائے۔ مثلاً کم مرچ کا شوربا۔ کدو خرفہ پالک کا ساگ اور ہریا مونگ کی دال چپاتی۔ ترش۔ بادی ثقیل اور بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں اور تیل گڑ کی اشیا اور مرچ سرخ کے استعمال سے پرہیز کرائیں۔ بحالت مرض زیادہ چلنا پھرنا۔ بوجھ اٹھانا محنت کرنا بھی مضر ہے۔

اختناق الرحم
باؤ گولہ / ہسٹیریا

یہ مرض دراصل ایک دماغی عارضہ ہے۔ مگر چونکہ اس کا اصلی سبب رحم کی خرابی ہے اس لئے رحم کے امراض میں شمار ہوتا ہے۔ چونکہ اس مرض میں پیٹ سے ایک گولا سا اٹھ کر اوپر کو چڑھتا اور دم گھٹتا معلوم ہوتا ہے۔ اور اختناق کے معنے ہیں گلا گھٹنا۔ اس لئے یہ نام مقرر ہو گیا۔ اس مرض کی علامات کچھ اس قسم کی عجیب و غریب اور حیرانی کا باعث ہوتی ہیں۔ کہ عوام الناس کو بھوت پریت کا شبہ ہوتا ہے۔ اور وہ سیانوں عاملوں کے ہتے چڑھ کر طرح طرح کے نقصان اٹھاتے ہیں **علامات**۔ یہ مرض دورہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو چند منٹ سے لے کر کئی دن تک ہو سکتا ہے۔ پہلے کولہوں میں درد۔ طبیعت نڈھال۔

تاریکی چشم کی شکایت پھر پیٹ میں ایک گولہ سا اٹھ کر حلق میں اٹکتا معلوم ہوتا ہے مریضہ کا دم گھٹتا ہے۔ ڈکار بکثرت۔ پیشاب بار بار اور رقیق۔ دل دھڑکتا ہے۔ وہ یکایک چیخ مار کر رونے لگتی ہے۔ یا قہقہہ مار کر ہنستی ہے۔ اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتی اور تڑپنے لگتی ہے۔ ہاتھ پاؤں مارتی بل کھاتی ہے کبھی اٹھتی بیٹھتی چھاتی کوٹتی۔ کپڑے پھاڑتی اور سر کے بال نوچتی ہے۔ تنفس بڑھ جاتا ہے۔ ہاتھ متشنج اور سرد ہو جاتے ہیں۔ لوگوں سے متنفر و بیزار ہو جاتی ہے دورہ مرض کے انحطاط میں ہانپتی اور کانپتی ہے کبھی چپ چاپ پڑی رہتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر مریضہ میں ساری علامات موجود ہوں۔ بلکہ کسی میں کوئی علامت اور کسی میں کوئی پائی جاتی ہے۔ دورہ مرض اکثر ایام حیض میں پڑتا ہے **اسباب** بندش حیض۔ عیاشانہ زندگی۔ ورزش اور کام کاج نہ کرنا۔ حسن و عشق کے قصے اور ناول پڑھنے اور تھیئٹر کے تماشے دیکھنے سے شہوانی جذبات کا برانگیختہ ہونا۔ جوان لڑکی کی مدت تک شادی نہ ہونا۔ زیادہ جاگنا۔ غم و غصہ خوف و فکر کسی نقصان شدید کا صدمہ۔ نفخ شکم۔ دائمی قبض وغیرہ۔

علاج۔ اگر مریضہ کواری ہو۔ تو اس کی شادی کر دینے سے اکثر شفا ہو جاتی ہے ماہواری ایام کی باقاعدگی۔ رفع نفخ اور درستی ہاضمہ کی تدبیر کریں۔ مریضہ کی خبرگیری و تیمار داری کے لئے خوش خلق ہمدرد اور نیک اقارب پاس رہیں۔ اسباب مرض جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ ان سے قطعی پرہیز کرائیں۔ مریضہ کو مرض کے وہم میں نہ پڑنے دیں۔ دورہ مرض کے وقت چنداں فکر و تشویش نہ کریں ہوشیاری سے علاج کریں۔ گریبان کی بندش وغیرہ ڈھیلی کر کے سر کو قدرے اونچا رکھیں۔ اور چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ پیاز۔ لسن یا ہینگ سونگھائیں۔ تھوڑی دیر کے لئے ناک کے نتھنے بند کر دیں بازوؤں پنڈلیوں کو باندھیں پاؤں اور سارے بدن کی خوب مالش کریں۔ دایہ کے ذریعے روغن یاسمین میں قدرے مشک حل کر کے اندام نہانی کے اندر لگوائیں۔ پاشویہ کریں ضرورت ہو تو حقنہ کرائیں۔ بامنضج کر کے مسہل دیں سلیخہ سعد کوفی سنبل الطیب ہر ایک چھ ماشہ عرق مکو میں پیس کر زیر ناف ضماد کریں۔ وقفہ کے ایام میں اصل باعث مرض کے تدارک کی طرف توجہ کریں۔ مریضہ کو خیالات فاسدہ سے بچائیں مستقل استعمال کے لئے کئی مجرب و مفید نسخے بیاض کریمی میں درج ہیں۔ اس سے نقل کر کے استعمال کریں۔

غذا۔ لطیف ود زود ہضم دینی چاہیئے۔ مثلاً بکری کا شوربا کم مرچ کا۔ اور چپاتی۔ اور معمولی معتدل ترکاریاں دیں۔ زیادہ تیز و گرم اشیاء نیز زیادہ بارد اشیاء اور عطریات کے استعمال اور مقوی و محرک غذاؤں سے پرہیز کرائیں ؛

عوارض نفاسیہ
پرسوت
پیورپرل ڈیزیز

بچہ پیدا ہونے کے بعد تقریباً مہینہ سوا مہینہ تک رحم سے خون یا رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ جس کو نفاس کہتے ہیں۔ نفاس کا پوری طرح خارج ہونا صحت کے لئے ضروری ہے ورنہ اس کی رکاوٹ مختلف عوارض کی باعث ہوتی ہے **علامات** بچہ کے پیدا ہونے سے تین چار روز بعد لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔ رحم کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ متلی۔ قے۔ دست۔ نفخ۔ دودھ کی قلت نفاس کی بندش یا اس کا تعفن بے چینی۔ کمزوری۔ کبھی ہذیان۔ کبھی جلد پر سرخ دھبے۔ دوران مرض میں ذات الجنب۔ سوزش خصیۃ الرحم جمنے لقمہ وغیرہ ہو جانے کا خوف رہتا ہے **اسباب**۔ تولید کے بعد آنول یا نفاس کے خارج ہونے میں کوئی نقص رہ جانا اس مرض کی کسی مریضہ کی چھوت دائی کے ذریعے لگ جانا۔ کسی بیرونی متعفن مادے کا خون میں سرایت کر جانا وغیرہ

علاج۔ نفاس کی کشایش کے لئے حب قرطم بادیان پوست خربزہ تخم خربزہ۔ پرسیاوشان ہر ایک سات ماشہ گاؤزبان پانچ ماشہ پانی میں جوشا کر صاف کر کے شربت بزوری چار تولہ ڈال کر پلائیں۔ یا شاہترہ بیخ بادیان سات سات ماشہ عناب پانچ دانہ جوش دے کر چھان کر شربت بزوری چار تولہ شامل کر کے پلائیں **مطبوخ** پرسوت کے بخار وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ گل بنفشہ بادیان پرسیاوشان بیخ کرفس عنب الثعلب۔ تخم خطمی اصل السوس ہر ایک پانچ ماشہ سب کو ڈھائی پاؤ پانی میں رات کو بھگو کر صبح کو جوش دیں۔ نصف پانی رہ جائے تو گلقند دو تولہ شربت بزوری دو تولہ ملا کر پلا دیں۔ اسی طرح تیسرے پہر دیں **دوا**۔ اگر ولادت کے بعد رحم کے مقام میں درد ہو۔ تو سینک کریں۔ اور ایلوا ایک تولہ قدرے گلاب میں گھس کر پیڑو پر نیم گرم لیپ کریں **غذا**۔ نہایت لطیف آش جو دال کا پانی۔ پتلی کھچڑی۔ حریرہ۔ شوربا وغیرہ دیں۔ ثقیل قابض اور دیر ہضم اشیاء سے قطعی پرہیز رہے ؛

بچوں کے خاص امراض

دنیا میں کون ایسا سنگدل انسان ہوگا جس کو اولاد پیاری نہیں ہر شخص اپنے فرزند کو جگر کا ٹکڑا دل کا سرور آنکھوں کی ٹھنڈک اور زندگی کے باغ کا سب سے زیادہ شیریں پھل سمجھتا ہے۔ پس چاہئے تو یہ تھا کہ اس گرانمایہ چیز کی حفاظت اور نگہداشت دنیا کے تمام مال ومتاع سے زیادہ کیجاتی - مگر ہمارے ملک کا الٹا رواج یہ ہے کہ باپ بچے کے پیدا ہونے کی خوشی میں تو ہیجڑوں۔ نقالوں۔ اور ڈوم ڈھاریوں کو بیدریغ روپیہ لٹاتا ہے۔ مگر اسکی تندرستی محفوظ رکھنے۔ اس کو بیماریوں کے حملوں سے بچانے اور اس کے دکھوں کو دور کرنے پر پیسہ خرچ کرنے کا روادار نہیں۔ ماں بیچاری ممتا کی ماری خود بیمار بچے کو گلے لگائے محلے کی بوڑھی عورتوں سے ٹونے ٹوٹکے یا دارو درمن کراتی پھرتی ہے باپ کو کچھ خبر نہیں کہ اس کے باغ مراد کا نازک پھول اپنی زندگی کی کس منزل میں ہے۔ اور جاہل عورتوں نے اس کی حالت کہاں سے کہاں پہنچادی۔ اس ملک کے اعداد وشمار بتاتے ہیں۔ کہ پیدا ہونے والے بچوں میں سے بیس فیصدی بچے محض ماں باپ کی لاپروائی یا غلطی سے ضائع ہوتے ہیں۔ ماں باپ کا یہ فطری اور اخلاقی فرض ہے۔ کہ اپنی اولاد کی حفظ صحت اور علاج مرض میں پوری سعی وکوشش بجالائیں۔ بچوں کی صحت ومرض بڑی عمر والوں سے بھی زیادہ غور وپرداخت چاہتی ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ پھول کی طرح نازک ہوتے ہیں۔ کسی مضر امر کے ذرا سے گرم وسرد جھونکے سے فوراً کملا جاتے ہیں۔ دوسرے بے زبان ہیں اپنا درد دکھ بیان نہیں کر سکتے۔ ان کے تدارک صحت اور علاج مرض میں بڑی قرائن شناسی سے کام لینا پڑتا ہے۔ لہذا ایسی ضرورت کے وقت کسی ڈاکٹر یا دیسی حکیم کی طرف رجوع کرنے کے علاوہ ماں باپ کو خود بھی ایسی موٹی موٹی باتوں سے واقف ہونا چاہئے۔ جو بچے کی حفظ صحت کیلئے کار آمد ہوں

بچے کی اجابت - پیدائش سے تھوڑی دیر بعد بچے کو پاخانہ آنا ضروری ہے۔ اگر نہ آئے تو تین ماشہ روغن بید انجیر قند سے شہد یا شربت بنفشہ ملا کر انگلی سے اسکے

تالو میں لگا دیں۔ یا یہ گھٹی تیار کریں۔ اور دن رات میں دو تین مرتبہ کپڑے کی بتی وغیرہ سے چسائیں۔ گل بنفشہ۔ ساذجی۔ بادیان کوبے خشک بادکھنبہ گلسرخ بابڑنگ ہلیلہ زرد ہر ایک ایک ماشہ مویز منقی ایک دانہ انجیر زرد نصف دانہ مغز فلوس ڈہائی ماشہ عناب دو دانہ پانی میں جوشا کر ترنجبین اور شیر خشت چھ چھ ماشہ حل کرکے استعمال کریں۔

دودھ پلانا۔ سب سے اچھی غذا ماں کا دودھ ہے۔ ورنہ بامر مجبوری کسی انا کا دودھ پلایا جائے۔ یہ بھی میسر نہ ہو۔ تو پھر گائے کا دودھ بہتر ہے۔ انا کی عمر بیس تیس سال کے درمیان ہو۔ اور وہ خوش وضع نیک دل اور تندرست ہونی چاہیئے۔ گائے کے دودھ میں برابر پانی ملاکر جوش دیا جائے۔ اور چھان کر پلایا جائے۔ باقی ماندہ دودھ کسی قدر گرم انگیٹھی پر رکھا رہے۔ تاکہ پلاتے وقت وہ نیم گرم ہو۔ ٹھنڈے دودھ کو دوبارہ گرم کرنا مضر ہے۔ بچے کو قبض یا بدہضمی کی شکایت ہو۔ تو دودھ کو جوشانے وقت اس میں قدرے سونٹھ اور سونف کی پوٹلی ڈال دیجائے۔ ہضم کے لئے دودھ میں قدرے چونے کا پانی ملاکر پلانا مفید ہے۔ بچے کو وقت بے وقت دودھ پلاتے رہنا۔ اور جب وہ کسی وجہ سے رونے لگے۔ تو جھٹ اس کے منہ میں دودھ دے دینا اور یہ اس کے چپ کرانے کی ایک تدبیر قرار دے لینا نہایت بیہودہ بات ہے۔ مناسب یہ ہے۔ کہ ایک ماہ کے بچے کو ہر دو گھنٹے کے بعد۔ دو سے چھ ماہ کے بچے کو ہر ڈہائی تین گھنٹے کے بعد چھ ماہ سے بڑے بچے کو ہر چار پانچ گھنٹے کے بعد دودھ دیا جائے۔ رات کو زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ دودھ دینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس سے زیادہ بچے کے لئے موجب ضرر ہے۔ اور ماں کے لئے باعث بے آرامی۔

غذا شروع کرانا۔ جب بچے کے چند دانت نکل آئیں۔ تو دودھ کے علاوہ ساگودانہ یا مرمرول کی کھیر بھی دن میں ایک دو مرتبہ دیجائے۔ پورے دانت نکل آنے پر چاول کھچڑی وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔ روٹی کا ٹکڑا وغیرہ اس کے ہاتھ میں دینے کا رواج مضر ہے۔ اس سے وہ دردشکم نفخ بدہضمی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ بچے کو دودھ پلانے کی میعاد دو سال سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ اگر ماں باپ کی خوش تدبیری سے بچہ ایک سال کے اندر دودھ چھوڑ دے اور دوسری لطیف غذائیں کھانے لگ جائے۔ ساتھ ہی اس کی صحت بھی اچھی رہے۔ تو بہت اچھا ہے ورنہ دو سال سے زیادہ کسی صورت میں دودھ جاری نہ رہنا چاہیئے۔ یہ بچے اور اس کی

ماں دونوں کے لئے مضر ہے۔

بچے کا لباس بچے کا جسم جلد جلد نشو ونما پاتا ہے۔ اس لئے اس کا لباس ہمیشہ ڈھیلا اور فراخ رکھا جائے۔ تاکہ جسم کی بالیدگی میں رکاوٹ نہ ہو نیز کپڑا نرم و ملائم ہو تاکہ جسم پر خراش نہ کرے۔ بچے کا بدن کسی موسم میں ننگا نہ رہنے پائے۔ اور ہر موسم کے مناسب گرمیوں میں سرد اور سردیوں میں گرم کپڑے پہنائے جائیں۔

بچے کے مرض کی تشخیص بے زبان بچہ اپنی تکلیف پر صرف رونا چلانا بیقرار ہونا۔ اور ماں کو بیقرار کرنا ہی جانتا ہے۔ اپنی تکلیف اور دکھ کا حال نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے اس کے علاج میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ اور بعض اوقات کچھ کا کچھ سمجھ جانے سے بڑے نقصان ہوتے ہیں۔ لہذا بچوں کی تکالیف کا پتہ لگانے کے لئے مندرجہ ذیل علامات کا خیال رکھنا چاہئے **صحت** کی حالت میں بچہ ہشاش بشاش رہتا اور ہنستا کھیلتا ہے۔ دودھ پیتا اور پوری نیند سوتا ہے۔ **مرض** کی حالت میں روتا ہے۔ پیشاب پاخانہ بے قاعدہ ہوتا ہے۔ دودھ نہیں پیتا۔ چہرے پر شکن۔ اور بے چینی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ روز بروز دبلا ہوتا جاتا ہے۔ **سینے کی تکالیف** میں پیشانی میں بل پڑ جاتے ہیں سوتے سوتے چونک اٹھتا اور رونے لگتا ہے کبھی اتفاقاً سسکی لیتا ہے **ڈبہ اطفال** میں بچہ کھانستے وقت بہت روتا ہے۔ سانس تیز ہوتا ہے۔ منہ کھول کر دم لیتا ہے۔ سانس لیتے وقت اس کے نتھنے پھولتے ہیں۔ اور پسلیوں کے درمیان کسی جگہ گڑھا پڑتا ہے **سر کے امراض** میں بہت روتا ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے نیچے بل پڑ جاتے ہیں **کان کے درد** میں انگلی کان کی طرف لیجاتا ہے **پیٹ کے امراض** میں زبان میلی یا پاخانہ بدبودار سیاہی مائل اور خشک یا منہ کے قریب بل پڑ جاتے ہیں **پیٹ کے درد** میں گھٹنے سکیڑ لیتا ہے۔ اور بھویں چڑھا لیتا ہے **فتور ہضم** میں اس کے پیشاب میں سفید تلچھٹ بیٹھ جاتا ہے **کرم شکم** میں نیند میں دانت پیستا ہے۔ ناک کھجاتا اور پیشاب یا پاخانہ کی جگہ کو ملتا ہے **بخار** آنے والا ہو۔ تو پہلے پیشاب کا رنگ سرخ یا گہرا زرد ہو جاتا ہے۔

اگرچہ بچوں کی بیماریاں علاج وغیرہ کے لحاظ سے ایک جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ مگر بوقت ضرورت ہر بیماری کا وہی عام طریق علاج جو پیچھے مذکور ہوا ہے۔ بچے کے لئے

بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ ماں دوا کی مقدار بچے کی عمر کے مطابق کم کر دیجائے۔ چھوٹے بچوں کی ذرا ذرا سی شکایت پر دواؤں کی بھرتی کرتے رہنا بھی ٹھیک نہیں۔ بلکہ اکثر بچے اور اسکی دایہ کی غذا کا مناسب انتظام ہی کافی ہوتا ہے۔ بچے کو تیز مسہل یا زہریلی یا نیند لانے والی دوا دینے میں بڑی احتیاط رکھنی لازم ہے۔ بچوں کو سفوف کی بجائے گولی دینی بہتر ہے۔ اور گولی سے بھی زیادہ مناسب پینے کی دوا ہے۔ جو سے لمبی کرچمچہ یا سیپی سے بآسانی دیجا سکتی ہے۔ چھوٹے بچوں کے علاج میں اسکی دودھ پلانے والی کو بھی دوائی دیجائے تاکہ دودھ کے ذریعے بھی اثر پہنچے۔

دق الاطفال۔ سوکھا ن اٹھرا۔ لاغری اطفال

اس مرض میں بچہ ہمیشہ روتا چلاتا رہتا ہے۔ ہنسنا کھیلنا بھول جاتا ہے۔ دودھ کم پیتا ہے۔ جو پیتا ہے وہ بلا ہضم ہرے دستوں کی صورت میں نکلجاتا ہے۔ خفیف بخار بھی رہتا ہے۔ بدن خشک اور سوکھ کر کانٹا ہوجاتا ہے۔ اور ہڈیوں پر منڈھی ہوئی پتلی کھال میں جھریاں پڑجاتی ہیں۔ چہرہ بندریا کے بچے کا سا ہوجاتا ہے۔ کبھی بدن کے مختلف مقامات پر پھنسیاں بھی نکل آتی ہیں **اسباب** بدہضمی۔ بخار وغیرہ کسی مرض کے علاج میں بدتدبیری۔ ماں باپ کا آتشک خنازیر سوزاک وغیرہ کسی مزمن مرض میں مبتلا ہونا۔ سب سے بڑی وجہ ماں کے دودھ کی خرابی ہے۔ اور ایسی عورت کے بچے مسلسل ایک خاص عمر کو پہنچ کر مرتے رہتے ہیں۔

علاج۔ بخار دست۔ پھوڑے پھنسی کا معمولی علاج باحتیاط کریں۔ جس عورت کے بچے اس عارضہ میں تلف ہوتے ہوں۔ وہ اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے۔ کوئی اور انتظام کرنا چاہیے۔ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنے خور دو نوش میں بڑی احتیاط رکھنی لازم ہے۔ اس مرض کے علاج کے لئے بیاض کریمی میں کئی خاص الخاص مجرب نسخے درج ہیں دو نسخے یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں **حب مسان** مرچ سیاہ۔ سہاگہ۔ اجمود ہلدی اجوائن خراسانی اور ادرک خرما ہر ایک تین ماشہ حرمل کشوشہ۔ گندھک آملہ سار۔ اندر جو۔ لہسن سرد الی۔ ہلیلہ خرد ہر ایک ساڑھے چھ ماشہ ہلیلہ آملہ۔ اگر تکی نمک سیاہ تخم تمک سفید افیون زعفران ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ نخود بریاں تین ماشہ سب کو باریک کرکے کچھ گولیاں بقدر دانہ نخود۔ اور کچھ بمقدار موٹھ بنائیں۔ بڑی گولی ایک عدد عورت کو ایام حمل سے لیکر بچے کی شیر خوارگی تک ہمراہ آب صبح و شام دیجائے اور وضع حمل کے بعد بچے کو چھوٹی گولی صبح

وشام شیر مادر میں حل کر کے دیں۔ **دوا** بحالت مرض استعمال کی جائے کم الفار سفید تین ماشہ اور گندم پاؤ سیر میں باریک کر کے خوب گوندھیں۔ پھر اس آٹے کو بچے کے بدن پر آنکھیں بچا کر ملیں۔ آدھ گھنٹے کے بعد نہلا دیا کریں۔ گائے کا تازہ گوبر بچے کی ریڑھ کی ہڈی کے متصل پشت پر ملنا بھی مفید ہے۔ اس سے مہاسے کی شکل کے دانے نکل آتے ہیں۔ ان کو توڑ دیا جائے۔

ام الصبیان
کیمڑے
انفنٹائل کنولشنز

یہ مرض ایک طرح بچوں کا تشنج یا مرگی ہے۔ جس میں ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو چڑھ جاتے ہیں۔ بچہ بیہوش ہو جاتا ہے۔ یہ مرض دورہ کے ساتھ ہوتا ہے

اسباب۔ دماغی قوتوں کا ضعف۔ بلغمی رطوبات کا اجتماع۔ قبض ثقیل غذا دانت نکلنا کرم شکم۔

علاج۔ پہلے اصل سبب کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔ ٹھنڈی چیزیں۔ بچے کو یا اس کو دودھ پلانے والی کو نہ دیں۔ قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔ جس کے لئے چند قطرے روغن بید انجیر ماں کے دودھ یا گلاب میں ملا کر قدرے ترنجبین اضافہ کر کے پلائیں۔ یا صابن کی بتی بنا کر مقعد میں رکھیں۔ رفع قبض کے لئے یہ گولیاں بھی مفید ہیں **حب** ایلوا ایک تولہ مصطگی چھ ماشہ عصارہ ریوند تین ماشہ گلاب میں گھس کر باریک گولیاں مونگ کے برابر بنالیں۔ شیر خوار بچہ کو ایک گولی اس کی دودھ پلانے والی کے دودھ میں گھول کر اور بڑے بچے کو دو گولیاں پانی کے ساتھ دیں۔ دورے کے وقت گلو اور سینے کی بندش کو ڈھیلا کر دیں اور تشنج کو رفع کرنے کے لئے روغن گل یا مکھن گرم پانی میں ملا کر ہاتھ پاؤں پر ملیں۔ یا موٹے کپڑے کی گدی بنا کر آہستہ آہستہ ہتھیلیوں اور تلووں پر پھیریں۔ اور ہاتھ پاؤں کو زیادہ حرکت سے روکے رکھیں **حب** ام الصبیان کے لئے مفید ہیں۔ جند بیدستر عنبر فادزہر حیوانی زیرہ سیاہ بادیان رومی ہموزن پیسکر ماش کے دانہ برابر گولیاں بنالیں چھوٹے بچے کو ایک ایک گولی ماں کے دودھ میں۔ بڑے بچے کو دو دو گولیاں دیں **لعوق**۔ دورہ اور افاقہ دونوں حالتوں میں مفید ہے تشنج رفع ہو جاتا ہے۔ ہینگ مشک ایک ایک سرخ شہد دو ماشہ دن میں کئی بار ایک ایک انگلی چٹائیں **حب مبارک** نہایت مفید و آزمودہ نسخہ ہے۔ تربد سفید دو تولہ۔ صبر ایک تولہ پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ کابلی ہر ایک نو ماشہ نمک ہندی

سات ماشہ مصطگی ساذج ہندی۔ زعفران تج۔ ریوند چینی ایلیوں قرنفل فلفل سیاہ دارچینی الائچی خرد کتیرا ہر ایک دو ماشہ تمونیائے مشوی چھ ماشہ مشک خالص چھ سرخ سب کو باریک کر کے گلاب میں سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔ چھوٹے بچے کو ایک گولی ماں کے دودھ میں بڑے بچے کو دو گولیاں دیں۔ **منضج و مسہل** اگر مرض کا دورہ نہ رکے۔ تو تنقیہ کے لئے ہر روز صبح کو یہ نسخہ پلاتے رہیں۔ گل بنفشہ تخم کاسنی بادیان گاؤزبان اسطوخودوس بیخ اذخر ہر ایک ایک ماشہ۔ مویز منقی دو دانہ پانی میں جوش کر چھان کر خمیرہ بنفشہ ڈیڑھ تولہ ملا کر ہر روز پلائیں آٹھ دس روز کے بعد اس نسخے میں رات کو دو ماشہ سناء کی بھگو دیں علی الصباح جوش کر تر نجبین ... تولہ مغز فلوس نو ماشہ شیر خشت چھ ماشہ روغن بادام ایک ماشہ شامل کر کے پلائیں ... میں توقف ہو۔ تو مد کے لئے قدرے شکر سرخ اور روغن بید انجیر میں کپڑے کی ایک بتی آلودہ کر کے مقعد میں رکھیں اسی طرح دو چار روز کے وقفہ سے تین مسہل کریں۔ اور درمیانی ایام میں منضج جاری رکھیں۔ مسہل کے بعد حب مبارک یا کوئی اور دوا استعمال کریں۔ **دوا** سرخ مرجان کا اچھا دانہ آگ میں سرخ کر کے بچے کی پیشانی اور دونوں ابروؤں کے درمیان داغ دیں تو پھر ام الصبیان کا دورہ نہیں پڑتا۔ **غذا**۔ شیر خوار بچے کی دودھ پلانے والی کو ہلکی زود ہضم غذا مثلاً شوربا چپاتی ارہر یا مونگ کی دال وغیرہ دیں۔ بڑے بچے کو بھوک سے کم کھانے دیں چاول وغیرہ مرطوب غذا سے پرہیز رہے۔ اور جو اشیاء صرع و تشنج میں مضر ہیں ان سے بھی اجتناب رہے ۔

ذات الریہ اطفال
پسلی چلنا۔ ڈبہ الطفل
انفنٹائل نمونیا

علامات۔ بار بار کھانسی اٹھنا۔ دم لینے میں نتھنے پھولنا۔ پسلیوں میں گڑھا پڑنا قبض پیاس ہونٹ سرخ زبان میلی۔ ساتھ ہی بخار۔ سخت کمزوری شدت تکلیف سے بچہ بے اوسان رہتا ہے **اسباب** سردی لگنا۔ کمزوری۔ کھانسی۔ نزلہ و زکام کالی کھانسی موسم سرما۔

علاج۔ بچے کو سردی سے محفوظ رکھیں اور سب سے پہلے قبض کا تدارک کریں۔ جسکے لئے ایلوا اجمال گوٹہ مدبر پتہ دور کر کے مساوی الوزن لیکر لوہے کے برتن میں لوہے کے دستے سے گھوٹ کر مونگ کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک بقدر عمر دایہ کے دودھ میں۔ دوا ایک چاول بھر سے نصف رتی تک عصارہ ریوند شیر بادریں مل کر کے دیں۔ تاکہ کچھ قے اور دست آکر طبیعت ہلکی ہو جائے۔ اس مرض میں قے کا آجانا پیغام شفا ہے۔ جس میں بلغمی جالا نکل کر صحت

ہو جاتی ہے۔ لیکن شدت مرض میں عموماً قے اور دست کے آنے میں رکاوٹ ہوا کرتی ہے۔ لہذا اگر ضرورت ہو۔ تو مسہل کی مدد کے لئے پیٹ پر روغن بید انجیر نرم نرم مل کر اوپر بکائن کے پتے یا بید انجیر کے پتے نیم گرم باندھ دیں۔ قے لانے کے لئے انگریزی دوا زنک سلفاس ایک دو سرخ کی مقدار میں شیر مادر میں حل کر کے حلق میں ٹپکانا مجرب ہے۔ ضرورت ہو۔ تو پندرہ منٹ انتظار کے بعد پھر دیں۔ زیادہ بار بار نہ دینی چاہئے۔ اور یہ **نسخہ** پلائیں۔ بنفشہ گاؤزبان۔ ملٹھی زوفا ہر ایک ایک ماشہ انجیر ایک دانہ ڈیڑھ چھٹانک پانی میں جوشائیں۔ جب نصف پانی رہے۔ تو صاف کر کے قدرے شہد ملا کر اس کا چہارم حصہ ہر تیسرے **گھنٹے** پلائیں۔ اور بارہ سنگے کا سینگ پتھر کی سل پر گھسکر قدرے ایلوا اور زردی بیضہ مرغ ملا کر پسلی پر لیپ کریں۔ بارہ سنگے کے سینگ کا کشتہ بھی جو بنام **کشتہ قرن الایل** بیاض کریمی میں درج ہے نہایت مجرب ہے۔ ایک دورتی کشتہ کھانڈ میں ملا کر عرق بادیان کے ساتھ دیا جائے۔ **حب**۔ جو ذبہ اطفال کے لئے مفید ہے۔ مغز جمال گوٹہ مدبر مغز کرنجوہ زنجبیل مرچ سیاہ کتیرا سفید جملہ مساوی۔ آب ادرک میں کھرل کر کے بمقدار ماش گولیاں بنالیں خوراک بحسب عمر **حفظ ما تقدم** بعض عورتوں کے اکثر بچے اس مرض میں ضائع ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی عورت اگر ایام حمل میں ہفتہ میں ایک بار ہمیشہ خرگوش کا گوشت کھا لیا کرے تو آیندہ بچہ اس مرض سے محفوظ رہے **غذا** بچے کی ماں یا دودھ پلانے والی عورت کو نرم و لطیف غذا آش جو شور با دال چپاتی دیں۔ ثقیل دیر ہضم اور بلغم پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز رہے؛

سرفہ اطفال
بچوں کی کھانسی
انفنٹائل برانکائٹس

بچوں کے لئے کھانسی بڑی مضر ہے۔ کیونکہ ان کے پھیپھڑے نازک اور کمزور ہوتے ہیں۔ بلغم کو دفع کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اکثر بچے اس سے ضائع ہوتے ہیں۔ اس کے تدارک کا خیال ضروری ہے۔

علاج۔ عام حالات میں لعوق سپستان (مندرجہ بیاض کریمی) بقدر چھ ماشہ عرق گاؤزبان چار تولہ میں جوش دے کر دو دو گھنٹے بعد ایک ایک چمچہ نیم گرم پلاتے رہیں۔ اور اس کی دودھ پلانے والی کو گل بنفشہ تخم خطمی ہر ایک سات ماشہ اصل السوس گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ عناب پانچ دانہ۔ سپستان نو دانہ جوشا کر صاف کر کے دو تولہ شربت بنفشہ شامل کر کے پلائیں۔ دو تین

چھچے بچے کو بھی پلائیں۔ سینے میں بلغم بولتا ہو تو تھوڑا تھوڑا شربت اعجاز چٹائیں۔ اگر قبض ہو تو مذکورہ نسخے میں ایک تولہ ترنجبین حل کرکے پلائیں۔ یا قدرے روغن بید انجیر شہد میں ملا کر چٹائیں **لعوق** سرفہ اطفال کے لئے مفید ہے۔ صمغ عربی۔ کتیرا رب السوس مغز بادام شیریں شکر تیغال تخم خشخاش سفید ہر ایک دو ماشہ باریک کرکے شربت زوفا دو تولہ ملا کر دن میں تین چار مرتبہ دو تین انگلیاں چٹائیں۔ **یعوق** بھی مفید ہے۔ زنجبیل بریان کاکڑا سینگی بریان ہر ایک ایک ماشہ باریک کرکے چھ ماشہ شہد میں ملا کر چٹائیں۔ غذا اور پرہیز مثل ذ‍ٰبہ اطفال ٭

سعال دیکی — کالی کھانسی / ہوپنگ کف

اس کو کھٹیکیا کھانسی بھی کہتے ہیں۔ عموماً دو سال سے آٹھ سال کی عمر کے بچے کو ہوتی ہے۔ اور متعدی شمار کی جاتی ہے **علامات**۔ کھانسی کا دورہ کئی بار ہوتا ہے۔ دورہ کی حالت میں کھانسی کی شدت سے چہرہ نیلگوں یا سرخ ہو جاتا ہے۔ اندر کا سانس لیتے وقت مرغ کی بانگ یا سیٹی کی سی آواز نکلتی ہے۔ دورہ کے وقت اکثر قے ہو جاتی ہے۔ جس میں متلی یا پھر کھانے سے نفرت نہیں ہوتی۔ جیسے عام معدی قے میں ہوتی ہے۔ اور لیسدار بلغم نکل کر دورہ رفع ہو جاتا ہے **اسباب** عام کھانسی میں بدتدبیری۔ مرض کی چھوت۔ وغیرہ۔

علاج۔ یہ کھانسی بمشکل رفع ہوا کرتی ہے۔ اور عرصہ تک ستاتی ہے۔ پہلے ہفتہ تک گاؤزبان بادرنجبویہ بیخ کرفس دو ماشہ اصل السوس بیخ کاسنی تین تین ماشہ سویز منقی تین دانہ آلو بخارا دو دانہ سپستان پانچ دانہ جوشاکر گلقند و خمیرہ بنفشہ چھ چھ ماشہ ملا کر بطور منضج صبح و شام پلائیں۔ سات روز کے بعد اس نسخہ میں شیر خشت ترنجبین مغز فلوس ایک ایک تولہ ملا کر پلائیں تنقیہ کے بعد یہ حب استعمال کریں بزرالبنج زعفران ایک ایک ماشہ تخم کاہو۔ صمغ عربی اصل السوس عقرقرحا کندر کتیرا مرکی ہیدانہ تین تین ماشہ افیون نصف ماشہ سب کو باریک کرکے گولیاں بقدر دانہ موٹھ بنالیں خوراک بمقدار عمر **دوا** سعال دیکی کے لئے مفید ہے۔ اجوائن خراسانی۔ نانخواہ نمک سانبھر جملہ مساوی نیم کوفتہ کرکے پانی میں ملا کر ایک سکورہ گلی میں رکھ کر پانچ سیر اوپلوں میں آگ دیں۔ بوقت ضرورت بچے کو ایک رتی بھر چٹا دیں دوا۔ سعال دیکی کے لئے مجرب ہے۔ گیسول دو تولہ قند سیاہ ڈھائی تولہ نمک لاہوری ایک تولہ سکورہ گلی میں منہ بند کرکے دس سیر اوپلوں میں آگ دیں خوراک بڑے بچے کے لئے صبح و شام ایک ماشہ

اور چھوٹے بچے کے لئے ایک سرخ بھر شیر مادر دیں **نوٹ** اس مرض میں اگر بخار اور سوءِ ہضم کی شکایت نہ ہو۔ تو تر و تازہ حلوی یا تازہ جلیبیاں کھلانی بہت مفید ہیں **غذا** شوربا۔ دال۔ چپاتی۔ کھچڑی وغیرہ دیں۔ ٹھنڈی اور ترش اشیاء سے پرہیز رہے۔

اسہال اطفال
بچوں کے دست
انفنٹائل ڈائریا

اسباب۔ دانت نکالنا۔ دودھ پلانے والی کا کھانے پینے میں بدپرہیزی کرنا۔ کچے پھل ثقیل اشیاء اور دیر ہضم غذا کھانا۔ کرم شکم۔ سردی لگنا۔ دودھ کی خرابی۔

علاج۔ بعض صورتوں میں بچوں کے دستوں کا فوراً بند کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ قابل اخراج مادہ بند ہو کر ضرر پہنچاتا ہے۔ چنانچہ دانت نکلنے کے زمانے میں تھوڑے دست آئیں۔ تو بند نہ کریں۔ البتہ جب پانی کی مانند پتلے دست زیادہ آنے لگیں۔ تو ان کے بند کرنے کی تدبیر کریں۔ بچوں کو سبز رنگ کے دست اکثر بدہضمی اور دودھ کی خرابی سے آتے ہیں۔ جس میں عموماً نفخ اور درد اور کبھی قے کی شکایت ہوتی ہے۔ اس کے لئے ہاضمہ کی درستی اور دودھ پلانے والی کو کھٹی میٹھی اور ثقیل غذاؤں اور اچار چٹنی شیرینی سے پرہیز کرائیں۔ اگر بچے کو جانور کا دودھ پلایا جاتا ہو۔ تو اس میں **چونے کا پانی** ملا کر پلائیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ڈھائی تین پاؤ وزن کی بوتل میں آدھی چھٹانک سفید نفیس چونہ ڈال کر اسے اس قدر پانی سے بھر دیں۔ کہ تین چار انگل بوتل خالی رہے۔ آٹھ پہر کے بعد پانی کی سطح پر جالا آ جائیگا۔ اس کو اتار ڈالیں۔ بس تیار ہے **دوا**۔ سہاگہ بریان بقدر دو چاول کبھی کبھی دودھ میں حل کر کے بچے کے منہ میں ٹپکانے سے ہاضمہ درست رہتا ہے **دوا**۔ پتلے پتلے دست پانی کی طرح آتے ہوں۔ تو ان کو بند کرنے کے لئے مفید ہے۔ بادیان دانہ ہیل حب الآس ہر ایک ایک ماشہ پانی میں شیرہ نکال کر چھ ماشہ مصری ڈال کر دونوں وقت پلائیں **دوا** کتیرا مصطگی تخم سوں گل ارمنی ہر ایک دو ماشہ مندور ایک ماشہ باریک پیس کر قدرے شکر ملا کر رکھیں۔ اور دن میں کئی بار دودھ میں ملا کر دیں **ضماد**۔ دست بند کرنے کے لئے مفید ہے۔ زرد کشنیز پوست انار ہر ایک تین ماشہ آب بارتنگ میں پیس کر پیٹ پر لیپ کریں **حب**۔ جو کرم شکم کے دستوں میں مفید ہیں۔ سرسوت چاکسو حلتیت ہر ایک دو ماشہ صبر سقوطری ایک ماشہ فلفل سیاہ نصف ماشہ برگ نیم دو عدد گرد نہ مکے رس میں باریک پیس کر جوار کے دانہ برابر گولیاں بنائیں خوراک ایک

ایک گولی ماں کے دودھ میں گھسکر۔

نباتِ اسنان یعنی بچوں کے دانت نکلنا

چھ یا سات ماہ کی عمر میں دانت نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ مسوڑوں کے المناک ہونے سے لعاب زیادہ مقدار میں دودھ کے ساتھ مل کر معدہ میں جاتا ہے۔ تو اس سے دست لگ جاتے ہیں۔ **علامات**۔ رال بہنا۔ دست لگنا۔ سر اور کنپٹیوں کے درد کے باعث بچے کا سر مارنا۔ مسوڑوں کا ورم۔ بچے کا مسوڑوں کی خارش کے سبب سے پستان وغیرہ جو کچھ منہ میں آئے اسکو چبانا۔ شدت کی پیاس آنکھیں دکھنا۔ کبھی تشنج بھی ہو جاتا ہے

علاج ملٹھی کا ایک ٹکڑا چھیل کر بچے کے ہاتھ میں دیدیں۔ کہ اُسے چوستا رہے اس سے بچے کے مسوڑوں کو تسکین ملتی ہے۔ دانت بآسانی نکلتے ہیں۔ اور کھانسی بخار وغیرہ سے بھی آرام رہتا ہے۔ عود صلیب کا ایک دانہ گلے میں ڈالیں۔ مکھن اور شہد ملاکر اس کے مسوڑوں پر لگائیں یا چوہارہ پانی میں گھسکر ملیں اگر متورم مسوڑوں میں کسی جراح سے شگاف دلا دیں۔ تو دانت نکلنے کے لئے بہت اچھی تدبیر ہے۔ اس سے بچے کو زخم وغیرہ کی بالکل تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ خارش لثہ دست وغیرہ جملہ تکالیف سے نجات مل جاتی ہے۔ پیاس کی شدت کو روکنے کے لئے تھوڑا تھوڑا عرق بید مشک اور گلاب پلاتے رہیں۔ دانت نکلنے کے ایام میں دستوں کو فوراً بند نہ کریں۔ جب زیادہ پتلے دست بکثرت آئیں۔ تو بند کرنے کی تدبیر کیجائے **دوا**۔ دانت نکلنے کے اثنا میں شدت کی پیاس اور دستوں کو مفید ہے۔ پیپل کی چھال جلاکر اس کی راکھ پانی میں ڈال دیں۔ اور یہ پانی بچے کو پلائیں **دوا** تخم لیموں پانی میں گھسکر پلانا یا کنول گٹہ کی اندرونی سبزی پانی میں یا عرق گاؤزبان میں گھسکر بچہ کو دینا دست اور پیاس کے لئے مفید ہے۔ **دوا**۔ بادیان دو ماشہ حب الآس دانہ ہیل تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ایک ماشہ سب کو نیم بریان کرکے عرق گاؤزبان یا گلاب میں پیس چھان کر رُب بہی شیرین ملاکر یکبارگی یا تھوڑا تھوڑا وقفہ سے پلائیں۔

حصبہ خسرہ
مبرکس

ایک متعدی اور وبائی بخار ہے۔ جسم پر سرخ باریک دانے نکل آتے ہیں۔ اس

مرض کا انجام عموماً بخیر ہوتا ہے۔ زیادہ تر بچے اور شاذ و نادر بڑی عمر کے اشخاص مبتلا ہوتے ہیں۔ دس بارہ فیصدی سے زیادہ جانی نقصان نہیں ہوتا **علامات**۔ مرض سے پہلے بچہ خواب میں ڈر ڈر کر چونک اٹھتا ہے۔ پھر لرزے سے بخار۔ دردسر۔ ابکائیاں۔ شدید زکام۔ روشنی کی عدم برداشت۔ پھر تیسرے چوتھے کبھی پانچویں روز باریک باریک سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ جن کے بخوبی نکل آنے سے بخار اور دیگر علامات میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ آٹھویں دن دانوں کے خشک ہونے سے ان کے باریک کھرنڈ جھڑ جاتے ہیں۔ خسرہ کی ایک شدید قسم میں دانے بے قاعدہ اور اودے رنگ کے نکلتے ہیں۔ جو کبھی نمایاں اور کبھی پوشیدہ ہوجاتے ہیں۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ اور سیاہ رنگ کے دست آتے ہیں۔ اس کا انجام عموماً خراب ہوتا ہے **اسباب**۔ چھوت کا مادہ۔ شدت کی گرمی یا سخت جاڑا۔ یہ مرض ساری عمر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ اور اس کا زہر دس بارہ روز تک جسم میں مخفی رہ کر مرض کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔

علاج۔ مریض کو گرمی یا سردی سے محفوظ کمرے میں رکھیں۔ باہر نہ نکلنے دیں۔ نہ دوسرے بچوں کو اس کے پاس آنے دیں۔ پیاس کی شکایت ہو۔ تو موسم گرما میں ٹھنڈا پانی لیمونیڈ اور موسم سرما میں عرق گاؤزبان یا عرق مکو پلائیں اور پانچ سات دانے عناب پانی میں جوش کر بغیر شکر پلائے اور دو یا تین ماشہ خاکشی چھڑک کر دونوں وقت پلائیں۔ یا عناب انجیر زرد ہر ایک تین دانہ مویز منقی پانچ دانہ خاکشی تین ماشہ پانی میں جوش دے کر نبات سفید ایک تولہ ملا کر پلائیں۔ پانی پینے کے برتن میں ایک تولہ خاکشی کی پوٹلی باندھ کر ڈال رکھیں۔ کھانسی کی شکایت میں شربت خشخاش یا لعوق سپستان بمقدار مناسب دیں۔ اگر قبض ہو۔ تو اوپر کے جوشاندہ میں گل بنفشہ تین ماشہ اضافہ کردیں۔ اور نبات کی بجائے شربت بنفشہ شامل کریں۔ دست آنے لگیں۔ تو زہر مہرہ دو سرخ مروارید دو چاول کہربائے شمعی نصف سرخ تخم بارتنگ دو ماشہ سب کو باریک کرکے سفوف بنائیں۔ اور اس میں سے بقدر ایک ماشہ کھلا کر اوپر سے حب الآس بیخ انجبار دو دو ماشہ کا شیرہ اور شربت حب الآس ایک تولہ ملا کر پلائیں **غذا** اسود کی دال یا آش جو یا ارہر کی دال کا پانی دیں۔ رفع قبض کے لئے آش جو میں شربت بنفشہ دو تولہ اور شیر خشت ایک تولہ ملا کر دیں۔ اگر دست آتے ہوں۔ تو آش جو میں حب الآس پانچ دانہ پکا کر دیں۔ دودھ مچھلی گوشت انڈے زیادہ سرخ مرچ

ترشی اور گرم مصالحہ سے پرہیز رہے۔

جُدری
چیچک / سمال پاکس

ایک شدید متعدی وبائی بخار ہے۔ جسم پر دانے نکل آتے ہیں۔ اس مرض کا انجام
پچاس ساٹھ فیصدی خطرناک ہوتا ہے۔ جان سلامت رہ جانے کی صورت میں بھی چہرہ
وغیرہ پر بدنما داغ یا آنکھ میں پھولا بلکہ آنکھوں کا جاتے رہنا وغیرہ کچھ نہ کچھ نقصان ہو ہی
جاتا ہے **علامات**۔ عام طور پر پہلے اعضا شکنی۔ پھر لرزے سے بخار۔ سر اور کمر میں درد۔ ابکائیاں
کمزوری۔ بچوں میں تشنج اڑتالیس گھنٹے کے بعد پھر سر چہرہ اور کلائیوں پر پھر سارے جسم
پر دانے نمودار ہوتے ہیں۔ اب بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ چوتھے روز دانوں میں شفاف
رطوبت بھر جاتی ہے۔ پانچویں روز ہر دانے کے گرد سرخ حلقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسکی
نوک دب جاتی ہے۔ چھٹے دن تک منہ حلق اور ہونٹوں کے اندر دانے نکل آتے ہیں۔
آٹھویں دن دانوں کی رطوبت پیپ بن جاتی ہے۔ اور نوکیں ابھر آتی ہیں۔ اور بخار تیز ہو
جاتا ہے۔ چہرہ پر ورم کبھی ہذیان بھی۔ دسویں گیارھویں دن دانے مرجھانے لگتے ہیں۔
چودھویں روز تک خشک ہو کر ان کے چھلکے بن کر جلد پر سے جھڑ جاتے ہیں۔ بعض مریضوں
کو جسم پر چند دانے نکلتے ہیں۔ اور بخار وغیرہ علامات خفیف ہوتی ہیں۔ لیکن اگر دانے بہت
قریب قریب اور مجتمع ہوں۔ چہرہ اور پپوٹوں پر شدید ورم ہو۔ ہذیان و بیہوشی ہو۔ یا دانوں
میں شفاف رطوبت کی بجائے خون بھرا ہوا ہو۔ بخار وغیرہ علامات شدید ہوں یا دانے بہت کم
بیڈھنگے اور ٹیڑھے ہوں۔ اور جلد کے نیچے بعض مقامات میں جریان خون ہو جائے
ان صورتوں میں مریض کے جانبر ہونے کی امید کم ہوتی ہے **اسباب**۔ چھوٹی عمر۔ کالا یا
سانولا رنگ۔ گرم ممالک۔ یہ مرض بھی عمر میں ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ شاذونادر دوبارہ ہوتا
ہے۔ اس مرض کا اثر بھی چھوت لگنے کے وقت سے تیرہ روز تک بدن میں مخفی رہتا ہے۔
علاج۔ آغاز مرض میں مریض کو سچے موتی کے چھوٹے چھوٹے دانے چار یا پانچ عدد
نگلوا دیں۔ اور یہ نسخہ استعمال کریں گل نیلوفر گل بنفشہ بادیان شاہترہ ہر ایک پانچ ماشہ
عناب سات دانہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو کر صبح اس کے آب زلال میں شربت نیلوفر
دو تولہ ملا کر اور فلکتی پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ پھوک کو پھر بھگو دیں۔ اور شام کو جل چھانکر

شربت اور خاکشی ڈال کر بدستور پلائیں۔ اگر سردی کا موسم ہو۔ تو اسی نسخہ میں اصل السوس تین ماشہ گل شقائق دو ماشہ کرفس پانچ ماشہ عدس چھ ماشہ اضافہ کر کے جوشاکر پلائیں۔ اگر بخار کی شدت اور قے ہو۔ تو زہر مہرہ خطائی ایک ماشہ عرق بیدمشک تین تولہ میں گھس کر شربت نیلوفر و شربت عناب دو دو تولہ عرق کیوڑہ چار تولہ عرق گاؤزبان پانچ تولہ ملا کر پلائیں۔ دانوں پر گلسرخ کنند مبر از ورت دم الاخوین سب ہموزن پیسکر چھڑکیں اگر دانے بخوبی نہ نکلیں۔ تو مریض کو پہلے گھونٹ گھونٹ گرم پانی پلائیں۔ چارپائی کے نیچے گرم پانی کی بھاپ دیں۔ اور یہ نسخہ استعمال کریں۔ کرفس بادیان عنب الثعلب کثیرا الک خام ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انجیر زرد تین دانہ عناب سات دانہ سب کو اڑھائی پاؤ پانی میں جوشائیں۔ جب نصف رہے۔ تو مل چھان کر شربت نیلوفر دو تولہ شامل کریں۔ اور خاکشی پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں شدت ضعف میں خمیرہ مروارید یا کوئی مفرح کھلائیں۔ آنکھ کی حفاظت کے لئے سرمہ اصفہانی اور قدرے کافور آب کشنیز سبز میں گھس کر دن میں دو تین مرتبہ آنکھوں میں لگائیں۔ اس مرض میں حسب ضرورت وہ دوائیں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ جو خسرہ کے علاج میں مذکور ہوئیں۔ غذا اور پرہیز مثل خسرہ؂

مفاصل کے امراض

وجع مفاصل

گٹھیا۔ بڑے جوڑوں کا درد

دوماٹزم

خون میں ایک خاص مادہ بنام یورک ایسڈ (تیزاب بولی) شامل ہوتا ہے۔ جو خون سے جدا ہو کر پیشاب میں خارج ہوتا رہتا ہے۔ اگر وہ زیادہ مقدار میں پیدا ہو جائے تو خون سے چھن چھن کر جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور بعض خاص وجوہ سے اکثر جوڑوں کے مقام پر جمع ہوتا ہے۔ جہاں اس سے خارش درد اور ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجع مفاصل ہے **علامات**۔ پہلے بخار پھر ایک یا کئی جوڑوں میں اکڑاؤ۔ درد اور ورم۔

عموماً گھٹنے کہنی اور کلائی میں یہ عارضہ ہوتا ہے۔ شدت ورم اور درد سے مریض ہل جل نہیں سکتا۔ کپڑا تک چھو جائے تو جان پر بن جاتی ہے۔ مرض اکثر ایک جوڑ کو چھوڑ کر دوسرے جوڑ میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ خفیف بخار۔ قبض کی شکایت۔ ہاضمہ خراب۔ پیشاب تیز رنگ پسینہ بدبودار۔ نیند ندارد۔ کبھی اس کے ساتھ سوزاک بھی عارض ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں اسے سوزاکی گنٹھیا کہتے ہیں۔ کھانسی۔ درد پہلو۔ ہذیان وغیرہ عارض ہونے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ وجع مفاصل کا درد پھوڑے وغیرہ کے التہابی درد سے نرالا ہوتا ہے۔ پھوڑے میں ٹیس اور تیز چپک ہوتی ہے۔ جیسے دانتوں کے ساتھ کاٹنے سے پیدا ہو۔ اور وجع مفاصل میں ٹیس نہیں بلکہ ایک ہموار درد ہوتا ہے۔ جیسے کسی عضو کو داڑھوں کے نیچے چبانے سے ہو۔ **اسباب**۔ وراثت۔ سردی لگنا۔ بارش میں بھیگنا۔ نمناک جگہ پر سونا۔ تغیرات موسم۔ بدہضمی۔ سخت محنت جسمانی۔ سوزاک سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے کبھی عورتوں کو وضع حمل کے بعد ہو جاتا ہے۔ کوئی خاص عمر مقرر نہیں۔ مگر زیادہ تر سولہ سے چوبیس برس کی عمر کے اشخاص مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ مرض اگر ایک مرتبہ عارض ہو جائے۔ تو پھر اس کے بار بار حملہ کا خوف رہتا ہے۔

علاج۔ پہلے اصل سبب مرض کا تدارک ضروری سمجھیں۔ آغاز مرض میں قے کرانا بہت مفید ہوتا ہے۔ لہٰذا تخم شبت ایک تولہ پانی میں جوشاکر سکنجبین ملا کر گرم گرم پلائیں۔ جب قے کے بعد طبیعت کو سکون ہو۔ تو سورنجان شیریں بوزیدان مصطگی ہر ایک ایک ماشہ باریک کر کے دو تولہ گلقند میں گوندھ کر کھلائیں۔ اوپر سے بادیان تخم خیارین خار خسک تخم خربزہ ہر ایک چار ماشہ عرق مکو عرق بادیان دس دس تولہ میں شیرہ نکال کر شربت بزوری تین تولہ شامل کر کے پلائیں۔ یا معجون سورنجان (مندرجہ بیاض کبیر) سات ماشہ کھلا کر دوا مذکور پلائیں۔ اور اکلیل الملک بابونہ تخم شبت تخم خطمی صبر اور میتھے اور السی کا لعاب ضماد کریں۔ روغن گل روغن بید انجیر روغن حنا کی مالش بھی مفید ہے۔ اگر ان روغنوں میں صلایہ سورنجان تلخ اور صلایہ جدوار شامل کریں تو زیادہ نافع ہے۔ حنا اور صابون پانی میں گھوٹ کر لیپ کرنا بھی مجرب ہے۔ اگر مادہ مرض زیادہ ہو۔ تو منضج ومسہل سے کام لیں۔ جس کے لئے نو روز تک سورنجان شیریں عنب الثعلب خشک۔ بیخ بادیان۔ افتیمون ولایتی بسفائج فستقی ہر ایک پانچ ماشہ گل بنفشہ۔ چرائتہ شاہترہ

بادیان ہر ایک سات ماشہ عناب پانچ دانہ مویز منقی نو دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو
کر صبح کو مل چھان کر گلقند چار تولہ ملا کر پلائیں۔ دسویں روز اسی نسخہ میں گلسرخ سنائے
مکی ہر ایک سات ماشہ اضافہ کرکے صبح کو مل چھان کر مغز فلوس پانچ تولہ ترنجبین گلقند
شکر سرخ ہر ایک چار تولہ شیرہ مغز بادام پانچ دانہ شامل کرکے پلائیں۔ بیاض کریمی میں
وجع مفاصل کے علاج کے لئے حب حنظل حب اذراقی حب بیش وغیرہ بہت مفید و مجرب
نسخے درج ہیں۔ وہاں دیکھو۔ بعض مناسب حالتوں میں یہ سادہ اور سہل الحصول دوا
وجع مفاصل کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئی ہے۔ کلونجی الون میٹھے اجوائن دیسی السی سب مسلم
دوائیں ہموزن ملا کر رکھیں۔ خوراک سات ماشہ ہمراہ آب یا شیر گرم بوقت خواب **غذا**
مونگ یا ارہر کی دال چپاتی شوربا۔ گوشت کباب مصالحدار۔ انڈے بسکٹ وغیرہ دیں۔ بادی
ومرطوب اور بارد اشیاء اور بھنڈی کدو پالک اروی آلو اور دودھ چاول کی کثرت سے
پرہیز رہے ۔

نقرس
چھوٹے جوڑوں کا درد۔ راج روگ
گاوٹ

کیفیت مرض وہی ہے۔ جو وجع مفاصل کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ نقرس میں
چھوٹے جوڑ خصوصاً پاؤں کے انگوٹھے مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات یہ مرض اکثر دورے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور عموماً رات کے وقت
دورہ ہوتا ہے۔ پہلے بدہضمی کی شکایت دل کی دھڑکن۔ طبیعت سست پھر نیند کم۔ پاؤں کے
انگوٹھے کے جوڑ میں درد شدید اور ورم اسکی جلد سرخ اور چمکیلی۔ دن کو درد میں **تخفیف**۔ اور
رات کو **پھر شدت**۔ ورم میں پیپ نہیں پڑتی۔ پیشاب بدبودار اور سرخ اور اس میں
تلچھٹ قبض کی شکایت۔ ہفتہ دو ہفتہ میں دورہ رفع ہو جاتا ہے۔ بار بار کے دوروں
سے مریض کا مزاج نقرسی ہو جاتا ہے۔ اور مادہ مرض کے اعضائے رئیسہ پر اثر کرنے سے
بعض مہلک امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ **اسباب**۔ وراثت۔ عیاشانہ زندگی عدم ورزش
اور آرام طلبی کی عادت۔ شراب۔ کباب کا شوق۔ پرانی بدہضمی۔ امراض گردہ۔ مرطوب ہوا
تغیرات موسم یہ مرض عورتوں کی بہ نسبت زیادہ تر مردوں کو اور اکثر تیس سال کی عمر
کے بعد ہوتا ہے۔ اور عموماً امرا کو عارض ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے وجع مفاصل اکثر غربا
کے حصے میں آتا ہے۔

علاج۔ مادہ کے نضج اور تنقیہ کے لئے وہی تدبیر مندرجہ بیان وجع مفاصل عمل میں لائیں۔ اور دو تین ہفتہ تک یہ **سفوف سورنجان** کھلائیں۔ سورنجان شیریں دو تولہ گلسرخ سنائے مکی ہر ایک ڈیڑھ تولہ پوست بلیلہ زرد۔ تربد موصوف مغز بادام شیریں ہر ایک ایک تولہ مصطگی رب السوس ہر ایک سات ماشہ زعفران پانچ سرخ قند سفید تین تولہ۔ خوراک۔ روزانہ سات ماشہ سے ایک تولہ تک ہمراہ آب **سفوف چوب چینی** وجع مفاصل نقرس اور آتشک وغیرہ عام امراض سوداوی کے لئے مجرب ہے۔ چوب چینی تراشیدہ چودہ ماشہ عشبہ مغربی بسفائج ہر ایک سات ماشہ سورنجان افتیمون گلسرخ صندل سفید ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سنائے مکی پونے نو ماشہ خوراک چھ ماشہ ہمراہ آب **روغن چوب چینی** نقرس اور وجع مفاصل اور درد اعصاب حار کے لئے اس کی مالش مفید ہے۔ برگ حنا پونے چار تولہ رات کو پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کو صاف کر لیں۔ چوب چینی پونے چار تولہ ورق ورق تراش کر تین سیر پانی میں جوش دیں۔ جب چہارم حصہ پانی رہے تو دونوں کو ملا کر روغن کنجد یا روغن گل پونے انیس تولہ میں ڈال کر پکائیں۔ حتے کہ پانی جل جائے۔ روغن رہ جائے۔ پھر روغن کی ہر ایک دس ماشہ مقدار کے پیچھے سورنجان جند بیدستر کی ہر ایک ساڑھے چار ماشہ باریک کر کے ملا دیں اور استعمال کریں۔ غذا و پرہیز مثل وجع مفاصل۔

عرق النسا
لنگڑی کا درد۔ رنگھن کا درد
شیاٹیکا

اس مرض میں ٹانگ کے پچھلے پہلو میں ران سے لیکر ٹخنے تک درد ہوتا رہتا ہے اگر مدت تک یہ درد رہے۔ تو ٹانگ خشک اور لاغر ہو کر ناکارہ ہو جاتی ہے **اسباب** وجع مفاصل۔ نقرس۔ آتشک۔ سردی کا اثر۔ نمناک جگہ پر سونا۔ سخت قبض۔ مادہ بلغمی یا ریح کا غلبہ۔

علاج۔ سورنجان شیریں سات ماشہ نیمکوب کر کے رات کو گرم پانی میں بھگو دیں صبح کو زلال نتھار کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلاتے رہیں۔ یا اسی طرح چوب چینی کا زلال شربت ڈال کر پلائیں۔ درد کے مقام پر یہ **ضماد** کریں۔ زنجبیل کانی زیری۔ قسط تلخ گل آکھ تکوے خشک برگ حنا ہر ایک چھ ماشہ سرکہ خالص پانچ تولہ میں پیکر روغن گل

ایک تولہ اضافہ کر کے نیم گرم لیپ کریں۔ یا یہ **روغن** استعمال کریں۔ گل آکھ برگ قنب
سورنجان تلخ زنجبیل ہر ایک ایک تولہ نیم کوب کر کے رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو
جوش کر صاف کر کے دس تولہ روغن سرشف میں اس قدر پکائیں۔ کہ پانی پانی جل کر تیل رہ
جائے۔ اس کو نیم گرم درد کے مقام پر مالش کیا کریں۔ یہ **روغن** بھی مفید ہے۔ نیم کی کونپلیں
درخت کریل کی کونپلیں آک کے پتے کڑوے تیل میں جلا کر اس تیل کی مالش کیا کریں۔ اگر
ان تدابیر سے آرام نہ ہو۔ تو وجع مفاصل کے علاج کی طرح منضج و مسہل سے مادہ کا تنقیہ
کریں۔ اور وجع مفاصل کے علاج میں جو دوائیں مذکور ہوئی ہیں وہ سب عرق النسا کے
لئے بھی مفید ہیں۔ غذا و پرہیز مثل وجع مفاصل ہ

امراض عامہ اور عوارض بدن

آتشک (باد فرنگ / سفلس)

یہ خبیث اور رسوائے زمانہ بیماری سب سے پہلے فرنگستان میں نمودار ہوئی ہے
اس لئے باد فرنگ کہلاتی ہے۔ پھر وہاں سے ہندوستان اور دیگر ممالک میں پہنچی۔ یہ مرض
سخت متعدی ہے۔ آتشکی مریض کے خون اور زخموں میں اس کا اثر موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ
اگر اس کا خون یا زخموں کا مادہ کسی تندرست انسان کے زخم یا جسم کے چھلے ہوئے حصے
میں لگ جائے۔ تو وہ بھی اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس سے تمام جسم زہریلا ہو جاتا ہے
اور اس سے بطور نتیجہ سینکڑوں قسم کی تکلیف دہ بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ مثلاً بدن پر
بڑے بڑے نیلے پھوڑے نکل آتے ہیں۔ ناسور پڑ جاتے ہیں۔ ہڈیاں گل جاتی ہیں۔ ناک اور
تالو میں غار پڑ جاتے ہیں۔ جس سے منہ کا کھایا ناک میں نکل آتا ہے **علامات**۔ جسم
کے کسی مقام خصوصاً عضو مخصوص پر پہلے ایک سرخ پھنسی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو بتدریج
بڑھ کر پھوٹ جاتی ہے۔ جس سے ایک زخم ہو جاتا ہے۔ آس پاس کی جلد متورم

ہوتی ہے۔ زخم سخت مگر بلا درد ہوتا ہے۔ مواد بھی کم نکلتا ہے۔ پانچ سات روز کے بعد کنج ران کے غدد پھول کر بڑے بڑے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ کبھی متورم ہوکر پک جاتے ہیں۔ اور سخت درد کرتے **اسباب**۔ آتشکی مریضوں کی ہمنشینی اور ان کے ساتھ اکٹھے کھانا پینا۔ حائضہ کے ساتھ مباشرت۔ لیکن سب سے بڑا سبب بازاری عورتوں سے آشنائی اور زناکاری ہے۔ جس سے بعض خواہشات کے مغلوب نوجوان اپنی بدچلنی سے مبتلائے مرض ہوکر اپنی ناکردہ گناہ بیویوں کو بھی داغدار کر دیتے ہیں۔ اور آیندہ پیدا ہونے والے معصوم بچے بھی یہی زہریلا اور ناپاک اثر لیکر پیدا ہوتے ہیں۔

علاج۔ شاہترہ چرائتہ سر پھوکہ منڈی ہلیلہ سیاہ ہر ایک سات ماشہ عناب پانچ دانہ۔ اگر گرمی کا موسم ہو۔ تو اس کے ساتھ صندل سرخ سات ماشہ۔ اور اگر سردی کا موسم ہو تو عشبہ مغربی سات ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب چار تولہ ملا کر پلائیں۔ اور نگند بابری ایک تولہ فلفل سیاہ پانچ دانہ جوکوب کر کے بھگو دیں۔ شام کو اس کا زلال نتھار کر پلائیں۔ پندرہ بیس یوم کے استعمال کے بعد مسل کریں اور کوئی مستقل دوا ادویہ مندرجہ آیندہ میں سے یا بیاض کرمی میں سے کوئی نسخہ مناسب حال استعمال کرائیں۔ یہ خیال رہے۔ کہ جلدی شفایابی کی حرص میں تیز اور شدید الاثر دوائیں استعمال کرنے کی بجائے معتدل اثر کی بے ضرر دوائیں مدت تک استعمال کرنی بہتر ہیں۔ اس سے فائدہ دیرپا ہوتا ہے۔ اور کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا۔ **حب رسکپور**۔ کلاہ قرنفل رسکپور ہر ایک تین ماشہ ادرک آٹھ سیر پختہ کا پانی نکال کر تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھرل کریں۔ حتےٰ کہ گولی بٹنے کے قابل ہو جائے۔ پھر حب بمقدار باجرہ بنالیں۔ اور سایہ میں خشک کر کے شیشی میں بحفاظت رکھیں۔ خوراک دو حب بوقت صبح ہمراہ آب دہی خوراک گوشت روٹی خوب گھی اور سرچ مصالحہ ڈال کر کھلائیں **حب رسکپور** پہلے رسکپور دو تولہ کا پانچ سیر پختہ بیری کی لکڑی کی نرم آنچ سے جوہر اڑالیں۔ پھر لونگ کلمدار الائچی کلاں مع پوست دار چینی زیرہ سیاہ ہر ایک دو تولہ باریک کر کے شامل کریں۔ اور خوب صلاۤیہ کر کے قند سیاہ کہنہ چار تولہ میں ملا کر گولیاں بمقدار ڈیڑھ رتی باندھ لیں خوراک ایک گولی ہمراہ آب یا بالائی میں رکھ کر دیں۔ غذا بیسنی روٹی روغن زرد کے ساتھ ٹھنڈی کر کے کھلائیں۔ اگر حرارت محسوس ہو۔ تو دودھ چاول خوب کھلائیں۔ مگر اس میں میٹھا

نہ ڈالیں جوہر۔ رسکپور۔ دارشکنہ۔ شنگرف سم الفار ہر ایک ایک تولہ ایک بوتل عرق گلاب میں سحق کرکے دو پیالوں میں بیری کی لکڑی دو سیر پختہ کی نرم آنچ پر جوہر اڑائیں۔ خوراک ایک سرخ مکھن یا حلوا میں رکھ کر **غذا**۔ بے نمک روٹی خوب گھی کیساتھ کھلائیں۔ اور ترشی اور دودھ سے پرہیز۔ اگر اس نسخہ میں دو ماشہ زعفران خالص زیادہ کریں۔ اور گلاب کی بجائے دیسی شراب خالص پاؤ سیر پختہ میں سحق کریں۔ تو زیادہ سریع الاثر ہوگا۔ غذا دودھ چاول۔

حب۔ آتشک کے لئے مفید ہے۔ ہر چہار اجزائن عاقرقرحا کھلاواں اجمود موصلی سفید ہر ایک دو دو ماشہ باریک کریں۔ اور قند سیاہ کہنہ سب کے برابر ملا کر اکیس گولیاں بنالیں۔ ایک گولی علی الصباح آم کے آچار کے ساتھ نگلوا دیا کریں۔ اور پر سے دہی پلائیں۔ غذا نان گندم بے نمک گھی کے ساتھ **مطبوخ**۔ آتشک کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ کیکر کی چھال کچنال کی چھال نیم کی چھال کیکر کی پھلی افیتمون کتھائی خشک پرانا گڑ ہر ایک دس تولہ تین سیر پانی میں جوش دیں۔ جب چودہ چھٹانک رہ جائے تو اتار کر صاف کرکے رکھ لیں۔ خوراک دس تولہ بوقت صبح غذا نان گندم اور سبزی ترکاری **دوا**۔ آتشک کے لئے مفید ہے۔ شیر مادہ گاؤ خالص سولہ سیر پختہ دیگ میں ڈال کر نرم آنچ سے چار بوتل عرق کشید کرکے رکھیں۔ بوقت ضرورت گلسرخ بہاری ایک ماشہ عشبہ برگ سنائے مکی ہر ایک تین ماشہ کوٹ کر رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل چھان کر تیس قطرے روغن بادام اور تین تولہ شربت عناب سات تولہ عرق شیر تیار شدہ پانچ تولہ عرق گاؤزبان اور ڈھائی تولہ عرق شاہترہ ملا کر نیم گرم پلائیں۔ دو اجابت ہوں گی غذا صبح کو روٹی بلا نمک اور گھی یا خشکہ رات کو دال روٹی بلا نمک دوا دو روز استعمال کرکے ایک دن ناغہ کیا کریں۔ انشاءاللہ تین ہفتہ میں صحت کلی ہو جائیگی **دوا** آتشک کے زخموں پر لگانی مفید ہے سفیدہ کاشغری رسوت کافور دو دو ماشہ سب کو باریک پیس کر لعاب ریشہ خطمی میں ملا کر لگائیں۔ آتشک کی بدھ کا علاج دمل کے بیان میں دیکھو **غذا**۔ ہر دوا کے ساتھ ساتھ درج کی گئی ہے۔ عام طور پر گھی کھانا اچھا ہے۔ اور نمک گڑ تیل کی بنی ہوئی اور زیادہ گرم اشیائے سے پرہیز۔ ترشی سے بھی پرہیز لازم مگر بعض دواؤں کیساتھ آم کا اچار کھلانا لازم ہے۔

جذام
کوڑھ۔ بڑا روگ۔
لپرسی

ایک نہایت برا اور متعدی مرض ہے۔ جس میں سودا جل کر خون میں مل جاتا ہے۔ اور خون

بالکل خراب اور فاسد ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ جس سے جسم پر بڑے بڑے ابھار سرخ و نیلگون داغ اور کہیں شگاف کہیں زخم پڑ جاتے ہیں۔ مگر زخموں میں درد نہیں ہوتا۔ جوڑ گھل کر گرنے لگتے ہیں۔ اور مریض لولا لنگڑا ہو جاتا ہے اور برسوں مصیبت برداشت کر کے آخر اسہال یا ضعف وغیرہ میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔

علاج۔ اصول علاج یہ ہے کہ ابتدا میں فصد سے کافی خون نکالیں۔ اور مصفیات خون مثل شاہترہ چرایتہ عشبہ صندل عناب بطریق مناسب استعمال کرائیں۔ پھر چند روز مادہ سوداویہ کے نضج کے لئے منضج سودا پلا کر مسہل سودا اور ماء الجبن سے تنقیہ کریں سرخ رنگ کی جوان بکری کا دودھ پینا بہت مفید ہے۔ روغن کدو اور شیر دختر ناک میں ٹپکائیں۔ تنقیہ کے بعد حمام کرانا مفید ہے۔ ہفتہ بھر میں ایک مرتبہ قے کرانا نافع ہے۔ اگر بدن سے خشک زخموں کے چھلکے جھڑنے لگیں۔ تو یہ شفا کی نشانی ہے۔ **دوا**۔ جذام کے لئے نہایت مفید ہے۔ ایک سیاہ سانپ مار کر اس کے سر کو دور کر کے گوشت بلا ہڈی کے لیکر اس کو تین ماشہ سم الفار کیساتھ کھرل کریں۔ پھر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی مکھن میں رکھ کر تین روز متواتر کھلائیں۔ غذا جو کی روٹی کے سوا اور کچھ نہ دیں۔ **دوا**۔ اگر تنقیہ کے بعد علے الدوام استعمال کی جائے۔ تو بقیناً فائدہ ہوتا ہے۔ شاہترہ برہم ڈنڈی نگمند باری پوست ہلیلہ زرد ہر ایک چھ ماشہ رات کو بھگو دیں صبح کو مل چھان کر پلائیں **دوا**۔ جذام کی ابتدا میں مفید ہے۔ پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ آملہ مجیٹھ دار ہلد کہر یچ پوست درخت نیب گگی گلو سب مساوی جوکوب کر کے رکھیں اور اس میں سے ہر روز بقدر سوا تین تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو جوش کر صاف کر کے چالیس روز تک پلاتے رہیں۔ نمک سے پرہیز۔ **دوا** جذام کے غلبہ کی حالت میں استعمال کرنی چاہیے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد افتیمون ہر ایک پانچ تولہ کوٹ چھان کر مویز منقی پندرہ تولہ کیساتھ گھوٹ لیں خوراک ایک تولہ اور یہ **قرص** طلا کریں شیطرج ہندی زاج سرخ ہر ایک پونے دو ماشہ مرمہ مازو سبز رو ناس خربق سیاہ استخوان ماہی و ہو اطریلال ہر ایک سات ماشہ عنصل ساڑھے دس ماشہ کوٹ چھان کر سرکہ انگوری میں قرص بنائیں ہر روز سرکہ میں گھس کر طلا کریں **غذا**۔ معمولی حسب برداشت کھلائیں۔ بادی ثقیل اور گرم اشیا مثلاً آلو بینگن۔ مسور کی دال۔ مچھلی۔ مرچ سرخ سے پرہیز لازم سمجھیں۔

گنج
سعفہ ٹینیانی ودسا

یہ مرض اکثر سر پر مگر کبھی کسی دوسری جگہ بھی ہو جاتا ہے۔ بالوں کی جڑوں میں زردی مائل چھلکے پیدا ہو کر کھرنڈ سے بن جاتے ہیں۔ جن میں کھجلی ہوتی ہے چوہوں کی سی بُو آتی ہے بال گرنے لگتے ہیں پھوڑے نکل آتے ہیں۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو یہ مرض برسوں رہتا ہے۔

علاج۔ نیلہ تھوتھہ ایک ماشہ چنے بھوننے کی بھاڑ کے دہریں کا کاجل۔ سوا تین تولہ روغن سرسوں میں بریان کریں۔ پھر آہنی دستہ کے ساتھ خوب سحق کریں اور سر پر طلا کریں۔ پہلے قدرے خلش ہوگی۔ پھر آرام آجائیگا **دوا۔** حنا کمیلہ چونہ بری خشک ہر ایک ایک تولہ آٹھ ماشہ نیلہ تھوتھہ دس ماشہ کتھ دس تولہ کوٹ چھان کر سرسوں کے تیل میں ملا کر مالش کریں۔ اور گھڑی بھر دھوپ میں بیٹھیں۔ سر کے زخموں کے لئے بھی مفید ہے۔ **دوا** بچوں کے جوشش سر کے لئے اکسیر ہے تخم کاسنی عنکوب شاہترہ ملو تربد موصوف ہر ایک سات ماشہ پوست ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ آملہ بابڑنگ اسطوخودوس مویز منقی ہر ایک نو ماشہ مصطگی چار ماشہ گلقند دو تولہ سب کو کوٹ کر رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو کر صبح کو جوشائیں۔ جب تیسرا حصہ پانی رہے۔ تو صاف کر کے پلائیں۔ اور ہر صبح نیم کے پانی سے سر کو دھوئیں اور یہ مرہم تیار کریں۔ کمیلہ اکلیل الملک گل ارمنی دال عدس حنائے خشک ہموزن کوٹ چھان کر ہموزن روغن گل میں ملا کر رکھیں۔ اور روزانہ سر پر طلا کرتے رہیں۔ نہایت مفید ہے۔

بال چر
داء الحیہ ایلوپے شیا ارٹیا

اس مرض میں سر کے بال اور کبھی ڈاڑھی مونچھوں اور ابروؤں بلکہ سارے بدن کے بال جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن کے نیچے باریک پھنسیاں پیدا ہو کر ان کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ خشک پھنسیوں پر سے چھلکے اترتے رہتے ہیں۔

علاج۔ اگر اس کا سبب احتراق بلغم ہو۔ تو بدن فربہ اور مقام ماؤف سفید ہوگا اس کے لئے بلغم کا تنقیہ کر کے کھردرے کپڑے سے مقام ماؤف کو رگڑیں۔ اور اس پر پیاز عنصل ملیں۔ یا خردل اور لہسن پیس کر لیپ کریں۔ اگر صفراوی مادہ ہو تو وہ مقام زرد اور خشک ہوگا۔ اس کیلئے صفرا کا مسہل کر کے گرم سرکہ میں کپڑا تر کر کے تکمید کریں۔ اور

روغن گل کی مالش کریں۔ پھر تیز سرکہ میں گندھک ملا کر اس کی مالش کریں۔ غلبہ خون کی صورت میں فصد اور مسہل کے بعد سر کو بطریق بالا کپڑے سے رگڑ کر اس پر پیاز **عنصل** اور لہسن خردل اور فرفیون کا لیپ کریں۔ **دوا**۔ انجیر کا دودھ ملنا مفید ہے **دوا**۔ سیندور مرچ سیاہ ادرک یا پیاز کے پانی میں گھس کر ملنا مجرب ہے **دوا** کبریت زرد بکری کے بال اور کھر سوختہ آملہ پوست انار پوست خشخاش کمیلہ سوختہ فلفل سیاہ ہر ایک ایک تولہ سب کو باریک پیس کر کڑوے تیل میں ملا کر لگائیں **غذا** معمولی دال یا شوربا چپاتی وغیرہ دیں **خلط غالب** کو پیدا کرنے والی غذا اور خصوصاً مچھلی سے پرہیز رہے ۔

صدفیہ
چنبل — سورائیسس

دیر پا مرض ہے۔ مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے۔ جلد پر چھوٹے چھوٹے گلابی ابھار پیدا ہو کر بتدریج بڑھتے جاتے ہیں۔ جن پر چھلکے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے نیچے کبھی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہے **اسباب**۔ خرابی ہاضمہ شراب خوری جسم کا میلا کچیلا رہنا مرض آتشک نقرس وجع مفاصل وغیرہ

علاج ایک ہفتہ تک **اطریفل شاہترہ** ایک تولہ روزانہ کھلائیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے پوست ہلیلہ زرد دس تولہ پوست ہلیلہ کابلی سات تولہ پوست ہلیلہ آملہ منقی ہر ایک پانچ تولہ شاہترہ آٹھ تولہ ریوند چینی ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر روغن بادام دو تولہ سے چرب کر کے کشمش ایک پاؤ کوٹ کر اس میں اطریفل بنائیں۔ ہفتہ کے بعد حب سم الفار مندرجہ ذیل عرق مصفی خون کے ساتھ کھلائیں **عرق مصفی خون**۔ برگ شاہترہ نصف سیر گل سرخ گل نیلوفر عنب الثعلب برادہ چوب شیشم برادہ آبنوس ہر ایک پاؤ سیر صندل سفید تخم کاسنی تخم بادرنجبویہ افتیمون عناب ولایتی ہر ایک نصف پاؤ سب کو تیرہ سیر پانی میں بھگو کر چھ بوتلیں کشید کریں **حب سم الفار** سم الفار سیماب ہر ایک تین ماشہ کندر ڈیڑھ تولہ ریوند چینی نو ماشہ صمغ عربی سات ماشہ سیماب کو آب لیموں میں کھرل کر کے باقی دواؤں کو کوٹ چھان کر اس میں ملا کر حبوب بمقدار دانہ مونگ بنالیں خوراک ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ عرق مذکور دس تولہ آدھ گھنٹہ غذا کے بعد۔ ہیامن کوکی میں ایک نسخہ عرق کا مع مراہم درج ہے۔ وہ چنبل کا قطعی اور بارہا کا آزمودہ علاج ہے **غذا** اور

اور پرہیز اصل باعث مرض کے لحاظ سے ضروری سمجھیں۔ ترشی بادی اشیاء مضر ہیں۔

برص سفید داغ لیوکوڈرما

اس میں جسم پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔ جس کا سبب یہ کہ جلد کی قوت مغیرہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں یہ داغ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ پھیلتے جاتے ہیں۔ زیادہ تر ہاتھ اور چہرے پر ہوتے ہیں **اسباب**۔ وراثت۔ مچھلی کھا کر دودھ پی لینا۔ یا دودھ پی کر کوئی کھٹی چیز اچار چٹنی وغیرہ کھا لینا۔

علاج۔ پہلے آٹھ دس روز تک بلغم کا منضج پلا کر گرم مسہل سے تنقیہ کریں۔ اور اس اثنا میں انجیر زرد پانچ دانہ تخم پنواڑ ہر ایک تین ماشہ سرکہ میں پیسکر داغوں پر ضماد کرتے رہیں۔ پھر تخم باوچی خشخاش انبہ ہلدی پوست کیمری خشک ہر ایک چھ ماشہ رات کو پانی میں بھگو کر شبنم میں رکھ دیں۔ صبح کو پیسکر چھان کر پلائیں۔ اور پھوک میں تازہ لیموں کا عرق ملا کر داغوں پر مالش کریں **دوا**۔ تخم املی تین روز پانی میں تر رکھیں۔ پھر چھیل کر اس کے برابر باوچی ملا کر پانی میں خوب باریک پیسیں۔ اور اس میں سے کسی قدر لے کر داغوں پر ہفتہ بھر ضماد کرتے رہیں۔ اگر خارش کی تکلیف ہو جائے۔ تو دو تین روز ترک کر کے پھر ضماد کریں۔ جب بدن پر سرخی نمودار ہو۔ اور اس سے پانی نکلنے لگے تو ترک کر دیں۔ کہ اب انشاءاللہ صحت ہونے والی ہے۔ اگر اس سے کچھ اثر نہ ہو۔ تو پہلے ایک ماشہ باوچی رات کو بھگو کر صبح کو اس کا زلال پلائیں۔ اور روزانہ باوچی کی مقدار بڑھاتے جائیں۔ حتیٰ کہ وہ ایک تولہ تک پہنچ جائے۔ پنجاہ روز استعمال کے بعد پھر مذکورہ ضماد عمل میں لائیں۔ اگر املی کے بیج اور باوچی ایک برتن میں بھگو کر پڑے رہنے دیں۔ حتیٰ کہ کرم پڑ کر دوا معیت خشک ہو جائیں۔ تو اس کو لیموں کاغذی کے عرق میں گھس کر ضماد کریں یہ زیادہ سریع التاثیر ہے **دوا**۔ گندھک آملہ سار گیرو۔ گلنار باوچی ہر ایک ساڑھے چار ماشہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو آب زلال پلائیں۔ اور پھوک پیسکر داغوں پر ملیں مجرب ہے **غذا**۔ معمولی دال شوربا چپاتی وغیرہ دیں۔ اور بادی رطب اور بادی چیزوں مثلاً چاول دودھ دہی ماش کی دال اروی کدو ٹنڈو سے پرہیز۔ مچھلی بھی نہ کھانے دیں۔

* * * * * * * *

بہق
چھیپ — پھڑا ایگزیمس

اس میں سینہ یا شکم وغیرہ پر سفید زردی مائل داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں کم و بیش خارش سی ہوتی ہے۔ اور یہ ایک متعدی مرض سمجھا گیا ہے۔

علاج۔ تخم ترب تخم سرس بابچی تینوں ہموزن خوب باریک کر کے سرکہ میں ملا کر داغوں پر صبح و شام ضماد کریں۔ یا گندھک ایک تولہ رسکپور دو سرخ خوب مسلایہ کر کے تین تولہ مرہم سادہ میں خوب مخلوط کر کے لگاتے رہیں۔ مرہم سادہ کی ترکیب یہ ہے۔ کہ روغن کنجد تین چھٹانک۔ چربی ایک چھٹانک موم آدھ چھٹانک گرم کر کے ملائیں۔ **دوا۔** گلنار بابچی ہموزن کوٹ چھان کر پانی میں گھول کر ضماد کریں **دوا۔** صندل سفید چار ماشہ ہڑتال ایک ماشہ آب لیموں میں گھس کر ملیں اور دھوپ میں بٹھائیں۔ پھر آب گرم سے دھو ڈالیں **دوا۔** جو موسم سرما میں استعمال کرنے کی ہے۔ صندل سرخ چھ ماشہ سم الفار دو سرخ دونوں کو پانی میں گھوٹ کر تین حصے کریں۔ ایک حصہ ہر روز ملیں پھر پانی سے دھو کر روغن چنبیلی چپڑ دیں۔ **دوا** صندل سفید صندل سرخ نشاستہ ایک ایک تولہ سم الفار ڈھائی سرخ باریک کر کے قطرے گلاب میں ملا کر طلا کریں۔ غذا و پرہیز شل برص ؂

کلف
جھائیں — فینٹی گو

ایک عام مرض ہے جس میں بدہضمی یا تمازت آفتاب کے سبب سے یا عورتوں میں ماہواری ایام کی رکاوٹ سے چھوٹے چھوٹے بھورے یا سیاہی مائل داغ عموماً چہرے یا ہاتھ کی پشت پر پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج۔ اصل سبب کو رفع کریں۔ قوت ہاضمہ اور عورتوں میں ماہواری ایام کی اصلاح کریں۔ اور کف دریا۔ آب لیموں میں گھس کر دن میں دو تین بار لگائیں **دوا۔** ہڑتال آب کشنیز سبز میں گھس کر یا بابچی اور تخم ترب سرکہ میں سحق کر کے لگانا مفید ہے۔ اس سے سیاہ داغ بھی زائل ہو سکتا ہے **دوا۔** کلیجن پانی یا عرق لیموں میں سحق کر کے روزانہ تین بار طلا کریں۔ اور داغوں پر پانی نہ لگنے دیں۔ تیرہ چودہ روز استعمال کریں۔ پھر چاول پیس کر طلا کریں۔ تاکہ کالی جھلی اتر جائے۔ **دوا۔** قسط تلخ بیخ سوسن۔ چڑیا کی بیٹ ہموزن سرکہ میں پیس کر طلا کریں ؂

قوبا
داد
رنگ درم

یہ بھی متعدی مرض ہے۔ جو اکثر گردن پشت کمر سرین اور ران پر ہوتا ہے **علامات** مقام مرض پر پہلے سرخی مائل چھوٹے چھوٹے نقطے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان نقطوں کے مجموعے چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کی صورت میں مقام ماؤف کی سطح کو بلند کر دیتے ہیں۔ جس میں شدید خارش اٹھتی ہے۔ اور وہ مقام کھردرا سخت اور اس کا رنگ سیاہی مائل بسرخی ہوتا ہے۔ سرخی ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہونا یا زیادہ پھیلتا رہتا ہے جب رفع ہونے لگتا ہے۔ تو جلد پر سے باریک چھلکے جھڑنے لگتے ہیں۔

علاج۔ اس مرض کے لئے خارش، ‌‌‌داء الجبہ، اور سعفہ کی دوائیں بھی مفید ہوتی ہیں اور یہ دوا مفید و مجرب ہے سہاگہ گندھک رسکپور ہر ایک چار ماشہ نبات سفید ایک تولہ گلاب میں آدھے پہر تک کھرل کر کے طلا کریں **دوا** پرانی داد کو بھی نافع ہے قدرے قند سیاہ کہنہ انگلیوں سے نرم کر کے داد کے مقام پر چپکائیں۔ اور اتار لیں۔ پھر چپکا کر اتار لیں۔ اسی طرح ایک پہر تک کرتے رہیں۔ اس سے داد کی سب جڑیں نکل جائینگی۔ اگر اس کے بعد انجیر کا دودھ طلا کر دیں۔ تو ایک دن میں شفا ہو جائے **دوا** بچوں کے داد کے لئے مفید ہے۔ لہسن کو جلا کر شہد میں ملا کر ضماد کریں۔ کچا لہسن کو کوٹ کر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔ مگر اس کی برداشت کرنا مشکل ہے **دوا**۔ تخم پنواڑ سیماب ہر دو مساوی گھس کر داد پر مالش کریں **دوا**۔ تخم پنواڑ سہاگہ۔ گندھک مردار سنگ کات سفید ہر ایک تین ماشہ رسکپور دورتی سب کو باریک پیس کر اڑھائی تولہ مرہم سادہ (مذکورہ بیان برص) میں ملا لیں۔ اور مقام ماؤف کو کاربالک صابون سے خوب دھو کر اور خشک کر کے لگا دیا کریں۔ انشاءاللہ چند یوم میں صحت ہو جاویگی **دوا**۔ نیلا تھوتھا تین ماشہ کتھ پاپڑیا پانچ ماشہ گندھک آملہ سار سوہاگہ تیلیا چار چار ماشہ گوگل بھیسیا چھ ماشہ گولیاں بنا کر رکھیں۔ بوقت ضرورت پتھر پر گھس کر داد پر لگائیں **دوا**۔ گندھک آملہ سار سوہاگہ مصری ہموزن عرق لیموں میں گولیاں بنا لیں۔ وقت ضرورت گھس کر لگائیں **دوا** درخت جمال کے پتے روغن سرشف میں جلا کر یہ تیل چھوہے کے ساتھ لگائیں مجرب ہے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

جرب
تر خارش
سکے بیز

ایک سخت متعدی مرض ہے۔ جس کو پنجابی میں پاؤں کہتے ہیں۔ جا بجا سر کے دانے کے برابر چھالے نکل آتے ہیں جن میں زرد رطوبت بھری ہوتی ہے۔ یہ چھالے زیادہ تر انگلیوں کے درمیان نکلتے ہیں۔ شدت کی کھجلی اٹھتی ہے **اسباب**۔ خارش میں مبتلا انسان یا بکری کتے وغیرہ جانور کے ساتھ چھونے سے دوسرے تندرست انسان یا حیوان کو یہ مرض ہو جاتا ہے

علاج۔ اس مرض کی خاص دوا گندھک ہے۔ جس کے مختلف طریقوں سے لگانے اور کھانے سے چند یوم میں مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے **دوا** گندھک دو تولہ سہاگہ مردا سنگ پھٹکڑی کتھ کمیلہ ہر ایک چھ ماشہ سب کو باریک پیس کر آدھ پاؤ روغن سرسوں میں پکا کر خوب حل کر کے روزانہ لگائیں۔ اور گندھک مصفیٰ بقدر ایک ماشہ پانی کے ساتھ پھنکا دیا کریں۔ یا مکھن میں رکھ کر کھلائیں **دوا**۔ نگند بابری ایک تولہ فلفل سیاہ پانچ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو نتھار کر چند یوم تک پلائیں **دوا** چھالوں کی سوزش کے لئے مفید ہے سفیدہ کاشغری دو ماشہ گل ارمنی کافور ایک ایک ماشہ باریک کر کے گائے کے ایک تولہ گھی میں جسے اکیس مرتبہ دھو لیا گیا ہو ملا کر بطور مرہم لگائیں **دوا**۔ نگند بابری برادہ شیشم نیل کنٹھی ہر ایک سات ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو زلال نتھار کر شربت عناب چار تولہ ملا کر چند یوم تک پلانا مفید ہے۔ **دوا**۔ تر اور خشک خارش کا قطعی و حتمی اور ہمیشہ کا مجرب و آزمودہ علاج ہے۔ چونے کا پانی (مندرجہ امراض اطفال) اور روغن کنجد سات سات تولہ ملالیں۔ پھر نیلہ تھوتھہ چھ ماشہ گندھک مصفیٰ تین تولہ خوب باریک کر کے اس میں آمیختہ کرلیں۔ روزانہ مقام ماؤف کو جوشاندہ نیم کے پانی سے دھو کر یہ مرکب طلا کر دیا کریں۔ اور ایک ایک ماشہ گندھک آملہ سار کا سفوف پانی کے ساتھ دن میں تین مرتبہ پھنکا دیا کریں **دوا**۔ سہاگہ بریان ایک تولہ روغن چنبیلی چار تولہ میں حل کر کے مالش کریں۔ **دوا**۔ بدبودار خارش کو بھی مفید ہے۔ نیلہ تھوتھہ کافور۔ پارہ رال ہر ایک چھ ماشہ باریک کر کے پانچ تولہ روغن تارامیرا میں ملالیں۔ اور تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر کسی چیز سے خوب ہلاتے رہیں۔ کہ جھاگ اٹھ آئے

پھر لگائیں **دوا**۔ ایک تولہ روغن سرشف میں پانچ عدد سرخ مرچ دنخل سمیت جلائیں پھر تیل کو نیچے اتار کر مرچیں نکال ڈالیں۔ اور ایک تولہ منسل باریک کرکے ملالیں۔ اور پر مرغ سے لگائیں **دوا**۔ روغن چنبیلی چھ تولہ میں رال ایک تولہ باریک کرکے حل کرلیں۔ اور پارہ خالص چار ماشہ طوطیا بریان تین ماشہ پیس کر اس میں شامل کریں اور ظرف چینی یا کانسی میں رکھکر عرق گلاب نفیس ایک پاؤ تھوڑا تھوڑا ڈال کر کف مال کریں۔ اور استعمال میں لائیں **علاج شافی**۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو۔ تو پہلے بطور منضج شاہترہ چرایتہ سرپھوکہ منڈی ہر ایک سات ماشہ عناب پانچ دانہ ہلیلہ سیاہ سات ماشہ اگر موسم گرما ہو۔ تو صندل سرخ سات ماشہ اور موسم سرما میں عشبہ مغربی سات ماشہ شامل کرکے رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب چار تولہ ملا کر پندرہ روز تک پلاتے رہیں۔ پھر بطور معمول مسہل کرائیں اور دو تین مسہلوں کے بعد مذکورہ ادویہ میں سے کسی مناسب دوا کو استعمال کریں **غذا** ہلکی زود ہضم غذا اور ٹھنڈی ترکاریاں کم مصالح ڈال کر کھلائیں گرم اور شیریں اور تیز مصالحدار اشیاء سے پرہیز؛

حکہ
خشک خارش۔ کھجلی
پروراٹیگو

اس میں چھوٹی چھوٹی سرخ پھنسیاں متفرق طور پر سارے بدن پر نکلتی رہتی ہیں۔ مریض کھجاتے کھجاتے تنگ آجاتا ہے۔ اس کا مادہ سوداے خشک ہوتا ہے۔ جو خون کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے ترخارش میں رطوبات بلغمیہ بھی شامل ہوتی ہیں **اسباب** کمزوری۔ افلاس۔ کثافت جسم وجامہ۔ خرابی ہضم۔ فتور جگر۔ ایام حمل وغیرہ **علاج**۔ بالکل وہی علاج کرنا چاہیئے۔ جو ترخارش کے بیان میں لکھا گیا ہے۔ غذا و پرہیز بھی وہی ملحوظ رہے؛

نارفارسی
جلن دار پھنسیاں
اگزیما

یہ ایک سخت قسم کی خارش ہے۔ جس میں آگ سے جلنے کی سی سوزش ہوتی ہے۔ مریض مقام ماؤف کو کھجا کھجا کر کھال ادھیڑ دینی چاہتا ہے۔ پہلے چھوٹی چھوٹی خارشدار گنجان پھنسیاں نکلتی ہیں۔ جن کے پھوٹنے سے کچھ غلیظ رطوبت کے کھرنڈ اور کچھ سرخ چھلا

ہوا خون و رطوبت سے آلودہ حصہ جسم نظر آتا ہے۔ یہ مرض سر چہرہ اور کنپٹی کے پاس زیادہ ہوتا ہے۔ اور بلا کی کھجلی ہوتی ہے **اسباب** سوء ہضم۔ کمزوری۔ ضعف اعصاب نقرس۔ وجع مفاصل۔ مقامی خراش۔ بچوں میں دانت نکلنا۔ کرم شکم وغیرہ۔

علاج۔ تر خارش کی طرح علاج کیا جائے۔ خصوصاً گندھک والے نسخے بہت مفید ہیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو منضج و مسہل سے تنقیہ کریں۔ جس کے لئے بادیان سات ماشہ شاہترہ تخم کاسنی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ گلقند دو تولہ کا منضج تین روز پلاکر چوتھے روز حب النیل تین ماشہ کوٹ کر ہموزن شکر ملاکر گلاب نیمگرم یا پانی نیمگرم کے ساتھ کھلائیں۔ غذا نرم کھچڑی اگلے روز اسپغول اور شربت کی تبرید دیں۔ اسی طرح ایک ایک دن کے وقفہ سے تین مسہل کرائیں۔ اور پھر عرق مصفی خون مندرجہ علاج صدفیہ پلائیں۔ اور مقامی طور پر سفیدہ مرداسنگ صندل کافور گلاب میں گھس کر لگائیں **غذا**۔ لطیف و مقوی مگر بخار وغیرہ عوارض کی رعایت سے دیں۔ بادی ترشی اچار۔ چٹنی۔ زیادہ مرچ مصالح سے پرہیز رہے ؎

بثور لبنیہ
مہاسے۔ کیل نکلنا
ایکنی

جوانی کی عمر میں باجرے کے دانے سے لیکر موٹھ یا مونگ کے دانے کے برابر پھنسیاں ناک رخساروں اور چہرے کے دیگر حصوں پر نکل آتی ہیں۔ جن کو دبانے سے ذراسی پیپ یا خشک ہونے کے بعد سفید کیل نکل جاتی ہے۔

علاج۔ اصلاح خون کے لئے شربت عناب دو تولہ صبح و شام پلائیں۔ اگر منڈی و عناب دونوں کا شربت بنا کر استعمال کیا جائے۔ تو زیادہ مفید ہے اور اس دوا کی مالش کی جائے گندم سوختہ ساڑھے بائیس ماشہ موم خالص اٹھارہ ماشہ گل روغن ساڑھے اکتیس ماشہ سب کو محلول کرکے ملیں۔ چہرے کے رنگ کو چمکیلا اور مہاسوں کو نابود کردے۔ **غذا**۔ لطیف و زود ہضم کھلائیں۔ فاسد المادہ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز۔

دمّل
پھنسی پھوڑا۔ بال توڑ
بائل۔ ا جنس

جب کسی وجہ سے جسم کی کسی ساخت کی عروق کا خون رک جاتا ہے۔ تو طبیعت

اس رکاوٹ کو کھولنے کے لئے خون کی زیادہ مقدار بطور کمک آ پہنچتی ہے۔ جس سے وہ جگہ سرخ و متورم نظر آتی ہے۔ آخر درد اس سے رکا ہوا خون متعفن ہو کر پیپ بن جاتا ہے۔ اگر اس معرکہ کا رقبہ چھوٹا ہو۔ تو یہ پھنسی ہے ورنہ پھوڑا۔

علاج حسب موقع ابتدائی حالت میں السی وغیرہ کی گرم پلٹس باندھیں۔ جس کی گرمی سے یا تو رکا ہوا مادہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ یا پھوڑا پک کر پھٹ جاتا ہے۔ اور پیپ نکل جاتی ہے۔ پلٹس کا اثر تیز کرنے کے لئے اس میں قدرے بورک ایسڈ یا تخم بیدانجیر یک دانہ کا مغز۔ گھوٹ کر شامل کر لیں۔ اگر بار بار پھوڑے پھنسیاں نکلیں۔ تو اخراج مادہ کے لئے فصد یا مسہل سے کام لیں۔ اگر پھوڑا پک جانے کے بعد بھی نہ پھوٹے۔ تو نشتر سے شگاف دیں **دبیلہ**۔ پھوڑے کی ایک بڑی قسم ہے۔ جس میں درد اور سوزش نہیں ہوتی۔ اور وہ جلد کا ہم رنگ اور کچ لہو سے بھرا ہوتا ہے۔ اس میں پہلے بلغم کا تنقیہ کریں پھر السی کی پلٹس یا لعاب خطمی چربی نرگاؤ اور روغن گل کی مرہم سے نرم کر کے شگاف دیں **دُمّل** میں نیم کے پتوں کا بھرتہ باندھنا مادہ کے تحلیل کرنے یا پکانے کے لئے مفید ہے۔ اور نیم یا سنبھالو کے پتوں کی دھونی بھی محلل ہے **دوا**۔ جو کا آٹا دہی میں پکا کر قدرے ریوند چینی باریک کر کے ملا دیں اور ضماد کریں ورم کے پکانے کے لئے نہایت مفید ہے **دوا** تخم مرو تخم ریحان گھوٹ کر دودھ اور شہد میں پکا کر ضماد کرنا بھی پختگی مادہ کے لئے مجرب ہے **دوا**۔ اگر پھوڑا خود بخود نہ پھوٹے اور نشتر لگانا بھی منظور نہ ہو۔ تو برگ نیم اور نمک گھوٹ کر ضماد کریں۔ اس سے پھوٹ جائیگا **مرہم سیاہ**۔ ہر قسم کے پھوڑے پھنسی زخم و جراحت کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ اس کی پٹی میں پانی بھی سرایت نہیں کرتا سیندھور پانچ تولہ۔ روغن کنجد پاؤ بھر پہلے روغن کو جوش آئیں پھر تھوڑا تھوڑا اسیندور ڈال کر ہلاتے رہیں۔ جب رنگ سیاہ ہو جائے تو اتار لیں۔ بقدر ضرورت پارچہ پر پھیلا کر چسپاں کیا کریں۔ **دوا**۔ آتشک وغیرہ سے جو بدھ ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے مجرب ہے۔ نارجیل۔ کشمش خستہ خرما برگ گیندا مغز پستہ ہر ایک دو تولہ لہسن مقشر ایک تولہ سب کو باریک کر کے میدہ گندم پانچ تولہ میں ملا لیں۔ اور شراب دیسی نفیس داخل کر کے آگ پر پلٹس کی طرح پکا لیں۔ اور کپڑے پر پھیلا کر بدھ پر رکھدیں۔ اس کے اوپر مضبوط پٹی باندھ دیں۔ تین روز کے استعمال سے انشاء اللہ صحت ہو جائیگی۔

ہزال مفرط
ڈیبلیٹی لاغری
ایمی سی ایشن

اس مرض میں جسم کے عضلات پتلے ان کے ریشے زائل اور چربی کم ہوجاتی ہے
علامات - کمزوری - جسم کا رنگ پھیکا - معمولی کاموں میں تکان اور دل کی دھڑکن **اسباب** کمی غذا - ریاضات شاقہ - جسمانی و دماغی محنت کی کثرت - فکروغم - خرابی ہاضمہ - بعض مزمن امراض - بڑھاپے میں اس کا سبب جسمانی ساختوں کا مضمحل ہوجانا وغیرہ

علاج - اصل سبب کو رفع کریں - لطیف و مقوی غذا کھلائیں - معتدل ورزش کرائیں - صبح و شام کی ہواخوری پاکیزہ لباس عطریات کا استعمال طبیعت کو خوش رکھنا جسم کی خوشحالی کے سویدات ہیں - ماء اللحم (مندرجہ بیاض کریمی) پلائیں - اور یہ نسخہ بھی مفید ہے - مغز بادام - نشاستہ کتیرا شکر سفید مساوی کوٹ چھان کر بقدر ایک تولہ کھلائیں اوپر سے شیر مادہ گاؤ جس میں ثعلب مصری اور نارجیل جوشایا گیا ہو پلائیں **غذا** - جہاں تک قوت ہضم اجازت دے گوشت کباب پلاؤ زردہ - بریانی - قورما متنجن وغیرہ مقوی غذائیں کھلائیں فاقہ شب بیداری رنج وغم وغیرہ موجبات لاغری سے بچائیں ۔

سمن مفرط
موٹاپا - فربہی
ایبلے ریٹی

اس میں جلد کے نیچے عضلات کی بافتوں میں اور اندرونی اعضا کے گرد چربی کی مقدار بڑھ جاتی ہے - اس چربی کے باعث اعضائے اندرونی و بیرونی کی حرکات طبعیہ میں رکاوٹ پڑجاتی ہے - جس سے عام صحت خراب رہتی ہے - اور بعض مہلک امراض پیدا ہوجاتے ہیں - اور کسی دماغی یا قلبی عارضے سے مریض کے اچانک مرجانے کا خوف رہتا ہے **اسباب** - وراثت زیادہ خوری - فارغ البالی - آرام طلبی - عدم ورزش - عیش وعشرت کی زندگی - نشاستہ دار اشیاء شیرینی دودھ مکھن اور میوجات کا کثرت استعمال - بے فکری اور قلبی احساسات کی قلت بھی اس کا باعث ہوجاتا ہے عورتوں میں بانجھ پن اور سن ایاس وغیرہ -

علاج - غذا کم کردیں - آٹھ گھنٹے سے زیادہ سونے نہ دیں - متواتر روزے

رکھوائیں۔ ورزش کرائیں۔ روزانہ دوڑائیں۔ مسہلات ومدرات استعمال کرائیں۔ اور یہ

سفوف کھلائیں۔ نانخواہ بادیان سداب زیرہ کرمانی ایک ایک تولہ نمک سغول

دو تولہ مرزنجوش بورہ ارمنی تین تین ماشہ خوراک ساڑھے چار ماشہ ہمراہ عرق زیرہ کرمانی

اور بجائے پانی کے یہی عرق پلائیں۔ یا فولاد کا ٹکڑا پانی میں بجھا کردہ پانی پلایا کریں **غذا**

سادہ روٹی گوشت کے ساتھ جو بلا چربی ہو۔ اور اس میں گھی نہایت کم ڈالا جائے۔ اور ہر

اور مونگ کی دال۔ کدو ٹنڈو خرفہ چولائی کا ساگ وغیرہ کھلائیں لیکن روغنی شیرین اور

نشاستہ دار اشیاء مثلاً چربی دار گوشت گھی۔ چاول۔ آلو۔ قیمہ شکر دودھ مکھن بالائی سے

پرہیز رہے۔

خنازیر کنٹھ مالا۔ ہجیراں / اسکرافولا

یہ ایک ورم صلب ہوتا ہے۔ جس میں جلد کے نیچے غدودی ساخت کی گلٹیاں

پیدا ہوجاتی ہیں۔ جو کبھی گل کر پیپ میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ اور زخم بن کر رستی رہتی ہیں۔ اور

کبھی بدستور ثابت اور سخت رہتی ہیں۔ یہ گلٹیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی

رہتی ہیں۔ اطباء کے نزدیک ان گلٹیوں کا مادہ بلغم غلیظ ہوتا ہے۔ جس کی رطوبت

بوجہ حرارت تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور باقی غلیظ وکثیف اجزا خنازیری گلٹیوں کی صورت

میں نمودار ہوجاتے ہیں۔ مگر ڈاکٹروں کی تحقیقات جدیدہ کی رو سے خنازیری مادہ کا

اصل ایک قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جو جسم میں کسی جگہ پیدا ہوکر اپنی نسل بڑھاتے

رہتے ہیں۔ اور ان کا مجموعہ جو پیوسی کی شکل کا ہوتا ہے۔ خنازیری گلٹیوں کی صورت

میں نمودار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دوران خون کے ساتھ جسم کے جس حصے میں

جاتے ہیں۔ تو وہاں اپنی نسل بڑھا کر جسمانی بافتوں کو خراب زخمی اور ناکارہ کردیتے

ہیں۔ چنانچہ خنازیر کے مزمن مرض میں سل اور پیچ امعاء وغیرہ عوارض لاحق ہونے

کا یہی سبب ہے۔ کہ یہ جراثیم پھیپھڑے اور امعاء میں پہنچکر زخم ڈال دیتے ہیں۔ اور ان

ڈاکٹروں کے نزدیک یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ اگر غلطی سے خود مریض

کے یا کسی دوسرے تندرست شخص کے تنفس کی راہ سے یا منہ کے ذریعہ زخم خنازیر

کی پیپ یا کھرنڈ کا ذرا سا مادہ پھیپھڑے یا معدہ میں پہنچ جائے۔ تو وہ شخص سل یا معدہ

دیگر دامعا کے شدید امراض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خنازیر کا مادہ خاص قسم کے جراثیم پر مشتمل ہے۔ واللہ اعلم **علامات**۔ اکثر گردن سے لیکر سینے اور بغل تک۔ اور بعض اوقات جسم کے دیگر حصص میں ایک یا کئی گلٹیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ کبھی یہ گلٹیاں سخت اور ثابت رہتی ہیں۔ اور کبھی نرم ہو کر پھوٹ جاتی ہیں۔ اور ان سے مختلف طرح کی رقیق و غلیظ پیپ بہتی رہتی ہے۔ مریض کو کمزوری اور تکان کی شکایت رہتی ہے۔ کچھ مدت کے بعد خفیف بخار بھی ہونے لگتا ہے۔ مرض کی شدت میں تپ دق سل اسہال اور ضعف شدید لاغری جسم اور بعض دیگر امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔ **اسباب** بڑا سبب وراثت ہے۔ اطباء کے نزدیک غلیظ و کثیف غذاؤں کا استعمال جن سے بلغم غلیظ پیدا ہو۔ اس کا باعث ہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک خنازیری مزاج ایک خاص مزاج ہے۔ جو قبول مرض کے لئے مستعد ہوتا ہے۔ اس مزاج کے اشخاص اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں ٭

علاج۔ پہلے چند روز تک یہ منضج پلائیں۔ اسطوخودوس بادرنجبویہ شاہترہ بادیان پوست بیخ بادیان عنب الثعلب ہر ایک سات ماشہ انجیر زرد چار عدد مویز منقی نو دانے سب کو رات کے وقت ڈھائی پاؤ پانی میں بھگو دیں صبح کو جوش دیں۔ جب نصف پانی رہے۔ تو سرد کر کے تین تولہ گلقند عسلی ملا کر پلائیں۔ پھوک میں آدھ سیر پانی ڈالکر اسی طرح شام کو پلائیں۔ ساتویں روز صبح کو اسی جوشاندہ میں سنائے مکی نو ماشہ تربد سفید سات ماشہ ترنجبین چار تولہ مغز خیار شنبر پانچ تولہ شربت دینار تین تولہ شامل کر کے دیں۔ پھر تین روز کا وقفہ دیکر اسی طرح تین مسہل کریں۔ درمیانی ایام میں تبرید کے لئے خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ عرق گاؤزبان عرق مکو چھ چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد تخم سرس خوب باریک کر کے پھر پانی میں سلایہ کر کے حب بقدر کنار دشتی بنالیں ایک حب علی الصباح نہار منہ کھلائیں۔ اور بکری کی مینگنیاں جلا کر سرکہ اور شہد کے ساتھ ملا کر ضماد کریں۔ ریٹھہ ہندی سرکہ کے ساتھ گھس کر لگانا بھی نافع ہے **انگریزی دوا**۔ خنازیر کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس سے کمزوری رفع اور دق کی علامات زائل ہوجاتی ہیں۔ کاڈلور آئل تین ڈرام پوٹاسی آئیوڈائڈ پندرہ گرین سیرپ فیرائی آیوڈائڈ تین ڈرام گریا زوٹ چھٹانک سیوسلیج

ٹراگے کنتھ ایک ڈرام سب کو حل کر کے اس قدر خالص پانی ملایا جائے کہ سب چیزیں مل کر تین اونس ہوجائیں۔ صبح دوپہر اور شام کو ایک ایک خوراک کسی قدر غذا کے بعد پلائی جائے اگر مریض گرمی کی شکایت کرے یا شدت کا گرم موسم ہو۔ تو کر بازوٹ نہ ڈالیں۔ **روغن سم الفار** خنازیر کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بیسیوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ خنازیر کے علاوہ ہر قسم کے بڑے چھوٹے پرانے پھوڑے اور تمام اورام خبیثہ کے لئے یہ تیل اکسیر ہے۔ روغن سرسوں خالص تین پاؤ لوہے کی کڑاہی یا کڑچھے میں آگ پر جوش دیں بوقت جوش پچیس دانہ اذاراقی جو عمدہ اور جدید ہوں اور پانچ تولہ درخت آکھ کی کونپلیں اس میں چھوڑ دیں۔ جب یہ دونوں چیزیں جل کر کوئلہ ہو جائیں۔ تو سم الفار سفید چھ ماشہ جو پہلے سحق بلیغ سے سرمہ سا کر رکھا ہوا۔ چٹکی چٹکی اس میں ڈالیں۔ پھر تیل کو آگ پر سے اتار کر ٹھنڈا ہونے پر تمام دواؤں سمیت اسی کڑاہی میں لوہے کے دستے سے خوب گھوٹ کر یکجان کر لیں۔ روزانہ خنازیری زخموں یا گلٹیوں پر لگایا کریں۔ اگر تیل کی مدت سے پھنسیاں پیدا ہو کر تکلیف ہو جائے۔ تو دو تین دن وقفہ کر دیں۔

غذا۔ دودھ گھی مکھن بالائی وغیرہ حسب برداشت مقوی غذا خوب کھلائیں۔ مگر اطباء کے نزدیک دودھ اور دوسری ایسی ٹھنڈی اور مرطوب اشیاء جن سے بلغم پیدا ہو۔ ہرگز نہ کھلائی جائیں۔ پیاس کی شدت ہو۔ تو شربت سادہ یا معزیات وغیرہ کی بتریدی بھی نہ پلائے۔ بلکہ اگر شربت کو جی چاہے۔ تو انجبار زرد کا شربت تیار کر کے بقدر ضرورت پلاتے رہیں ۔

عرقِ مدنی (ناروا — گنی ورم)

ناروا سفید سوت کے دھاگے کا سا ایک پتلا کرم ہوتا ہے۔ جو پانی کے ذریعے انسان کے جسم میں داخل ہو کر سال ڈیڑھ سال تک غیر معلوم طور پر اندر ہی اندر پڑا رہتا ہے۔ پھر آخر بڑھتا بڑھتا چھ سات فٹ تک لمبا ہو جاتا ہے۔ اور جسم کے کسی مقام پر ایک رسولی یا رسی کی طرح ایک ابھار پیدا کر دیتا ہے۔ جس کا ایک دردناک پھالا بن جاتا ہے۔ ناروا اس چھالے کو شق کر کے سر باہر نکال لیتا ہے۔ جس کے لئے ایسی تدبیر ضروری ہوتی ہے۔ کہ سارے کا سارا کرم باہر نکل آئے۔ لیکن اگر وہ ٹوٹ جائے۔ تو باقیماندہ حصے سے بہت

سے نیچے نکل کر اندر ہی اندر کئی جگہ یہ عارضہ پیدا کر دیتے ہیں **اسباب** جھیل تالاب یا کثیف چشمے کا پانی پینا۔ کیچڑ پانی میں ننگے پاؤں پھرنا وغیرہ۔

علاج۔ آبلہ کے آغاز سے مریض کو صبر دو ماشہ کھلائیں۔ دوسرے روز چار ماشہ۔ تیسرے روز چھ ماشہ۔ آبلہ پر بھی صبر ضماد کریں۔ جب نارو ے کا سر باہر آ جائے۔ تو اس کو کھینچکر نکالنے میں عجلت نہ کریں۔ مبادا ٹوٹ جائے۔ بلکہ سرکنڈے کی خاکستر ساڑھے دس ماشہ مردہ سنگ ساڑھے ستره ماشہ چیکرموم ایک تولہ روغن کنجد دو تولہ کو گرم کر کے ملائیں اور آبلہ پر لگا دیں۔ اور قدرے سانپ کی کینچلی گڑ میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اگر بارطاوس بجائے تنباکو حقہ میں پلائیں۔ یا قند سیاہ میں رکھ کر کھلائیں۔ تو نارو ا خود بخود نکل آتا ہے۔ **دوا**۔ تھوہر کی راکھ نارو ے پر باندھنے سے وہ باہر نکل آتا ہے **دوا** **مغز** جمال گوٹہ پانی میں گھس کر اس میں سے کسی قدر نارو ا پر لگا دیں۔ ایک دن میں آرام ہو جائیگا۔ **دوا**۔ کلونجی باریک کر کے لسی میں پکائیں اور ضماد کریں۔ تین دن میں نارو ا نکل آئیگا۔ اگرچہ ٹوٹ ہی چکا ہو۔

ماشرا
سرخ بادہ
ارسی سپلس

ایک خطرناک اور متعدی مرض ہے۔ جو بروقت تدبیر کرنے سے عموماً زائل ہو جاتا ہے۔ مگر عدم تدارک کی صورت میں مہلک ثابت ہوتا ہے۔ ایک دموی ورم ہے۔ جو زیادہ تر چہرے اور پیشانی پر اور گاہے جسم کے کسی دوسرے حصے پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے **علامات**۔ ابتداء میں لرزے کا بخار۔ جوان مریض کو نکسیر اور بچے کو تشنج عارض ہوتا ہے۔ متورم مقام کا رنگ کبھی پھیکا اور اکثر **شوخ سرخ** اور اس میں خارش کبھی اس کے ساتھ ہذیان بھی۔ ورم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ پھر یا تو ورم دفع ہو کر اس سے بھوسی جھڑ جاتی ہے۔ یا اس پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ ضرب و زخم کے کے مقام سے شروع ہونے والا سرخ بادہ اکثر شدید ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کے سرخباد میں ردی حالت ہو جائے۔ تو مریض تین چار روز میں مر جاتا ہے۔ نوزائیدہ بچے کا سرخباده ناف کے زخم سے شروع ہوتا ہے اور زچہ کو اس سے پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے۔

اسباب۔ چوٹ ضرب و زخم کسی زہریلے جانور کا کاٹنا۔ شراب خوری۔ خاص خاندان ضعیف العمری۔ نقرس۔ وجع مفاصل ذیابیطس وغیرہ بعض امراض۔

علاج مرارو کے فصد کے بعد صداع دموی کا سا علاج کریں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو گل نیلوفر تخم کاسنی ہر ایک سات ماشہ عناب سات دانہ آلو بخارا پانچ دانہ تمر ہندی دو تولہ کا زلال شربت بنفشہ دو تولہ شامل کرکے دو وقت پلائیں۔ تین روز کے بعد اسی نسخے میں شیر خشت دو تولہ ترنجبین تین تولہ اضافہ کرکے پلائیں۔ تاکہ تنقیہ ہو جائے۔ پھر برگ شاہترہ تخم کاسنی سات سات ماشہ پانی میں تر کرکے مل چھان کر شربت انار شیریں دو تولہ شامل کریں۔ اور پہلے اسپغول سات ماشہ پھنکا کر اوپر سے پلا دیں۔ اور ورم کے مقام پر ٹھنڈے طلا جو صداع دموی میں مفید ہوتے ہیں استعمال کریں **غذا**۔ زم زود ہضم شوربا چپاتی۔ ٹھنڈی اور لطیف ترکاریاں مثل توری کدو ٹنڈو دیں۔ گرم اشیائ اور زیادہ مرچ مصالح سے پرہیز۔

بعض اوقات کوئی شخص ایسا زہر کھا جاتا ہے۔ جس کا نام معلوم نہیں ہوتا۔ یا وہ بیہوشی کی وجہ سے اس کا نام نہیں بتا سکتا۔ ایسی حالتوں میں تدبیر یہ ہے۔ کہ فی الفور نیم گرم پانی اور روغن کنجد سے کر کے قے کرائیں۔ پھر گائے کا دودھ اور گھی ملا کر پلائیں۔ اور ایک دن رات مطلق سونے نہ دیں۔ اگر زہر گرم ہو۔ جس کی نشانی یہ کہ پیٹ گرم منہ خشک اور پیاس غالب ہوگی۔ تو لعاب اسپغول تازہ دودھ گائے کی لسی یا روغن بادام صندل گلاب تربوز کا پانی جو میسر ہو۔ برف کے ساتھ سرد کرکے پلائیں۔ اور قرص کافور یا مفرح بارد کھلائیں۔ اور آش جو پلائیں۔ اور جگر کے ارد گرد ٹھنڈے ضماد کریں اور صندل و گلاب میں رومال تر کرکے سینہ پر رکھیں۔ اور اگر زہر ٹھنڈا ہو جس کی علامت یہ کہ بدن ٹھنڈا ہوگا۔ اعضا بے حس ہونگے ٹھنڈا پسینہ آئیگا۔ اعضا میں گرانی ہوگی۔ تو قے کرانے کے بعد تریاق فاروق دواء المسک۔ حار مفرح حار لہسن پیاز جدوار جنطیانا۔ ہینگ وغیرہ دیں۔ مرغ کا شوربا پلائیں۔ روغن گل دل و جگر کے مقام پر طلا کریں۔

افیون (افیم / اوپیم) کا زہر

جوان آدمی کے لئے تین رتی یا اس سے زیادہ افیون قاتل ہے **علامات زہر**
افیون کھانے کے بعد نصف سے ایک گھنٹہ تک اس کی علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔
دردسر۔ تکان۔ غلبہ خواب۔ بیہوشی طاری۔ پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ چہرہ نیلگوں یا زرد۔ جلد
ٹھنڈی۔ اور سرد پسینے سے تر بتر۔ سانس بے قاعدہ اور خراٹے دار۔ نبض کمزور۔ آخر
عضلات تنفس کے مفلوج ہونے سے موت واقع ہوتی ہے۔

علاج۔ افیون کے زہر کی مضرت دفع کرنے کے لئے سب سے پہلے دو باتیں
ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ فوراً قے کرائیں۔ دوسرے یہ کہ مریض کو سونے نہ دیں۔ اور جگانے کے
لئے بار بار اس کو ہلاتے بلاتے اور اس کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارتے
رہیں۔ اور قے لانے کے لئے نیم گرم پانی اور روغن کنجد ملا کر پلائیں یا آب شبت، اور
آب ترب اور شہد نمک ملا کر پلائیں۔ مگر زیادہ موثر تدبیر یہ ہے کہ تانبے کے چند پیسے پانی
میں ڈال کر جوش دیں۔ اور اس پانی میں چند مکھیاں گھوٹ کر پلائیں۔ سب سے بہتر دوا
زنک سلفاس ہے۔ جو ایک انگریزی دوا ہے۔ اس میں سے پانچ رتی بھر دو ڈھائی تولہ
گرم پانی میں حل کر کے پلائیں۔ فوراً قے ہوگی۔ پھر کوئی اور دوا استعمال کریں۔ لیکن جب افیون
اپنا اثر کر چکتی ہے۔ تو پھر کسی دوا سے قے نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں مریض کو مقیات
دینا فضول تکلیف ہے۔ تب اس کو بار بار تیز گرم چائے یا قہوہ پلائیں۔ اور کوئی خاص دوا
استعمال کریں **دوا**۔ جتنی افیون کھائی ہو۔ اس کے برابر جند بیدستر گھوٹ کر پلانا مفید
ہے **دوا**۔ دوب سبز کا شیرہ پلانا بھی مجرب ہے **دوا** ارنڈ کا پانی دو تولہ یا نالی کا پانی
جو ایک بوٹی تالاب کے کناروں پر ہوتی ہے۔ بقدر نصف تولہ پلانا افیون کا تریاق ہے۔

سم الفار (سنکھیا / آرسنک) کا زہر

سنکھیا بقدر نصف رتی جوان آدمی کے لئے قاتل ہے **علامات زہر** نصف سے
ایک گھنٹہ کے اندر پیٹ میں درد۔ جلن اور پیچش۔ خون اور بلغم کے ساتھ ملے ہوئے دست
آتے ہیں۔ پیشاب بند۔ ممنت بے چینی۔ آخر سخت ضعف یا تشنج یا فالج یا بیہوشی ہو کر

مریض راہی عدم ہوتا ہے۔

علاج۔ پہلے رائی کا سفوف تولہ سوا تولہ پاؤ بھر گرم پانی میں پلاکر قے کرائیں یا زنک سلفاس سے قے کرائیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ سکنجبین سے قے نہ کرائیں۔ کیونکہ سنکھیا کے زہر میں ترشی سخت خطرناک ہے۔ پھر پوست درخت گولر کا سفوف بقدر چار ماشہ پھنکا کر اوپر سے دودھ اور گھی ملاکر پلائیں۔ کیلے کی جڑ کا پانی اور کافور ملاکر پلانا بھی نافع ہے۔ بکات سفید وغیرہ کے نسخے بھی جو بیاض کریمی میں درج ہیں نہایت مفید ہیں۔ دوا کے بعد السی کا جوشاندہ یا آش جو پلانی چاہئے۔ پیاس کی شدت میں برف کے ٹکڑے چسائیں۔ رفع ضعف کے لئے دواء المسک وغیرہ دیں جسم ٹھنڈا ہونے لگے۔ تو رانوں اور بغلوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھیں۔ اور کمبل اوڑھائیں ؀

حب السلاطین (جمال گوٹہ / کروٹن) کا زہر

علامات زہر۔ معدے میں سخت درد۔ پانی کے سے پتلے پتلے دست اور قیئیں چہرہ زرد۔ جسم پسینہ سے تر۔ نبض کمزور۔ پیشاب کم۔ کبھی ہذیان بھی ہو جاتا ہے۔

علاج۔ پہلے دودھ اور گھی پلا کر قے کرائیں۔ پھر لسی اور دیگر ٹھنڈی اور قابض اشیاً مثل شیرہ تخم خرفہ اور لعاب اسپغول وغیرہ دیں ؀

اذاراقی (کچلے / نکس وامیکا) کا زہر

کچلے کا سفوف ڈیڑھ دو ماشہ اور پانی میں گھسایا ہوا کچلہ بقدر ماشہ ڈیڑھ ماشہ اور اس کا جوہر سٹرکنیا ربع سوخ سے ایک سرخ تک ہلک ہوتا ہے **علامات**۔ ذائقہ تلخ۔ دم بند ہونے لگتا ہے۔ چہرہ نیلگوں۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد تشنج مثل مرض کزاز۔ پسینہ۔ ضعف۔ آنکھیں روشن ٹکٹکی بندھی ہوئی قوت بصارت وسماعت نیز زہر خوردہ کے ہوش بجا رہتے ہیں۔

علاج مقیات سے قے کرائیں تشنج رفع کرنے کیلئے کلورا فارم سونگھانا اور چاسی برومائڈ بقدر سات ماشہ پانی میں حل کرکے پلانا مفید ہے ؀

تاتورہ (دھتورہ / سٹرامونیم) کا زہر

دھتورہ کے بیج ماشہ ڈیڑھ ماشہ کی مقدار میں ہلک ہوتے ہیں **علامات**۔ نصف

ساعت کے اندر حلق خشک۔ چہرہ سرخ۔ دوران سر۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ نظر میں فتور۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نگلنا دشوار۔ ہذیان۔ زہر خوردہ کپڑوں اور بستر کو نوچتا پھاڑتا ہے۔ آخر دم بند ہو کر مر جاتا ہے۔ **علاج**۔ اصل السوس تولہ ڈیڑھ تولہ کا جوشاندہ پلائیں۔ یا گھی پلائیں۔ مسموم کے ہاتھ پاؤں کو گرم پانی میں رکھیں۔ اور کسی موٹے کپڑے سے اسکے جسم کو ملیں۔

فائدہ جلیلہ

بعض اوقات زہر خوری کے حوادث بےخبری میں ناگہانی طور پر وقوع پاتے ہیں مثلاً کوئی بچہ کھیلتا کھیلتا افیون کھا گیا یا مٹی کا تیل پی گیا یا سیاہ رنگ کی کھمب کھا گیا۔ یا مثلاً کوئی شخص دوا اور تیل کی شیشیوں کے ہم شکل ہونے کے باعث غلطی سے پینے کی دوا کی بجائے کوئی اور زہریلی دوا پی گیا یا مثلاً معالج نے مریض کو قے لانے کے لئے زنک سلفاس بار بار دیا۔ جو ہر مرتبہ ہضم ہو گیا۔ اور اس سے زہریلا اثر پیدا ہوا۔ ایسے بےشمار اتفاقات سے ایک فوری مصیبت نازل ہو سکتی ہے جس میں منٹوں اور گھڑیوں کے اندر زہر خوردہ کی زندگی اور موت کا فیصلہ ہونے لگتا ہے۔ اور معالج تک جانے اس کو بلانے پھر اس کا مطالعہ کتاب کے بعد دوا تجویز کرنے کی مہلت نہیں ملتی۔ اس امر کو ملحوظ رکھ کر ہم ذیل میں اکثر مشہور دیسی اور انگریزی زہریلی دواؤں کی ایک جامع فہرست بترتیب حروف تہجی مع تریاق ومختصر طریق علاج درج کر دیتے ہیں۔ تاکہ معالج اور عام شائقین اس فہرست کو بآسانی ذہن نشین کر لیں اور زہر خوری کے کسی مفاجاتی حادثہ پر فی الفور تدارک کر سکیں۔

نام زہر	تریاق	خلاصہ طریق علاج
آیوڈین	نشاستہ دار اشیا	قے کرا کر حریرہ یا ساگودانہ اراروٹ حلوا بکثرت کھلائیں۔ گرم غسل کرائیں۔
آیوڈوفارم	سوڈا بائیکارب پوٹاسی برومائیڈ	سوڈا بائیکارب پانی میں حل کرکے دیں۔ میدہ اور لعاب دار اشیاء کھلائیں۔ گرم غسل کرائیں۔
اجوائن خراسانی	•	قے۔ محرکات۔ وقابضات۔ مثل چائے وقہوہ عرق لیمو بھی مفید ہے۔
ارجنٹائی نائٹراس یعنی چاندی کا مرکب	نمک	نمک پانی سے قے۔ پھر ایک پیالی میں سات سرخ نمک پانی میں حل کرکے نصف ساعت بعد دیں۔
افیون	اٹروپیا۔ بیلاڈونا۔ پوٹاسی پرمینگناس	زنک سلفاس سے قے۔ سرد چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے۔ منع خواب امونیا۔ سونگھنا گردن وسینہ پر آبلہ اٹھانا۔
الکحل	لائکر امونیا ایسی ٹیٹس	گرم چائے پلائیں۔ تاکہ ہوش آجائے۔ ایمونیم کاربونیٹ دو ماشہ پانی میں حل کرکے پلائیں

زہر	تریاق	علاج
انٹی پائرین	محرکات	سر کو ٹھنڈک اور ہاتھ پاؤں کو گرمی پہنچائیں۔ سوڈا سلفاس چار ڈرام پلا کر محرکات دیں دل کی تقویت کیلئے ڈیجی ٹیلس دیں۔ اور لائکر سٹرکنیا استعمال کریں۔
انٹی فبرین	محرکات	علاج مثل انٹی پائرین
ایتھر سونگھنا	امونیا سونگھانا	کھلی ہوا دیں سر اور چہرہ پر سرد پانی چھڑکیں۔
بسمتھ	•	دودھ شربت۔ گوند۔ حریرہ۔ ملوخی۔ بیضہ خام کھلائیں۔
بھنگ	•	قے کرائیں۔ سونے نہ دیں۔ سر پر آب سرد ڈالیں۔ باقی علاج مثل افیون۔
بیخ لفاح (بیلاڈونا)	سبز پودینہ افسنتین	قے کرائیں چار تولہ پرانے سرکہ میں پودینہ اور افسنتین چھ چھ ماشہ جوش کر کے پلائیں مریض کو سونے نہ دیں۔ سر پر سرکہ و روغن گل میں رومال تر کر کے رکھیں۔
بیریم	•	قے کرا کر میگنیشیا سلفاس یا سوڈیم یا پوٹاسیم کھلائیں۔ مرغن غذا گھی روغن بادام بکثرت پلائیں۔
پٹرولیم	•	سٹامک پمپ سے معدہ صاف کریں۔ پھر کسٹرائل کا مسہل۔ مفرحات۔ چائے قہوہ بکثرت۔ سر اور چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے۔ اطراف پر مالش۔
پوٹاسی برومائڈ	محرکات اعصاب	لائکر سٹرکنیا۔ برانڈی۔ اور افیون اس کا علاج ہے
پوٹاسی نائٹراس	•	قے کرا کر افیون اور خوشبودار مفرحات کھلائیں دودھ بکثرت پلائیں
پھٹکڑی	کاربونیٹ آف امونیا پوٹاسیم سوڈیم	ادویہ مذکورہ بمقدار مناسب پانی میں حل کر کے دیں۔
پپیتہ	•	علاج مثل کچلہ کیا جائے
تارپین	•	قے کرائیں پھر سالٹ کا جلاب آش جو یا دیگر لعابدار اشیاء پلائیں۔
تانبا	مزلقات	اس میں سرکہ ہرگز نہ دیں بہت سے دودھ میں انڈے پھینٹ کر پلائیں سفوف رائی سے قے کرائیں آش جو اور جوشاندہ السی پلائیں درد کے لئے افیون کھلائیں
تخم بید انجیر	ریباس عصارہ انار	امونیا کارب بار بار کھلائیں اور بسمتھ سب نائٹراس پندرہ گرین لائکر مارفیا پندرہ بوند ٹنکچر کیپسیکم دس بوند میوسلیج اکیشیا دو ڈرام پانی ایک اونس ہر نصف ساعت بعد دیں
تمباکو	قند سیاہ ٹینک ایسڈ	سٹرکنیا اور ہارنیا بھی تمباکو کے فاذہر ہیں پہلے رائی سے قے کرائیں پھر تیز چائے و قہوہ پلائیں۔ مریض کو گاؤ تکیہ کے سہارے سے بٹھائے رکھیں۔
تیزاب گندھک	کھریا مٹی وغیرہ	روغنی اور مزلق اشیاء کھلائیں۔ درد ہو تو افیون کھلائیں۔ قے کرانا خطرناک ہے
تیلنی مکھی	•	زنک سلفاس سے قے ہر قسم کے روغن گھی چربی سے پرہیز رفع درد کے لئے افیون تقویت کے لئے محرکات۔
جائفل	منعنعہ کشنیز	پہلے قے کسٹرائل کا مسہل۔ پھر پوٹاسی برومائڈ پلائیں۔
جست	سوڈا کارب ٹینک ایسڈ	کسٹرائل کا مسہل۔ درد کے لئے مارفیا چائے قہوہ بکثرت۔ انڈوں کی سفیدی دودھ میں ملا کر دیں ٹینک ایسڈ ماشہ دو ماشہ پانی میں حل کر کے بار بار دیں۔

چونہ	مزلقات	فوراً قے۔ میگنیشیا سلفاس پوری خوراک۔ مزلق غذا۔ دودھ۔ روغن بادام۔ روغن زرد۔ روغن سرسوں۔ کھیر ساگودانہ بکثرت اور ترشی سے پرہیز۔
حب الملوک	مزلقات	دس سرخ زنک سے قے۔ اغذیہ مزلقہ۔ دودھ۔ گھی حریرہ بکثرت۔ اسہال کی کثرت میں افیون۔ ضعف شدید میں محرکات الیوپیا وغیرہ۔
دار شکنہ (مرکب پارہ)	بیضہ کی سفیدی و زردی	اگر قے نہ ہو تو کرائیں بیضہ کی سفیدی اور زردی پارہ کو خون میں ملنے سے روکتی ہے اغذیہ سادہ رقیق بے خراش بکثرت دیں درد کیلئے افیون اگر منہ آ جائے تو اسکا تدارک کریں
دھتورہ	•	پہلے قے اور مسہل پھر ملٹھی کا جوشاندہ
ڈیجی ٹیلس	ٹینین	قے کرائیں بہتر جائے۔ قہوہ پلائیں مریض کو چت لٹائے رکھنا ضروری ہے ٹینین (جوہر مازو) ماشہ سوا ماشہ دیں۔
رسکپور	سفیدی بیضہ و زردی	علاج مثل دار شکنہ کیا جائے
زنک سلفاس	سوڈا کارب ٹینک ایسڈ	دیکھو جست
سٹرکنیا (جوہر کچلہ)	ٹینک ایسڈ	قے کرانا۔ کوئلہ اور ٹینک ایسڈ بمقدار کثیر کھلانا پوٹاسی برومائڈ اور کلورل ہائیڈریٹ دینا۔ افیون کافور تمباکو بھی مفید ہیں۔
سرب یا سلیہ (سیندور یا سفیدہ)	زنک سلفاس	شوگر آف لیڈ۔ سفیدہ۔ سیندور جو مرکبات سرب میں انکے استعمال سے کبھی زہریلا اثر ہو جاتا ہے مائی یا زنک سے قے کرائیں۔ سلفورک ایسڈ آب آہنہ پلائیں پھر دودھ میں انڈوں کی سفیدی ملا کر پلاتے رہیں یا آش جو دیں۔
سرمہ سفید و سیاہ	مازو کثیر وغیرہ نباتی قابضات	ضعف قلب کی حالت میں ڈیجی ٹیلس کا مفوف یا عکس دیں۔ مفوف مازو ایک تولہ پانی میں جوش کر پلائیں۔
سفیدہ	زنک سلفاس	دیکھو سرب
سلفورک ایسڈ	کوئلہ چونہ سوڈا کھریا مٹی	دیکھو تیزاب گندھک
سم الفار	مرکبات فولاد	ترشی سے سم الفار کا زہر ترقی کرتا ہے فوراً قے کرائی جائے۔ اور دودھ گھی پلایا جائے ٹنکچر فیرائی پرکلورائڈ بطور تریاق پانی میں ملا کر پلائیں۔
سورنجان	•	علاج مثل میٹھا تیلیہ کیا جائے
سوہاگہ	بیلاڈونا	
سیندور	زنک سلفاس	دیکھو سرب
شراب	ترشی	قے کرانا۔ سر پر سرد پانی دھارنا۔ صندل وکافور میں رومال تر کر کے سر پر رکھنا شربت لیموں شربت انار ترش پلانا
شوکران	شراب افسنتین	قے کرائیں۔ تھوڑی تھوڑی شراب پلائیں پھر شیر گاؤ اور افسنتین پلائیں تریاق افیون بھی مفید ہے حکیم سقراط اسی زہر سے ہلاک کیا گیا تھا
شیشہ	•	اگر کوئی شخص شیشے کے ٹکڑے نگل جائے تو حلوا یا مالیدہ زیادہ مقدار میں کھلا کر قے کرائیں
طلا (سونا)	فیرائی سلفاس	غذائے مزلق دیجئے

زہر	تریاق	علاج
عصارۂ ریوند	•	دودھ سوڈا ملا کر پلائیں۔ اغذیہ مزلقہ۔ دودھ اور گھی ملا کر۔ روغن بادام۔ گوند لعاب ملیٹھی و بہدانہ و آش جو بکثرت۔ درد کے لئے افیون۔
فاسفرس	•	زنک سلفاس سے قے۔ نیلا تھوتھا ایک رتی پانچ پانچ منٹ بعد تاکہ سوزش کم ہو جائے۔ روغن تارپین زیادہ مقدار میں دیں۔ مگر اور کوئی تیل نہ پلائیں کیونکہ فاسفرس اس میں حل ہو کر جلدی سرایت کر جاتا ہے بخلاف تمام خراش کرنے والے زہروں کے ان میں تیل پلانا مفید ہے۔
کاربالک ایسڈ	ایپسم سالٹ	قے کرانا۔ قہوہ و چائے پلانا۔ گھی کسٹرائیل روغن بادام بقدر کثیر پلانا تاکہ اسہال میں خارج ہو جائے۔
کافور	•	پہلے قے پھر محرکات امونیا وغیرہ اور اطراف کو گرمی پہنچائیں شراب ہرگز نہ دیں کیونکہ کافور کی ڈلی اس میں حل ہو کر زیادہ ضرر پہنچا سکتی ہے گرم کمبل اڑھائیں مگر سر کو ٹھنڈا رکھیں۔
کچلہ	تمباکو نکوٹین	دیکھو سٹرکنیا (جوہر کچلہ)
کھریازوٹ	•	اغذیہ مزلقہ و مدہنہ بکثرت دیں۔
کشتہ جست	ٹینک ایسڈ سوڈا بائیکارب	دیکھو جست
کشتہ سرب	زنک سلفاس	دیکھو سرب
کشتہ سم الفار	مرکبات فولاد	دیکھو سم الفار
کشتہ سیم	نمک	دیکھو ارجنٹائی نائٹراس
کشتہ طلا	ذائی سلفاس	دیکھو طلا
کشتہ مس	•	دیکھو تانبا
کلوروفارم	•	پیا ہو۔ تو نیلا تھوتھا سے قے و مسہل۔ اگر سونگھا ہو۔ تو زبان چمٹی سے باہر کھینچیں امونیا سونگھائیں چہرہ پر پانی چھڑکیں سر نیچا رکھیں
کلورل ہائیڈریٹ	سٹرکنیا بیلاڈونا	قے محرکات قلب و مقویات مثل امونیا برانڈی۔ قہوہ ڈیجی ٹیلس تسخین اطراف۔ بجلی۔ بار بار جگانا۔
کوکین	•	محرکات دماغ مثلاً شراب امونیا قہوہ مفید ہیں
کونین	شربت دودھ	کونین کوئی زہر نہیں مگر اس کی زیادہ مقدار بعض طبائع کو گرمی خشکی سے بیتاب و نیم مردہ بنا دیتی ہے گھبراہٹ و گرمی پر روغن چنبیلی یا گھی کی مالش کریں۔ دودھ شیریں کر کے بار بار پلائیں۔ اگر کونین کھانے سے پہلے شربت بنفشہ یا نیلوفر یا سادہ شربت پلا دیں تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

کھمبی	بیلاڈونا	زنک سے قے۔ ٹینک ایسڈ۔ قہوہ۔ امرود یا اس کے پتے پانی میں پیس کر پلائیں۔ کافی پلائیں۔ ایک ماشہ سہاگہ دو ماشہ شہد میں چٹائیں۔
کیلومل مرکب پارہ	زردی و سفیدی بیضہ	علاج مثل دارشکنہ کیا جائے۔
مٹی کا تیل	۔	پیرافین کے زہر کی طرح علاج کیا جائے۔
مچھلی		بعض مچھلیاں زہریلی ہوتی ہیں۔ کبھی خشک مچھلی سے زہریلا اثر ہو جاتا ہے پہلے قے کرائیں پھر مسہل دیں اور محرکات استعمال کریں۔
میٹھا تیلیہ	جدوار	زنک یا طوطیا سے قے۔ ٹنکچر ڈیجی ٹیلس دیں محرکات مثل برانڈی ایمونیا وغیرہ دیں۔ قلب کے مقام پر رائی لگائیں اطراف کو گرمی پہنچائیں۔
نوشادر	سرکہ	آدھ سیر پانی میں چار تولہ سرکہ اور دو چھٹانک شربت ملا کر ایک ایک گھونٹ پلائیں اور خالص سرکہ سونگھائیں
نیلہ تھوتھہ	۔	دیکھو تانبا
ہائیڈرو سیانک ایسڈ	ایٹروپین کی جلدی پچکاری	قے کرائیں پانی کے چھینٹے زور زور سے ماریں اور ایمونیا سونگھائیں۔

لدغ حیوانات

ہر قسم کے زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا زہر دور کرنے کی کلی تدبیر یہ ہے۔ کہ زخم کے مقام سے دو انچ اوپر ستلی یا ڈوری سے بند لگا دیں۔ اور اس بند سے چار پانچ انچ اوپر ایک بازو بند اور لگا دیں تاکہ وہاں کا دوران خون بند ہو جائے اور زہر سارے خون میں نہ پھیلے پھر اگر زیادہ شدید خطرہ کی صورت ہو۔ تو اگر یہ زخم انگلی وغیرہ کسی چھوٹے عضو پر ہو تو اس عضو کو کاٹ ڈالنا ہی ہمت کا کام ہے۔ تاکہ جان بچ جائے۔ یا داغ دیں۔ یا بھری سینگیاں کھنچوائیں یا جونکیں لگوائیں یا کوئی ہشیار آدمی سرکہ اور روغن گل سے کلی کر کے زہر چوس لے مگر ایسا آدمی خالی پیٹ نہ ہو۔ کاٹے ہوئے مقام کے زخم کو مندمل نہ ہونے دیں۔ ایک مرغ بریان کر کے گرم گرم چیر کر باندھ دیں۔ اس سے وہ زہر کو چوس لیتا ہے۔ اور زہر کو جذب کرنے والی اشیاء مثل پنچال

کبوتر خاکستر چوب انجیر بکری کی مینگنیاں لہسن پیاز گندھک۔ سرکہ اور شہد میں ملا کر ضماد کریں یہ تدابیر ہر قسم کے زہریلے جانوروں کے کاٹنے میں مفید ہیں۔

لدغ الحیہ
سانپ کا ڈسنا
سنیک بائٹ

علامات۔ زہریلے سانپ کے کاٹنے کے مقام پر نصف انچ میں دانتوں کے دو نشان بطرح ا۔۔ا ہوتے ہیں۔ اگر زیادہ نشان ہوں۔ تو یہ سانپ کے زہریلے نہ ہونے کی نشانی ہے زخم کی جگہ پر ورم اور سوزش ہوتی ہے۔ آزردہ جگہ بے حس ہو کر نیلی پڑ جاتی ہے مریض بے چین ہوتا ہے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ غنودگی طاری جسم سرد پسینے سے تر۔ نبض کمزور۔ دم خراٹے سے آتا ہے بولنے اور نگلنے کی طاقت زائل۔ زیادہ زہریلے سانپ کا کاٹا آدھے گھنٹے سے لیکر چار پانچ گھنٹے تک اور کم زہریلے سانپ کا کاٹا ہوا دس تین گھنٹے سے لیکر چوبیس گھنٹے تک مرجاتا ہے اس سے زیادہ جئے تو امید شفا ہوتی ہے۔

علاج پہلے مذکورہ تدابیر عمل میں لائیں تریاق فاروق کھلانا یا ہینگ شراب میں گھس کر کھلانی اور طلا کرنی اسی طرح لہسن شراب میں پیسکر بکثرت پلانا اور گندنا اور پیاز شراب اور پرانے گھی میں گھوٹ کر نوش کرانا مفید ہے۔ ناند میں دودھ بھر کر مریض کو بٹھانا۔ زخم کے مقام پر مینڈک کو کاٹکر باندھنا بھی نافع ہے۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ تخم املی کو درمیان سے چینو کے رخ کاٹ کر جہاں سانپ نے کاٹا ہو۔ لعاب دہن لگا کر وہاں رکھدیں وہ زہر کو چوس کر از خود گر جائیگا۔ پھر اسی طرح دوسرے ٹکڑے کا عمل کریں۔ تمام زہر زائل ہو جائیگا واللہ اعلم بالصواب۔ بیاض کریمی میں سانپ کاٹے کی ایک دوا نادرہ روزگار اور قابل افتخار درج ہے۔ جس سے سینکڑوں زہریلے سانپوں کے کاٹے ہوئے شفایاب ہوئے ہیں۔ اس کو پڑھو۔ اور سمجھ کر استعمال کرنے اور خلق اللہ پر احسان عظیم کرنیکی کوشش کرو۔

داء الکلب
ہلکاؤ
ہائیڈرو فوبیا

ایک سخت متعدی، ورمہلک عارضہ ہے جو کسی دیوانہ جانور کے کاٹنے سے عارض ہوتا ہے اور جس میں مریض شدت کے تشنج میں مبتلا ہو کر وحشیانہ حرکات کرتا کرتا سخت کمزوری یا تنفس کے بند ہو جانے سے راہی عدم ہو جاتا ہے **علامات**۔ دیوانہ جانور کے کاٹنے سے تین دن بعد کیوقت ہفتوں یا مہینوں بلکہ برسوں کے عرصے میں اسکی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس وقت

پہلے تو زخم میں یا زخم کے داغ میں درد ہوتا ہے اور پھر زخم تازہ ہو جاتا ہے مریض کو اپنے مرگ کا خطرہ دامنگیر رہتا ہے۔ سر میں خفیف درد۔ نیند ندارد۔ ڈراؤنے خواب پانی یا دودھ پینے میں حلق کے تشنج کے باعث سخت تکلیف ہوتی ہے۔ طبیعت پر وحشت و پریشانی طاری۔ خوف و ہراس غالب۔ شدت کی پیاس۔ گلا خشک۔ مگر پانی پینا بلکہ اس کو دیکھنا اور نام تک سننا محال جس سے فوراً تشنج شروع۔ سوکھی ابکائیاں۔ شدت کا ہذیان۔ مریض دیوانہ وار دوسروں کو کاٹنے کو دوڑتا ہے روشنی کی ذرا سی چمک یا کوئی دھیمی آواز یا کسی کے پاؤں کی آہٹ سے تشنجی تکلیف شروع ہو جاتی ہے آخر دو دن سے نو دن کے اندر انہی مصائب میں مریض کا خاتمہ ہو جاتا ہے **اسباب** پاگل کتے۔ لومڑی۔ گیدڑ۔ بھیڑیئے وغیرہ کے کاٹنے سے یہ مرض انسان گھوڑے گدھے گائے ہرن بکری اور بلی کو ہو سکتا ہے شروع موسم بہار۔ فاقہ کشی غلبہ خواہشات نفسانی وغیرہ امور اس مرض کے سبب کو تقویت دیتے ہیں۔

علاج۔ اس مرض کا کوئی شافی علاج بالدوا آج تک دریافت نہیں ہوا۔ البتہ یورپین ڈاکٹروں نے ایک ٹیکا ایجاد کیا ہے جو ہلکاؤ کی خاص علامات کے ظاہر ہونیسے پہلے لگایا جاتا ہے مجرب اور کامیاب ثابت ہوا ہے اور ہزار ہا دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹے ہوئے مریض اس کی بدولت لقمہ اجل ہونیسے بچ گئے اور بچ رہے ہیں۔ مذکورہ ٹیکا لگانیکے بڑے بڑے مرکز لاہور اور کسولی وغیرہ میں ہیں عام کتابوں میں جو بکثرت نسخے اس عارضے کیلئے درج ہیں وہ چنداں مطلب برآری نہیں کر سکتے۔ البتہ ہم کو ایک معتبر دوست سے اس مرض کی ایک دوا ملی ہے جسکی نسبت وہ کہتے ہیں کہ اس عارضے کیلئے تیر بہدف ہے۔ لکڑبگڑ یا چرخ جس کو پنجاب میں ترک کہتے ہیں اس کا جبڑا دانت ڈاڑھ سمیت پتھر پر پانی ڈال ڈال کر گھسیں چھ ماشہ کے قریب اس کا صلابہ مریض کو پلائیں اور ہر ساعت کے بعد اسی قدر پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ ایک ہی دن میں صحت ہو جائیگی۔ پھر دوسرے تیسرے روز بھی علی الصباح ایک ایک خوراک اسی قدر پلاتے رہیں۔ تماشا یہ ہے کہ داء الکلب کا جو مریض پانی کے نام سے بھی لرزہ براندام ہوتا ہے وہ اس دوا کا پیالہ ہاتھ سے لیکر باطمینان پی جائیگا۔ اور کوئی تشنجی تکلیف نہ ہوگی ہمارے دوست کو جن صاحب سے یہ نسخہ ملا ہے۔ وہ خود مبتلائے مرض ہو کر اس نسخہ کی بدولت شفایاب ہوئے تھے اور ایک مریض پر ہمارے دوست مذکور نے بھی اس دوا کو آزمایا اور مفید پایا ہے۔

ختم شد

مفصل فہرست مضامین کتاب کلید مطب بترتیب حروف تہجی

ظ

ع

غ

ف

ق

ک

ن

و

ہ

ی

تمام شد

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں بماہ اگست ۱۹۲۵ء

مثنوی مولانا رومؒ } معنویؒ مع حاشیہ فارسی مولانا حکیم مرزا محمد نذیر صاحب عرشی نے مثنوی کے متعدد نسخوں کو مقابل رکھ کر یہ ایک نہایت صحیح اور جامع نسخہ مرتب فرمایا ہے۔ جس میں مثنوی کی وہ تمام ابیات جو بعض نسخوں میں درج ہیں۔ اور بعض میں نہیں ہیں جمع کر دی گئی ہیں۔ مختلف نسخوں میں سے زیادہ قابل اعتماد نسخہ متن میں درج کیا ہے اور دیگر نسخے حاشیے پر لکھ دیئے ہیں اکثر الفاظ پر اعراب لگائے ہیں۔ مشکل کلمات کے معنے بین السطور لکھے ہیں۔ حاشیہ پر سلیس فارسی میں ہر مشکل شعر کا حل لکھدیا ہے اور آیات و احادیث کے ساتھ تطابق کیا ہے۔ خط جلی خوش قلم و دیدہ زیب ہے ۲۹×۲۲/۸ تقطیع ہر فی صفحہ سترہ شعر درج ہیں جس سے خط کا جلی اور نمایاں ہونا ظاہر ہے۔ کاغذ نفیس اعلیٰ قسم۔ چھپائی نہایت اچھی دفتر اول زیر طبع ہے جو غالباً تین سو صفحات سے زائد پر ختم ہوگا۔ قیمت بلا جلد [illegible] مجلد عہر۔ باقی دفتر بھی سلسلہ وار طبع ہونگے انشاء

تعلیم النسا کی کتابیں } مؤلفہ مرزا محمد نذیر صاحب عرشی مولوی فاضل منشی فاضل

لڑکیوں کی دینی و دنیاوی معاشرتی۔ اخلاقی، صنعتی تعلیم کے لئے یہ سلسلہ کتب تمام مروجہ کتابوں سے افضل و اعلیٰ ثابت ہو چکا ہے ملک کے نامی گرامی اخبارات اور اہل علم حضرات نے اس کو نہایت پسند کیا ہے قیمت تعلیم النسا کا قاعدہ ار۔ تعلیم النسا کی پہلی کتاب ۳ر تعلیم النسا کی دوسری کتاب ۶ر تعلیم النسا کی تیسری کتاب ۹ر تعلیم النسا کی چوتھی کتاب ۱۲ر تعلیم النسا کی پانچویں کتاب ۱۵ر۔ تعلیم النسا کی چھٹی زیر طبع ہے۔ تعلیم النسا کی ساتویں کتاب قیمت ایک روپیہ چار آنہ عہر

پتہ ملنے کا مرزا خورشید عالم منشی فاضل مینیجر کتبخانہ عرشی کشمیری بازار لاہور